تاریخ طبری

www.KitaboSunnat.com

حصہ دہم

خلافتِ بغداد کا دورِ انحطا

تصنیف :- ابی جعفر محمدؒ بن جریر الطبری

ترجمہ :- علامہ عبداللہ العمادی

اکیڈمی ○ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



تاریخ طبری

حصّہ دہم

خلافتِ بغداد کا دورِ انحطاط

حصّہ دوم

۲۵۷ھ تا ۳۰۲ھ

خلیفہ المعتمد علی اللہ تا خلیفہ المقتدر باللہ

خلافتِ عباسیہ کے دورِ انحطاط کی مفصل و مکمل تاریخ

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر .....

ترجمہ: علامہ عبداللہ العمادی

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
(المتوفی ۳۱۰ھ)

نفیس اکیڈمی

بلاسس اسٹریٹ ـــــــــــ کراچی ۱

قیمت مجلد ۳۳ روپے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ الامم والملوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ دہم کے

جملہ حقوق دائمی تصحیح و ترتیب و تبویب، بحق

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندی

Z
953
طبری

مالک

نفیس اکیڈیمی

و

مسعود پبلشنگ ہاؤس بلاسس اسٹریٹ کراچی ۱

محفوظ ہیں

بہ اہتمام ——— خالد اقبال گاہندی

اشاعت اول نفیس اکیڈیمی کراچی۔ نومبر ۱۹۶۸ء

برانچ آفس ——— اسٹریچن روڈ کراچی

ٹیلیفون ——— ۲۱۳۳۰۳

(ایجوکیشنل پریس کراچی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زوالِ خلافتِ عبّاسیہ

از محمد اقبال سلیم گاھندری

تاریخ طبری کا یہ ——— آخری یعنی دسواں حصہ خلافت عباسیہ کے دور اضمحلال کی تصویر ہے۔ تاریخ کے صفحات زمانہ حاضر کے لئے عبرت و موعظت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اردو زبان کا زبان زد فقرہ ہے: "اگلا گرے پچھلا ہوشیار"۔ اگر اگلے کے گر جانے پر بھی پچھلا ہوشیار نہ ہو تو کون اسے ہوشیار کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر پچھلے کا فریضہ ہے کہ اگلوں کے ٹھوکر کھانے، سنبھلنے اور گر جانے کی داستان کو بڑی توجہ اور غور و خوض کے ساتھ پڑھے اور نہ صرف پڑھے بلکہ واقعتہً ہوشیاری کا سبق حاصل کر کے ہوشیار ہو جائے۔

یہ صحیح ہے کہ اس جہان کی کسی بات کو بقائے دوام حاصل نہیں اور ہو سکتی ہی نہیں ہر صبح جب آفتاب عالمتاب برآمد ہوتا ہے تو جہاں بہت سی چیزوں کو جنم دیتا ہے وہاں ہزاروں ہی پرانی چیزوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی ایجاد و فنا کا نام دنیا ہے اگر اس جہان کا یہی قانون کلی ہے تو جاہ و جلال، شکوہ و احتشام کو بھی اس سے استثنا حاصل نہیں ہو سکتا وجوہ و اسباب کا ایک طویل سلسلہ ہر دور جلال اور دور اضمحلال میں ہمیشہ ملتا ہی رہتا ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود مبارک ہیں وہ آنکھیں جو تاریخ کے اس تسلسل میں اپنے لئے عبرت و موعظت کا نقش دیکھتی ہیں اور اس سے اپنے افکار و اعمال کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

ایسی آنکھوں کے لئے بنی عباس کے اس دور کی تاریخ میں بہت کچھ سبق موجود ہیں۔ بنی عباس نے اقتدار حاصل کرنے کے لئے جس نسلیت اور گروہ بندی سے فائدہ اٹھایا تھا اور جس مرکز گریز قوت نے بنو امیہ کی عظیم الشان سلطنت کو ختم کیا تھا وہ ۱۳۲ھ میں اگر بنی امیہ کو ختم کر سکتی تھی تو پورے ایک سو سال کے بعد ۲۳۲ھ میں عباسی خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ کے دور خلافت میں بنی عباس کے بھی ٹکڑے اڑا سکتی تھی۔ وہی نسلیت اور گروہ بندی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دور میں اٹھنے لگی بلکہ اہل غرض نے سوئے ہوئے اس فتنہ کو جگایا۔ اور اس سے وہی کام لیا جو خود عباسی لے چکے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کے عباسی مسند جاہ وجلال اور قوت واقتدار کا منبع ہونے کی بجائے آہستہ آہستہ فقیر کی گدی بنتا چلا گیا۔

ظاہر ہے کہ یہ انقلاب ایک دن میں نہیں ہو گیا اور ایک مضبوط اور منظم حکومت کے ختم ہوتے ہوتے ایک بڑی مدت گزر ہی جاتی ہے۔ یہ عمل ہوتا رہا۔ اور روز بروز اقتدار کی باگ خلفاء کے ہاتھوں سے نکل کر کبھی اس گروہ کے اور کبھی دوسرے گروہ کے ہاتھوں میں جاتی رہی اور کام بگڑا تو ہر روز بگڑتا ہی چلا گیا۔ تاریخ طبری کے حصہ ... دہم میں ۲۵۷ھ سے ۳۰۲ھ تک پینتالیس سال کی تاریخ ہے۔ طبری کا انتقال ۳۱۰ھ میں ہوا اپنی تاریخ کی تکمیل کے تقریباً آٹھ سال کے بعد ہوا ہے۔ طبری اس دور اضمحلال وانحطاط کے بڑے حصہ کا خود عینی شاہد ہے۔ اس لئے بھی یہ حصے بڑی اہمیت کے حامل ہیں اسے غور سے ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ عروج وزوال کے دور میں کیا فرق ہوتا ہے اور کون سی وہ تدبیری خرابیاں ہوتی ہیں جو بڑی سے بڑی منظم حکومتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں۔ نام کے لئے بغداد کی خلافت عباسی طبری کے بعد بھی تقریباً ساڑھے تین سو سال تک قائم رہی اور اس وقت ختم ہوئی جب ۶۵۶ھ میں نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی کی سازش سے ہلاکو خاں نے شہر بغداد کو جلا کر خاک نہ کر دیا اور بغداد کے آخری خلیفہ المستعصم کو قتل نہیں کر دیا۔ لیکن خلافت محض تبرک تھی ۳۰۲ھ کے بعد کا پورا زمانہ طوائف الملوکی، سازش اور ہر حصہ مملکت میں آزاد فرمانرواؤں کے عروج وزوال کی ایک داستان کے سوا کچھ نہیں ہے۔

تاریخ طبری جیسی اہم اور ضخیم کتاب کی اشاعت کا بیڑا اٹھا کر ہم نے ایک بہت بڑی مہم شروع کی تھی اور آج ہم اس کی تکمیل کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس مہم کو انجام دینے کی توفیق بخشی۔ میں اپنے ان تمام تاجران کتب اور اپنے سیکڑوں انفرادی قدردانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مستقل خریداری قبول کر کے میری مالی مشکلات میں غیر معمولی مدد کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ان معاونین کی اعانت ہی اتنی بڑی ضخیم کتاب کی اشاعت کا باعث ہوئی ورنہ دس حصے کی کتاب کی اشاعت یقیناً میرے بس سے باہر تھی۔ وما توفیقی الا باللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تاریخ طبری حصّہ دہم

عنوان	صفحہ
باب ۱	۱۹
خلیفہ المعتمد علی اللہ	۱۹
بیعت خلافت	۱۹
متفرق واقعات	۱۹
اماجور اور عیسیٰ بن الشیخ کی جنگ	۲۰
عیسیٰ بن الشیخ کی روانگی آرمینیہ	۲۰
امیر حج محمد بن احمد	۲۰
۲۵۷ھ کے واقعات	۲۰
یعقوب بن اللیث کی روانگی فارس	۲۰
عمال کا عزل و نصب	۲۱
سعید حاجب کی مہم	۲۱
سعید کی ہمدانیہ کی چھاؤنی میں مراجعت	۲۲
رائی ابن المدبر	۲۲
صاحب الزنج کا سعید پر شبخون	۲۲
سعید بن صالح کی برطرفی	۲۳
منصور بن جعفر الخیاط اور صاحب الزنج کی جنگ	۲۳
علی بن ابان اور ابراہیم بن سیما کی جنگ	۲۴

عنوان	صفحہ
شاہین بن بسطام کا خاتمہ	۲۴
علی بن ابان کا ابراہیم بن سیما پر حملہ	۲۵
علی بن ابان کو بصرے پر فوج کشی کا حکم	۲۵
اہل بصرہ کی بدحالی	۲۶
بصرہ کا محاصرہ	۲۷
علی بن ابان کا بصرہ پر حملہ	۲۷
علی بن ابان کی عہد شکنی	۲۷
بصرہ کی تاراجی	۲۸
زنجیوں کا بصرہ میں داخلہ	۲۹
بصرہ میں زنجیوں کی غارت گری	۳۰
بصرہ میں آتش زنی	۳۰
یحییٰ بن ابراہیم کے مکان پر عوام کا اجتماع	۳۱
آل المہلب کو امان	۳۲
اہل بصرہ کا قتل عام	۳۳
علی بن ابان کی بصرے سے طلبی	۳۳
یحییٰ بن ابراہیم کی کارگذاری	۳۳
صاحب الزنج کا دعویٰ	۳۳
صاحب الزنج سے علویوں کا تعاون	۳۴

عنوان	صفحہ
صاحب الزنج کا کذب	۳۴
محمد المولد اور یحییٰ کی جنگ	۳۴
محمد المولد کی شکست و فرار	۳۵
متفرق واقعات و امیر حج الفضل بن اسحٰق	۳۵
۲۵۸ھ کے واقعات	۳۶
سعید بن احمد کا قتل	۳۶
اسیر زنجیوں کا قتل	۳۶
متفرق واقعات	۳۶
منصور بن جعفر الخیاط اور ابوالسیت کی جنگ	۳۶
منصور بن جعفر الخیاط اور علی بن ابان کی جنگ	۳۷
منصور بن جعفر الخیاط کا قتل	۳۸
ابواحمد اور مفلح کی روانگی	۳۸
علی بن ابان کا جبی میں قیام	۳۹
سلطانی لشکر کی آمد سے زنجیوں میں خوف و پریشانی	۳۹
علی بن ابان کی طلبی	۳۹
سلطانی لشکر کی پیشقدمی کی صاحب الزنج کو اطلاع	۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفلح کا قتل ۴۰
فرغانی قیدی کا بیان ۴۱
عورتوں اور بچوں کی غرقابی ۴۰
محمد بن الحسن کا بیان ۴۰
یحییٰ بن محمد کا اصفجون کی جماعت پر حملہ ۴۲
القیروانات کی کشتیوں پر زنجیوں کا قبضہ ۴۲
صاحب الزنج کی یحییٰ کو ہدایات ۴۳
یحییٰ کے مخبروں کی واپسی ۴۳
طاشتمر کی اور یحییٰ بن محمد کی جنگ ۴۴
یحییٰ بن محمد البحرانی کی شکست ۴۴
یحییٰ بن محمد البحرانی کی گرفتاری ۴۵
یحییٰ بن محمد البحرانی کا انجام ۴۵
یحییٰ بن محمد کے متعلق صاحب الزنج کے تاثرات ۴۵
محمد بن سمعان کو نبوت کی پیشکش ۴۶
ابو احمد اور زنجیوں میں معرکہ ۴۶
زنجیوں کی فتح ۴۷
ابو احمد کی مراجعت واسط ۴۷
ایک ہولناک آواز ۴۷
بے ادبی کی سزا ۴۸
متفرق واقعات ۴۸
امیر حج الفضل بن اسحٰق ۴۸
۲۵۹ھ کے واقعات ۴۸
ابو احمد کی سامرا میں آمد ۴۸
قتل کنجور ۴۹
متفرق واقعات ۴۹
اصفجون اور نیزک کی ہلاکت ۴۹
الحسن بن الشاہ کی گرفتاری ۵۰
الحسن بن جعفر کی گرفتاری ۵۰
موسیٰ بن بغا کی روانگی ۵۱
ابن مفلح اور علی بن ابان کی جنگ ۵۱
علی بن ابان کی شکست و فرار ۵۱
ابن مفلح کا تعاقب ۵۲
ابن مفلح اور ابن ابان کی دوسری جنگ ۵۲
زنجیوں کے لشکر کی ناکہ بندی ۵۳
متفرق واقعات ۵۳
یعقوب بن اللیث کی نیشاپور میں آمد ۵۴
یعقوب بن اللیث کو انتباہ ۵۴
عبدالرحمٰن خارجی کا سر ۵۵
امیر حج ابراہیم بن محمد ۵۵
۲۶۰ھ کے واقعات ۵۵
محمد بن ہارون کا قتل ۵۵
عبداللہ السجزی کی یعقوب سے علیحدگی ۵۵
یعقوب بن اللیث اور الحسن بن زید کی جنگ ۵۶
یعقوب بن اللیث کی مراجعت ۵۶
یعقوب بن اللیث کی خلافت کو عرضداشت ۵۷
عبداللہ السجزی کا قتل ۵۸
العلاء بن احمد ازدی کا قتل ۵۸
امیر حج ابراہیم بن محمد ۵۸
۲۶۱ھ کے واقعات ۵۸
الحسن بن زید کی مراجعت طبرستان ۵۸
فرمان خلافت ۵۹
متفرق واقعات ۵۹
طاشتمر اور ابن مفلح کا قتل ۵۹
موسیٰ بن بغا کی معزولی ۶۰
اہواز میں زنجیوں کی غارتگری ۶۰
متفرق واقعات ۶۰
ولی عہدی کا اعلان ۶۱
محمد بن زید دیہ کی یعقوب بن اللیث سے علیحدگی ۶۲
امیر حج الفضل بن اسحٰق ۶۲
۲۶۲ھ کے واقعات ۶۲
یعقوب بن اللیث کی ہرمز میں آمد ۶۳
سامرا میں جعفر بن المعتمد کی قائمقامی ۶۳
یعقوب بن اللیث کی روانگی واسط ۶۴
ابو احمد بن متوکل کی پیشقدمی ۶۴
معرکۂ اصطربد ۶۴
یعقوب بن اللیث کی شکست و فرار ۶۴
محمد بن طاہر کی رہائی ۶۴
یعقوب کے متعلق فرمان معزولی ۶۵
ابو الساج کے مال و املاک کی ضبطی ۶۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کی مدح میں قصیدہ	۶۶
عمل کا عزل و نصب	۶۸
جبائی کی غارت گری	۶۸
محمد بن الحسن کا بیان	۶۸
جبائی اور رمیس کا مقابلہ	۶۹
رمیس کا فرار	۶۹
ابو معاذ اور سلیمان کی جنگ	۷۰
سلیمان بن جامع کی شکست و مراجعت	۷۰
سلیمان بن جامع اور وصیف الرحال کی جنگ	۷۰
مال غنیمت و فدیہ بھیجنے کا حکم	۷۱
سلیمان بن جامع کی تلاش	۷۲
جبائی کے رویے کے خلاف سلیمان کی شکایت	۷۲
اغرتمش کی آمد	۷۳
زنجی لشکر کی پوشیدگی	۷۳
خشیش کا قتل	۷۳
خشیش کے سر کی تشہیر	۷۴
متفرق واقعات	۷۴
احمد بن لیشویہ اور زنجیوں کی جنگ	۷۵
محمد بن عبید اللہ اور علی بن ابان کا اتحاد	۷۶
علی بن ابان کی روانگی اہواز	۷۶
ابو داؤد کی گرفتاری	۷۷
احمد بن لیشویہ اور علی بن ابان کی جنگ	۷۷
علی بن ابان کی شکست و فرار	۷۸
امیر حج الفضل بن اسحٰق	۷۸
۲۶۳ھ کے واقعات	۷۸
ابن لیشویہ اور الخلیل بن ابان کی جنگ	۷۹
علی بن ابان اور الحسن بن الہیثم کی جنگ	۸۰
علی بن ابان اور یعقوب کی مشروط مصالحت	۸۱
عبید اللہ بن یحییٰ کی وفات	۸۱
الحسین بن طاہر کا نیشاپور سے اخراج	۸۱
امیر حج الفضل بن اسحٰق	۸۱
۲۶۴ھ کے واقعات	۸۲
موسیٰ بن بغا کی وفات	۸۲
عبد اللہ بن رشید کی شکست و گرفتاری	۸۲
امارت واسط پر محمد المولد کا تقرر	۸۲
سلیمان بن جامع کی صاحب الزنج سے درخواست	۸۳
جنگ واسط	۸۳
سلیمان کا تکین پر حملہ	۸۴
باب ۲	۸۶
ضعفِ خلافت	۸۶
۲۶۴ھ کے واقعات	۸۶
جعلان کا کشتیوں پر قبضہ	۸۶
سلیمان کا محمد بن موسیٰ پر حملہ	۸۶
بنی شیبان پر سلیمان کا حملہ	۸۷
عمیر بن عمار کا قتل	۸۷
قریۂ حسان کی تاراجی	۸۷
تل رماما میں غارت گری	۸۸
سلیمان کی روانگی الجازرہ	۸۸
سلیمان اور جعلان کی جنگ	۸۸
سلیمان اور جبائی کے قتل کی افواہ	۸۹
سلیمان کا مطیر جامع پر حملہ	۸۹
طرناج کا قتل	۸۹
سلیمان کا رصافہ پر حملہ	۹۰
سلیمان اور تکین النجاری کی جنگ	۹۰
واسط میں سلیمان کی غارتگری	۹۰
سلیمان اور الخلیل میں اختلاف	۹۱
ابن وہب پر عتاب	۹۱
ابن وہب کی رہائی	۹۱
الحسن بن مخلد کا فرار	۹۲
امیر حج ہارون بن محمد	۹۲
۲۶۵ھ کے واقعات	۹۳
.. ..	
.. ..	
عامل بن عنبلار پر سلیمان کا حملہ	۹۶
مخلوق کا قتل عام	۹۳
احمد بن طولون کا انطاکیہ پر قبضہ	۹۳
ولف اور القاسم کا قتل	۹۳
جعلان کا قتل	۹۳
سلیمان بن وہب پر عتاب	۹۴
متفرق واقعات	۹۴
عبد اللہ بن الیشویہ کی معذرت	۹۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ باب کودک ۹۶
علی بن ابان پر تکین کا اچانک حملہ ۹۷
تکین کی مراجعت تستر ۹۷
علی بن ابان کی جعفرویہ کے لئے سفارش ۹۷
تکین پر عتاب ۹۸
تکین کے لئے اعلان امان ۹۸
امیر حج ہارون بن محمد ۹۸
۲۶۶ھ کے واقعات ۹۹
تکین کا رسے پر قتل ۹۹
متفرق واقعات ۹۹
جعفرویہ اور زنجیوں کا قتل ۹۹
علی بن ابان کی مراجعت اہواز ۱۰۰
معرکہ المدولاب ۱۰۰
مطر بن جامع کا قتل ۱۰۱
علی بن ابان اور اغرتمش میں مصالحت ۱۰۱
اسحٰق بن کنداجیق کی احمد بن موسیٰ سے علیحدگی ۱۰۱
موسیٰ بن اتامش کی گرفتاری ۱۰۲
متفرق واقعات ۱۰۲
جعفرویہ اور علویہ کا مدینہ میں فتنہ ۱۰۳
ابن کنداجیق اور اسحٰق بن ایوب کی جنگ ۱۰۴
رام ہرمز کی تباہی ۱۰۴
محمد بن عبیداللہ کا ضمانت دینے سے انکار ۱۰۵
کرد بمقابلہ زنج ۱۰۶
زنجیوں کی شکست و پسپائی ۱۰۶
صاحب الزنج کی ابن عبیداللہ کو دھمکی ۱۰۷
ابن عبیداللہ کی صاحب الزنج سے معذرت ۱۰۷
مسرور البلخی کی ابن ابان کی جانب پیشقدمی ۱۰۷
امیر حج ہارون بن محمد ۱۰۸
۲۶۷ھ کے واقعات ۱۰۸
محمد بن طاہر کی اسیری ۱۰۸
ابوالعباس کی زنجیوں پر فتح کی خبر ۱۰۹
محمد بن حماد کا بیان ۱۰۹
ابوالعباس بن ابی احمد کی پہلی فتح ۱۱۰
سلیمان بن جامع کی پسپائی ۱۱۰
ابوالعباس کی واسط میں آمد ۱۱۱
ابوالعباس کے زنجیوں سے معرکے ۱۱۱
زنجیوں کے حملہ کی اطلاع ۱۱۲
ابوالعباس کی پیشقدمی ۱۱۲
ابوالعباس اور زنجیوں کی جنگ ۱۱۲
خس پوش کنوئیں ۱۱۳
سلیمان کی صاحب الزنج سے امداد طلبی ۱۱۳
ابوالعباس کی حکمت عملی ۱۱۳
زنجیوں کی کشتیوں پر ابوالعباس کا قبضہ ۱۱۴
ابوالعباس کی جنگی تیاریاں ۱۱۴
زنجی سردار منتاب کا حملہ ۱۱۵
ملاحوں کو اقتباہ ۱۱۵
ابوالعباس کا چھاؤنی العمر میں قیام ۱۱۶
فتح العینیہ ۱۱۶
زنجیوں کے فرار ہونے کی وجہ ۱۱۶
ثابت بن ابی دلف کی شکست و گرفتاری ۱۱۷
مہم سوق الخمیس ۱۱۷
نصیر کی سلامتی کی اطلاع ۱۱۸
ابوالعباس کا زنجیوں پر حملہ ۱۱۹
زنجیوں کی شکست و فرار ۱۱۹
ابواحمد بن متوکل کی روانگی ۱۲۰
ابواحمد اور ابوالعباس کی ملاقات ۱۲۰
زنجی اسیروں کا قتل ۱۲۱
ابن موسیٰ الشعرانی کی شکست و فرار ۱۲۱
ابواحمد کی فاتحانہ مراجعت ۱۲۲
ابن موسیٰ الشعرانی کا صاحب الزنج کے نام خط ۱۲۲
ابوالعباس کا شبل اور ابوالنداء پر حملہ ۱۲۳
ابن جامع کی قیامگاہ کی اطلاع ۱۲۴
ابواحمد کی روانگی ۱۲۴
طہیثا کی مہم ۱۲۵
ابوالعباس کا جبائی پر حملہ ۱۲۶
جبائی کی ہلاکت ۱۲۶
ابوالعباس کی بجانب طہیثا پیشقدمی ۱۲۷
زنجیوں کی شکست و فرار ۱۲۷
فتح طہیثا ۱۲۸
ابواحمد کا طہیثا میں قیام ۱۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرک کو طہیثا میں قیام کرنے کا حکم ۱۲۹
مفرور زنجیوں کی تلاش ۱۲۹
ابو احمد کی روانگی اہواز ۱۳۰
ابن موسیٰ بن سعید کی ہلاکت ۱۳۰
ابن ابی ابان کی طلبی ۱۳۱
بہبوذ بن عبدالوہاب کی طلبی ۱۳۱
علی بن ابی ابان اور بہبوذ کو بلانے کی وجہ ۱۳۲
محمد بن عبداللہ کو معافی ۱۳۲
پل قنطرہ ازبک کی تعمیر ۱۳۳
دجیل پر پل بنانے کا حکم ۱۳۳
ابو احمد کا قصر الماموں میں قیام ۱۳۴
محمد بن عبداللہ کی اطاعت ۱۳۴
ابو احمد کی ابو العباس و ہارون سے ملاقات ۱۳۴
مفرور زنجیوں کے متعلق اطلاع ۱۳۵
ابو عیسیٰ محمد بن ابراہیم ۱۳۵
ابو عیسیٰ اور نصیر کی جنگ ۱۳۹
زیرک کی حکمت عملی ۱۳۶
منتاب کی ابو احمد سے امان طلبی ۱۳۶
ابو احمد کا صاحب الزنج کے نام خط ۱۳۷
ابو العباس کا المختارہ پر حملہ ۱۳۸
امان طلب کرنے والوں سے حسن سلوک ۱۳۸
صاحب الزنج کا ملاحوں کو نہر الخصیب جانے کا حکم ۱۳۹
ابو العباس کا بہبوذ پر حملہ ۱۳۹
زنجیوں کی ابو احمد سے امان طلبی ۱۴۰
ابو احمد کی سدانگی نہر جعفری ۱۴۱
عام معافی کا اعلان ۱۴۲
صاحب الزنج کا محاصرہ ۱۴۲
ابو احمد کی حکمت عملی ۱۴۳
موفقیہ چھاؤنی کی تعمیر ۱۴۳
بہبوذ کا اچانک حملہ ۱۴۴
ابو العباس اور سجوانی کی جنگ ۱۴۶
ایک زنجی گروہ سے حسن سلوک ۱۴۵
بہبوذ کا ایک تجارتی قافلہ پر حملہ ۱۴۵
بحری راستوں پر ابو العباس کا تقرر ۱۴۵
اسحاق بن کنداج کی کارگذاری ۱۴۶
صندل الزنجی کا قتل ۱۴۶
باب ۳ ۱۴۷
صاحب الزنج کا زوال ۱۴۷
زنجی سردار مہذب کی امان طلبی ۱۴۷
آل معاذ بن مسلم پر عتاب ۱۴۷
صاحب الزنج کا شہروں کا منصوبہ ۱۴۸
ابو احمد کو شب خون کے منصوبہ کی اطلاع ۱۴۸
زنجی سرداروں کا قتل ۱۴۹
زنجی سرداروں کے سروں کی تشہیر ۱۴۹
زنجیوں کا سلطانی کشتیوں پر حملہ ۱۵۰
وصیف کی کارگذاری ۱۵۱
ابو العباس کا زنجی کشتیوں پر حملہ ۱۵۱
محمد بن المحارث کی امان طلبی ۱۵۲
زوجہ محمد بن المحارث کا نیلام ۱۵۲
احمد البرزومی کی اطاعت ۱۵۳
معرکہ نہر ابن عمر ۱۵۳
موفق کا دریا عبور کرنے کا سبب ۱۵۴
زنجی سرداروں کی ایک جماعت کی درخواست ۱۵۴
ابو العباس اور علی بن ابان کی جنگ ۱۵۵
ابو العباس کا زنجیوں پر دوبارہ حملہ ۱۵۵
سلیمان بن جامع کا عقبی حملہ ۱۵۶
ابو احمد کی پیشقدمی ۱۵۶
ابو احمد کا شہر نہاہ کی ایک دیوار پر قبضہ ۱۵۷
ابو العباس کا غلبہ ۱۵۸
شہر نہاہ کی دیوار کا انہدام ۱۵۸
علی بن ابان کی شدید مدافعت و پسپائی ۱۵۹
ابو احمد کا مراجعت کا حکم ۱۵۹
زنجی کشتیوں کی غرقابی ۱۶۰
ایک عرب جماعت کی امان طلبی ۱۶۰
ریحان بن صالح کی امان طلبی ۱۶۱
متفرق واقعات ۱۶۱
امیر حج ہارون بن محمد ۱۶۲
۲۶۸ھ کے واقعات ۱۶۲
جعفر بن ابراہیم الستجان کو امان ۱۶۲
محمد بن اللیث کی شکست و گرفتاری ۱۶۳
العباس بن احمد اور احمد بن طولون کی جنگ ۱۶۳
ابو احمد کا دیوار کے انہدام کا حکم ۱۶۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راشد اور ابن اخت مفلح کی ثابت قدمی ۱۶۵
مالک بن بشران کو صاحب الزنج کی ہدایت ۱۶۵
زنجی لشکر کے لئے مچھلیوں کی فراہمی ۱۶۶
زیرک کا مالک بن بشران پر حملہ ۱۶۷
مالک کی ابو احمد سے امان طلبی ۱۶۷
جزیرہ الرومیہ چھاؤنی میں قیام ۱۶۸
شہاب و محمد کو ابو احمد کی ہدایات ۱۶۸
صاحب الزنج کی ناکہ بندی ۱۶۸
متفرق واقعات ۱۶۹
رشیق کا بنی تمیم پر حملہ ۱۷۰
قیدیوں کا قتل ۱۷۰
صاحب الزنج کے ساتھیوں کی زبوں حالی ۱۷۱
ابو احمد کے زنجیوں پر پیہم حملے ۱۷۱
اسیران جنگ سے ابو احمد کا حسن سلوک ۱۷۲
بہبوذ بن عبدالوہاب کی رہزنی ۱۷۲
ابو احمد کی احتیاطی تدابیر ۱۷۳
ابو العباس کا بہبوذ کے ساتھیوں پر حملہ ۱۷۴
بہبوذ بن عبدالوہاب کا قتل ۱۷۴
متفرق واقعات ۱۷۵
امیر حج ہارون بن محمد ۱۷۶
۲۶۹ھ کے واقعات ۱۷۷
العلوی الحربون کی اطاعت ۱۷۷
قافلہ حجاج کی تباہی ۱۷۷
چاند و سورج گرہن ۱۷۸
ابراہیم الخلیجی پر حرام کا حملہ ۱۷۸
المخزومی کی دو کشتیوں پر قبضہ ۱۷۸
فرغانی سرداروں کی گرفتاری ۱۷۸
برسر منبر ابن طولون پر لعنت ۱۷۸
لولو غلام کی مخالفت ۱۷۹
بہبوذ کے خاندان و ساتھیوں پر ۱۷۹
صاحب الزنج کا عتاب
ابو احمد کا موضع الخندق درست کرنے کا حکم ۱۸۰
صاحب الزنج کی احتیاطی تدبیر ۱۸۰
ابو احمد کے ایک فوجی سردار پر زنجیوں کی یورش ۱۸۱
تہرمنکی کی متصل دیوار توڑنے کا ارادہ ۱۸۱
ابو احمد کی پیشقدمی ۱۸۲
زنجیوں کی شدید مدافعت ۱۸۲
پلوں کے انہدام کا منصوبہ ۱۸۳
ابو الندا کا قتل ۱۸۳
ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانات کا انہدام ۱۸۴
المیمونہ بازار کی تباہی ۱۸۴
مسجد جامع کا انہدام ۱۸۴
ابو احمد کی علالت ۱۸۵
ابو احمد کی صحت یابی ۱۸۶
صاحب الزنج کے وعدے ۱۸۶
المعتمد کے سرداروں میں اختلاف ۱۸۷
المعتمد کے سرداروں کی گرفتاری ۱۸۸
متفرق واقعات ۱۸۸
المعتمد کی مراجعت سامرا ۱۸۹
جوی کور کا معرکہ ۱۸۹
صاحب الزنج کی بے بسی ۱۹۰
علی بن ابان کا مشورہ ۱۹۰
صاحب الزنج کے محل پر حملہ ۱۹۱
آتش فرو آلات ۱۹۱
محمد بن سمعان کی امان طلبی ۱۹۱
صاحب الزنج کے محل پر یورش ۱۹۲
صاحب الزنج کے محل پر آتش زنی ۱۹۳
ابو احمد کی کامیابی ۱۹۴
ابو حمزہ نصیر کی عرقابی ۱۹۴
سلیمان بن جامع کی شکست ۱۹۵
ابو احمد کی علالت ۱۹۵
منبروں پر ابن طولون کے لئے بددعا ۱۹۶
جناب کی اسیری ۱۹۶
ابن ابی الساج اور اعراب کی جنگ ۱۹۶
عمال کا تقرر ۱۹۶
ابن ابی الساج کا رحبہ پر غلبہ ۱۹۶
صاحب الزنج کا پل پر قبضہ ۱۹۶
ابو احمد کے پل کے انہدام کا حکم ۱۹۷
ابن جامع و ابن ابان کی شدید مدافعت ۱۹۷
پل کا انہدام ۱۹۸
ایک خونچی جماعت کی امان طلبی ۱۹۸
غلاموں کی کارگزاری پر انعامات کا اعلان ۱۹۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برجوں کے توڑنے کا حکم ۱۹۹
زنجیوں کی زبوں حالی ۲۰۰
ابوالعباس کو شرقی جانب برباد کرنے کا حکم ۲۰۰
زنجیوں کے مکانات کی تباہی ۲۰۱
المبارکہ بازار کی تباہی ۲۰۲
ابوالعباس کا شرقی جانب حملہ ۲۰۳
ابواحمد کا توقف ۲۰۴
ابواحمد کا ناکام حملہ ۲۰۴
ابواحمد کا قلعہ پر قبضہ ۲۰۵
پل نہرابی الخصیب برباد کرنے کی کوشش ۲۰۶
پل نہرابی الخصیب کی تباہی ۲۰۶
دار مصلح کی تباہی ۲۰۷
زنجیوں کے سروں کا معاوضہ ۲۰۸
نہر میں داخلہ کی پابندی ۲۰۸
صاحب الزنج کے منبر کی منتقلی ۲۰۸
دوسرے پل کو اڑانے کا منصوبہ ۲۰۹
ابواحمد کے فوجی دستوں کی پیش قدمی ۲۱۰
دوسرے پل کی تباہی ۲۱۱
انکلائے اور ابن جامع کا فرار ۲۱۱
صاحب الزنج کی قیامگاہ پر یورش ۲۱۲
علوی مستورات کی رہائی ۲۱۲
صاحب الزنج کے قیدیوں کی رہائی ۲۱۲
انکلائے بن صاحب الزنج کی امان طلبی ۲۱۳
سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کو امان ۲۱۳
شبل بن سالم ۲۱۴
شبل بن سالم کی امان طلبی ۲۱۴
شبل پر ابواحمد کی نوازشات ۲۱۴
شبل کا کامیاب شبخون ۲۱۵
زنجی لشکر میں بدحواسی ۲۱۵
ابواحمد الموفق کا خطبہ ۲۱۶
سپاہ کا اظہار اطاعت ۲۱۷
بحری کشتیوں کی روانگی ۲۱۷
ابواحمد کے لشکر کی پیشقدمی ۲۱۸
ابوالعباس کی شرقی جانب روانگی ۲۱۸
ابواحمد کا گھاٹیوں میں قیام ۲۱۹
ابواحمد کی بحری قوت ۲۱۹
ابواحمد کا صاحب الزنج پر حملہ ۲۲۰
آل صاحب الزنج کی گرفتاری ۲۲۰
مال غنیمت ۲۲۱
صاحب الزنج کے کھیانوں کی بربادی ۲۲۲
صاعدبن مخلد کی آمد ۲۲۲
لؤلؤ کی ابواحمد سے حاضری کی درخواست ۲۲۳
لؤلؤ کی آمد ۲۲۳
لؤلؤ کی قدر و منزلت ۲۲۳
نہرابی الخصیب پر ابواحمد کا غلبہ ۲۲۴
لؤلؤ کی بہادری کی شجاعت و ثابت قدمی ۲۲۴
نہرالطرفی کے پلوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ ۲۲۵
نہرالطرفی کے پلوں کا انہدام ۲۲۵
ابن طولون کے سرداروں کی مکہ میں تباہی ۲۲۶
امیر حج ہارون بن محمد ۲۲۷
۲۷۰ھ کے واقعات ۲۲۷
رفاکار مجاہدین کی آمد ۲۲۷
ابواحمد کی جنگی تیاری ۲۲۸
صاعدبن مخلد کی روانگی ۲۲۸
شبل بن سالم کی پیشقدمی ۲۲۹
زنجیوں پر ابواحمد کے سرداروں کی یورش ۲۲۹
صاحب الزنج اور زنجی سرداروں کا فرار ۲۳۰
لؤلؤ کا صاحب الزنج کا تعاقب ۲۳۰
لؤلؤ کو واپسی کا حکم ۲۳۰
ابواحمد الموفق کی مراجعت نہرابی الخصیب ۲۳۱
سپاہ کی حکم عدولی پر ابواحمد کا اظہار ناراضگی ۲۳۱
ابواحمد کے احکام کا اجرا ۲۳۲
صاحب الزنج کے مستقر پر حملہ ۲۳۲
سلیمان بن جامع کی گرفتاری ۲۳۳
صاحب الزنج کا قتل ۲۳۳
علی بن ابان کا فرار ۲۳۴
صاحب الزنج کے سر کی تشہیر ۲۳۴
زنجی گروہوں کی اطاعت ۲۳۵
علی بن ابان اور انکلائے کی گرفتاری ۲۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرطاس کا قتل ۲۳۵
دمویہ زنجی کی شر انگیزی ۲۳۶
دمویہ زنجی کی غارت گری ۲۳۶
دمویہ زنجی کی امان طلبی ۲۳۷
دمویہ زنجی کو امان ۲۳۷
صاحب الزنج کے قتل کا اعلان ۲۳۷
ابوالعباس کی رہائی مدینۃ السلام ۲۳۸
ابواحمد الموفق کی شان میں قصیدے ۲۳۸
باب ۴ ۲۴۳
فسادات ۲۴۲
رومیوں کی پیشقدمی و شکست ۲۴۲
متفرق واقعات ۲۴۳
امیر حج ہارون بن محمد ۲۴۴
۲۷۱ھ کے واقعات ۲۴۴
محمد و علی فرزندان الحسین کی مدینہ میں غارت گری ۲۴۵
عمر بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم ۲۴۵
ابوالعباس اور خمارویہ کی جنگ ۲۴۵
یوسف بن ابی الساج کی گرفتاری ۲۴۶
دیر عتیق کا انہدام و تعمیر ۲۴۶
امیر حج ہارون بن محمد ۲۴۶
۲۷۲ھ کے واقعات ۲۴۷
متفرق واقعات ۲۴۷
الذوابی العلوی پر عتاب ۲۴۷
صاعد بن مخلد کی فارس میں آمد ۲۴۸
صاعد بن مخلد پر عتاب ۲۴۸
بغداد میں گرانی ۲۴۸
گرانی کے خلاف عوام کا احتجاج ۲۴۸
زنجی سرداروں کا قتل ۲۴۹
زنجی سرداروں کی لاشوں کی تشہیر ۲۴۹
امیر حج ہارون بن محمد ۲۴۹
۲۷۳ھ کے واقعات ۲۵۰
متفرق واقعات ۲۵۰
لؤلؤ کی اسیری ۲۵۰
امیر حج ہارون بن محمد ۲۵۰
۲۷۴ھ کے واقعات ۲۵۰
یازمان کا جہاد ۲۵۰
صدیق الغرغانی کی رہزنی ۲۵۰
امیر حج ہارون بن محمد ۲۵۱
۲۷۵ھ کے واقعات ۲۵۱
صدیق الغرغانی پر عتاب ۲۵۱
الطائی اور فارس الضبی کی جنگ ۲۵۱
الطائی کی گرفتاری ۲۵۲
ابوالعباس کی گرفتاری ۲۵۲
امیر حج ہارون بن محمد ۲۵۲
۲۷۶ھ کے واقعات ۲۵۲
ابواحمد الموفق کی روانگی الجبل ۲۵۳
محمد بن ابی الساج کی ابواحمد کی اطاعت ۲۵۳
سات قبیوں کے پھٹنے کا واقعہ ۲۵۴
امیر حج ہارون بن محمد ۲۵۴
۲۷۷ھ کے واقعات ۲۵۴
خمارویہ کی یازمان کو مدد ۲۵۴
وصیف اور بربروں کی جھڑپیں ۲۹۴
یوسف بن یعقوب کی ولایت مظالم ۲۹۴
امیر حج ہارون بن محمد ۲۵۵
۲۷۸ھ کے واقعات ۲۵۵
وصیف خادم کی بربروں سے مصالحت ۲۵۵
وصیف کی روانگی واسط ۲۵۵
ابواحمد الموفق کی علالت ۲۵۵
ابواحمد کی نہروان میں آمد ۲۵۶
ابوالعباس کی رہائی ۲۵۶
ابوالصقر کو ابواحمد کی حیات کی اطلاع ۲۵۷
المعتمد کی قصر ابواحمد میں آمد ۲۵۸
ابوالصقر کی بربادی ۲۵۸
ابوالعباس اور ابوالصقر کو عطیہ خلعت ۲۵۸
ابواحمد الموفق کی وفات ۲۵۸
ابوالعباس کی ولیعہدی کی بیعت ۲۵۸
ابوالصقر پر عتاب ۲۵۹
متفرق واقعات ۲۵۹
باب ۵ ۲۶۰
فتنۂ قرامطہ ۲۵۹
ابتدائی حالات ۲۵۹
قرامطہ کی عزت و توقیر ۲۶۱
قرامطہ کی علالت ۲۶۱
قبول مذہب کا محصول ۲۶۱
بارہ نقیب ۲۶۱
قرامطہ کی گرفتاری ۲۶۲
قرامطہ کا فرار ۲۶۲
قرامطہ کی وجہ تسمیہ ۲۶۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن داؤد کا بیان ۲۶۳
نیا دین ۲۶۳
قرمطی شریعت ۲۶۳
قرمط اور صاحب الزنج کی ملاقات ۲۶۵
یازمان کی وفات ۲۶۶
امیر حج ہارون بن محمد ۲۶۶
۲۷۹ھ کے واقعات ۲۶۶
جعفر المفوض کی ولی عہدی سے معزولی ۲۶۶
جزارہ کاتب کی گرفتاری ۲۶۶
ابوطلحہ منصور دعقامہ کی اسیری ۲۶۷
محمد بن موسیٰ الاعرج اور مکنون کی جنگ ۲۶۷
محمد بن موسیٰ الاعرج کی رہائی و معزولی ۲۶۷
المعتمد علی اللہ کی وفات ۲۶۸
باب ۶
۲۶۹
خلیفہ المعتضد باللہ ۲۶۹
بیعت خلافت ۲۶۹
امارت خراسان پر عیسیٰ النوشری کا تقرر ۲۶۹
خمارویہ بن احمد کی سفارت ۲۶۹
متفرق واقعات ۲۷۰
امیر حج ہارون بن محمد ۲۷۱
۲۸۰ھ کے واقعات ۲۷۱
شیلمہ کی گرفتاری ۲۷۱
شیلمہ پر عتاب ۲۷۱
عبداللہ بن المہتدی کی گرفتاری ۲۷۱
بنی شیبان کی سرکوبی ۲۷۲
بنی شیبان کی معتضد سے امان طلبی ۲۷۲
عبداللہ بن الحسین پر عتاب ۲۷۳
متفرق واقعات ۲۷۳
زلزلہ سے تباہی ۲۷۴
امیر حج ابوبکر محمد بن ہارون ۲۷۴
۲۸۱ھ کے واقعات ۲۷۴
ترک بن العباس کی کارگذاری ۲۷۴
وصیف اور عمر بن عبدالعزیز کی جنگ ۲۷۵
احمد بن محمد الطائی کی وفات ۲۷۵
عمر بن عبدالعزیز کی مراجعت بغداد ۲۷۵
الحسن بن علی کرخہ کی امان طلبی ۲۷۵
فرمان خلافت ۲۷۵
کردوں اور بدویوں کا اتحاد ۲۷۶
معتضد کی قلعہ ماردین پر فوجکشی ۲۷۶
قلعہ الحسنیہ کی تاراجی ۲۷۷
متفرق واقعات ۲۷۷
۲۸۲ھ کے واقعات ۲۷۷
نہندیں خراج کی ابتدا کی ممانعت ۲۷۷
بنت خمارویہ بن احمد بن طولون کی بغداد میں آمد ۲۷۸
حمدان بن حمدون کی سرکشی ۲۷۸
حمدان بن حمدون کا فرار ۲۷۸
حمدان بن حمدون کی گرفتاری ۲۷۹
بنت خمارویہ کی منتقلی ۲۷۹
متفرق واقعات ۲۸۰
المعتضد کا خواب ۲۸۰
جعفر بن المعتضد کی ولادت ۲۸۱
خمارویہ بن احمد کا قتل ۲۸۲
۲۸۳ھ کے واقعات ۲۸۲
الحسین بن حمدان کی المعتضد سے درخواست ۲۸۲
الحسین بن حمدان کی مہم ۲۸۳
ہارون الشاری کی گرفتاری ۲۸۳
حمدان بن حمدون کی رہائی ۲۸۳
الحسین بن حمدان کے اعزاز میں اضافہ ۲۸۴
دفتر میراث بند کرنے کا حکم ۲۸۴
عمرو بن اللیث کا محاصرہ نیشاپور ۲۸۴
محمد بن اسحاق و دیگر سرداروں کی بغداد میں آمد ۲۸۴
رومی فرمانروا کی مسلمانوں سے امداد طلبی ۲۸۵
ابن خمارویہ کا قتل ۲۸۵
رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ ۲۸۶
عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو امان ۲۸۷
بکر بن عبدالعزیز کا فرار ۲۸۸
عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کی بغداد میں آمد ۲۸۸
عمرو بن اللیث کا معزولہ ۲۸۹
۲۸۴ھ کے واقعات ۲۸۹
رافع بن ہرثمہ کے سر کی تشہیر ۲۸۹
راغب اور دیباج کی جنگ ۲۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ النوشری کا بکر بن عبدالعزیز پر حملہ ۲۹۰
غالب نصرانی کی حضور صلعم کی شان میں گستاخی ۲۹۰
عوام کی برہمی ۲۹۱
اہل طرسوس کا وفد ۲۹۱
نوروز کی رسوم کی ممانعت ۲۹۲
حبشی خدام کی اہانت پر سزا ۲۹۲
حضرت معاویہ بن سفیان کو دعا دینے کی ممانعت ۲۹۳
المعتضد باللہ کی کتاب کی نقل ۲۹۴
کتاب کے متعلق یوسف بن یعقوب کا مشورہ ۳۰۸
متفرق واقعات ۳۰۹
ابولیلی حامد بن عبدالعزیز کی اسیری ۳۱۰
ابولیلی کی جاریہ کا بیان ۳۱۱
شفیع خادم کا قتل ۳۱۱
نجومیوں کی غلط پیشگوئی ۳۱۲
ابولیلی کا قتل ۳۱۲
امیر حج محمد بن عبداللہ ۲۸۵ھ کے واقعات ۳۱۳
۳۱۳
طائیوں کا قافلہ حجاج پر حملہ ۳۱۳
اسمٰعیل بن احمد کی معزولی ۳۱۳
ابولیلی کے سر کی تدفین ۳۱۳
آندھی اور پتھروں کی بارش ۳۱۳
امارت طرسوس پر ابن الاخشاد کا تقرر ۳۱۴
آندھی سے تباہی ۳۱۴
بکر بن عبدالعزیز کی وفات ۳۱۴
راغب کی بحری جنگ ۳۱۴
امارت آمد پر محمد بن احمد بن عیسیٰ کا تقرر ۳۱۵
ہارون بن خمارویہ کی المعتضد سے درخواست ۳۱۵
امیر حج محمد بن عبداللہ ۲۸۶ھ کے واقعات ۳۱۵
معتضد کا محاصرہ آمد ۳۱۶
ابن احمد بن عیسیٰ کی امان طلبی ۳۱۶
ہارون بن خمارویہ کی تجدید ولایت کی درخواست ۳۱۵
عمرو بن اللیث کے تحفے ۳۱۷
جنابی قرمطی کا ظہور ۳۱۷
اعراب بنی شیبان کی غارتگری ۳۱۸
راغب کی گرفتاری و وفات ۳۱۸
مونس خازن کی اعراب پر فوج کشی ۳۱۹
عمال کا عزل و نصب ۳۱۹
۲۸۷ھ کے واقعات ۳۱۹
ابن احمد بن عیسیٰ کی گرفتاری ۳۱۹
اعراب کی سرکوبی ۳۱۹
براذالروز میں مسجد کی تعمیر ۳۲۰
قرامطہ کا زعم ۳۲۰
امارت یمامہ و بحرین پر ابن عمرو الغنوی کا تقرر ۳۲۱
عمرو بن اللیث اور اسمٰعیل بن احمد کی جنگ ۳۲۱
عمرو بن اللیث کی گرفتاری ۳۲۲
وصیف کی معتضد سے درخواست ۳۲۳
وصیف کے وفد کی آمد ۳۲۳
بنت خمارویہ بن طولون کی وفات ۳۲۳
قرامطہ سے مقابلہ ۳۲۳
عباس بن عمرو الغنوی کی شکست و گرفتاری ۳۲۴
اسیران جنگ کا انجام ۳۲۴
عباس کے شکست خوردہ ساتھیوں کا خاتمہ ۳۲۴
اہل بصرہ میں خوف و ہراس ۳۲۵
عباس بن عمرو الغنوی کی رہائی ۳۲۵
قرامطہ کا مسلمانوں پر ظلم و ستم ۳۲۶
خادم وصیف کی گرفتاری ۳۲۶
اہل عین زربہ کی معتضد سے درخواست ۳۲۶
وصیف خادم کے ساتھیوں کو امان ۳۲۶
بحری کشتیوں کا اتلاف ۳۲۷
المعتضد کی المصیصہ سے مراجعت ۳۲۸
محمد بن زید علوی کی پیشقدمی ۳۲۸
ابن زید علوی کا قتل ۳۲۸
قرامطہ پر حملہ ۳۲۹
امیر حج محمد بن عبداللہ ۲۸۸ھ کے واقعات ۳۲۹
آذربائیجان میں وبا ۳۲۹
عمرو بن اللیث کی بغداد میں آمد ۳۳۰
اسمٰعیل بن احمد، اشناس اور ابن فتح کے لئے خلعت ۳۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک علوی کا صنعا پر حملہ ۳۳۱
متفرق واقعات ۳۳۲
امیر حج ابوبکر اردن بن محمد ۲۸۹ھ کے واقعات ۳۳۲
ابن ابی خمارویہ قرامطی پر غلبہ ۳۳۲
المعتضد کی وفات ۳۳۳

باب ۷

خلیفہ المکتفی باللہ ۳۳۴
بیعت خلافت ۳۳۴
عمرو بن اللیث کے قتل کا حکم ۳۳۴
عمرو بن اللیث کا قتل ۳۳۴
محمد بن اردن کا رے پر قبضہ ۳۳۵
القاسم اور بدر میں مخاصمت ۳۳۵
بدر سے المکتفی کو نفرت ۳۳۵
بدر کے خلاف سازش ۳۳۶
بدر کو مکتفی کی پیشکش ۳۳۷
بدر کیلئے المکتفی کا امان نامہ ۳۳۷
سرداروں کی گرفتاری ۳۳۸
بدر کی روانگی بغداد ۳۳۸
بدر کا قتل ۳۳۸
بدر کی املاک کی ضبطی ۳۳۹
بدر کے قتل پر مرثیہ ۳۳۹
زیدان السعیدی اور مصاحبین بدر کی گرفتاری ۳۴۰
عبدالواحد بن ابی احمد کا قتل ۳۴۰
ابن جستاذ کی شکست ۳۴۱
اسحاق الفرغانی اور ابوالاغر کی جنگ ۳۴۱
زکرویہ کا خروج ۳۴۱
ابن زکرویہ کی بیعت ۳۴۲
عاصم تزویر ۳۴۲
ابن زکرویہ کا قتل ۳۴۲
حسین بن زکرویہ ۳۴۳
متفرق واقعات ۳۴۳
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۲۹۰ھ کے واقعات ۳۴۴
قرامطہ پر ابوالاغر کی فوجکشی ۳۴۴
قرامطہ کے متعلق تجارد مشق کی اطلاع ۳۴۴
عمال کا عزل و نصب ۳۴۵
ابوسعید خارزمی کا فرار ۳۴۵
المکتفی کی روانگی سامرا ۳۴۵
ابن عبیداللہ کے فرزند طی کے لئے اعزاز و خلعت ۳۴۶
قتل ابن زکرویہ ۳۴۶
الحسین بن زکرویہ کی امارت ۳۴۶
الحسین بن زکرویہ کا حمص پر قبضہ ۳۴۶
الحسین بن زکرویہ کا قتل عام ۳۴۶
ابوالحسن طبیب کا ایک زخمی عورت کے متعلق بیان ۳۴۸
ایک ہاشمی عورت کا واقعہ ۳۴۸
ضعیفہ کی قرمطی سردار سے درخواست ۳۵۰
ضعیفہ کے زخمی ہونے کا سبب ۳۵۰
الحسین بن عمرو النصرانی کا بغداد سے اخراج ۳۵۱
اہل مصر کی قرامطیوں کے خلاف شکایت ۳۵۲
قرامطیوں کا ابوالاغر کے لشکر پر حملہ ۳۵۲
قرامطیوں کی شکست کی اطلاع ۳۵۳
قرامطی قلعہ پر حملہ ۳۵۳
صاحب الشامۃ (ابن زکرویہ) کا عامل کے نام فرمان ۳۵۳
عامل کا صاحب الشامۃ کے نام خط ۳۵۵
افسر جنگ محمد بن سلیمان کی روانگی ۳۵۷
رومی حاسدوں کی آمد ۳۵۷
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۲۹۱ھ کے واقعات ۳۵۷
محمد بن سلیمان اور قرامطیوں کی جنگ ۳۵۷
صاحب الشامۃ کا فرار ۳۵۷
صاحب الشامۃ کی گرفتاری ۳۵۸
فتح نامہ ۳۵۷
صاحب الشامۃ کی روانگی بغداد ۳۶۲
صاحب الشامۃ کی بغداد میں آمد ۳۶۲
قرامطی عمال کی گرفتاری ۳۶۳
قرامطی سرداروں کی اسیری ۳۶۳
قرامطیوں کی طلبی ۳۶۳
قرامطیوں پر عتاب ۳۶۴
الحسین بن زکرویہ کا قتل ۳۶۴
قرامطیوں کے سروں کی تشہیر ۳۶۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرمطی مبلغ ابو احمد کو امان ۳۶۵
قرامطی جماعت کی بدعہدی و قتل ۳۶۵
علاقہ حجبی میں سیلاب ۳۶۵
محمد بن سلیمان کی روانگی ۳۶۶
ترکوں پر اچانک حملہ ۳۶۶
قرمطیوں کے متعلق ابن سیما کا خط ۳۶۷
غلام زرافہ کی کارگزاری ۳۶۷
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۳۶۷
۲۹۲ھ کے واقعات ۳۶۷
باغیوں کی گرفتاری ۳۶۷
محمد بن سلیمان کی مصر پر فوجکشی ۳۶۸
آل طولون کی گرفتاری ۳۶۸
الحسین بن زکرویہ کی لاش کا انجام ۳۶۹
ابراہیم الخلیجی کی بغاوت ۳۶۹
فاتک اور بدر الحمامی کی روانگی ۳۶۹
قیدیوں کا تبادلہ ۳۶۹
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۳۷۰
۲۹۳ھ کے واقعات ۳۷۰
ابو قابوس کی امان طلبی ۳۷۰
راشد ابن زکرویہ کا خروج ۳۷۱
بلادیین کی تاراجی ۳۷۱
ابو غانم عبداللہ بن سعید ۳۷۱
عبداللہ بن سعید کی غارتگری ۳۷۲
اردن کی تباہی ۳۷۲
قریۂ ہیت کی تاراجی ۳۷۳
محمد بن داؤد کا بیان ۳۷۳
عبداللہ بن سعید کا قتل ۳۷۳
زکرویہ کی ہدایات ۳۷۴
قرامطیوں کا اہل کوفہ پر حملہ ۳۷۴
قرامطہ کی مراجعت قادسیہ ۳۷۴
اسحٰق بن عمران کی امداد طلبی ۳۷۵
زکرویہ کا حملہ ۳۷۵
قرامطہ کی کامیابی ۳۷۶
قرامطہ کی بجانب کوفہ پیشقدمی و پسپائی ۳۷۶
زکرویہ بن مہرویہ ۳۷۷
متبعین زکرویہ کا عہد ۳۷۷
بغداد سے فوجی دستوں کی روانگی ۳۷۸
زکرویہ کی پوشیدگی ۳۷۸
بغداد میں قرامطہ کی شکست کا اعلان ۳۷۹
فاتک اور الخلیجی کی جنگ ۳۷۹
الخلیجی کی گرفتاری و روانگی بغداد ۳۷۹
رومیوں کا قورس پر حملہ ۳۸۰
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۳۸۰
۲۹۴ھ کے واقعات ۳۸۰
ابن کیغلغ اور رستم کی رومیوں پر فوجکشی ۳۸۰
نذر زکرویہ کا قافلہ حجاج پر حملہ کرنے کا منصوبہ ۳۸۱
قافلہ حجاج پر حملہ ۳۸۱
علان بن کشمرد کی مراجعت ۳۸۲
حجاج کو امکانات ۳۸۲
قافلہ حجاج پر قرامطہ کا دوسرا حملہ ۳۸۲
حجاج کا قتل ۳۸۳
قرامطہ کا خراسانی قافلہ پر حملہ ۳۸۳
محمد بن جراح کاتب کی روانگی کوفہ ۳۸۴
زکرویہ کا محاصرہ فید ۳۸۴
زکرویہ کا قتل ۳۸۵
ایک بطریق کا قبول اسلام ۳۸۵
اندرونقش بطریق کی امان طلبی ۳۸۵
قونیہ کی تباہی ۳۸۶
زکرویہ کی جماعت کا فرار ۳۸۶
رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ ۳۸۶
متفرق واقعات ۳۸۷
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۳۸۷
۲۹۵ھ کے واقعات ۳۸۸
ابن ابراہیم المسمعی کا خروج ۳۸۸
بدویوں کا قتل ۳۸۸
ابوابراہیم اسمٰعیل کی وفات ۳۸۸
منصور بن عبداللہ کی معذرت ۳۸۸
متفرق واقعات ۳۸۸
المکتفی باللہ کی وفات ۳۸۹
باب ۸ ۳۹۰
خلیفہ المقتدر باللہ ۳۹۰
بیعت خلافت ۳۹۰
المکتفی باللہ کی تدفین ۳۹۰
متفرق واقعات ۳۹۰
امیر حج الفضل بن عبدالملک ۳۹۰
۲۹۶ھ کے واقعات ۳۹۱
المقتدر کی معزولی کا منصوبہ ۳۹۱
العباس بن الحسن کا قتل ۳۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن المعتز کی بیعت	۳۹۱	امیر حج الفضل بن عبدالملک	۳۹۲	نصر بن احمد اور اسحٰق بن احمد میں اختلاف	۳۹۷
ابن المعتز کی گرفتاری	"	۲۹۱ھ کے واقعات	"	جنگ باب بخارا	"
بغداد میں برف باری	۳۹۲	یحییٰ الارمنی کا محاصرہ	"	اسحٰق بن احمد کی گرفتاری	"
طاہر بن محمد اور سبکری کی جنگ	"	سجستان کی فتح	"	متفرق واقعات	"
حسین بن حمدان کی اماں طلبی	"	علی بن محمد بن الفرات پر عتاب	۳۹۵	امیر حج الفضل بن عبدالملک	۳۹۸
حسین بن حمدان کی بغداد میں آمد	۳۹۳	امیر حج الفضل بن عبدالملک	"	۳۰۰ھ کے واقعات	"
مونس خادم کا جہلو	"	۳۰۰ھ کے واقعات	"	ابن الباقی کی کمک	"
امیر حج الفضل بن عبدالملک	"	ایک خارجی کی سرکوبی	"	الاطروش کا حسن انتظام	"
۲۹۰ھ کے واقعات	"	بغداد میں امراض کی کثرت	"	جباسہ کا اسکندریہ پر قبضہ	"
مونس خادم کی کامیاب مہم	"	امیر حج الفضل بن عبدالملک	"	الحسین بن عبداللہ کی گرفتاری	۳۹۹
اللیث بن علی کی سرکشی	"	۳۰۱ھ کے واقعات	۳۹۶	رومی اسیروں کی تعداد	"
اللیث بن علی کی شکست	"	محمد بن عبداللہ کی معزولی	"	مغربیوں کی شکست	"
امیر حج الفضل بن عبدالملک	۳۹۴	بغداد میں وبا کی کثرت	"	جباسہ کی مصالحت کی کوشش	"
۲۹۸ھ کے واقعات	"	حسین بن منصور حلاج	"	یانس خادم کی غارت گری	"
سبکری اور وصیف کا مرکی جنگ	"	الحسین بن حمدان کی فتوحات	"	امیر حج الفضل بن عبدالملک	۴۰۰
محمد بن علی بن اللیث کی گرفتاری	"	احمد بن اسمٰعیل کا قتل	"	تمت	

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

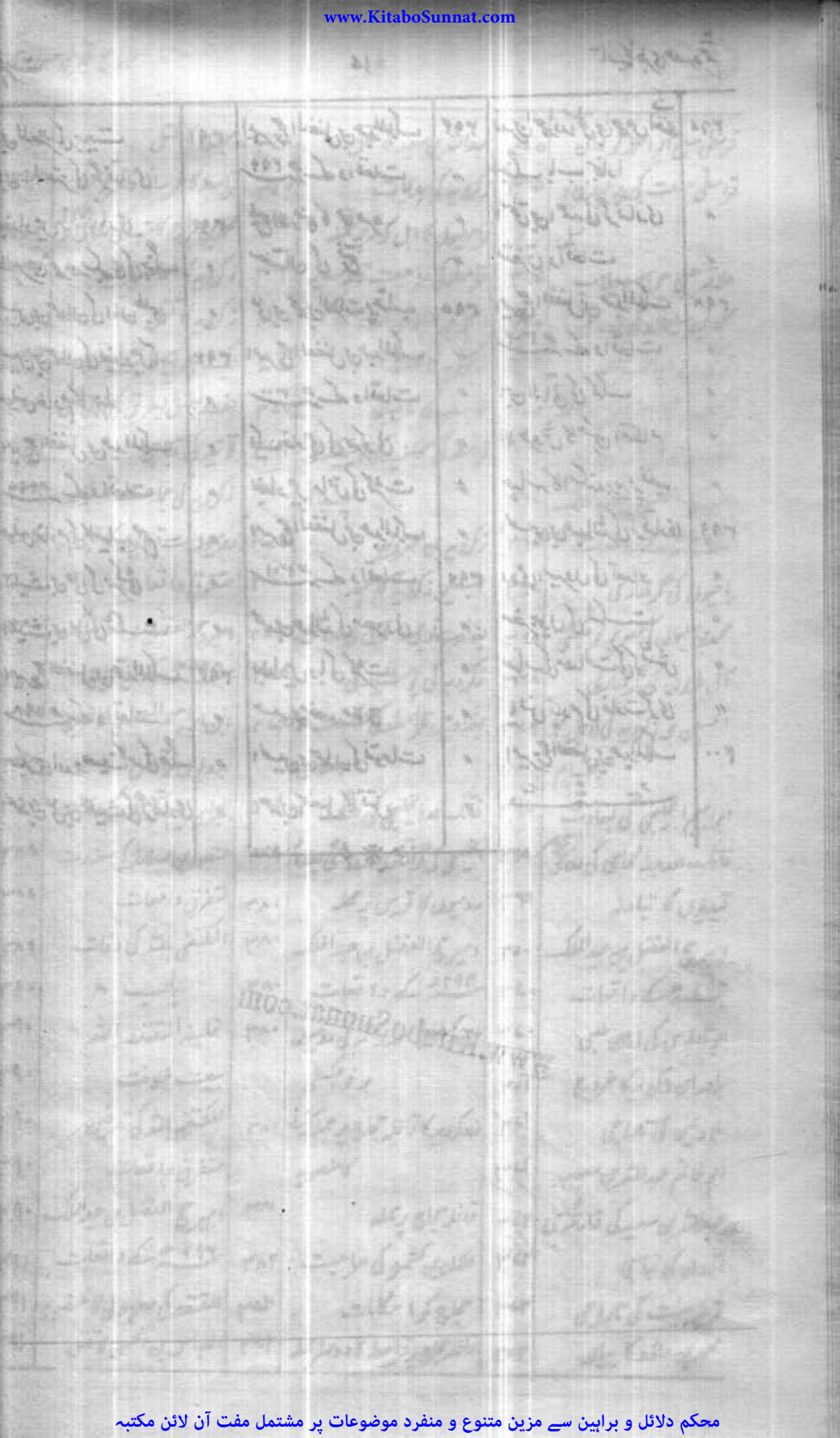

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری حصّہ دہم

باب ۱

خلیفہ المعتمد علی اللہ

بیعتِ خلافت اسی سال احمد بن جعفر المعروف بابن قطیان سے بیعت کی گئی۔ المعتمد علی اللہ نام رکھا گیا۔ یہ ۱۶ رجب ۲۵۶ھ سہ شنبہ کا دن تھا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کو جب کہ وہ خانقین میں تھا محمد بن الواثق کی موت اور المعتمد کی بیعت کی خبر بھیجی گئی۔ وہ ۲۰ رجب کو سامرا پہنچا۔ ۲ رشعبان کو عبداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزارت پر مقرر کیا گیا۔

متفرق واقعات اسی سال کوفہ میں علی بن زید الطالبی ظاہر ہوئے۔ شاہ بن بکیال کو زبردست لشکر کے ساتھ بھیجا گیا۔ علی بن زید نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اُس کا مقابلہ کیا اور اُس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ شاہ بچ گیا۔

اسی سال محمد بن واصل بن ابراہیم التمیمی نے جو اہل فارس میں سے تھا اور ایک دوسرے کاشتکار نے جس کا نام احمد بن اللیث تھا، الحارث بن سیما الشرابی عامل فارس پر حملہ کر دیا دونوں نے اُس سے جنگ کی، الحارث قتل کر دیا گیا اور محمد بن واصل فارس پر غالب آ گیا۔

اسی سال مفلح کو مساور الشاری کی جنگ کے لئے اور کنجور کو علی بن زید الطالبی کی جنگ کے لئے کوفہ روانہ کیا گیا۔

اسی سال ماہ رمضان میں الحسن بن زید الطالبی کا لشکر رے پر غالب آ گیا۔

اسی سال ۱۱ رشوال کو موسیٰ بن بغا سامرا سے رے روانہ ہوا۔ المعتمد نے اُس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابعت کی۔

اماجور اور عیسیٰ بن الشیخ کی جنگ

اسی سال اماجور اور عیسیٰ بن الشیخ کے ایک لڑکے کے درمیان باب دمشق پر جنگ ہوئی۔ میں نے اُس شخص سے سُنا جس نے بیان کیا کہ وہ اماجور کے پاس حاضر تھا اور وہ اُسی دن کہ جس دن یہ جنگ ہوئی شہر دمشق سے اپنے لئے لشکر کی تلاش میں نکلا تھا۔ ابن عیسیٰ ابن الشیخ اور اس کا سردار جس کا نام ابو الصہباء تھا اپنے لشکر کے ساتھ دونوں قریب دمشق کے تھے۔ اُن دونوں کو اماجور کے نکلنے کی کہ وہ اپنے چند ہمراہیوں کی مختصر جماعت کے ساتھ نکلا ہے خبر پہنچی تو دونوں اپنے ساتھیوں کو اس کی جانب لے گئے۔ اماجور کو اُن دونوں کے اپنی جانب آنے کا علم نہ تھا، یہاں تک کہ وہ دونوں اُس سے مل گئے۔ فریقین میں خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ ابو الصہباء قتل کر دیا گیا اور اس جماعت کو شکست ہوئی جو اُس کے اور ابن عیسیٰ کے ہمراہ تھی۔ میں نے ایک شخص سے یہ بھی سُنا جو بیان کرتا تھا کہ ابن عیسیٰ اور ابو الصہباء اُس روز تقریباً بیس ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ تھے اور اماجور دو سو سے چار سو تک۔

اسی سال ۱۳ ذی الحجہ کو ابو احمد بن المتوکل مکے سے سامرا آیا۔

عیسیٰ بن الشیخ کی روانگی آرمینیہ

اسی سال عیسیٰ بن الشیخ اسماعیل بن عبداللہ المروزی المعروف بابی النصر اور محمد بن عبیداللہ الکریزی القاضی اور الحسین الخادم المعروف بعرق الموت کو اس شرط پر ولایت آرمینیہ کو بھیجا گیا کہ وہ شام سے امن کے ساتھ واپس آئے، اس نے اُسے قبول کر لیا اور شام سے اُس کی جانب روانہ ہوا۔

امیر حج محمد بن احمد

اس سال محمد بن احمد بن عیسیٰ بن ابی جعفر المنصور نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۷ھ کے واقعات

یعقوب بن اللیث کی روانگی فارس

اس سال کے اہم واقعات میں یعقوب بن اللیث کا فارس کی جانب جانا ہے۔ اسی سال شعبان میں المعتمد کا اس کی جانب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفتا اور اسماعیل بن اسحاق اور ابو سعید الانصاری کو بھیجا۔ اُس کے نام احمد بن المتوکل کا ولایت بلخ و طخارستان اور کرمان و سجستان اور السند وغیرہ کا جو علاقہ اُس کے متصل ہے اُس کے متعلق اور جو مال ہر سال وہاں مقرر کیا جاتا ہے اُس کے متعلق اُس کا خط اور اُس کو اس کا قبول کرنا اور اس کا واپس آنا ہے۔

اسی سال ربیع الآخر میں یعقوب بن اللیث کا سفیر بتوں کو لے کے بغداد آیا، جن کے بارے میں اُس نے بیان کیا کہ اُس نے اُنھیں کابل سے لیا ہے۔

عمال کا عزل و نصب ۱۲ صفر کو المعتمد نے اپنے بھائی ابو احمد کو کوفہ اور طریق مکہ اور حرمین اور یمن پر والی بنایا۔ اس کے بعد اُسی کو ۷ رمضان کو بغداد اور السواد اور واسط اور کور دجلہ اور بصرہ اور الاہواز اور فارس پر والی بنا کے حکم دیا کہ حاکم بغداد اُس کے اعمال پر والی بنایا جائے، اور بجائے سعید بن صالح کے یارجوخ بصرہ و کور دجلہ اور یمامہ اور بحرین پر والی بنایا جائے۔ چنانچہ یارجوخ نے منصور بن جعفر بن دینار کو بصرہ اور کور دجلہ سے الاہواز کے متصل تک کا والی بنا دیا۔

سعید حاجب کی مہم اسی سال بغراج کو سعید حاجب کے بجانب دجلہ جانے اور صاحب الزنج کے مقابلے میں پڑاؤ کرنے کا حکم دیا گیا۔ بغراج نے ایسا ہی کیا۔ سعید حاجب اسی سال رجب میں جس کام کا اُسے حکم دیا گیا تھا، اُس کے لئے گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ سعید جب نہر معقل گیا تو صاحب الزنج کا لشکر اُس نہر پر پایا جو مرغاب مشہور ہے اور نہر معقل میں گرتی ہے۔ اُس نے ان لوگوں سے جنگ کی اُنھیں شکست دی، لوٹ کا مال اور عورتیں جو اُن کے قبضے میں تھیں سب کو چھڑا لیا۔ اس جنگ میں سعید کو چند زخم پہنچے، جن میں سے ایک زخم اُس کے منہ میں تھا۔ اُس کے بعد سعید واپس ہو کے اُس موضع میں پہنچا جو عسکر ابی جعفر المنصور کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک شب مقیم رہ کے ایک موضع میں پہنچا جو ہلمہ کے نام سے مشہور اور فرات کے علاقے میں ہے۔ چند روز رہ کر اپنے ساتھیوں کو صاحب الزنج کے مقابلے کے لئے تیار کرتا رہا۔ زمانۂ قیام میں یہ خبر ملی کہ صاحب الزنج کا ایک لشکر فرات میں ہے۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اُن کا ارادہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں اُس نے شکست دی۔ اُن میں صاحب الزنج کے بیٹے کا نانا عمران بھی تھا جو انکلائے کے نام سے مشہور تھا۔ عمران نے بغراج سے امان مانگ لی اور یہ لشکر متفرق ہو گیا۔

سعید کی ہلمہ کی چھاؤنی میں مراجعت

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ میں نے باشندگان فرات میں سے ایک عورت کو دیکھا جسے اُن گھنے درختوں میں ایک چھپے ہوئے زنجی کا علم ہو گیا تھا وہ اُسے پکڑے ہوئے اس طرح سعید کے لشکر میں لا رہی تھی کہ کوئی روک نہ تھی۔ سعید نے خبیث کی جنگ کے ارادہ سے دجلہ کے غربی جانب عبور کیا۔ چند روز پے در پے لڑائیاں کیں اس کے بعد سعید اپنی ہلمہ کی چھاؤنی میں واپس آ گیا۔ وہاں وہ اس طرح مقیم رہا کہ رجب کے بقیہ ایام اور پورے شعبان میں اس سے جنگ کرتا رہا۔

رہائی ابن المدبر

اسی سال ابراہیم بن محمد بن المدبر خبیث کی قید سے رہا ہوا۔ قید سے اُس کی رہائی کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ وہ یحییٰ بن محمد البحرانی کے مکان کی ایک کھڑکی میں قید تھا۔ بحرانی کو اپنے مکان میں تنگی محسوس ہوئی۔ قیدی کو کسی کوٹھری میں اتار کے پابزنجیر کر دیا۔ اُس پر دو آدمی نگران مقرر تھے جن کا مکان اُس مکان کے متصل تھا جس میں ابراہیم تھا۔ ابراہیم نے اُن دونوں سے انعام کا وعدہ کیا اُنھیں رغبت دلائی دونوں نے اپنے مکان کی چھت سے اُس مقام تک جہاں ابراہیم تھا ایک سرنگ کھودی وہ اور اُس کا ایک بھتیجا جو ابو غالب مشہور تھا اور ایک شخص بنی ہاشم کا جو اُن دونوں کے ساتھ قید تھا نکل آئے۔

اسی سال خبیث کے ساتھیوں نے سعید سے اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ کی۔ سعید و جمعیت سعید سب کو قتل کر ڈالا۔

صاحب الزنج کا سعید پر شب خوں

بیان کیا گیا ہے کہ خبیث نے یحییٰ بن محمد البحرانی کو جو نہر معقل پر عظیم الشان لشکر کے ساتھ مقیم تھا پیام بھیجا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں سے ایک ہزار آدمی روانہ کرے، جن پر سلیمان بن جامع اور ابو اللیث رئیس ہوں اُن دونوں کو یہ حکم دے کہ رات کے وقت سعید کے لشکر کا قصد کریں اور فجر ہوتے ہی لڑیں۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ وہ دونوں سعید کے لشکر کی جانب روانہ ہو گئے۔ انھیں دھوکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غفلت میں پا کے اُن پر حملہ کر دیا اور اُن میں قتل عظیم برپا کیا۔ زنجیوں نے اُس دن سعید کے لشکر کو جلا دیا جس سے سعید اور اُس کے ساتھی کمزور ہو گئے۔ ایک تو اس شب خوں نے مصیبت ڈھائی۔ دوسرے فوج کا راتب اور مدد معاش بند تھی۔ اہواز کے مال سے ان کے لئے انتظام کیا گیا تھا مگر اُس میں اُن لوگوں سے منصور بن جعفر الخیاط نے تاخیر کی، اُسی کے سپرد اُس زمانے میں الاہواز کی جنگ تھی۔ خراج بھی اُسی کے ہاتھ میں تھا۔

سعید بن صالح کی برطرفی

جب سعید بن صالح کا یہ حال ہوا تو اُسے حاسا لخلافہ واپس آنے کا اور اُس لشکر کو جو وہاں اس کے ساتھ تھا اور وہاں جو عمل اُس کے سپرد تھا حکم ہوا کہ سب کو منصور بن جعفر کے سپرد کر دے۔ یہ اس لئے ہوا کہ زنجیوں کے شبخون مارنے اور لشکر اسلام میں آگ لگا دینے سے ہمت ہار کے سعید بیٹھ گیا۔ پھر اُسے کوئی حرکت نہ ہوتی۔ یہاں تک کہ اپنی خدمت سے ہٹا دیا گیا۔

منصور بن جعفر الخیاط اور صاحب الزنج کی جنگ

اسی سال منصور بن جعفر الخیاط اور صاحب الزنج کے درمیان جنگ ہوئی جس میں منصور کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ سعید حاجب جب بصرے سے واپس کیا گیا تو بغراج وہاں مقیم رہ کر اُس کے باشندوں کی حفاظت کرتا رہا۔ منصور اُن کشتیوں کو جمع کرتا رہا جو المیرہ سے آتی تھیں۔ بصرے تک چھوٹی کشتیوں میں اُن کی حفاظت کرتا رہا۔ جس سے المیرہ زنجیوں پر تنگ ہو گیا۔ منصور نے اپنے ساتھیوں کو تیار کیا اور اُن چھوٹی کشتیوں کو جو اُس کے ساتھ تھیں دور کی چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ جمع کر کے صاحب الزنج کا ارادہ کیا جو اپنے لشکر میں تھا۔ دجلے کے ایک محل پر چڑھ کے اُسے اور اُس کے گرد اگرد کو جلا دیا۔ خبیث کے لشکر میں اسی طرف سے داخل ہوا۔ زنجی اُس کے پاس پہنچ گئے۔ اُنھوں نے ایک لشکر کو پاشیدہ کر دیا، جنھوں نے اس کے ساتھیوں میں قتل عظیم برپا کیا۔ بقیہ لوگوں نے پانی کی طرف پناہ لی۔ مخلوق کثیر غرق ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس دن مقتولوں کے تقریباً پانچ سو سر یحییٰ بن محمد البحرانی کے لشکر میں لائے گئے، جو نہر معقل پر تھا، اُس نے وہیں پر اُن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٹکانے کا حکم دیا۔

اسی سال بغداد کے ایک موضع میں جس کا نام برکۃ زلزل ہے ایک گلا گھوٹنے والا ہاتھ آیا جس نے بہت سی عورتوں کو قتل کر کے انھیں اُسی مکان میں دفن کیا تھا جس میں رہتا تھا۔ وہ المعتمد کے پاس لایا گیا۔ مجھے یہ خبر ملی کہ معتمد نے اُس کے مارنے کا حکم دیا دو ہزار تازیانے اور چار سو لکڑیاں ماری گئیں مگر وہ نہ مرا، یہاں تک کہ جلادوں نے اُس کے اُنتیسیں شکنجے میں کس دیئے۔ آخر مر گیا، لاش بغداد لائی گئی، جہاں پہلے تو سُولی دی گئی پھر جلا دی گئی۔

اسی سال ابراہیم بن بسطام قتل کیا گیا اور ابراہیم بن سیما کو شکست ہوئی۔

علی بن ابان اور ابراہیم بن سیما کی جنگ

بیان کیا گیا ہے کہ البحرانی نے خبیث کو اہواز میں لشکر لانے کا مشورہ دیا تھا اور ترغیب دی تھی کہ اریک کا پُل کاٹنے سے ابتدا کرے کہ وہ لشکر اس کے لشکر تک نہ پہنچ سکے۔ خبیث نے علی بن ابان کو پُل کاٹنے کے لئے روانہ کیا۔ اُس کا مقابلہ ابراہیم بن سیما سے ہو گیا جو فارس سے واپس آ رہا تھا، اور وہاں المحارث بن سیما کے ساتھ اُس جنگل میں تھا جو وشت اریک کے نام سے مشہور تھا۔ یہ اہواز اور پل کے درمیان کا جنگل تھا۔ جب علی بن ابان پل پر پہنچا تو اپنے کو اور اپنے ساتھیوں کو چھپا کر مقیم ہو گیا۔ لشکر صحرا میں نکلا تو اُس نے مختلف سمتوں سے اُس پر حملہ کر دیا۔ جس سے خلق کثیر مقتول ہوئی۔ علی بھاگا اور لشکر نے القدم تک اُس کا تعاقب کیا۔ اُس کے قدم میں نیزے کا ایک زخم لگایا۔ وہ اہواز جانے سے رُک گیا۔ اپنے سامنے کے رُخ جبی کی جانب واپس ہوا۔

شاہین بن بسطام کا خاتمہ

سعید بن یکسین کو واپس کر کے ابراہیم بن سیما متعین کیا گیا جس کا کاتب شاہین تھا۔ دونوں ابراہیم بن سیما کے سامنے فرات کے راستے پر آئے، جبکہ وہ نہر جبی کے اخیر حصے کے ارادے سے جا رہا تھا علی بن آبان الجزیرانیہ میں تھا۔ شاہین بن بسطام نہر موسیٰ کے راستے پر آیا جس نے ابراہیم سے ملنے کا ارادہ کیا تھا، قرار داد تھی کہ دونوں کے دونوں علی بن ابان پر حملہ کریں گے۔ شاہین گذر گیا علی بن ابان کے پاس نہر موسیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک شخص آیا جس نے اُسے شاہین کے اُس کی جانب آنے کی اطلاع دی۔ علی اُس کی طرف روانہ ہوا، نہر ابو العباس پر عصر کے وقت دونوں کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ یہ وہ نہر ہے جو نہر موسیٰ و نہر جبی کے درمیان ہے، دونوں میں جنگ چھڑ گئی۔ شاہین کے ساتھی ثابت قدم رہے، نہایت سخت جنگ کی۔ زنجیوں نے ایسا زبردست جوابی حملہ کیا کہ لوگ پشت پھیر کے بھاگے۔ اُس دن جو سب سے پہلے قتل ہوا وہ شاہین اور اُس کا چچازاد بھائی حیان تھا۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اُس جماعت کے آگے والے حصّے میں تھا۔ اُس کے بکثرت ہمراہی مقتول ہوئے۔

علی بن ابان کا ابراہیم بن سیما پر حملہ

علی بن ابان کے پاس ایک مخبر آیا جس نے اُسے ابراہیم بن سیما کے وارد ہونے کی خبر دی۔ شاہین کو تو شکار کر ہی چکا تھا، فوراً نہر جبی کی طرف روانہ ہوا۔ ابراہیم بن سیما وہاں اس طرح اپنی چھاؤنی ڈالے ہوئے تھا کہ کہ شاہین کی خبر تک نہ تھی۔ علی اُس کے پاس عشا کے آخر وقت پہنچا اور اُن پر نہایت سخت حملہ کر دیا جس میں اُس نے بہت بڑی جماعت کو قتل کر ڈالا۔ شاہین کا قتل اور ابراہیم پر حملہ عصر اور عشاء کے آخر وقت کے درمیان ہوا۔

علی بن آبان کو بصرے پر فوج کشی کا حکم

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں نے علی بن ابان کو اس واقعے کا بیان کرتے سُنا تھا کہ میں نے اُس روز اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ مجھے سخت بخار چڑھا تھا۔ جس وقت شاہین سے جو کچھ حاصل ہونا تھا۔ جب میرے ساتھیوں کو وہ حاصل ہو چکا تو وہ مجھ سے جدا ہو گئے تھے۔ میرے ہمراہ ابراہیم بن سیما کے لشکر تک تقریباً پچاس آدمی سے زیادہ نہ گئے۔ جب میں اُس لشکر تک پہنچا تو اپنے آپ کو اُس کے قریب ڈال دیا۔ اہل لشکر کی چیخ و پکار اور اُن کا کلام سننے لگا۔ سکون ہوا تو میں کھڑا ہوا اور اُن پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد علی بن ابان قتل شاہین و ہزیمت ابراہیم بن سیما کے بعد خبیث کا خط اُس کے پاس آنے کی وجہ سے جس میں اس نے اہل بصرہ کی جنگ کے لئے اُسے بصرہ جانے کو لکھا تھا جبی سے واپس ہوا۔

اسی سال خبیث کے ساتھی بصرے میں داخل ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بصرہ کی بد حالی

بیان کیا گیا ہے کہ سعید بن صالح جب بصرہ سے روانہ ہوا تو سلطنت نے اُس کا عمل منصور بن جعفر الخیاط کے سپرد کر دیا۔ منصور اور اُس کے ساتھیوں کا جو حال ہوا اُس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ منصور کی حالت کمزور ہو گئی تھی خبیث کی جنگ کے لئے وہ اُس کے لشکر میں واپس نہ ہوا، بندقۃ القیروانات ہی میں رہ گیا۔ اہل بصرہ کو غلہ پہنچنے کی وجہ سے فراغت ہو گئی جو اُس سے منقطع ہو گیا تھا اور جس سے اُنھیں نقصان پہنچا تھا۔ خبیث کو اس کی اور اہل بصرہ کی فراغت کی خبر پہنچی تو بہت گراں گذرا۔ اس نے علی بن ابان کو جبی کے اطراف میں روانہ کیا جس نے الخیزرانیہ میں چھاؤنی بنائی۔ منصور بن جعفر بندقۃ القیروانات سے بصرہ چلا گیا اور اہل بصرہ کی حالت تنگی بدل گئی۔ خبیث کے ساتھیوں نے اہل بصرہ کی جنگ پر صبح و شام اصرار کرنا شروع کیا۔ شوال کا مہینہ آیا تو خبیث نے اہل بصرہ پر حملہ کرنے اور اس کے ویران کرنے میں کوشش کرنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا۔ اُسے اہل بصرہ کے ضعف کا، اُن کے متفرق ہو جانے کا، محاصرے سے اُنھیں نقصان پہنچنے کا، اُس کے اطراف کے دیہات کے ویران ہو جانے کا علم تھا، نجوم کے حساب میں اس نے غور کر لیا تھا، چاند گرہن کی بنا پر جو شب سہ شنبہ ۱۴ شوال ۲۵۶ھ کو ہونے والا تھا ٹھہر گیا۔

محمد بن الحسن بن سہل سے مذکور ہے کہ میں نے اُسے یہ کہتے سُنا کہ میں نے اہل بصرہ پر بد دعا کرنے پر خوب کوشش کی اور اُس کے جلد ویران کرنے کے بارے میں میں اللہ تعالیٰ سے بہت گڑگڑایا۔ مجھے خطاب کیا گیا کہ بصرہ تو تیرے لئے روٹی ہے جیسے تو اُس کے کناروں سے کھاتا ہے، جب آدمی روٹی ٹوٹ جائے گی تو بصرہ اُجڑ جائے گا میں نے اس کی یہ تاویل کی کہ آدمی روٹی کے ٹوٹنے سے مراد وہ چاند گرہن ہے، جس کی ان دنوں اُمید ہے۔ بصرے کی حالت اتنی پُرانی نہ ہو گی کہ وہ اس کے بعد رہے، وہ یہی بیان کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس میں اُس کے ساتھی بکثرت جمع ہو گئے۔ محمد بن یزید الازدی کو کہ بحرین میں اس کے ساتھ رہ چکا تھا، بدویوں پر حملہ کرنے کے لئے نامزد کیا۔ دارمی کے ساتھ ایک بڑی جمعیت ہو گئی جس نے قتل میں بڑھاؤ کیا۔ خبیث نے اُن کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کو روانہ کیا اور انھیں بصرہ جانے اور اس پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

بصرہ کا محاصرہ بدویوں کو جنگی تربیت دینے اور لڑائی کی باقاعدہ مشق کرانے کے لئے سلیمان بن موسیٰ آگے بڑھا۔ جب چاند گرہن ہوا تو اُس نے علی بن ابان کو کھڑا کیا۔ اور بدویوں کے ایک گروہ کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔ بصرے میں اُس طرف سے آنے کا حکم دیا جو بنی سعد کے متصل ہے۔ یحییٰ بن محمد البحرانی کو جو اُس زمانے میں اہلِ بصرہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اُس جانب سے وہاں آنے کو لکھا جو نہر مدی کے متصل ہے تمام اعراب کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔

علی بن ابان کا بصرہ پر حملہ محمد بن الحسن نے کہا کہ شبیل نے بیان کیا کہ سب سے پہلے جس نے اہلِ بصرہ پر حملہ کیا وہ علی بن ابان تھا۔ بغراج اُس زمانے میں لشکر کی ایک جماعت کے ساتھ بصرے میں تھا۔ وہ اس طرح مقیم رہا کہ دو روز تک اُن سے قتال کرتا رہا۔ لوگ اُس کی طرف مائل تھے۔ یحییٰ مع اپنے ہمراہیوں کے قصر انس کے متصل سے البحر کے ارادے سے آیا۔ علی بن ابان المہلبی ۱۷ شوال کو نماز جمعہ کے وقت داخل ہوا، جمعے کے دن اور ہفتے کی رات اور ہفتہ کے دن تک اس حالت میں مقیم رہا کہ قتل کرتا تھا اور جلاتا تھا۔ یحییٰ یکشنبہ کو صبح کے وقت بصرے میں آیا۔ بغراج اور بریہ نے ایک جماعت کے ساتھ اُس کا مقابلہ کیا۔ ان دونوں نے اُسے لوٹا دیا۔ اُس دن تو ٹھہرا رہا۔ پھر دوشنبہ کو صبح کے وقت اُن کے پاس آیا وہ داخل ہو گیا۔ لشکر منتشر ہو چکا تھا۔ بریہ بھاگ گیا تھا اور بغراج مع اپنے ہمراہیوں کے کنارے ہو گیا تھا۔ کوئی شخص اس کے سامنے ایسا نہ تھا کہ مدافعت کرتا۔

علی بن ابان کی عہد شکنی ابراہیم بن یحییٰ المہلبی نے اہل بصرہ کے لئے اُس سے امن مانگا۔ اُس نے اُنھیں امن دیا۔ ابراہیم بن یحییٰ کے منادی نے ندا دے دی کہ جو شخص امان چاہے وہ ابراہیم کے گھر میں حاضر ہو جائے۔ تمام اہل بصرہ حاضر ہو گئے۔ یہاں تک کہ پورا کشادہ مکان بھر گیا۔ یہ اجتماع دیکھا تو فرصت کو غنیمت جانا۔ راستے، گلیاں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوچے بند کرا دیئے کہ وہ لوگ منتشر نہ ہونے پائیں، اُن کے ساتھ بدعہدی کی۔ ساتھیوں کو اُن کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ سوائے چند کے ہر وہ شخص قتل کر دیا گیا جو اس موقع پر آیا تھا۔ وہ اسی دن واپس ہوا الخریبہ کے قصر عیسیٰ بن جعفر میں قیام کیا۔

بصرہ کی تاراجی محمد نے کہا کہ مجھ سے الفضل بن عدی الدارمی نے بیان کیا کہا کہ میں اُس وقت بنی سعد میں مقیم تھا جب کہ وہ دفعتاً اہل بصرہ کی جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ ہمارے پاس ایک آنے والا رات کے وقت آیا کہ ایک گذرنے والے لشکر کو دیکھا ہے جو الخریبہ کے قصر عیسیٰ کا قصد رکھتا ہے۔ مجھ سے میرے ساتھیوں نے کہا کہ نکل اور ہمارے لئے اس لشکر کا حال دریافت کر۔ میں نکلا تو مجھے بنی تمیم و بنی اسد کی ایک جماعت ملی، اُن سے حال دریافت کیا تو وہ یہ سمجھے کہ یہ اُس علوی کے ساتھی ہیں جو علی بن ابان کے ساتھ شامل کئے گئے ہیں۔ علی بن ابان اس شب کی صبح کو بصرہ پہنچے گا اور اس کا ارادہ بنی سعد کے علاقے کا ہے۔ یحییٰ بن محمد مع اپنی جماعت کے آل المہلب کے علاقے کا قصد رکھتا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ اپنے بنی سعد والے ساتھیوں سے کہہ کہ اگر تم لوگ اپنی عورتوں کو بچانا چاہتے ہو تو قبل اس کے کہ لشکر تمہارا محاصرہ کرے تم لوگ اُن کے نکالنے میں جلدی کرو۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا، حال بتایا، لوگ مستعد ہو گئے اور اُن کو بُریہ کے پاس بھیجا جو اُسے اس خبر سے آگاہ کریں۔ وہ بقیہ غلاموں اور لشکر کی ایک جماعت کے ساتھ فجر کے وقت اُن کے پاس پہنچا۔ یہ لوگ روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ اُس خندق تک پہنچے جو بنی حمّان کے نام سے مشہور ہے۔ اُن کے پاس بنو تمیم اور سعدیہ کے مجاہدین بھی پہنچ گئے، زیادہ دیر نہ ٹھہرے تھے کہ علی بن ابان نظر آیا جو زنجیوں اور اعراب کی اُس جماعت کے ساتھ تھا جو گھوڑوں کی پشت پر تھے۔ بُریہ اُس جماعت کے مقابلے سے پہلے ہی غائب ہو گیا۔ وہ اپنے مکان واپس گیا اور شکست ہو گئی۔ بنی تمیم کے جو لوگ جمع ہوئے تھے سب منتشر ہو گئے، علی اس حالت میں پہنچا کہ کسی نے مدافعت نہ کی۔ المربد کے ارادے سے گذر گیا۔ بریہ نے بنی تمیم کے پاس کسی کو بھیجا جو اُنھیں پکار رہا تھا، اُن میں سے ایک جماعت کھڑی ہو گئی۔ المربد میں بریہ کے گھر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک قتال ہوا۔ بریہ اپنے گھر سے بھاگا اور لوگ بھی اُس کے بھاگنے سے منتشر ہو گئے۔ زنجیوں نے اُس کے گھر کو جلا دیا اور جو کچھ اُس میں تھا سب لوٹ لیا۔ وہ لوگ اس حالت میں وہیں مقیم ہو گئے کہ قتل کرتے رہے۔ اہل بصرہ کمزور ہو گئے تھے۔ ان پر زنجی غالب آ گئے تھے۔ دن کے ختم تک برابر لڑائی ہوتی رہی۔ علی جامع مسجد میں داخل ہوا اور اُسے جلا دیا۔ ابو شیث کے غلام فتح نے کہ بصریوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا علی کو جا پکڑا۔ علی اور اُس کے ساتھی چھپ گئے۔ زنجیوں کی ایک جماعت قتل کی گئی۔ علی واپس ہوا اور اُس موضع میں جو مقبرۂ بنی شیبان کے نام سے مشہور ہے پڑاؤ کیا۔

زنجیوں کا بصرہ میں داخلہ

لوگوں نے ایسے افسر کو تلاش کیا کہ وہ جس کے ساتھ ہو کے جنگ کریں مگر نہ پایا۔ بُریہ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ بھاگ گیا ہے۔ اہل بصرہ کو ہفتے کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ اُن کے پاس علی بن ابان نہیں آیا۔ وہ یکشنبہ کو صبح کے وقت اُن کے پاس آیا مگر اُس کے لئے کوئی نہ ٹھہرا اور وہ بصرہ پر کامیاب ہو گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن سمعان نے بیان کیا کہا کہ میں اُس وقت بصرے میں مقیم تھا جس وقت زنجی داخل ہوئے۔ میں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل عرف بریہ کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ۱۰ر شوال ۲۵۵ھ کو جمعے کا دن آیا۔ اس کے پاس شہاب بن العلاء العنبری بھی تھا۔ میں نے شہاب کو یہ بیان کرتے سُنا کہ اُس دغاباز نے بہت سا مال جنگلوں میں روانہ کیا ہے کہ اُس کے ذریعے سے عرب کے آدمیوں کو خریدے۔ بہت بڑا لشکر جمع کیا ہے۔ اُنھیں اور پیادہ زنجیوں کو بصرے میں اتارنا چاہتا ہے۔ اُس روز بصرے میں شاہی لشکر میں سے صرف کچھ اوپر پچاس سوار بغراج کے ساتھ تھے۔ بریہ نے شہاب سے کہا کہ عرب مجھ پر بُرائی کے ساتھ پیش قدمی نہ کریں گے۔ بریہ عرب میں مانا جاتا تھا اور اُن میں محبوب تھا۔ ابن سمعان نے کہا کہ میں بریہ کی مجلس سے واپس آیا، پھر میں احمد بن ادیب کاتب سے ملا۔ میں نے اسے ہارون بن عبدالرحیم شیعی سے حکایت کرتے سنا جو اس زمانے میں بصرے کی ڈاک کا افسر تھا۔ کہ اُسے صحیح اطلاع ملی ہے کہ اُس دغاباز نے ۳ر شوال کو لوآدمیوں کو جمع کیا۔ اہل بصرہ کے معززین اور حاکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کہ وہاں مقیم تھا، جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا اُس دغاباز کے حقیقت حال سے غافل تھے۔

بصرہ میں زنجیوں کی غارت گری

محامرے نے اہل بصرہ کو سخت تکلیف پہنچائی تھی۔ وبا بکثرت ہوگئی تھی۔ دو گروہوں میں جو بلالیہ و سعدیہ کے نام سے مشہور تھے جنگ کی آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اسی سال ۱۷ شوال جمعے کا دن ہوا تو اسی دن صبح کو اُس دغاباز کے لشکر نے تین جانب سے بصرے میں لوٹ مچائی۔ بنی سعد کی جانب سے المربد کی جانب سے اور المخریبہ کی جانب سے اُس لشکر کا سردار جو المربد کی جانب گیا علی بن ابان تھا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کے دو گروہ کر دئے تھے۔ ایک گروہ پر رفیق غلام یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن خاقان کو والی بنایا اور انھیں بنی سعد کی طرف جانے کا حکم دیا۔ ایک دوسرا گروہ جس میں وہ خود تھا المربد کی طرف روانہ ہوا۔ اُس لشکر کا سردار جو المخریبہ کی جانب سے آیا یحییٰ بن محمد الارزق البحرانی تھا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کی ایک ہی جانب سے جمع کیا تھا اور وہ خود ان میں تھا۔ اُن میں سے ہر گروہ کے مقابلے کو اہل بصرہ کے کمزوروں میں سے جو لوگ نکلے تعداد میں بھی کم تھے اور بھوک اور محامرے نے مشقت میں بھی ڈال رکھا تھا۔ جو لشکر بغراج کے ساتھ تھا دو گروہوں میں بٹ گیا۔ ایک گروہ المربد کی جانب گیا اور ایک المخریبہ کی جانب۔ مجاہدین سعدیہ کی اُس جماعت سے جو بنی سعد کی جانب وارد ہوئی فتح غلام ابی شبیث اور اُس کے ساتھیوں نے قتال کیا مگر اہل بصرہ کے وہ قلیل لوگ جو خبیث کی جماعتوں کے مقابلے کو نکلے کچھ بھی نہ کر سکے۔ خبیثوں نے اپنے پیادوں اور سواروں سے گھیر لیا۔

بصرہ میں آتش زنی

ابن سمعان نے کہا کہ میں اُس دن جامع مسجد میں تھا کہ یکایک تین جانب سے آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ ایک ہی وقت میں زہران۔ المربد اور بنی حمان میں آگ لگ گئی۔ آگ لگانے والوں نے شاید وقت مقرر کر لیا تھا۔ یہ واقعہ جمعے کے دن ہوا۔ مصیبتیں بڑھ گئیں۔ اہل بصرہ کو ہلاکت کا یقین آ گیا۔ جو لوگ مسجد جامع میں تھے اپنے اپنے گھروں کو بھاگے۔ میں بھی بھاگتا ہوا اپنے گھر گیا۔ جو اس زمانے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوچہ مربد میں تھا۔ مجھے اہل بصرہ کے بھاگنے والے اُس گلی میں ملے جو جامع مسجد کی طرف واپس جا رہے تھے۔ اُن کے آخر میں القاسم بن جعفر بن سلیمان الہاشمی تھا جو اپنے خچر پر تلوار لٹکائے ہوئے لوگوں کو پکار رہا تھا کہ تمہاری بربادی ہو۔ کیا تم اپنا یہ شہر اور اپنے اہل و عیال کو اپنے دشمن کے سپرد کرتے ہو، جو اس شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ مگر لوگ اُس کی طرف نہ پھرے اور نہ اس کی بات سُنی۔ وہ چلا گیا اور کوچہ مربد خالی ہو گیا۔ اُس کوچے میں بھاگنے والوں اور زنجیوں کے درمیان ایک ایسا میدان ہو گیا جس میں نظر گذر جاتی تھی جب میں نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھر میں گھس گیا۔ دروازہ بند کر لیا۔ جھانک کر دیکھا تو نظر آیا کہ اعراب کے سوار اور زنجیوں کے پیادے آ گئے، جن کے آگے ایک شخص مشکی گھوڑے پر اپنے ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے ہے جس پر زرد جھنڈا پھریرا رہا ہے۔ بعد کو دریافت کیا تو علی بن ابان نے دعویٰ کیا کہ یہ وہی شخص ہے اور یہ زرد جھنڈا اسی کا جھنڈا ہے۔ وہ قوم داخل ہو گئی لوگ کوچہ مربد میں غائب ہو گئے یہاں تک کہ باب عثمان پہنچ گئے۔ اور یہ بعد زوال کے ہوا۔ اس کے بعد وہ لوگ واپس ہو گئے تو بصرے کے چور اچکے اور جاہل لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ یہ قوم نماز جمعہ کے لئے گئی۔ وہ امر کہ جس نے انھیں واپس کیا تھا یہ تھا کہ انھیں یہ خوف ہوا کہ المربد سے سعدیہ و بلالیہ کا گروہ اُن پر حملہ کر دے گا، اور وہاں انھیں پوشیدہ لشکروں کا بھی خوف ہوا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہوئے جو زہران و بنی عصن کی جانب تھے۔ یہ واپسی بعد اس کے ہوئی کہ شہر کو جلا دیا لوٹ لیا، غالب آ گئے، قابض ہو گئے، اور یہ جان لیا کہ انھیں اُس شہر سے کوئی روکنے والا نہیں۔ شنبہ و یکشنبہ کو دن ہی میں آئے اور دن ہی میں واپس گئے۔ دوشنبہ کو صبح کے وقت بصرے میں آئے تو انھیں کوئی مدافعت کرنے والا نہ ملا۔ لوگ ابراہیم بن یحییٰ المہلبی کے دروازے پر جمع ہو گئے۔ انھیں امان دے دی گئی۔

یحییٰ بن ابراہیم کے مکان پر اجتماع

محمد بن سمعان نے کہا کہ مجھ سے الحسن بن عثمان المہبی الملقب بمنذ لقہ نے جو یحییٰ بن محمد کے ساتھیوں میں سے تھا بیان کیا کہ اس صبح کو مجھے یحییٰ نے مقبرۂ بنی لشکر جانے کا اور جو تنور وہاں تھے اُن کے لے جانے کا حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ میں وہاں گیا اور کچھ اوپر بیس تنور لوگوں کے سروں پر لے گیا۔ یہاں تک کہ میں انھیں یحییٰ بن ابراہیم کے گھر میں لایا۔ لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ یہ ان کے لئے کھانا پکانے کو مہیا کئے گئے ہیں۔ بھوک اور محاصرے کی شدت اور مشقت سے سب نہایت تکلیف میں تھے۔ ابراہیم بن یحییٰ کے دروازے پر مجمع بہت ہوگیا۔ لوگ نوبت بہ نوبت آتے رہے اور بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آفتاب بلند ہوگیا۔ میں اس دن کو بچہ مرد سے اپنے گھر سے اپنے نانا ہشام المعروف بالدلاف کے گھر میں منتقل ہوگیا تھا، جو بنی تمیم میں تھا۔ یہ اس خبر کی وجہ سے ہوا جو بنی تمیم کے دغابازی کی صبح میں داخل کرنے کے متعلق لوگوں میں شائع ہوگئی تھی۔ اسی جگہ تھا کہ یکایک مخبر اس واقعے کی خبر لائے جو ابراہیم بن یحییٰ کے گھر پر ہوا۔

آل المہلب کو امان انھوں نے بیان کیا کہ یحییٰ بن محمد البحرانی نے زنجیوں کو حکم دیا تو انھوں نے اس مجمع کا محاصرہ کرکے منادی کی کہ جو آل المہلب سے ہو وہ ابراہیم بن یحییٰ کے گھر میں داخل ہو جائے۔ ایک چھوٹی سی جماعت داخل ہوگئی۔ ان کے بعد دروازہ بند کر دیا گیا۔ زنجیوں سے کہا گیا کہ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں انھیں قتل کر دو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑو۔

اہل بصرہ کا قتل عام محمد بن عبداللہ المعروف بابی اللیث الاصبہانی نکلا اور زنجیوں سے کہا کہ "کیلوا" یہ ایک علامت تھی جس کے ذریعے قتل کا حکم دیا جاتا تھا انجام کار سب کے سب تلوار کے گھاٹ اتر گئے۔ الحسن بن عثمان نے کہا کہ میں ان کا کلمۂ شہادت اور فریاد و بکا سن رہا تھا۔ وہ قتل کئے جا رہے تھے۔ ان کی آوازیں کلمۂ شہادت کے ساتھ اس قدر بلند ہوئیں کہ مجھے الطفاوہ میں سنائی دیں۔ حالانکہ وہ اس مقام سے بہت دور تھے جب اس مجمع پر آئے جس کا ہم نے ذکر کیا تو زنجی ہر اس شخص کے قتل کو آگئے جس کے پاس وہ پہنچے۔ اس دن علی بن ابان داخل ہوا۔ اس نے جامع مسجد کو جلا دیا اور الکلاء چلا گیا۔ النخیل سے البصرہ تک جلا کے راکھ کر دیا۔ اس تمام واقعے میں آگ ہر اس شے میں لگ جاتی تھی جدھر سے گذرتی تھی، خواہ انسان خواہ چوپایہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہ اسباب و سامان۔ رات دن یہی کرتے کہ جسے پاتے تھے یحییٰ بن محمد کے پاس ہنکا لاتے کہ اُن دنوں سیحان میں تھا۔ جو مال دار ہوتا اُسے ٹھیرا تا، اُس کا مال نکلوا لیتا اور اُسے قتل کر دیتا تھا۔ جو فقیر ہوتا اُسے فوراً قتل کر دیتا تھا۔

علی بن ابان کی بصرہ سے طلبی

شبل سے مذکور ہے کہ سہ شنبہ کو بعد اُن کے قتل کے جو ابراہیم بن یحییٰ کے دروازے پر قتل کئے گئے یحییٰ صبح کے وقت بصرہ آیا اور لوگوں میں امان کی منادی کرنے لگا کہ لوگ ظاہر ہو جائیں مگر کوئی ظاہر نہ ہوا۔ یہ خبر نبیشہ کو پہنچی تو اُس نے علی بن ابان کو بصرے سے واپس کر دیا۔ یحییٰ نے جو قتل کیا وہ اُس کے موافق تھا اور اُس کا وقوع اُس کی مرضی کے مطابق تھا۔ اس لئے یحییٰ کو تنہا چھوڑ دیا۔ علی بن ابان کو کہ علاقہ بنی سعد میں فساد سے باز رہا تھا قصور وار سمجھا۔ علی بن ابان نے اُس نبیشہ کے پاس بنی سعد کا ایک وفد بھیجا تھا۔ وہ لوگ اُس کے پاس گئے تو وہاں خیریت نہ پائی نکل کر عیاذاً چلے گئے۔

یحییٰ بن ابراہیم کی کارگذاری

یحییٰ بصرے میں مقیم ہو گیا۔ نبیشہ نے ایک خط لکھا جس میں اُسے یہ حکم تھا کہ بصرے پر شبل کی خلافت کو ظاہر کرے تاکہ لوگوں کو اطمینان ہو جائے اور چھپنے والے اور وہ جو کثرت مال کے لئے مشہور ہیں ظاہر ہو جائیں۔ جب ظاہر ہو جائیں تو انھیں اس مال کے بتانے پر مجبور کیا جائے جو انھوں نے دفن کیا ہے یا پوشیدہ رکھا ہے۔ یحییٰ نے ایسا ہی کیا۔ کوئی دن کسی جماعت سے خالی نہ ہوتا تھا کہ انھیں لایا جاتا تھا جس کی تونگری معلوم ہو جاتی جو کچھ اُس کے پاس ہوتا سب چھین کے اُسے قتل کر دیتا تھا، جس کی مفلسی ظاہر ہوتی تھی اُسے فوراً قتل کر دیتا تھا۔ کسی کو نہ چھوڑا۔ جو طاق میں ملا۔ جو لایا گیا ذلت میں گرایا گیا۔ سب لوگ منہ کے بل بھاگے۔ نبیشہ نے اپنا لشکر بصرے سے واپس کر لیا۔

صاحب الزنج کا دعوے

محمد بن الحسن سے روایت ہے کہ جب دغا باز نے بصرے کو ویران کر دیا اور اُسے وہ سنگین افعال معلوم ہوئے جو اُس کے ساتھیوں نے وہاں کئے تو میں نے اُسے یہ کہتے سُنا کہ "میں نے اُس دن کی صبح کو اہل بصرہ پر بددعا کی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن میرے ساتھی وہاں داخل ہوئے۔ میں نے دعا میں خوب کوشش کی۔ سجدہ کیا اور اپنے سجدوں میں دعا مانگنے لگا۔ بصرے کو میری طرف اُٹھایا گیا۔ میں نے اُسے دیکھا اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ اُس میں قتال کر رہے ہیں۔ آسمان و زمین کے درمیان ایک شخص کو ہوا میں کھڑا دیکھا کہ جعفر المعلوف کی صورت میں ہے جو سامرا میں دیوان خراج میں مامور تھا۔ وہ اس طرح کھڑا ہے کہ اپنا بایاں ہاتھ نیچا کر دیا ہے اور داہنا ہاتھ اونچا کر دیا ہے اور بصرے کو مع اُس کے باشندوں کے اُلٹ دینے کا ارادہ کر رہا ہے مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھیوں تک ہی محدود نہیں بلکہ فرشتے بھی بصرے کو ویران کرنے پر مامور ہوئے ہیں۔ اگر میرے ساتھی اس پر مامور ہوتے تو وہ اس عظیم الشان کام تک نہ پہنچتے جس کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ فرشتے ہیں کہ جنگ میں مجھے مدد دیتے ہیں، میری تائید کرتے ہیں اور میرے ساتھیوں میں سے اُس شخص کو مضبوط کرتے ہیں جس کا قلب کمزور ہے۔

صاحب الزنج سے علویوں کا تعاون

محمد بن الحسن نے کہا کہ بصرے کو ویران کرنے کے بعد اُس خبیث نے اپنے کو یحییٰ بن زید بن علی کی طرف سے منسوب کیا۔ علویوں کی ایک جماعت بصرے میں تھی جو اُس کے ساتھ جا ملی۔ اس میل جول سے اُس نے فائدہ اُٹھایا اور اپنے آپ کو اُنھیں میں سے ٹھیرایا۔ علی بن احمد بن عیسیٰ بن زید و عبداللہ بن علی بھی عورتوں و بچوں کے ساتھ آ پہنچے۔ یہ لوگ اُس پاس آئے تو وہ احمد بن عیسیٰ کی نسبت چھوڑ کے اپنے کو یحییٰ بن زید کی طرف منسوب کرنے لگا۔

صاحب الزنج کا کذب

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں نے خبیث کو سُنا جب کہ نوفلیین کی ایک جماعت اُس کے پاس حاضر تھی۔ ابوالقاسم بن الحسن النوفلی نے کہا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی تھی کہ تو احمد بن عیسیٰ بن زید کی اولاد سے ہے۔ اُس نے کہا کہ میں عیسیٰ کی اولاد سے نہیں ہوں میں یحییٰ بن زید کی اولاد سے ہوں۔ حالانکہ وہ خبیث اس معاملے میں جھوٹا ہے، اس لئے کہ یحییٰ کے بارے میں اجماع ہے کہ اُس نے بجز ایک بیٹی کے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور وہ بھی بحالت شیر خوارگی مر گئی۔

محمد المولد اور یحییٰ کی جنگ

اسی سال سلطنت نے محمد المولد کو صاحب الزنج کی جنگ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بصرے روانہ کیا۔ یکم ذیقعدہ یوم جمعہ ۲۵۶ھ کو وہ سامرا سے روانہ ہوا۔

بیان کیا گیا ہے کہ محمد المعروف بالمولد روانہ ہوا تو الابلہ میں اُترا۔ یہ یہ آیا تو بصرے میں اُترا۔ اہل بصرہ میں سے مخلوق کثیر جو بھاگی ہوئی تھی یہ یہ کے پاس جمع ہو گئی۔ یحییٰ جب بصرے سے واپس آیا تھا تو وہ نہر عوفی پر ٹھیر گیا تھا۔ محمد نے کہا کہ شبل نے کہا کہ جب محمد المولد آیا تو خبیث نے یحییٰ کو ایک خط لکھا جس میں اُسے نہر اد اجانے کا حکم تھا۔ وہ اُس طرف لشکر کو لے گیا اور وہاں ٹھیر کر المولد سے دس دن تک جنگ کرتا رہا۔ لڑتے لڑتے تھک کے مولد وہیں ٹھیر گیا تھا۔ خبیث نے یحییٰ کو خط لکھا، جس میں شب خون مارنے کا حکم تھا۔ ابواللیث الاصبہانی کے ساتھ اُس کے پاس کشتی روانہ کی۔ اُس نے شب خون مارا۔

محمد المولد کی شکست و فرار

المولد نے اپنے ساتھیوں کو کھڑا کیا۔ بقیہ شب اور صبح سے عصر تک قتال کیا، اس کے بعد پیٹھ پھیر کے واپس ہوا۔ زنجی اس کی چھاؤنی میں داخل ہو گئے، جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ یحییٰ نے یہ خبر خبیث کو لکھی تو اُس نے تعاقب کرنے کو لکھا۔ الحانیت تک تعاقب کر کے واپس ہوا تو الجامدہ پر گذرا۔ باشندوں پر مصیبت نازل کی۔ گاؤں میں جو کچھ تھا سب لوٹ لیا، جتنے خون بہا سکتا تھا بہاتا رہا، پھر الحالہ میں پڑاؤ کیا اور ایک مدت تک وہاں قیام کر کے نہر معقل لوٹ آیا۔

متفرق واقعات و امیر حج الفضل بن اسحاق

اسی سال محمد المولد نے سعید بن احمد بن سعید بن سلم الباہلی کو گرفتار کیا۔ اُس نے اور اُس کے بابلہ کے ساتھیوں نے البطائح پر لوٹ مار کی تھی اور راستے میں فساد برپا کیا تھا۔

اسی سال محمد بن واصل نے فارس میں سلطنت سے بغاوت کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل بن العباس بن محمد بن علی ابن عبداللہ بن العباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال بسیل المعروف بالصقلبی جسے الصقلبی کہا جاتا تھا اور اہل بیت سلطنت میں سے تھا۔ اس لئے کہ اُس کی ماں صقلبیہ تھی۔ میخائیل بن توفیل شاہ روم پر حملہ کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے قتل کر دیا۔ میخائیل تنہا چوبیس سال تک سلطنت پر رہا تھا۔ اُس کے بعد العقلیی روم کا بادشاہ بن گیا۔

۲۵۸ھ کے واقعات

سعید بن احمد کا قتل اس سال کے اہم واقعات میں سعید بن احمد بن سعید بن سلم الباہلی کا دارالخلافہ آنا اور تازیانے کھاتا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اسی سال ماہ ربیع الآخر میں اُسے سات سو تازیانے مارے گئے۔ مر گیا تو لٹکا دیا گیا۔

اسیر زنجیوں کا قتل اسی سال صاحب الزنج کے ایک قاضی کی جو عبادان میں تھا اور چودہ زنجیوں کی گردنیں سامرا کے باب العامہ پر ماری گئیں۔ بصرے کے علاقے سے یہ سب قید کئے گئے تھے۔

متفرق واقعات اسی سال مفلح نے تکریت میں اعراب سے جنگ کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مساور الشاری کی جانب مائل ہو گئے تھے۔

اسی سال مسرور بلخی نے الیعقوبیہ کے کاشتکاروں پر حملہ کیا اُنھیں شکست دی اور اُن پر مصیبت نازل کی۔

اسی سال محمد بن واصل حلقۂ اطاعت میں داخل ہو گیا۔ فارس کا علاقہ اور خراج محمد بن الحسین بن القیاض کے سپرد کر دیا۔

۲۰ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو المعتمد نے اپنے بھائی ابو احمد کو دیار مضر و قنسرین اور العواصم ولایت سے سرفراز فرمایا۔ پنج شنبہ ماہ ربیع الآخر کی چاند رات کو اُسے اور مفلح کو خلعت دیا۔ دونوں بصرے کی جانب روانہ ہوئے۔ اور وہ عوام کے سامنے سوار ہوا۔ ابو احمد کی اُس نے مشایعت کی اور پھر واپس آیا۔

منصور بن جعفر الخیاط اور ابو اللیث کی جنگ اسی سال منصور بن جعفر بن دینار الخیاط قتل کیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس خبیث نے جب اُس کے ساتھی بصرے کے معاملے سے فارغ ہوئے علی بن ابان المہلبی کو جو اُس زمانے میں الاہواز میں تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور بن جعفر کی جنگ کے لئے جبی جانے کا حکم دیا۔ وہ مقابلے میں ایک مہینہ ٹھیرا۔ علی جب خیزرانیہ میں تھا تو منصور اُس کے لشکر میں آیا کرتا ساتھ چند ہی آدمی ہوا کرتے۔ خبیث نے اپنے ساتھیوں کی جماعتوں سے بھری ہوئی بارہ کشتیاں علی بن ابان کو روانہ کیں۔ کشتیوں کا کام ابو اللیث الاصبہانی کے سپرد کر کے اُسے علی بن ابان کی اطاعت و فرمان برداری کا حکم دیا۔ ابو اللیث علی کی جانب روانہ ہو گیا۔ پھر اُس کا مخالف بن کر اُس کے خلاف اپنی رائے پر عمل پیرا ہو کر مقیم ہو گیا۔ منصور جس طرح آیا کرتا تھا، جنگ کے لئے آیا۔ اس کے ساتھ کشتیاں تھیں۔ ابو اللیث نے بغیر علی بن ابان کے مشورہ و حکم کے اُس کی طرف سبقت کی۔ منصور اُن کشتیوں پر جو اُس کے ہمراہ تھیں فتح مند ہو گیا۔ جو عرب و زنجی تھے اُن میں سے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا۔ ابو اللیث کو شکست ہو گئی، وہ خبیث کے پاس واپس گیا۔ علی بن ابان اور وہ تمام لوگ جو اُس کے ہمراہ تھے واپس ہوئے۔ اور ایک مہینے تک ٹھیرے رہے۔ اس کے بعد منصور اپنے آدمیوں کے ساتھ منصور کی جنگ کے لئے لوٹا جب علی ٹھیر گیا تو اُس نے مخبروں کو روانہ کیا کہ وہ منصور اور اُس کے لشکر کی خبریں اُس کے پاس لائیں۔

منصور بن جعفر الخیاط اور علی بن ابان کی جنگ

منصور کا ایک والی تھا جو گرمبا میں مقیم تھا۔ علی بن ابان نے اُس سردار پر شب خون مار کر اُسے قتل کر دیا اور اُس کے اکثر ساتھیوں کو قتل کر دیا، جو کچھ اُس کے لشکر میں تھا لوٹ لیا۔ بہت سے گھوڑے پائے چھاؤنی کو جلا دیا اور رات ہی کو واپس ہوا۔ یہاں تک کہ نہر جبی کے اخیر حصے پر پہنچا۔ یہ خبر منصور کو پہنچی تو وہ روانہ ہو کے الخیزرانیہ پہنچا۔ علی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ دونوں کے درمیان دن چڑھے سے ظہر تک جنگ ہوتی رہی۔ بعد ظہر منصور کو شکست ہوئی۔ ساتھی اُس سے جدا ہو گئے اور وہ اُن سے علیحدہ ہو گیا۔ زنجیوں کے ایک گروہ نے نہر عمرون مہران تک اُس کا تعاقب کیا۔ وہ اُن پر برابر حملہ کرتا رہا یہاں تک کہ اُس کے نیزے ٹوٹ گئے، تیر ختم ہو گئے، اور اُس کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا۔ اُس نے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا کہ عبور کر جائے۔ گھوڑے کو اشارہ کیا، آواز دی مگر اُس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام نہ دیا۔ آخر کود پڑا۔ پاؤں نے کوتاہی کی پانی میں ڈوب مرا۔

منصور بن جعفر الخیاط کا قتل | قبل نے کہا کہ گھوڑے کا منصور کو نہر عبور کرانے میں کمی کرنے کا سبب یہ تھا کہ زنجیوں میں سے ایک شخص نے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا جب کہ اس نے منصور کو نہر کی طرف قصد کرتے دیکھا جس سے اس کا ارادہ اسے عبور کرنے کا تھا وہ تیر کر اس کے آگے ہو گیا پھر جب گھوڑا کودا تو وہ حبشی اس کے سامنے آ گیا۔ گھوڑا بھڑکا، دونوں ایک ساتھ ڈوب گئے۔ پھر منصور نے اپنا سر نکالا تو حبشیوں میں سے ایک غلام اس کی طرف اترا جو مصلح کے پہچاننے والوں میں سے تھا جس کا نام ابردن تھا، اس نے اس کا سر کاٹ کے اسباب لے لیا۔ ان لوگوں کی جو اس کے ساتھ تھے ایک بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔ منصور کے ساتھ اس کا بھائی خلف بن جعفر بھی قتل کر دیا گیا۔ منصور کے سپرد جو عمل تھا یارجوخ نے اس پر اصنجون کو والی بنا دیا۔

اسی سال ۱۸ جمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ کو مفلح اس تیر سے مقتول ہوا جو بغیر نوک کے اس کی کنپٹی میں لگ گیا۔ چار شنبہ کی صبح کو وہ مُردہ پایا گیا۔ اس کی لاش سامرا پہنچائی گئی۔ وہیں دفن کیا گیا۔

ابو احمد اور مفلح کی روانگی | میرا وہ بیان گذر چکا ہے جو ابو احمد بن المتوکل کے سامرا سے اس ملعون کی جنگ کے لئے بصرہ جانے کے متعلق ہے۔ یہ روانگی اس وقت ہوئی جب کہ اسے اور المعتمد کو وہ بدترین امور معلوم ہوئے جن کا اس ملعون نے بصرے کے اور اس کے قریب کی تمام سرزمین اسلام کے مسلمانوں کے ساتھ ارتکاب کیا ہے۔ میں نے بغداد میں اس لشکر کا معائنہ کیا ہے جس میں ابو احمد اور مفلح روانہ ہوئے۔ جس وقت وہ باب الطاق سے گذر رہے تھے تو میں اس دن وہیں موجود تھا میں نے اہل بغداد کے مشائخ کی ایک جماعت کو کہتے سنا کہ ہم نے خلفاء کے بہت سے لشکر دیکھے مگر اس لشکر کے مثل نہیں دیکھا، جو مستعدی میں بھی سب سے اچھا ہے ہتھیاروں کی تکمیل و تیاری میں بھی سب سے زیادہ ہے۔ تعداد و جماعت کے اعتبار سے بھی سب سے بڑھا چڑھا ہے۔ بغداد کے بازاریوں میں سے بھی ایک جماعت کثیر نے اس لشکر کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دیا۔

علی بن ابان کا جبی میں قیام

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ یحییٰ بن محمد البحرانی ابو احمد کے خبیث کے مقام پر پہنچنے سے قبل نہر معقل پر مقیم تھا، نہر عباس جانے کی اجازت چاہی تو اس نے اسے ناپسند کیا۔ خوف ہوا کہ سلطانی لشکر اس کے پاس کہیں اس حالت میں نہ پہنچ جائے کہ اس کے ساتھی متفرق ہوں۔ یحییٰ نے اس سے اصرار کیا یہاں تک کہ اس نے اسے اجازت دے دی۔ وہ اس حالت میں نکلا کہ خبیث کے اکثر اہل لشکر اس کے ساتھ ہو گئے۔ علی بن ابان زنجیوں کی جماعت کثیرہ کے ساتھ جبی میں مقیم تھا۔

سلطانی لشکر کی آمد سے زنجیوں میں خوف و پریشانی

بصرہ خبیث کے اہل لشکر کا جائے غنیمت ہو گیا تھا کہ وہ لوگ صبح و شام وہاں ان اشیاء کے منتقل کرنے کو جایا کرتے تھے جو وہاں سے ان کے ہاتھ لگتی تھیں۔ اس دن خبیث کے لشکر میں اس کے ساتھیوں میں سے صرف چند ہی آدمی تھے۔ اسی حال میں تھا کہ ابو احمد اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ گیا جس میں مفلح بھی تھا۔ ایسا زبردست ہولناک لشکر پہنچا کہ خبیث پر ایسی مصیبت کبھی نہ آئی تھی۔ جب وہ لشکر نہر معقل پہنچا تو خبیث کے لشکر کے جو لوگ وہاں تھے سب بھاگے اور ڈرتے ہوئے اس سے مل گئے۔ خبیث بھی ڈرا۔ پھر اس نے وہاں کے رؤسائے لشکر میں سے دو رئیسوں کو بلایا سبب دریافت کیا کہ تم دونوں نے اپنا مقام کیوں چھوڑ دیا۔ ان دونوں نے جو کچھ اس آنے والے لشکر کی بڑائی، تعداد کی کثرت، سامان کی مضبوطی دیکھی تھی سب سے اسے خبردار کیا کہ اس حالت میں کیا طاقت تھی کہ ٹھہر کے مقابلہ کر سکتے۔ انھوں نے یہ جو کچھ دیکھا اس کے مقابلے پر ٹھہرنے کی اس تیاری میں کہ جس میں وہ دونوں ہیں ان دونوں میں قوت نہیں ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ آیا وہ جانتے ہیں کہ لشکر کا سالار کون ہے۔

ان دونوں نے کہا نہیں۔ ہم نے اس کے معلوم کرنے میں کوشش کی ہے مگر ہمیں کوئی نہ ملا جو صحیح خبر دے۔

علی بن ابان کی طلبی

خبیث نے کشتیوں میں مخبر روانہ کئے کہ وہ اس کی خبر دریافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ وہ مخبر بھی اُس لشکر کی بڑائی اور بزرگی کی خبر لے کے اُس کے پاس واپس آئے اور کسی کو اُن میں سے یہ خبر نہ ملی کہ کون اس لشکر کا قائد اور رئیس ہے۔ اس خبر نے اس کے خوف و ہراس میں اضافہ کیا۔ اُس نے علی بن ابان کے پاس قاصد بھیجنے میں عجلت کی جس کے ذریعے سے اُس آنے والے لشکر کی خبر سے آگاہ کیا تھا۔ اُسے مع اُس کے ساتھیوں کے اپنے پاس آنے کا حکم دیا تھا۔ وہ لشکر پہنچ گیا۔ اور اُس نے اُس کے مقابلے میں پڑاؤ کیا۔

سلطانی لشکر کی پیشقدمی کی صاحب الزنج کو اطلاع

جنگ کا دن آیا۔ چہار شنبہ کا روز تھا، خبیث نکلا کہ پیادہ اپنے لشکر میں گھومے اور اُن لوگوں کے حال میں غور کرے جو اُس کے گروہ کے لوگ اُس کے ساتھ مقیم ہیں اور جو اُس کے مقابلے میں اُس کی جنگ والے مقیم ہیں۔ اُس دن آسمان سے کسی قدر بارش ہو گئی تھی۔ زمین تر تھی کہ اُس سے قدم پھسلتے تھے۔ وہ دن کے اوّل حصے میں تھوڑی دیر گھوم کے لوٹا۔ دوات اور کاغذ مانگا کہ علی بن ابان کو ایک خط بھیجے۔ اُس لشکر سے آگاہ کرے جسے اُس نے دیکھا اور اُن آدمیوں کے بھیجنے کا حکم دے جن کے بھیجنے پر وہ قادر ہو۔ اسی فکر میں تھا کہ یکایک اُس کے پاس ابو دلف آیا جو حبشیوں کا ایک قائد تھا۔ اُس سے کہا کہ وہ جماعت چڑھ آئی۔ زنجی بھاگ گئے۔ مقابلے میں کوئی ایسا شخص نہیں جو مدافعت کر سکے۔ یہاں تک کہ وہ المحبل الرابع تک پہنچ گئے۔ وہ اُس پر چلایا، اُسے ڈانٹا کہ میرے پاس سے دور ہو۔ تُو نے جو کچھ بیان کیا، اُس میں جھوٹا ہے۔ یہ محض گھبراہٹ کی وجہ سے ہے کہ جماعت کی کثرت دیکھ کر تجھ میں آ گئی ہے۔ تیرا دل اُڑ گیا ہے اور تُو جو کہتا ہے وہ سمجھتا نہیں ہے۔ ابو دلف اُس کے آگے سے چلا گیا اور اُس کے کاتب کے پاس آیا۔

مفلح کا قتل

اُس نے جعفر بن ابراہیم السجان کو زنجیوں میں منادی کرنے اور معرکے میں نکلنے کا حکم دیا۔ السجان اُس کے پاس آیا اور یہ خبر دی کہ منادی کی گئی۔ لوگ نکلے۔ دو کشتیوں پر فتح ہوئی۔ پھر کے پیادوں میں تحرک کے لئے واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ واپس گیا۔ ہنوز تھوڑی ہی دیر ٹھیرنے پایا تھا کہ مفلح کو ایک تیر لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ تھا اور شکست ہو گئی۔ زنجی پر غالب آ گئے۔ قتل میں اُنھیں جو کامیابی ہوئی وہ ہوئی۔ لوگ خبیث کے پاس سر لائے جن پر وہ اپنے نیزوں سے قبضہ کئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے وہ سر اُس کے سامنے ڈال دئے۔ اُس دن سر بہت ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہر شے بھر گئی۔ یہ لوگ مقتولوں کا گوشت تقسیم کرنے لگے اور آپس میں اُس کا ہدیہ دینے لگے۔

قرغانی قیدی کا بیان

اُس دغا باز کے پاس ایک قیدی کو لایا گیا جو قرغانیوں کی اولاد میں سے تھا۔ اُس نے لشکر کے سردار کو پوچھا تو اُس نے اسے ابو احمد اور مفلح کا ہونا بتایا۔ وہ ابو احمد کے ذکر سے ڈرا۔ اُس کی عادت تھی کہ جب کسی امر سے ڈرتا تو اُس کی تکذیب کرتا۔ اُس نے کہا کہ لشکر میں سوائے مفلح کے کوئی نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں سوائے اُس کے کسی کا ذکر نہیں سنتا۔ اگر لشکر میں وہ ہوتا جس کا اس قیدی نے ذکر کیا تو ضرور دور تک اس کی شہرت ہوتی۔ البتہ مفلح اُس کے تابع اور اُس کی معیت میں شامل تھا۔

عورتوں اور بچوں کی غرقابی

خبیث کے اہل لشکر جب ان پر ابو احمد کے ساتھیوں نے خروج کیا تو سخت گھبرا گئے تھے۔ اپنے گھروں سے بھاگ کر نہر ابی الخصیب کی پناہ لی تھی۔ اُس زمانے میں اُس پر پل نہ تھا جس سے اُس دن بچوں اور عورتوں کی بڑی مخلوق اُس میں غرق ہو گئی۔ اس جنگ کے بعد اُس خبیث کو بہت کم دیر ہوئی تھی کہ علی بن ابان اپنے ساتھیوں کی بڑی جماعت کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ اس حالت میں اس کے پاس پہنچا کہ وہ اس سے بے نیاز ہو چکا تھا۔ مفلح کو بھی زیادہ دیر نہ گذری کہ وہ مر گیا۔

ابو احمد نے الابلہ میں مقام کیا تاکہ ہزیمت نے جسے پراگندہ کر دیا ہے اُسے جمع کرے اور از سر نو سامان کر لے۔ اس کے بعد نہر ابی الاسد گیا اور وہیں ٹھیر گیا۔

محمد بن الحسن کا بیان

محمد بن الحسن نے کہا کہ خبیث یہ نہیں جانتا تھا کہ مفلح کیونکر قتل ہوا۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ اُسے ایک تیر لگا اور اُس نے کسی کو اُس کے تیر مارنے کا مدعی نہ دیکھا تو اُس نے دعویٰ کیا کہ وہی اس تیر کا چلانے والا تھا۔ اُس نے کہا کہ پھر میں نے اُسے کہتے سُنا کہ میرے سامنے ایک تیر گرا تو اُسے میرا خادم واح میرے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس لایا اور مجھے دے دیا میں نے اُسے چلایا۔ مفلح کو میں نے ہی مارا۔ محمد نے کہا کہ وہ اس بارے میں جھوٹ بولا اس لئے کہ میں اُس موقع پر موجود تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سے نہ اُترا کہ اُس کے پاس مخبر شکست کی خبر لایا۔ سرلائے گئے اور جنگ ختم ہوگئی۔

اسی سال دجلہ کے دیہات میں وبا پیدا ہوئی جس میں بغداد، سامرا، اور واسط وغیرہ میں مخلوق کثیر ہلاک ہوگئی۔

اسی سال خرسخارس اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ بلاد روم میں قتل کیا گیا۔

یحییٰ بن محمد کا اصبغیوں کی جماعت پر حملہ

اسی سال یحییٰ بن محمد البحرانی زنجیوں کے سردار کا ساتھی قید ہوا اور اسی سال قتل کیا گیا۔

محمد بن سمعان کاتب سے مذکور ہے کہ جب یحییٰ بن محمد نہر عباس پہنچا تو اُسے دہانۂ نہر پر اصبغون عامل کے ساتھیوں میں سے تین سو ستر سوار ملے۔ وہ اس وقت الاہواز کا عامل تھا۔ یہ سوار بھی اُسی علاقے میں مقرر کئے گئے تھے۔ یحییٰ نے دیکھا تو انھیں قلیل سمجھا اور جماعت جو اُس کے ساتھ تھی اُسے اتنا کثیر جانا کہ ہمراہی میں کوئی اندیشہ نہ ہوا اصبغیوں کے ساتھیوں نے تیر اندازی کی۔ بہتوں کو زخمی کر دیا۔ جب یحییٰ نے یہ دیکھا تو اُس نے اُن ایک سو بیس سواروں کو اُن کی جانب عبور کرایا جو اُس کے ساتھ تھے، اور پیادوں کی بھی بہت بڑی جماعت اُن کے ساتھ کر دی۔ اصبغیون کے ساتھی اُن کے مقابلے سے کنارے ہٹ گئے۔ البحرانی اور اُس کے ساتھی نہر عباس میں گھسے۔ نہر میں پانی کی کمی کا وقت تھا، القیروانات کی کشتیاں کیچڑ پر کنارے لگی تھیں۔

القیروانات کی کشتیوں پر زنجیوں کا قبضہ

جب ان کشتیوں کے مالکوں نے زنجیوں کو دیکھا تو کشتیاں چھوڑ دیں۔ زنجیوں نے اُن پر قبضہ کر لیا۔ تمام مال غنیمت جو بہت زیادہ اور بہت قیمتی ان کشتیوں میں تھا لوٹ لیا، اور اُسے بطیحۃ العقاد لے چلے۔ انھوں نے سیدھا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ اُس باہمی حسد کی وجہ سے تھا جو البحرانی اور علی بن ابان المہلبی کے درمیان تھا۔ یحییٰ کے ساتھیوں نے اُسے یہ مشورہ دیا کہ اُس راستے میں نہ چلے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں علی اپنے لشکر کو گذارتا ہے۔ اُس نے مان لیا۔ وہ لوگ اس راستے پر چلے جو بطیحہ تک پہنچاتا تھا۔ وہ بھی چلا یہاں تک کہ بطیحہ میں داخل ہوا۔ اُس لشکر کو جانے دیا جو ساتھ تھا۔ ابو اللیث الاصبہانی کو اُس کے ہمراہ کر دیا۔ لشکر کو سردار کے لشکر لے جانے کا حکم دیا۔

صاحب الزنج کی یحییٰ کو ہدایات

خبیث نے کسی کو یحییٰ البحرانی کے پاس روانہ کیا تھا جو اُسے لشکر کے آنے کی خبر دے، واپسی کے وقت اُسے اس امر سے بچنے کا حکم دیا تھا کہ کوئی شخص اُن میں سے اُس لشکر کا مقابلہ کرے۔ البحرانی نے مخبروں کو دجلہ روانہ کیا، وہ مخبر اُس وقت واپس آئے کہ ابو احمد کا لشکر الابلہ سے نہر ابی الاسد واپس ہو رہا تھا۔ لشکر کے نہر ابی اسد کی طرف لوٹنے کا سبب یہ تھا کہ رافع بن بسطام وغیرہ نے جو بطیحہ الصحناء اور نہر العباس کے قریب تھے، ابو احمد کو لکھ کر البحرانی کی حالت اور اُس کے لشکر کی کثرت سے آگاہ کیا تھا کہ اُس کا پوشیدہ طور پر ارادہ یہ ہے کہ نہر العباس سے دجلہ کی طرف نکلے۔ پھر نہر ابی الاسد تک بڑھ جائے اور وہیں چھاؤنی قائم کرے اور لشکر اسلام سے سامان رسد روک دے۔

یحییٰ کے مخبروں کی واپسی

یحییٰ کے مخبر ابو احمد کی خبر اور اس کے لشکر کے حالات معلوم کر کے مرعوب و ہیبت زدہ لوٹے۔ بڑی مشقت سے راہ کٹی تھی۔ بطیحہ میں مارے مارے پھرنے سے ایک وبا ان میں پھیل گئی، مرض کی کثرت ہو گئی۔ نہر العباس کے قریب پہنچے تو یحییٰ نے اپنے مقدمے پر سلیمان بن جامع کو کر دیا۔ وہ لوگ اپنی کشتیوں کو نہر العباس سے نکل جانے کے ارادے سے چلا رہے تھے۔ نہر میں چھوٹی بڑی شاہی کشتیاں تھیں جو اصنجون کی جانب سے دہانۂ نہر کی حفاظت کر رہی تھیں۔ اُن کے ہمراہ ایک جماعت سوار و پیادہ کی تھی۔ اُس نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو ڈرا دیا، اپنی کشتیاں خالی کر دیں اور اپنے آپ کو نہر العباس کے غربی حصے میں ڈال دیا، الزمدان کا راستہ اختیار کیا جو خبیث کے لشکر کی طرف جا رہے تھے۔ یحییٰ اُس حال سے غافل تھا۔ اپنے لشکر کے درمیان میں تھا کہ تورج العباس کے پل پر ایک ایسے تنگ مقام پر ٹھیر گیا تھا جس میں پانی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاؤ بہت تیز تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا، جو کشتیوں کے چلانے میں مشغول تھے۔ اُن میں سے بعض وہ تھیں جو ڈوب رہی تھیں اور بعض وہ جو بچ رہی تھیں۔

طاشتمر ترکی اور یحییٰ بن محمد کی جنگ

محمد بن سمعان نے کہا کہ میں اس حالت میں اُس کے ہمراہ کھڑا ہوا تھا۔ کہ اس نے پانی کے تیز بہاؤ سے متعجب ہو کر میری جانب متوجہ ہو کے کہا کہ کیا تو نے غور کیا کہ اگر اس حالت میں ہمارا دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے تو ہم سے زیادہ بدحال کون ہوگا۔ کلام ختم نہ ہوا تھا کہ طاشتمر ترکی اُس لشکر کے ساتھ پہنچ گیا جس کو ابو احمد نے الابلہ سے نہر ابی الاسد واپس آنے کے وقت روانہ کیا تھا۔ لشکر میں ایک شور مچ گیا۔ محمد نے کہا کہ میں بھی دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا تو دیکھا کہ سرخ جھنڈے نہر العباس کی غربی جانب سے آگئے ہیں اور یحییٰ اُس میں ہے۔ جب زنجیوں نے دیکھا تو سب نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا اور عبور کر کے شرقی جانب چلے گئے۔ جو وہ مقام سنسان ہو گیا جس میں یحییٰ تھا۔ اُس کے ساتھ کچھ اوپر دس آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا اس وقت یحییٰ نے کھڑے ہو کر چمڑے کی ڈھال اور تلوار لے لی۔ ایک رومال باندھا اور پندرہ آدمیوں کے ساتھ جو اُس کے ہمراہ تھے قوم سے مل گیا۔ طاشتمر کے ساتھیوں نے تیر مارے، اُس نے بھی تیزی کے ساتھ انھیں زخمی کیا۔ البحرانی تیروں سے زخمی ہو گیا تین زخم اس کے دونوں بازوؤں اور بائیں پنڈلی میں لگے۔ جب اُس کے ساتھیوں نے مجروح دیکھا تو سب جدا ہو گئے۔ کوئی ایسا نہ معلوم ہوا جو اُس کا قصد کرتا۔ وہ لوٹا، ایک کشتی میں سوار ہوا، اور نہر کی شرقی جانب عبور کر گیا۔

یحییٰ بن محمد البحرانی کی شکست

یہ اُس وقت کا واقعہ ہے کہ اچھی طرح دن چڑھ آیا تھا۔ یحییٰ کو زخموں نے بوجھل کر دیا تھا۔ زنجیوں نے جب اُس کی مصیبت دیکھی تو سخت گھبرا اُٹھے، دل کمزور ہو گئے، جنگ ترک کر دی۔ فکر ہوئی کہ لاکھوں پائیں نہ پائیں جان تو بچائیں۔ شاہی لشکر نے تمام مال غنیمت پر قبضہ کر لیا جو نہر کی غربی جانب کشتیوں میں تھا۔ جب وہ اس پر قابض ہو گئے تو اُن میں سے بعض کشتیوں میں مٹی کے تیل سے آگ لگانے والوں کو بٹھا کے نہر کی شرقی جانب لے گئے۔ وہاں جس قدر کشتیاں زنجیوں کے قبضہ میں تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب جلا دیں۔ زنجی یحییٰ سے جدا ہو گئے۔ اُن میں قتل عام کیا گیا، بکثرت قید کئے گئے۔ دن میں چھپ کر جا رہے تھے۔ شام ہوئی رات خوب تاریک ہو گئی تو منہ کے بل گرتے ہوئے بھاگے۔ جب یحییٰ نے اپنے ساتھیوں کی جدائی دیکھی تو ایک کشتی میں بیٹھا اور اپنے ساتھ ایک طبیب کو بٹھایا جس کا نام عباد اور عرف ابو جیش تھا۔ کہ جو زخم لگے ہیں اُن کا مداوا ہو سکے۔ پھر خبیث کے لشکر تک پہنچنے کی خواہش تھی۔

یحییٰ بن محمد البحرانی کی گرفتاری

چلتے چلتے دہانۂ نہر کے قریب ہو گیا۔ کشتیوں کے ملاحوں نے دیکھ لیا جو چھوٹی بڑی کشتیوں میں تھے، گھبرائے اور اُنھیں یقین ہو گیا کہ پکڑ لئے جائیں گے۔ عبور کر کے جانب غربی گئے۔ اُسے اور اُس کے ساتھی کو زمین پر کھیت میں ڈال دیا وہ نکل کر اس حالت میں چلنے لگا کہ بوجھل تھا، چلتے چلتے گر پڑا۔ رات بھر وہیں پڑا رہا، صبح ہوئی تو عباد طبیب اُٹھ کے دیکھنے لگا کہ آتے جاتے کوئی نظر آئے۔ شاہی لشکر کے کچھ آدمی دکھائی دئے۔ اشارہ کیا۔ اُنھیں یحییٰ کی خبر دی، ساتھ لایا اور یحییٰ کو اُن کے سپرد کر دیا۔ ایک جماعت کا یہ خیال تھا کہ ایک فوج اُسے لے گئی۔ فوج نے دیکھا پہچانا اور گرفتار کر لیا۔ خبیث کو خبر پہنچی، نہایت مضطرب ہوا، بے قراری بہت بڑھ گئی۔

یحییٰ بن محمد البحرانی کا انجام

یحییٰ بن محمد الازرق البحرانی کو ابو احمد کے پاس لایا گیا۔ ابو احمد نے اُسے المعتمد کے پاس سامرا بھیج دیا۔ اُس نے المحیر میں محبر الحلبہ کے سامنے ایک چبوترہ بنانے کا حکم دیا۔ لوگوں کے سامنے اُس کو چبوترے پر چڑھایا گیا۔ پھر تلواروں نے مارے گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ۹ رجب چارشنبہ کو ایک اونٹ پر سامرا میں داخل ہوا، اُس کے دوسرے دن المعتمد بیٹھا۔ یہ پنجشنبہ کا دن تھا۔ دو سو تلواریوں نے مارے گئے۔ ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، زور زور سے تلواریں ماری گئیں، پھر ذبح کیا گیا، پھر جلا دیا گیا۔

یحییٰ بن محمد کے متعلق صاحب الزنج کے تاثرات

محمد بن الحسن نے کہا کہ جب یحییٰ البحرانی قتل کیا گیا اور اُس کی خبر صاحب الزنج کو پہنچی تو اُس نے کہا کہ مجھ پر اُس کا قتل بہت گراں گزرا، میرا اہتمام اُس کے ساتھ نہایت سخت تھا۔ پھر مجھ سے خطاب کیا گیا کہ اس کا قتل تیرے لئے بہتر ہے کیوں کہ وہ حریص تھا۔ پھر ایک جماعت کی طرف متوجہ ہوا،

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں میں بھی تھا اور کہا کہ اُس کی حرص کا یہ حال تھا کہ ہمیں غنیمت میں بعض چیزیں ملیں اُس میں دو ہار بھی تھے جو یحییٰ کے ہاتھ لگے تو اُس نے اُس میں سے زیادہ قیمتی کو مجھ سے چھپایا اور میرے سامنے کم قیمت کا پیش کیا۔ وہ ہار بھی مجھ سے مانگا۔ میں نے اُسے دے دیا۔ پھر مجھ سے اُس ہار کی شکایت کی گئی جو اُس نے چھپایا تھا۔ میں نے اُسے بلایا کہ وہ ہار لا جو تو نے چھپایا ہے۔ میرے پاس وہی ہار لایا جو میں نے اُسے دیا تھا۔ انکار کیا کہ نہ میں نے اور کوئی ہار لیا ہے نہ میرے پاس ہے۔ میں اس طرح اس کا حال بیان کرنے لگا کہ گویا میں اُسے دیکھتا ہوں۔ وہ متحیر ہو گیا۔ اور وہی ہار میرے پاس لایا، مجھ سے مانگا۔ میں نے اُسے دے دیا اور استغفار کا حکم دیا۔

محمد بن سمعان کو نبوت کی پیش کش

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ محمد بن سمعان نے بیان کیا کہ زنجیوں کے سردار نے مجھ سے کہا کہ مجھ پر نبوت پیش کی گئی مگر میں نے اس سے انکار کیا۔

میں نے پوچھا۔ "کیوں؟"

کہا۔ "اس لئے کہ اس کے کچھ اسباب ہیں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اس بار کو برداشت نہ کر سکوں گا۔

اسی سال ابو احمد بن المتوکل اُس مقام سے کہ صاحب الزنج کے قریب تھا واسط کی طرف ہٹ آیا۔

ابو احمد اور زنجیوں میں معرکہ

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد حبیب نہر ابی الاسد گیا اور وہاں ٹھیر گیا۔ اُس کے ساتھ جو لوگ تھے اُن میں بیماریوں کی کثرت سے موت پھیل گئی۔ وہ وہیں مقیم رہا یہاں تک کہ جس نے موت سے نجات پائی وہ اپنے مرض سے اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ باذاورد کا رخ کر کے واپس ہوا اور وہیں چھاؤنی بنا لی۔ آلات کے درست کرنے لشکر کو تنخواہیں دینے اور چھوٹی بڑی کشتیوں کے درست کرنے کا حکم دیا اور اُنھیں اُن سرداروں سے بھر دیا جو اُس کے موالی اور غلام تھے۔ خبیث کے لشکر کی طرف چل کھڑا ہوا۔ اپنے سرداروں کی ایک جماعت کو نہر ابی الخصیب وغیرہ کے ان مقامات کا حکم دیا جو ان کے لئے نامزد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے تھے۔ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رہنے اور اُن مقامات میں اپنے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا جہاں جنگ ہو۔ جس وقت لڑائی شروع ہوئی۔ دونوں گروہ نہر ابی الخصیب کے پاس مل گئے اور ابو احمد اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کے ہمراہ رہ گیا۔ تو وہ اُس مقام سے اس خوف کی وجہ سے نہ ہٹا کہ مبادا زنجیوں کا حوصلہ بڑھ جائے۔ لوگ نہر مسکی کی شور زمین میں تھے۔ ابو احمد کے ساتھیوں کا اس سے جدا ہو جانا معلوم ہوا تو زنجی بکثرت جمع ہو گئے اور جنگ بھڑک اٹھی۔ دونوں فریق میں سخت خوں ریزی ہوئی۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے زنجیوں کے محل و مکانات جلا دیئے۔ عورتوں کی ایک بڑی جماعت کو چھڑا لیا جو قید تھیں۔ زنجیوں نے اپنی جماعت کو اُس مقام کی طرف لوٹایا جہاں ابو احمد تھا۔

زنجیوں کی فتح الموفق ایک کشتی پر ظاہر ہوا۔ گھمسان کا رن پڑا۔ عین گرمی معرکہ میں زنجیوں کا انبوہ اُمنڈ آیا۔ موفق سمجھے کہ اپنی قلیل جمعیت کے ساتھ اس کا مقابلہ مناسب نہیں۔ مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ جنگ روک دی جائے۔ اسی بنا پر حملہ آوروں کو کشتیوں میں لوٹنے کا حکم دیا جو تُوَّدَہ میں تھیں۔ اکثر آدمیوں کے اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھ جانے کے بعد ابو احمد اپنی کشتی میں گیا۔ لوگوں کا ایک گروہ رہ گیا جنھوں نے اُن گھنے درختوں اور تنگ راستوں میں پناہ لی۔ وہ لوگ اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے۔ ان پر زنجیوں کے پوشیدہ لشکر نکل پڑے۔ اُنھوں نے مدافعت کی۔ نہایت سخت جنگ ہوئی جس میں بہتیرے کام آئے۔ مقتولوں میں ایک سو سپاہی اور دس افسر تھے۔ جن کے سر صاحب الزنج کے پاس لے گئے۔ اب کیا تھا۔ اُس کے تکبر میں اور اضافہ ہو گیا۔

ابو احمد کی مراجعت واسط ابو احمد لشکر کے ساتھ باذاورد واپس آیا اور وہاں ٹھیر کر اپنے ساتھیوں کو تیار کرنے لگا۔ لشکر کے ایک کنارے آگ لگ گئی۔ سخت ہوا چل رہی تھی۔ چھاؤنی جل گئی۔ ابو احمد واپسی کے ارادے سے واسط روانہ ہوا۔ یہ اسی سال شعبان کا واقعہ ہے۔ واسط پہنچا تھا کہ اکثر لوگ علیحدہ ہو گئے۔

ایک ہولناک آواز ۱۰ شعبان کو البصیرہ میں نہایت سخت ہولناک آواز آئی۔ دوسرے دن پھر وہی آواز سنائی دی۔ یہ اتوار کا دن تھا۔ پہلے دن سے بھی یہ آواز بڑی تھی،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے اکثر شہر منہدم ہوگیا۔ دیواریں گر پڑیں۔ باشندوں میں سے جیسا کہ کہا گیا تقریباً بیس ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

بے ادبی کی سزا ایک شخص ابو نقعس کے نام سے معروف تھا۔ اُس کی نسبت شہادت سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کو بے سبب گالیاں دیتا ہے۔ سامرا کے باب العامہ پر اُس کو ایک ہزار بیس تازیانے مارے گئے۔ وہ مر گیا۔ یہ ۷ رمضان پنجشنبہ کا واقعہ ہے۔

متفرق واقعات ۸ رمضان یوم جمعہ کو یارجوخ کی وفات ہوئی۔ ابو عیسیٰ بن المتوکل نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جعفر بن المعتمد نے بھی شرکت کی۔

اسی سال موسیٰ بن بغا اور الحسن بن زید کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی۔ موسیٰ نے الحسن کے ساتھیوں کو شکست دی۔

اسی سال مسرور البلخی مساور الشاری کے مقابلے سے سامرا واپس آیا۔ اُس کے ساتھ شاریوں کے قیدی تھے۔ اُس نے اپنے لشکر پر جو الحدیثہ میں تھا جعلان کو اپنا نائب بنایا۔ بعد کو بوازیج روانہ ہوا۔ وہاں مساور سے ملا۔ دونوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ مسرور نے اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قید کر لیا۔ ذی الحجہ میں چند دن باقی تھے کہ واپس آگیا۔

اسی سال بغداد کے اندر لوگوں میں ایک وبا پیدا ہوئی جس کا نام اہل بغداد القفاع بتاتے تھے۔

اسی سال اکثر حجاج القرعاء سے پیاس کے خوف سے واپس آگئے۔ اُن میں سے وہ سلامت رہا جو مکے چلا گیا۔

امیر حج الفضل بن اسحاق اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۹ھ کے واقعات

ابو احمد کی سامرا میں آمد اہم واقعہ ابو احمد بن المتوکل کی واسطے سے واپسی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ ربیع الاول یوم جمعہ کو سامرا میں اُس کی آمد ہے۔ واسط اور اُن اطراف میں جنگ خبیث پر محمد المولد کو اُس نے اپنا قائم مقام بنایا تھا۔ کنجور اسی سال قتل ہوا۔

قتل کنجور کنجور والی کوفہ تھا۔ وہاں سے بغیر اجازت سامرا کے ارادے سے واپس ہوا۔ لوٹنے کا حکم دیا گیا تو اُس نے انکار کیا۔ اُسے مال بھیجا گیا کہ اپنے ساتھیوں کی تنخواہ تقسیم کردے۔ مگر اس نے اس پر قناعت نہیں کی اور روانہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ربیع الاول میں عکبراء پہنچا۔ سامرا سے چند سردار اُس کی جانب روانہ ہوئے جن میں ساتکین و تکین و عبدالرحمٰن بن مفلح و موسیٰ بن اتامش وغیرہم تھے۔ ان لوگوں نے اُسے ذبح کر دیا۔ اُس کا سر ۲۹ ربیع الاول کو سامرا لایا گیا۔ اس کے ساتھ کچھ اوپر چالیس ہزار دینار بھی پہنچائے گئے۔ اُس کے ایک نصرانی کاتب کو خیانت مال سرکار کے الزام میں ماہ ربیع الآخر میں باب العامہ پر ایک ہزار کوڑے مارے گئے جس سے وہ مر گیا۔

متفرق واقعات اسی سال شرکب ساربان مرو اور اُس کے نواح پر غالب آ گیا اور اُسے لوٹ لیا۔ اسی سال یعقوب بن اللیث بلخ سے واپس آیا اور قہستان میں قیام کیا ہراۃ بوشنج اور باذغیس پر اپنے عامل مقرر کئے اور سجستان کی طرف لوٹ گیا۔

اسی سال عبداللہ السنجری نے یعقوب بن اللیث کو مخالف ہو کر چھوڑ دیا اور نیشاپور کا محاصرہ کر لیا۔ محمد بن طاہر نے قاصدوں اور فقہاء کو روانہ کیا۔ اُنھوں نے دونوں کے درمیان آمد و رفت کی، اس کے بعد اُس نے اُسے الطبسین و قہستان کا والی بنا دیا۔

اسی سال ۶ رجب کو المہلبی اور یحییٰ بن خلیف الاہواز کے بازار کی نہر بطی میں داخل ہوئے۔ وہاں اُنھوں نے مخلوق کثیر کو قتل کیا۔ وہاں کے صاحب المعونۃ کو بھی قتل کر ڈالا۔

اصفجون اور نیزک کی ہلاکت بیان کیا گیا ہے کہ فائد الزنج پر اُس آتش زنی کی حالت پوشیدہ رہی جو ابو احمد کے لشکر باذاورد میں ہوئی تھی۔ چنانچہ اسے اس کی خبر تین دن کے بعد عباد ان کے دو شخصوں سے معلوم ہوئی۔ وہ فساد کے لئے پلٹا۔ اُس کی رسد منقطع ہو گئی تھی۔ اُس نے علی بن ابان المہلبی کو کھڑا کر کے بہت سا لشکر اُس کے ساتھ کر دیا۔ سلیمان بن جامع بھی اُس کے ساتھ روانہ ہوا۔ وہ لشکر اُسی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کر دیا گیا تھا جو یحییٰ بن محمد البحرانی اور سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کے ساتھ تھا۔ سوار اُس کے ساتھ کئے گئے تھے اور بقیہ لوگ علی بن ابان المہلبی کے ساتھ۔ اُس زمانے میں الاہواز کا متولی اصفجون تھا۔ اُس کے ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ نیزک بھی تھا۔ علی بن ابان اپنے زنجیوں کے ساتھ اُن لوگوں کی جانب روانہ ہوا۔ اصفجون نے بھی اُسے دیکھ لیا۔ وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چل اُٹھ کھڑا ہوا۔ بحرائے دستمارا میں دونوں لشکر مل گئے۔ یہ اصفجون کی موت کا دن تھا۔ نیزک اپنے بہت سے ہمراہیوں کے ساتھ قتل کیا گیا۔ اصفجون غرق ہو گیا۔ الحسن بن ہرثمہ عرف الشار اور الحسن بن جعفر عرف ناد شار قید ہو گئے۔

الحسن بن الشار کی گرفتاری

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے الحسن بن الشار نے بیان کیا کہا کہ ہم لوگ اُس دن اصفجون کے ہمراہ مقابلے کے لئے نکلے، مگر ہمارے ساتھی نہ ٹھیرے اور بھاگ گئے۔ نیزک قتل کیا گیا اور اصفجون کم ہو گیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُترا، دل میں یہ ارادہ کیا کہ میں اُس اونٹنی کی دُم پکڑوں جو میرے ساتھ تھی۔ زبردستی نہر میں ڈال دوں اور اُس کے ذریعے نجات حاصل کروں۔ میرے غلام نے سبقت کی۔ وہ بچ گیا اور مجھے چھوڑ گیا۔ میں موسیٰ بن جعفر کے پاس آیا کہ اُس کے ساتھ نجات پاؤں۔ وہ ایک کشتی میں سوار ہو کے روانہ ہو گیا، میرے لئے نہ ٹھیرا۔ میں نے ایک چھوٹی کشتی دیکھی، اُس کے پاس آیا اور اُس میں سوار ہو گیا۔ بہت سے لوگ میرے پاس جمع ہو گئے اور سوار ہونے کی خواہش کرنے لگے۔ کشتی میں لٹک گئے یہاں تک کہ اُسے ڈبو دیا۔ کشتی اُلٹ گئی۔ میں اُس کی پشت پر چڑھ گیا۔ وہ لوگ میرے پاس سے چلے گئے۔ زنجیوں نے مجھے دیکھا، تیر برسانے لگے۔ جب مجھے مرنے کا اندیشہ ہوا تو میں نے کہا کہ تیر اندازی سے باز آؤ اور کوئی چیز میری طرف ڈالو کہ اُس میں لٹک کے تمہارے پاس آ جاؤں۔ اُنھوں نے ایک نیزہ میری جانب بڑھا دیا، جسے میں نے ہاتھ سے پکڑ لیا اور اُن کے پاس چلا گیا۔

الحسن بن جعفر کی گرفتاری

الحسن بن جعفر کو اُس کے بھائی نے ایک گھوڑے پر سوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے تیار کیا کہ اُسے اپنے اور امیر لشکر کے درمیان سفیر بنائے۔ جب شکست ہو گئی تو وہ نجات کی تلاش میں جلدی کرنے لگا۔ گھوڑے نے گرا دیا اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

علی بن ابان نے خبیث کو اس جنگ کا حال لکھا، بہت سے سر اور جھنڈے اُس کے پاس روانہ کیے۔ الحسن بن الشار اور الحسن بن جعفر اور احمد بن مدرج کو روانہ کیا۔ اُس نے ان قیدیوں کو قید خانے کا حکم دیا۔ علی بن ابان الاہواز میں داخل ہوا۔ وہاں قیام کر کے فساد کرتا رہا، یہاں تک کہ موسیٰ بن بغا خبیث کی جنگ کے لئے نامزد ہوا۔

موسیٰ بن بغا کی روانگی

اسی سال موسیٰ بن بغا سامرا سے اُس کی جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ ۱۷ ذیقعد کا واقعہ ہے۔ خلیفہ نے شہر پناہ کے باہر تک اُس کی مشایعت کی اور وہاں اُسے خلعت دیا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کی جانب سے قائد الزنج کی جنگ کے لئے عبد الرحمٰن بن مفلح الاہواز اور اسحٰق بن کنداج بصرہ اور ابراہیم بن سیما باذورد پہنچا

ابن مفلح اور علی بن ابان کی جنگ

بیان کیا گیا ہے کہ ابن مفلح جب الاہواز پہنچا تو اربد کے پل پر دس دن تک ٹھیرکے المہلبی کی جانب گیا۔ اُس سے جنگ کی، اُسے المہلبی نے شکست دی، وہ واپس ہوا اور تیاری کی۔ پھر لوٹا اور نہایت سخت جنگ کی۔ بہتیرے زنجی مار ڈالے اور بہت سے قیدی گرفتار کیے گئے۔

علی بن ابان کی شکست و فرار

علی بن ابان بھاگا۔ اُسے اور اُس کے ساتھ کے زنجیوں کو شکست ہوئی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بیان میں پہنچ گئے۔ خبیث نے اُن کے لوٹانے کا ارادہ کیا، مگر وہ خوف کی وجہ سے نہ لوٹے۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو اُنھیں اپنے لشکر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ سب کے سب داخل ہو گئے اور اُسی کے شہر میں ٹھیر گئے۔ عبد الرحمٰن قلعہ المہدی پہنچا کہ وہاں چھاؤنی قائم کرے۔ خبیث نے علی بن ابان کو اُس کی جانب روانہ کیا، اُس نے جنگ کی مگر اُس پر غالب نہ آیا۔ علی اُس موضع کے ارادے سے روانہ ہوا جو الدکر کے نام سے مشہور ہے۔ ابراہیم بن سیما اُس زمانے میں باذورد میں تھا۔ ابراہیم نے اُس سے جنگ کی۔ علی بن ابان کو شکست ہوئی۔ دوبارہ پلٹا تو ابراہیم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر شکست دی۔ وہ رات میں چلا، اپنے ساتھ راہبروں کو لے لیا۔ وہ لوگ اسے گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں لے گئے یہاں تک کہ نہر یحییٰ پہنچا۔ اُس کی اطلاع عبدالرحمٰن کو پہنچی تو اُس نے طاشتمر کو موالی کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا، مگر راستے کے دشوار گذار ہونے کے باعث وہ نہ پہنچ سکا۔ نیستان تھا، بانسوں سے راہ رُکی ہوئی تھی۔ اُس نے آگ لگا دی۔ وہ اُس میں سے بھاگتے ہوئے نکلے۔ اُس نے گرفتار کئے۔ فتح کر کے قیدیوں کے ساتھ عبدالرحمٰن بن مغلج کے پاس واپس آیا۔

ابن مغلج کا تعاقب

علی روانہ ہوا، یہاں تک کہ نسوخ پہنچا۔ وہاں اُن لوگوں کے ساتھ قیام کیا جو اُس کے ساتھیوں میں سے اُس کے ہمراہ تھے۔ اُس کی خبر عبدالرحمٰن بن مغلج کو پہنچ گئی۔ اُس نے العمود کی طرف توجہ کی۔ وہاں پہنچ کے ٹھیر گیا۔ علی بن ابان نہر السدہ کی طرف گیا۔ خط لکھا۔ خلیفت سے مدد چاہی اور کشتیاں بھیجنے کی درخواست کی۔ اُس نے تیرہ کشتیاں روانہ کیں، جن میں اُس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت تھی۔ کشتیوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن کے پاس پہنچ گیا۔ عبدالرحمٰن اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اُس کی جانب نکلا۔ مگر دونوں میں جنگ نہیں ہوئی اور اُس روز دونوں لشکر ٹھیرے رہے۔ جب رات ہوئی تو علی بن ابان نے اپنے ساتھیوں میں سے اُس جماعت کو منتخب کیا جن کی قوت و صبر پر اُسے بھروسہ تھا، اُن کے ساتھ روانہ ہوا۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی ہمرکاب تھا۔ باقی لشکر کو وہیں اپنی جگہ پر چھوڑ گیا کہ اُس کا حال پوشیدہ رہے۔ وہ عبدالرحمٰن کے پیچھے سے گیا اور اُس کے لشکر میں شب خون مارا، مگر کچھ مطلب حاصل نہ ہوا۔ عبدالرحمٰن اُس سے کنارہ ہو گیا۔ چار کشتیوں کو خالی کر دیا۔ انھیں علی نے لے لیا اور واپس ہو گیا۔

ابن مغلج اور ابن ابان کی دوسری جنگ

عبدالرحمٰن اپنے سامنے کے رُخ نسوخ کے الدولاب پہنچا۔ وہیں ٹھیر گیا۔ کچھ آدمیوں کو تیار کر کے اُن پر طاشتمر کو والی بنایا، اور انھیں علی بن ابان کی جانب روانہ کر دیا۔ اُن لوگوں نے اُسے بیاب آذر کے نواح میں پایا۔ جنگ کی۔ وہ بھاگا۔ طاشتمر نے عبدالرحمٰن کو بھاگنے کا حال لکھ دیا۔ عبدالرحمٰن مع اپنے لشکر کے آیا۔ العمود پہنچ کے ٹھہر گیا۔ ساتھیوں کو جنگ کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعمیر کیا۔ کشتیاں درست کیں اور اُن پر طاشتمر کو والی بنایا۔ وہ دجلہ نہر السعدہ کی جانب روانہ ہوا۔ علی بن ابان سے ایسی جنگ کی کہ علی بھاگا۔ اُس نے اس سے دس کشتیاں لے لیں۔ علی شکست و ہزیمت اُٹھا کے خبیث کے پاس لوٹا۔ عبدالرحمٰن نوداً روانہ ہوا۔ بیان میں پڑاؤ کیا۔

زنجیوں کے لشکر کی تاکہ بیخ کنی

عبدالرحمٰن بن مفلح اور ابراہیم بن سیما باری باری ایک دن بیچ خبیث کے لشکر کی طرف جانے لگے اور اُس سے جنگ کرنے لگے۔ جو لوگ اُس کے لشکر میں تھے اُنھیں خائف کرنے لگے۔ اسحاق بن کنداج اُس زمانے میں بصرہ میں مقیم تھا کہ خبیث کے لشکر سے رسد منقطع ہو چکی تھی۔ خبیث اُس دن اپنے ساتھیوں کو جمع کرتا تھا جس دن اُسے عبدالرحمٰن بن مفلح اور ابراہیم بن سیما کے پہنچنے کا خوف ہوتا تھا، یہاں تک کہ جنگ ختم ہو جاتی تھی۔ وہ اُن میں سے ایک گروہ کو بصرے کی جانب واپس کر دیتا تھا۔ اُن سے اسحاق بن کنداج جنگ کرتا تھا۔ اسی حالت میں کچھ اوپر دس مہینے ٹھیرے رہے یہاں تک کہ موسیٰ بن بغا کو خبیث کی جنگ سے واپس بلا کے مسرور البلخی کو مقرر کیا گیا۔ یہ خبر اُس خبیث کو بھی پہنچ گئی۔

متفرق واقعات

اسی سال الحسن بن زید قومس پر غالب آگیا اور وہاں اُس کے ساتھی داخل ہو گئے۔

اسی سال محمد بن الفضل بن شاں القزوینی اور مسودان بن جستان الدیلمی کے درمیان جنگ ہوئی۔ محمد بن الفضل نے مسودان کو شکست دی۔

اسی سال موسیٰ بن بغا نے الصلابی کو رے کا والی بنایا۔ کیغلغ نے تکین پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا تھا۔ لہٰذا الصلابی کی روانگی شتابی سے ہوئی۔

اسی سال صاحب الروم سمیساط پر غالب آگیا۔ اس کے بعد ملطیہ پر اُترا۔ باشندوں کا محاصرہ کر لیا۔ اہل ملطیہ نے جنگ کی اور اُسے شکست دی۔ احمد بن محمد القابوس نے نصرالا قریطشی کو طریق البطارقہ میں قتل کر دیا۔

اسی سال مالاہواز سے زنجیوں کی وہ جماعت سامرا روانہ کی گئی جو قید کئے گئے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامرا کے عوام نے ان پر حملہ کیے کے اکثر کو قتل کر دیا۔ لڑکے مار ڈالے گئے۔ مائیں روتے کو رہ گئیں۔

یعقوب بن اللیث کی نیشاپور میں آمد

اسی سال یعقوب بن اللیث نیشاپور میں داخل ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب بن اللیث ہراۃ کی جانب گیا۔ پھر نیشاپور کا قصد کیا۔ جب قریب ہوا اور داخل ہونے کا ارادہ کیا تو محمد بن طاہر نے ملنے کے لئے اُس سے اجازت طلب کی جو نہیں ملی۔ اس نے اپنے چچاؤں اور گھر والوں کو بھیجدیا جو اُس سے ملے۔ ۴ شوال کو عشاء کے وقت نیشاپور میں داخل ہوا داؤد آباد میں اُترا، محمد بن طاہر سوار ہو کے اُس کے پاس گیا، خیمے میں داخل ہوا۔ اُس نے حال دریافت کیا۔ عمل میں کمی کرنے پر ملامت کی، پھر واپس ہو گیا۔ عزیز بن البسری کو وکیل بنانے کا حکم دیا۔ محمد بن طاہر کو واپس کر دیا اور عزیز کو نیشاپور کا والی بنایا۔ محمد بن طاہر اور اُس کے گھر والوں کو قید کر دیا۔ سلطنت کو خبر پہنچی تو حاتم بن نزیک بن سلام کو اُس کے پاس روانہ کیا۔

۲۰ ذی القعدہ کو یعقوب کے معروضے پہنچے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا جعفر بن المعتمد اور ابو احمد بن المتوکل ایوان خلافت میں بیٹھے۔ سردار حاضر ہوئے۔ یعقوب کے قاصدوں کو اجازت دی گئی۔ قاصدوں نے اہل خراسان کا حال بیان کیا۔ شادی (خارجی) اور مخالفین اُس پر غالب آگئے ہیں۔ محمد بن طاہر کمزور ہو گیا ہے۔ اہل خراسان کی یعقوب سے مراسلت کا، یعقوب کو بلانے کا، اس سے مدد مانگنے کا ذکر کیا۔ کہ وہ اس طرف گیا تو جب وہ نیشاپور سے دس فرسخ پر تھا تو اس کے پاس وہاں کے باشندے گئے اور اُنھوں نے اُسے اُس کے سپرد کر دیا۔ اس طرح یعقوب نیشاپور میں داخل ہوا۔

یعقوب بن اللیث کو انتباہ

ابو احمد اور عبید اللہ بن یحییٰ نے قاصدوں سے کہا کہ یعقوب نے جو کچھ کیا امیر المومنین اُس سے موافقت نہیں کرتے۔ اُسے حکم دیتے ہیں کہ اپنی خدمت پر واپس جائے مناسب نہیں کہ بغیر حکم کے ایسا کرتا۔ لہٰذا اسے واپس ہو جانا چاہیئے۔ اگر اُس نے ایسا کیا تو وہ دوستوں میں شمار ہوگا، ورنہ اس کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سوا کچھ نہ ہوگا جو مخالفین کے لئے ہوتا ہے۔ قاصدوں کو اس جواب کے ساتھ واپس کیا گیا۔ وہ پہنچے اور اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایسا خلعت دیا جس میں تین تین کپڑے تھے۔

عبدالرحمٰن خارجی کا سر وہ لوگ نیزے پر ایک سر لائے تھے جس میں ایک رقعہ تھا کہ اس میں یہ تحریر تھا۔ "یہ اللہ کے دشمن عبدالرحمٰن الخارجی ساکن ہراۃ کا سر ہے جو تیس برس سے مدعی خلافت تھا، جسے یعقوب بن اللیث نے قتل کیا۔"

امیر حج ابراہیم بن محمد اس سال ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن حسین بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس عرف بزیہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۰ھ کے واقعات

محمد بن ہارون کا قتل منجملہ ان واقعات کے جو اس سال ہوئے مساور الشاری کے کردوں میں سے ایک شخص کا محمد بن ہارون بن المعمر کو قتل کرنا ہے، جس کو اس نے سامرا کے ارادے سے ایک کشتی میں پا کے قتل کر دیا اور اس کا سر مساور کے پاس لے گیا۔ جمادی الآخرہ میں رسیبہ نے اس کے خون کا دعویٰ کیا۔ مسور البلخی اور سرداروں کی ایک جماعت کو مساور پر راستہ بند کرنے کے لئے نامزد کیا گیا۔

اسی سال قائد الزنج نے علی بن زید العلوی امیر کوفہ کو قتل کر دیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث نے الحسن بن زید الطالبی سے جنگ کی۔ اسے شکست دی اور طبرستان میں داخل ہو گیا۔

عبداللہ السجزی کی یعقوب سے علیحدگی یعقوب کے حالات سے خبر رکھنے والوں کی ایک جماعت نے مجھے خبر دی کہ عبداللہ السجزی سجستان پر فتح کیا کرتا تھا۔ یعقوب نے اس پر غصہ کیا۔ عبداللہ اس سے علیحدہ ہو کے محمد بن طاہر سے نیشاپور میں مل گیا جب یعقوب نیشاپور گیا تو عبداللہ بھاگا اور الحسن بن زید سے مل گیا۔ وہ معاملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو یعقوب اور محمد بن طاہر کے درمیان ہوا تھا کہ پہلے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ یعقوب اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ وہ طبرستان کے راستے میں اسفرائین اور آبر کے نواح میں گذرا۔ وہاں ایک شخص تھا جسے میں بھی پہچانتا تھا کہ وہ حدیث کا طالب العلم تھا۔ اس کا نام بدیل الکشتی تھا۔ پرہیزگار تھا۔ امر بالمعروف میں سرگرم رہتا۔ اس نواح کے اکثر باشندوں نے اسے قبول کر لیا تھا۔ جب یعقوب وہاں اترا تو اس کے پاس قاصد بھیجا کہ پرہیزگاری میں وہ بھی اس کے مثل ہے اور وہ اسی کے ساتھ ہے۔ اس کی خوشامد کرتا رہا یہاں تک کہ بدیل اس کے پاس گیا۔ جب وہ اس کے قابو میں آ گیا تو قید کر کے اپنے ساتھ طبرستان لے گیا۔ ساریہ کے قریب پہنچا تو الحسن بن زید سے ملاقات ہوئی۔

یعقوب بن اللیث اور الحسن بن زید کی جنگ

مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب نے الحسن بن زید کے پاس کسی کو بھیج کر یہ درخواست کی کہ عبداللہ البعیری کو میرے پاس بھیج دیں تو پھر میں لوٹ جاؤں گا۔ طبرستان کا محض عبداللہ کی وجہ سے قصد کیا ہے نہ کہ الحسن سے جنگ کے لئے۔ الحسن بن زید نے سپرد کرنے سے انکار کیا۔ یعقوب نے اعلان جنگ دیا۔ دونوں کے لشکر مل گئے اور جنگ ہوئی مگر نہ ہونے کی سی ہوئی۔ الحسن بن زید کو شکست ہوئی، وہ الشرز اور دیلم چلے گئے۔ یعقوب ساریہ میں داخل ہو گیا۔ وہاں سے آمل کی طرف بڑھا۔ باشندوں سے ایک سال کا خراج وصول کیا۔ آمل سے الحسن بن زید کی تلاش میں الشرز کی جانب روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ وہ طبرستان کے ایک پہاڑ تک پہنچا۔ جہاں بارش نے روک لیا۔ جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا، بارش پے در پے تقریباً چالیس دن تک ہوتی رہی۔ بڑی مشکلوں کے ساتھ وہاں سے نکل سکا۔

یعقوب بن اللیث کی مراجعت

جیسا کہ مجھ سے کہا گیا ہے، یعقوب ایک پہاڑ پر چڑھ گیا تھا، جب اترنے کا قصد کیا تو بغیر آدمیوں کی پشت پر لدے ہوئے ممکن نہ ہوا۔ اکثر جانور ہلاک ہو گئے۔ الحسن بن زید کے بعد الشرز میں داخل ہونے کا قصد کیا۔ مجھ سے اس نواح کے بعض رہنے والوں نے بیان کیا کہ راستے تک پہنچ کر ٹھیر گیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی ٹھیرنے کا حکم دیا۔ ان کے آگے سوچتا ہوا بڑھا، پھر واپس ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انھیں بھی واپس ہونے کا حکم دیا کہ اگر اس راستے کے سوا اُس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ تو اُس کا راستہ ہی نہیں ہے۔

مجھے اسی شخص نے خبر دی کہ اُس علاقے کی عورتوں نے اپنے مردوں سے کہا کہ تم لوگ اُسے بلاؤ کہ وہ اس راستے میں داخل ہو کیوں کہ وہ اگر داخل ہو گیا تو ہم اُس کے معاملے میں تمھیں کافی ہوں گے۔ تمہارے لئے اُس کا گھیر لینا ہے۔ قید کرنا ہمارے ذمہ ہوگا۔ پھر جب وہ پلٹنے کے ارادے سے واپس ہو کے حدود طبرستان سے روانہ ہو گیا تو اپنے آدمیوں کو پھیلا دیا۔ اُن میں سے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے چالیس ہزار کھو گئے اکثر گھوڑے اور اونٹ اور اسباب جاتا رہا۔

یعقوب بن اللیث کی خلافت کو عرضداشت

اور بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے سلطان کو ایک خط لکھا۔ یعقوب نے دار الخلافہ میں عرضی گزرانی کہ میں نے حسن بن زید کا قصد کیا۔ جرجان سے طمیس گیا۔ اُسے فتح کر لیا۔ پھر ساریہ اس حالت میں گیا کہ الحسن بن زید نے پلوں کو تباہ کر دیا تھا۔ پار ہونے کو کشتیاں اُٹھا لی تھیں اور راستوں کو پاٹ دیا تھا الحسن بن زید نے باب ساریہ پر چھاؤنی قائم کر لی تھی۔ بڑے بڑے کوہستانی میدانوں کو محفوظ کر لیا تھا۔ خرشاد بن جیلاد صاحب الدیلم نے اُس کی مدد کی تھی۔ اُن لوگوں کے باعث اُس کی طاقت بڑھ گئی تھی جو طبرستان و دیلم و خراسان و قم و قہستان و شام و جزیرہ وغیرہا سے اُس کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ میں نے اُسے شکست دی اور اتنی تعداد کو قتل کیا کہ میرے زمانے میں اُس تعداد کو کوئی تعداد نہیں پہنچی۔ آل ابی طالب میں ستر افراد میں نے قید کر لئے۔ یہ رجب کا واقعہ ہے الحسن بن زید الشرز کی جانب چلے گئے دیلمی اس کے ساتھ تھے۔

اسی سال اکثر بلاد اسلام میں سخت گرانی ہو گئی۔ جیسا کہ بیان کیا گیا، شدت گرانی سے مکے کے لوگ مدینے وغیرہ شہروں میں نکل گئے۔ عامل بھی وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس کا نام بریہ تھا۔ بغداد میں بھی بھاؤ چڑھ گیا تھا۔ ایک کُر جو ایک سو بیس دینار کو اور گیہوں ایک سو پچاس دینار کو ہو گیا تھا۔ مہینوں تک ایسا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ السجزی کا قتل

اسی سال اعراب نے منجور والی جمعن کو قتل کر دیا۔ بکتمر کو عامل بنایا گیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث حبیب طبرستان سے واپس ہوا تو رے کی جانب گیا۔ جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا۔ اُس کے وہاں جانے کا سبب عبداللہ السجزی کا یعقوب سے پناہ مانگ کر الصلابی کے پاس جانا ہے۔ جب یعقوب رے کے قریب پہنچا تو الصلابی کو ایک خط لکھا کہ عبداللہ السجزی کو میرے سپرد کر دے تو میں واپس جاؤں۔ علاقے سے تعرض نہ کروں۔ ورنہ جنگ ہوگی۔ الصلابی نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا، عبداللہ کو اُس کے سپرد کر دیا۔ یعقوب نے اُسے قتل کر دیا اور الصلابی کے علاقے سے واپس ہو گیا۔

العلاء بن احمد ازدی کا قتل

اسی سال العلاء بن احمد الازدی قتل کیا گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ العلاء بن احمد کو فالج ہو گیا تھا۔ وہ بے کار ہو گیا تو سلطنت نے ابو الدینی عمر بن علی بن مر کو ولایت آذربائیجان کے لئے لکھا جو اس کے قبل العلاء کے سپرد تھی۔ ابو الدینی وہاں گیا کہ اُسے العلاء سے اپنے قبضے میں لے لے۔ العلاء ایک قبے میں سے ماہ رمضان میں ابو الدینی کی جنگ کے لئے نکلا۔ ابو الدینی کے ساتھ نثاریوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ العلاء قتل کر دیا گیا۔ مذکور ہے کہ اُس نے چند آدمیوں کو اس مال کے اُٹھانے کو بھیجا جو العلاء چھوڑ گیا تھا اُس کے قلعے سے اتنا مال اُٹھایا گیا جس کی قیمت ستائیس لاکھ درہم کو پہنچی۔

اسی سال رومیوں نے لؤلؤہ کو مسلمانوں سے لے لیا۔

امیر حج ابراہیم بن محمد

اس سال ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان بن علی عرف بُرید نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۱ھ کے واقعات

الحسن بن زید کی مراجعت طبرستان

اس سال کا اہم واقعہ الحسن بن زید کا دیلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے طبرستان واپس آنا اور شالوس کو جلانا ہے۔ اس وجہ سے کہ اُن سے یعقوب کی دوستی تھی۔ اُن کی جائیدادیں بطور جاگیر دیلمیوں کو دے دیں۔

فرمان خلافت اسی سال سلطنت نے عبید اللہ بن عبداللہ بن طاہر کو اُن حجاج کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ جو خراسان اور رے اور طبرستان اور جرجان سے بغداد آئے تھے۔ اس نے اسی سال صفر میں اُنھیں جمع کیا۔ اُنھیں ایک فرمان سنایا گیا کہ خلافت نے یعقوب بن اللیث کو خراسان کا والی نہیں بنایا ہے۔ حکم تھا کہ اُس سے علیحدہ رہیں۔ اس لئے کہ خراسان میں اُس کا داخل ہونا اور محمد بن طاہر کو قید کرنا نہایت ناروا امر تھا۔

متفرق واقعات اسی سال عبداللہ بن الواثق کی وفات دقاباز یعقوب کے لشکر میں ہوئی۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں مسامر الشاری نے یحییٰ بن حفص کو قتل کر دیا۔ جو کرخ جدان میں طریق خراسان کا والی تھا۔ مسرور البلخی اُس کی تلاش میں روانہ ہوا۔ ابو احمد بن المتوکل اُس کے پیچھے گیا۔ مسامر ہٹ گیا اور نہیں ملا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں ابو ہاشم داؤد بن سلیمان الجعفری ہلاک ہوا۔

طاشتمر اور ابن مفلح کا قتل اسی سال محمد بن واصل اور عبدالرحمٰن بن مفلح اور طاشتمر کے درمیان رام ہرمز میں جنگ ہوئی۔ ابن واصل نے طاشتمر کو قتل اور ابن مفلح کو قید کر لیا۔

اس کا سبب جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ابن واصل نے الحارث بن سیما کو قتل کر دیا جو فارس میں عامل تھا۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر فارس اور الاہواز اور بصرہ اور البحرین اور الیمامہ بھی موسیٰ بن بغا کے ماتحت کر دیا گیا۔ ملک مشرق پہلے ہی سے اُس کے سپرد تھا۔ موسیٰ بن بغا نے عبدالرحمٰن بن مفلح کو اہواز بھیج کے اہواز اور فارس کی حکومت تفویض کی۔ طاشتمر کو اُس کے ماتحت کر دیا ابن واصل کو موسیٰ کے اس فعل کی خبر ملی کہ ابن مفلح فارس اُس کے قصد سے روانہ ہو گیا ہے۔ وہ اس کے قبل بصرے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے میں خارجی کی جنگ پر الاہواز میں مقیم تھا۔ ابن واصل نے اس پر چڑھائی کی۔ دونوں نام ہرمز میں مل گئے۔ ابو داؤد ابن واصل کا مددگار ہو کر اس سے مل گیا۔ ابن مفلح پر کامیاب ہو گیا۔ اسے قید کر لیا۔ طاشتمر کو قتل کر دیا اور ابو مفلح کے لشکر کو تباہ کر ڈالا۔ ابن مفلح اسی کے قبضے میں رہا یہاں تک کہ اسے بھی قتل کر دیا۔ حالانکہ سلطنت نے اسماعیل بن اسحاق کو ابن مفلح کے رہا کرانے کو ابن واصل کے پاس روانہ کیا تھا۔ مگر ابن واصل نے قبول نہ کیا۔

موسیٰ بن بغا کی معذوری

ابن مفلح سے فارغ ہوا تو یہ ظاہر کر کے روانہ ہوا کہ اس کا قصد موسیٰ ابن بغا کی جنگ کے لئے واسط کا ہے۔ یہاں تک کہ الاہواز پہنچا۔ وہاں ایک جماعت کثیر کے ساتھ ابن سیما تھا۔ جب موسیٰ بن بغا نے معاملے کی شدت اور مشرق کے نواح پر زبردستی قبضہ کرنے والوں کی کثرت دیکھی کہ اس کے لئے ان کے مقابلے کا کوئی انتظام نہیں ہے تو معذرت کی کہ اسے مشرق کے اعمال سے معاف کر دیا جائے۔ اسے ان اعمال سے معاف کر دیا گیا۔ ابو احمد کے ماتحت کر دیا گیا اور اس پر ابو احمد بن المتوکل کو والی بنا دیا گیا۔ موسیٰ بن بغا مع اپنے عمال کے واسط سے اعمال مشرق سے مستعفی ہو کر سلطنت کے دروازے پر واپس آ گیا۔

اسی سال ابو الساج کو الاہواز اور قائد الزنج کی جنگ کا والی بنایا گیا۔ وہ عبدالرحمٰن بن مفلح کے علاقہ فارس روانہ ہونے کے بعد ادھر روانہ ہو گیا۔

اہواز میں زنجیوں کی غارت گری

اسی سال ابو الساج کے خسر عبدالرحمٰن اور علی بن ابان کے درمیان علاقہ الدولاب میں جنگ ہوئی، جس میں عبدالرحمٰن قتل کیا گیا۔ ابو الساج مکرم کے لشکر کی طرف ہٹ گیا۔ زنجی اہواز میں داخل ہو گئے۔ باشندوں کو قتل و قید کیا۔ گھروں کو لوٹ لیا اور جلا دیا۔ ابو الساج کو اس کی خدمت سے واپس کیا گیا۔ اور ابراہیم بن سیما کو اس پر والی بنایا گیا۔ وہ اپنے اس عمل میں برابر مقیم رہا یہاں تک کہ موسیٰ بن بغا کے عمل مشرق سے واپس ہونے سے وہ بھی واپس ہو گیا۔

متفرق واقعات

اسی سال محمد بن اوس البلخی کو طریق خراسان کا والی بنایا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب عمل مشرق ابو احمد کے ماتحت کیا گیا تو اسی سال شعبان میں مسرور البلخی کو الاہواز و بصرہ و کور دجلہ و یمامہ و بحرین اور قادسیہ الزنج کی جنگ کا والی بنایا گیا۔

اسی سال نصر بن احمد بن اسد السامانی کو ماوراء نہر بلخ کا والی بنایا گیا۔ یہ اسی سال رمضان میں ہوا۔ اُسے اُس کی ولایت کے لیے لکھ دیا گیا۔

اسی سال شوال میں یعقوب بن اللیث نے فارس پر چڑھائی کی۔ ابن واصل الاہواز میں مقیم تھا۔ وہاں سے فارس واپس ہوا۔ ذی القعدہ میں مقابلہ ہوا۔ یعقوب نے شکست دی۔ لشکر کو تباہ کر دیا۔ محمد ابن واصل کے قتلے میں (لشکر کو) بھیجا۔ جو کچھ اس میں تھا سب لے لیا۔ بیان کیا گیا کہ جو کچھ یعقوب نے وہاں سے لیا اُس کی قیمت چار کروڑ درہم تھی۔ ابن واصل کے ماموں مروزی نے اس کو قید کر لیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث کے ساتھیوں نے موسیٰ بن مہران کردی سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ جنگ کی، اس وجہ سے کہ اُن کی دوستی محمد بن واصل سے تھی، اُنھیں ان لوگوں نے قتل کر دیا اور موسیٰ بن مہران بھاگ گیا۔

ولی عہدی کا اعلان

اسی سال ۱۲ شوال کو المعتمد نے دار العامہ میں دربار کیا۔ اپنے فرزند جعفر کو ولی عہد بنایا۔ اس کا نام المفوض الی اللہ رکھا۔ مغرب کا والی بنایا۔ موسیٰ بن بغا کو اُس کے ماتحت کیا۔ افریقیہ، مصر، شام، الجزیرہ، موصل، آرمینیہ طریق خراسان، مہرجانقذق اور حلوان کی ولایت دی۔ اپنے بھائی ابو احمد کو جعفر کے بعد ولی عہد ٹھیرایا اور اُسے مشرق پر والی بنایا۔ مسرور البلخی کو اُس کے ماتحت کیا اور اُسے بغداد السواد کوفہ طریق مکہ مدینہ یمن کسکر کور دجلہ الاہواز فارس اصبہان قم الکرج الدینور رے زنجان قزوین خراسان طبرستان جرجان کرمان سجستان اور سندھ کی ولایت دی۔ دونوں میں سے ہر ایک کے لئے دو دو جھنڈے ایک سیاہ اور ایک سفید مقرر کیے۔ یہ شرط کی کہ اگر المعتمد کو موت کا حادثہ پیش آجائے اور جعفر حکومت کے قابل نہ ہو تو حکومت ابو احمد کے لئے ہوگی، اس کے بعد جعفر کے لئے۔ اس پر لوگوں سے بیعت لے لی گئی۔ فرمان کی نقلیں شائع کر دی گئیں۔ ایک نقل الحسن بن محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی الشوارب کے ساتھ بھیجی گئی کہ اُسے کعبے میں لٹکا دے۔ جعفر المعتمد نے شوال میں موسیٰ بن بغا کو مغرب کی ولایت دی اور محمد المولد کے ہمراہ اُسے اس عہدے کی خبر بھیج دی۔

محمد بن زیدویہ کی یعقوب بن اللیث سے علیحدگی

اسی سال محمد بن زیدویہ نے یعقوب بن اللیث کو چھوڑ دیا۔ اپنے ہزاروں ساتھیوں کے ہمراہ اُس کے لشکر سے کنارہ کشی کر لی۔ ابو الساج کے پاس چلا گیا۔ اور اُس کے ساتھ الاہواز میں مقیم ہو گیا۔ سامرا سے ایک خلعت بھیجا گیا۔ زیدویہ نے الحسن بن طاہر بن عبداللہ کو اپنے ہمراہ خراسان روانہ کرنے کی درخواست کی۔ ۷ ذی الحجہ کو مسرور البلخی ابو احمد کا مقدمہ بن کر سامرا سے روانہ ہوا۔ اُسے اور اس کے چونتیس سرداروں کو جیسا کہ بیان کیا گیا۔ خلعت دیا گیا۔ دونوں ولی عہد نے اُس کی متابعت کی۔ ۱۲ ذی الحجہ کو سامرا سے روانہ ہو کر الموفق اُس کے پیچھے گیا۔

امیر حج الفضل بن اسحاق

اس سال العتمد بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل بن العباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال مکے میں حج کے بعد الحسن بن محمد بن ابی الشوارب کا انتقال ہوا۔

۲۶۲ھ کے واقعات

یعقوب بن اللیث کی ہرمز میں آمد

یعقوب بن اللیث محرم میں رام ہرمز پہنچا۔ بغراج اور اسمٰعیل بن اسحاق کو خلافت نے یعقوب کے پاس سفیر بنا کے بھیجا۔ یعقوب بن اللیث کے جو رشتہ دار قید تھے، رہا کئے گئے۔ محمد بن طاہر کے ساتھ جو برتاؤ اُس نے کیا تھا اُس سے ناخوش ہو کے اُس کے غلام وصیف کو اور وہاں جتنے رشتہ دار تھے سب کو قید کر لیا گیا تھا۔ یعقوب کے رام ہرمز پہنچنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ یہ ۵ ماہ ربیع الاول کا واقعہ ہے۔ اسماعیل بن اسحاق یعقوب کے پاس سے آیا اور اُس کے پاس سے پیغام لے کے سامرا روانہ ہوا۔ ابو احمد نے بغداد میں دربار کیا۔ تاجروں کی ایک جماعت کو بلایا اور اُن سے کہا کہ امیر المومنین نے یعقوب بن اللیث کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراسان، طبرستان، جرجان، رے، فارس اور بغداد کی پولیس پر والی بنانے کا حکم دیا ہے۔ دینار میں یعقوب کا ساتھی درہم بن نصر حاضر تھا۔ المعتمد نے درہم کو سامرا سے یعقوب کے پاس اس معروضے کا جواب دے کے واپس کیا تھا جس میں یعقوب نے اپنے لئے درخواست کی تھی، اُس کے ہمراہ اُس نے اُس کے پاس عمر بن سیما و محمد بن ترکشہ کو بھیجا تھا۔

اسی سال ماہ ربیع الاوّل میں ابن زیدویہ کے قاصد اُس کے پاس سے پیام لے کے بغداد پہنچے۔ ابو احمد نے اُسے خلعت دیا۔

سامرا میں جعفر بن المعتمد کی قائمقامی

اسی سال وہ لوگ جو یعقوب بن اللیث کے پاس گئے تھے، واپس آئے اور یہ اطلاع دی کہ وہ اس پر راضی نہیں ہے۔ یعقوب لشکر مکرم سے روانہ ہو گیا۔ تو ابو الساج اُس کے پاس گیا۔ یعقوب نے اُس کی بڑی مدارات کی، اکرام سے پیش آیا اور اچھے سلوک کئے۔ قاصد جواب لے کے المعتمد کے لشکر میں یوم شنبہ ۳ر جمادی الآخرہ کو سامرا کے قائم مقام کے پاس لوٹے۔ المعتمد نے سامرا پر اپنے فرزند جعفر کو اپنا قائم مقام بنا دیا تھا۔ محمد المولد اُس کے ماتحت تھا۔ وہاں سے سہ شنبہ ۶ر جمادی الآخرہ کو روانہ ہوا، اور ۱۴ر جمادی الآخرہ یوم چہار شنبہ کو بغداد پہنچا۔ کنارے کنارے چل کے زعفرانیہ میں منزل کی اور اپنے بھائی ابو احمد کو الزعفرانیہ سے آگے روانہ کر دیا۔

یعقوب بن اللیث کی روانگی واسط

یعقوب مع اپنے لشکر کے عسکر مکرم سے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ واسط سے ایک فرسخ رہ گیا۔ اُس نے وہاں پانی کا ایک ھارا دیکھا جسے مسرور البلخی نے دجلے سے کاٹ دیا تھا کہ وہ اُس پر سے گذر نہ سکے، وہاں ٹھیر گیا اور بند باندھ کے عبور کیا۔ یہ ۲۴ر جمادی الآخرہ کا واقعہ ہے۔ باذہین گیا۔ محمد بن کثیر یعقوب کی جانب سے مسرور البلخی کے لشکر پہنچا۔ اُس کے مقابلے پر گیا۔ مسرور مع اپنے لشکر کے النعمانیہ چلا گیا۔ یعقوب واسط میں آ گیا۔ ۲۴ر جمادی آخرہ کو داخل ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد بن متوکل کی پیش قدمی

المعتمد الزعفرانیہ سے پنجشنبہ ۲۹ جمادی الآخرہ کو روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ سیب بنی کوما پہنچا۔ وہاں مسرور البلخی آیا مسرور البلخی کی روانگی دجیلے کے غربی جانب سے ہوئی۔ اس طرف جیور کیا جس میں لشکر تھا۔ المعتمد سیب بنی کوما میں چند روز مقیم رہا۔ یہاں تک کہ لشکر جمع ہو گیا۔ یعقوب واسط سے دیر العاقول روانہ ہوا۔ دیر العاقول سے شاہی لشکر کا رُخ کیا۔ المعتمد نے السیب میں قیام کیا۔ ساتھ عبید اللہ بن یحییٰ بھی تھا۔ اپنے بھائی ابو احمد کو یعقوب کی جنگ کے لئے متعین کیا۔ ابو احمد نے میمنہ پر موسیٰ بن بغا کو اور میسرے پر مسرور البلخی کو مقرر کیا۔ خود اپنے مخصوص اور منتخب لوگوں کے ساتھ قلب میں رہا۔

معرکۂ اضطرید

رحبہ کے چند روز گذرنے کے بعد یکشنبہ کو ایک مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ اس کا نام اضطرید تھا جو سیب بنی کوما اور دیر العاقول کے درمیان تھا۔ یعقوب کے میسرہ نے ابو احمد کے میمنہ پر حملہ کر کے شکست دی۔ بڑی جماعت کو قتل کر دیا، جن میں اُن کے سرداران فوج ابراہیم بن سیما ترکی اور طیا غوا ترکی اور محمد طغتا ترکی اور المبرقع مغربی وغیرہم تھے۔ بھاگنے والے لوگ۔ ابو احمد کا باقی لشکر ثابت قدم تھا۔ اُنھوں نے یعقوب اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا تو وہ بھی ثابت قدم رہے اور نہایت سخت جنگ کی۔ یعقوب کے ساتھیوں میں سے طاقت وروں کی ایک جماعت قتل کر دی گئی، یعقوب کو تین تیر لگے اُس کے حلق میں اور دونوں ہاتھوں میں۔

یعقوب بن اللیث کی شکست و فرار

کہا گیا ہے کہ فریقین میں نماز عصر کے آخر وقت تک مسلسل جنگ ہوتی رہی۔ اس کے بعد الدیرانی اور محمد بن اوس ابو احمد کے پاس آئے اور وہ سب لوگ جمع ہو گئے جو ابو احمد کے لشکر میں تھے۔ یعقوب کے ساتھ جنگ بہتوں کو ناگوار تھی۔ جب دیکھا کہ خلیفہ خود برسر جنگ ہے تو اُنھی سب نے یعقوب اور اُس کے ثابت قدم ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ یعقوب کے ساتھی بھاگے۔ یعقوب اپنے مخصوص ساتھیوں کے ہمراہ ثابت قدم رہا، یہاں تک کہ وہ لوگ مقام جنگ کو چھوڑ گئے۔

محمد بن طاہر کی رہائی

بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب کے لشکر سے گھوڑے اور خچر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس ہزار سے زائد ہاتھ آئے۔ دینار و درہم اس قدر کہ اٹھانا دشوار تھا۔ مشک انبار در انبار۔ محمد بن طاہر بن عبداللہ رہا ہو گیا جو بھاری بیڑیاں پہنے تھا، اسی نے اسے رہا کیا جو اس پر نگران مقرر تھا۔ محمد بن طاہر کو لایا گیا اور اسے اس کے مرتبے کے موافق خلعت دیا گیا۔

یعقوب کے متعلق فرمانِ خلافت

لوگوں کو ایک فرمان پڑھ کر سنایا گیا، جس کا مضمون یہ تھا:

"ملعون بے دین یعقوب بن اللیث کمینہ، ہمیشہ طاعت و فرمانبرداری کا دعویٰ کرتا رہا یہاں تک کہ بدترین واقعات پیش آئے۔ منجملہ ان کے اس کا والیٔ خراسان کے پاس جانا، اس پر غالب آنا، حاکم بن جانا بار بار فارس جانا۔ اس پر قبضہ کر لینا۔ امیر المومنین کی بارگاہ میں ان امور کے متعلق اپنی درخواست پیش کرنے کو آنا۔ جن میں سے امیر المومنین نے ایسے امور منظور بھی کر لئے تھے جن کا وہ مستحق بھی نہ تھا۔ محض اس لئے کہ صلح و صلاح قائم رہے اور "دہن سگ بہ لقمہ اندوختہ بہ" پر عمل ہو۔ یہی سبب تھا کہ امیر المومنین نے یعقوب کو خراسان اور رے اور فارس اور قزوین اور زنجان اور بغداد کی پولیس کا والی بنایا۔ اس کی قوت کرنے کو لکھا۔ عمدہ جاگیریں دیں، مگر ان سب امور نے سوائے سرکشی و بغاوت بڑھانے کے اور کچھ نہ کیا۔ اسے لوٹنے کا حکم دیا تو اس نے انکار کیا۔ امیر المومنین اس کی مدافعت کے لئے اٹھے کیونکہ وہ مدینۃ السلام اور واسط کے درمیانی راستے میں آ گیا تھا۔ یعقوب نے ایسے جھگڑے بھی ظاہر کئے جن میں بعض پر صلیبیں تھیں۔ امیر المومنین نے اپنے بھائی ابو احمد الموفق باللہ کو جو ولی عہد مسلمین ہیں آگے قلب میں کیا۔ ابو عمران موسیٰ بن یغا کو میمنہ میں۔ بازد میں ابراہیم بن سیما کو میسرہ میں ابو ہاشم مسرور البلخی کو۔ بازد میں الدیرانی کو۔ یعقوب نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں عجلت کی تو ابو احمد نے بھی اُس سے جنگ کی یہاں تک کہ اُسے اچھی طرح زخم لگے اور ابو عبداللہ محمد بن طاہر صحیح وسالم اُن کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ وہ لوگ زخمی ہو کے اپنا اسباب چھنوا کے اور پشت پھیر کے بھاگے۔ اُس ملعون نے جو کچھ اُس کی ملک میں تھا سب سپرد کر دیا۔"

www.KitaboSunnat.com

۱۷ رجب یوم سہ شنبہ کو یہ فرمان لکھا گیا۔

ابو الساج کے مال و املاک کی ضبطی

المعتمد اپنی چھاؤنی واپس آیا اور ابن واصل کو فارس کی ولایت کے لئے لکھا۔ جو وہاں جا چکا تھا اور ایک جماعت کو جمع کر چکا تھا۔ اس کے بعد المعتمد المدائن لوٹا۔ ابو احمد بھی روانہ ہوا، اُس کے ساتھ مسرور اور ساتکین اور سرداروں کی ایک جماعت تھی۔ ابو الساج کی جائداد و مکان ضبط کر کے مسرور البلخی کو بطور جاگیر دے دیئے گئے۔ محمد بن طاہر بن عبداللہ بغداد میں ۱۶ رجب یوم دوشنبہ کو آیا۔ خدمت سابقہ پر بحال ہو چکا تھا۔ الرصافہ میں اُسے خلعت دیا گیا۔ محمد اپنے آبائی گھر میں فروکش ہوا۔ نہ کسی کو معزول کیا گیا اور نہ کوئی عامل بنایا گیا۔ اُس کے لئے پانچ لاکھ درہم کا حکم دیا گیا۔

ابو احمد کی مدح میں قصیدہ

جس روز خلافت اور اس کمینے کے درمیان جنگ ہوئی اُس دن یوم النعامین (عید نصاریٰ) تھی۔ محمد بن علی بن فید الطائی نے ذیل کا قصیدہ کہا جس میں وہ ابو احمد کی مدح کرتا ہے اور اس کمینے کا حال بیان کرتا ہے:۔

"وہ کمینہ کیسی تیاریوں کے ساتھ آیا تھا مگر کس قدر ذلیل و خوار ہوا۔
حکم الٰہی نے فوری موت کو اُس کے پاس کھینچ کر پہنچا دیا۔ اُس پہنچانے والے کے حکم کو سب قبول کرتے ہیں۔
اُسے ابلیس ملعون نے اپنے مکر سے بہکایا، اور وہ اُس کے جھوٹے وعدے سے دھوکے میں پڑ گیا۔
یہاں تک کہ جب لوگوں نے آمد و رفت کی اور اُس نے یہ گمان کیا کہ وہ بڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکروں اور چھوٹے لشکروں کے درمیان خالب آگیا تو مبارک لشکر اُس کے قریب ہو گئے۔ اس طرح کہ وہ ایک خالب آنے والے جھنڈے کو لے کے مقابلہ کر رہے تھے۔

ایسے جوشیلے لشکر کے ساتھ جس کے بہادر لوگ زرہ پہننے والے اور نیزہ مارنے والے اور تیر مارنے والے دکھائی دیتے تھے۔

امام نے ایسے کامیاب جھنڈے کو ظاہر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو اللہ کی کاٹنے والی تلوار تھے۔

مسلمانوں کا ولی عہد موفق باللہ شہاب ثاقب سے بھی زیادہ تیز جانے والا تھا۔

وہ لوگوں میں مثل طلوع کرنے والے چودھویں رات کے چاند کے تھا جو ستاروں کے درمیان نور سے چمک رہا تھا۔

جب اُنھوں نے مقابلہ کیا مشرکی تلواروں اور نیزوں سے اس طرح کہ لڑنے والا دوسرے لڑنے والے کے اڑتا اور بھونکتا تھا۔

تو غبار اُٹھا اور اُس کے اوپر سفید ابر تھا جو تیر انداز کے تیر کی بارش کر رہا تھا۔

تمام گروہوں کو اپنی نورانی عقل کی احتیاط سے شکست دی، اور ایک ساتھی کو دوسرے ساتھی سے جدا کر دیا۔

اللہ ہی کے لئے موفق کی خوبی ہے جو جنگ کے وقت مقام پر ثابت قدم رہنے والا اور حملہ کرنے والا ہے۔

اے عرب کے سوار جس کا مثل لوگوں میں کوئی دوسرا نہیں، معلوم ہوتا مصائب کے مقابلے کے لئے جو کاٹنے والے سخت زمانے کی طرف سے ہوں۔ اور جو بد عہد سرکش غاصب کے لشکر کے مقابلے سے ہوں۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال قائد الزنج نے اپنے لشکروں کو البطیحہ اور دستمیسان کے علاقے میں روانہ کر دیا۔

عمال کا عزل ونصب بیان کیا گیا ہے کہ المعتمد نے جب موسیٰ بن بغا کو مشرق سے واپس بلا کے اپنے بھائی ابو احمد کے ماتحت کر دیا، اور ابو احمد نے دجلے کا علاقہ مسرور البلخی کے ہاتھ میں دیا۔ یعقوب بن اللیث ابو احمد کے ارادے سے آیا اور واسط چلا گیا تو ولایات دجلہ سوائے مدائن و مضافات کے ارکان خلافت سے خالی ہو گئے مسرور نے اس کے قبیل موسیٰ بن آتامش کی جگہ جعلان ترکی کو باذ آورد روانہ کر دیا تھا۔ قائد الزنج کی جانب سے موسیٰ بن آتامش کے مقابلے میں سلیمان بن جامع تھا۔ سلیمان قبل اس کے کہ ابن آتامش کو باذ آورد سے واپس کیا جائے اُس کے لشکر پر غالب ہو چکا تھا۔ جب ابن آتامش کی جگہ جعلان مقرر کیا گیا تو سلیمان نے اپنی جانب سے ایک شخص کو روانہ کیا یہ بجرانیوں میں سے تھا۔ اس کا نام ثعلب بن حفص تھا۔ اُس نے اُس سے جنگ کی۔ قائد الزنج نے اپنی جانب سے ایک شخص کو جو اہل حیی سے تھا اور جس کا نام احمد بن مہدی تھا، چند کشتیوں کے ساتھ روانہ کیا۔ جن میں اس کے ساتھیوں میں سے تیر انداز تھے اُس نے اُسے نہر المرأۃ روانہ کیا۔

جبائی کی غارت گری بیان کیا گیا ہے کہ جبائی دیہات میں جنگ کرنے لگا جو المذار کے نواح میں تھے۔ وہاں فساد کرتا، فتنہ مچاتا نہر المرأۃ لوٹ آتا، اور وہیں مقیم ہو جاتا تھا۔ جبائی نے قائد الزنج کو ایک خط لکھا کہ یعقوب بن اللیث کے واسط میں وارد ہونے کے وقت سے البطیحہ خالی ہو گیا ہے۔ قائد الزنج نے سلیمان بن جامع کو اور اپنے سرداروں کی جماعت کو الحوانیت جانے کا حکم دیا۔ عمر بن عمار باہلی جو البطیحہ اور اُس کی سڑکوں کے راستوں سے واقف تھا یہ حکم دیا کہ وہ جبائی کے ساتھ جائے، یہاں تک کہ الحوانیت میں ٹھیر جائے

محمد بن الحسن کا بیان محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ محمد بن عثمان العبادانی نے کہا۔ کہ جب صاحب الزنج نے البطیحہ اور دستمیسان کے نواح میں لشکروں کو روانہ کرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کیا تو سلیمان بن جامع کو حکم دیا کہ وہ المطوعہ میں پڑاؤ کرے اور سلیمان بن موسیٰ کو یہ حکم دیا کہ وہ دہانۂ نہر الیہود پر پڑاؤ کرے۔ ان دونوں نے ایسا ہی کیا اور اس وقت تک وہاں ٹھیرے کہ ان دونوں کے پاس اس کا حکم آگیا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے سلیمان کی روانگی تو قریہ معروفہ قادسیہ کی طرف ہوئی اور سلیمان بن جامع کی روانگی الحوانیت کی طرف۔ الجبائی کشتیوں میں سلیمان بن جامع کے آگے آگے تھا۔ اتاترک تیس کشتیوں کے ساتھ دجلہ آیا اور قائد الزنج کے لشکر کے ارادے سے اتر گیا۔ وہ ایک ایسے راستوں میں گذرا جو اس خبیث کی صلح میں داخل تھا۔ اس نے وہاں سے کچھ حاصل کیا اور چلا دیا۔ خبیث نے سلیمان بن موسیٰ کو لکھا کہ اس کو روک رکھے۔ سلیمان نے اس کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک مہینے تک ٹھیر کر جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ چھوڑا اور البطیحہ چلا گیا۔

جبائی اور رمیس کا مقابلہ

محمد بن عثمان نے بیان کیا کہ جباش خادم نے یہ گمان کیا کہ اتاترک اس وقت دجلہ نہیں گیا تھا اور جو شخص وہاں مقیم تھا وہ نصیر عرف ابو حمزہ تھا۔ جب سلیمان بن جامع الحوانیت کے قصد سے ایک موضع میں پہنچا جو نہر العتیق کے نام سے مشہور ہے۔ الجبائی کو المادیان کے راستے میں رمیس ملا۔ الجبائی نے اس سے جنگ کی، شکست دی۔ جو بیس کشتیاں اور کچھ اوپر تیس اونٹ جو چھ برس کے تھے لے لئے۔ رمیس بچ گیا۔ اس نے گھنے درختوں کی پناہ لی، جو خانیوں کی ایک قوم آئی۔ جس نے اسے وہاں سے نکالا۔ اس طرح اس کی جان بچ گئی۔

رمیس کا فرار

سلیمان کا نہر العتیق سے نکلنا تھا کہ رمیس کے بھاگنے والے ساتھیوں سے مل گیا۔ اس نے انھیں گھیر لیا۔ جنگ کی اور کسی قدر کامیاب ہوا۔ رمیس چلتے چلتے اس گاؤں میں پہنچا جو قرمساور کے نام سے مشہور ہے۔ بلالیین کی ایک جماعت سلیمان کی جانب مائل ہو گئی۔ ایک سو پچاس کشتیوں میں یہ لوگ سوار تھے، ان سے حال دریافت کیا تو کہا کہ تیرے اور واسط کے درمیان عاملوں اور والیوں میں سے کوئی نہیں ہے۔ سلیمان اس دھوکے میں آگیا اور اس کی طرف جھک پڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے چل کے اُس موضع تک پہنچا جو الجاندہ مشہور ہے۔

ابو معاذ اور سلیمان کی جنگ

ایک شخص ملاحس کا نام ابو معاذ القرشی تھا۔ اُس نے اُس سے جنگ کی۔ سلیمان بھاگا۔ ابو معاذ نے اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور زنجیوں کے قائدوں میں سے ایک سردار کو گرفتار کر لیا جس کا نام ریاح القندلی تھا۔ سلیمان اُسی موضع کی طرف واپس ہوا جہاں وہ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ اُس کے پاس بلالیہ میں سے دو شخص آئے کہ واسط میں کوئی نہیں ہے جو اُسے بچائے سوائے ابو معاذ کے جو اُن پانچ کشتیوں میں ہے جن میں اُس نے تجھ سے مقابلہ کیا تھا۔ سلیمان تیار ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔ خبیث کو اُنھیں بلالیوں کے ذریعے کہ زیر پناہ تھے۔ ایک خط بھیجا۔ اُس قلیل جماعت کو جو دس کشتیوں میں تھی اپنے ہمراہ ٹھیرنے کے لئے منتخب کر لیا اور اُن دونوں کو بھی روک لیا جنھوں نے اُسے واسط کے متعلق خبر دی تھی اور نہر ابان کے ارادے سے روانہ ہو گیا۔ ابو معاذ نے راستے میں اُسے روکا، دونوں کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ آندھی چلنے لگی۔ ابو معاذ کی کشتی ڈگمگائی۔ سلیمان اور اُس کے ساتھی زبردست لڑے۔ اُس نے بھاگ کر اس سے پشت پھیر لی۔

سلیمان بن جامع کی شکست و مراجعت

سلیمان چلا یہاں تک کہ نہر ابان تک پہنچ گیا۔ زبردستی اُس میں داخل ہو گیا۔ آگ لگائی لوٹا اور عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ اُس کی خبر ابو احمد کے وکلاء کو پہنچی جو اُسکی جائداد اور نہر سندادہ میں مقیم تھے۔ وہ ایک جماعت کے ساتھ سلیمان کی طرف گئے اور اس سے ایک ایسی جنگ کی کہ زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ سلیمان اور احمد بن مہدی اور جو اُن دونوں کے ہمراہ تھے اپنی چھاؤنی کی طرف بھاگے۔

سلیمان بن جامع اور وصیف الرحال کی جنگ

محمد بن الحسن نے کہا کہ محمد بن عثمان کہتا تھا کہ جب سلیمان بن جامع الحوانیت میں ٹھیر گیا اور اُس نہر میں اُترا جو یعقوب بن النضر کے نام سے مشہور ہے تو ایک آدمی کو روانہ کیا کہ واسط کی خبر دریافت کرے یعقوب کے وہاں آنے کے سبب سے مسرور البلخی اور اُس کے ساتھیوں کے وہاں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا۔ وہ شخص واپس آیا اور یعقوب کے آنے کی خبر دی۔ مسرور نے واسط سے السیب روانہ ہونے کے قبیل سلیمان کی جانب ایک شخص کو جس کا نام وصیف الرحال تھا کشتیوں کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ سلیمان نے اُس سے جنگ کی اور قتل کر دیا۔ سات کشتیاں لے لیں۔ جس پر قابو پایا اُسے مار گرایا۔ مقتولوں کو الحوانیت میں ڈال دیا کہ جو آدمی اُن کے پاس سے گذریں اُن کے دلوں میں خوف بیٹھ جائے۔ جب سلیمان کے پاس مسرور کے واسطے سے جانے کی خبر آئی تو سلیمان نے اپنے نائب نمیر بن عمار کو اور باہلیین کے رئیسوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام احمد بن شریک تھا بلایا۔ اس مقام سے کنارے ہٹنے کا مشورہ کیا جس کے متصل لشکر اور کشتیاں ہیں۔ ایسے مقام کی تلاش ہوئی جو ایسے راستے کے متصل ہو کہ جب وہاں سے خبیث کے لشکر کی جانب بھاگنے کا ارادہ ہو تو اُس پر چلے اُن دونوں نے اُسے عقر مادر جانے کا اور طہثیا میں اور گھنے درختوں میں محفوظ ہو جانے کا مشورہ دیا۔ باہلیوں کو سلیمان بن جامع کا اپنے درمیان سے نکلنا ناگوار ہوا۔ اس وجہ سے کہ اُنھیں سزا کا خوف ہوا۔

مال غنیمت و غلہ بھیجنے کا حکم

سلیمان نے اپنے ساتھیوں کو نہر البرور میں طہثیا کی جانب روانہ ہونے کو سوار کیا اور الجبائی کو کشتیوں کے ساتھ نہر العتیق روانہ کر کے حکم دیا کہ کشتیوں کی اور خلافت کے جو لوگ آئیں اُن کی کیفیت معلوم کر کے فوراً اطلاع دے۔ ایک جماعت کو ان لوگوں کے روانہ کرنے کو چھوڑ گیا جو اسکے ساتھیوں میں سے رہ گئے تھے۔ روانہ ہو کے عقر مادر میں آیا اور اُس گاؤں میں اُترا جو قریہ مروان کے نام سے نہر طہثیا کے شرقی جانب وہاں کے ایک جزیرے میں ہے، کنارے رہنے والوں کو اور باہلیوں کے رؤسا کو اپنے پاس جمع کیا اور جو کچھ کیا وہ خبیث کو لکھ دیا۔ اُس نے اُسے خط لکھا جس میں اُس کی رائے کی درستی ظاہر کی تھی اور اُسے اُس غلے اور غنیمتوں کے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا جو اُس کے پاس تھیں۔ یہ سب اُس کے پاس روانہ کر دیا گیا۔

مسرور اُس مقام کی طرف روانہ ہوا جہاں پہلے چھاؤنی تھی۔ اُس نے وہاں کسی کا نشان نہ پایا۔ حالت یہ تھی کہ جو کچھ چھاؤنی میں تھا سب کا سب نکال لے گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن جامع کی تلاش

ایاتر ک سلیمان کی تلاش میں البطائح میں اترا۔ گمان یہ تھا کہ اس نے یہ علاقہ ترک کر دیا ہے، اور خبیث کے شہر کی جانب روانہ ہو گیا ہے۔ اسی غم میں خود بھی روانہ ہوا مگر سلیمان کا نشان تک نہ ملا دوبارہ پلٹا تو سلیمان کو اس حالت میں پایا کہ اپنا لشکر الحوانیت کی جانب روانہ کر دیا ہے۔ اس نے اس راستے کو ترک کر دیا۔ دوسرے راستے سے روانہ ہوا، یہاں تک کہ مسرور کے پاس پہنچا اور اسے خبر دی کہ سلیمان کی کوئی خبر نہیں معلوم ہوئی۔

جبائی کے رویے کے خلاف سلیمان کی شکایت

سلیمان کا لشکر جو کچھ غلہ جمع تھا لے کے واپس ہوا۔ سلیمان مقیم ہو گیا۔ اس نے الجبائی کو کشتیوں کے ساتھ رسد اور غلے کے مقامات دریافت کرنے اور ان کے لانے کی تدبیر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ الجبائی جس علاقے میں پہنچتا، جہاں از قسم غلہ کچھ بھی پاتا اسے جلا دیتا تھا۔ اس فعل نے سلیمان کو ناراض کر دیا۔ اس نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ وہ یہ کہتا تھا کہ یہ غلہ ہمارے دشمنوں کا سامان زندگی ہے۔ لہذا اسے چھوڑنا عقل کی بات نہیں ہے۔

سلیمان نے خبیث کو ایک خط لکھا جس میں الجبائی کی شکایت تھی۔ خبیث کا خط الجبائی کے پاس آیا جس میں اسے سلیمان کی بات سننے اور ماننے اور اس امر کا امتثال کرنے کی اسے ہدایت تھی جو وہ اسے حکم دے۔

اغرتمش کی آمد

سلیمان کے پاس اس مضمون کا خط آیا کہ اغرتمش اور خشیش سوار و پیادہ اور چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آئے ہیں کہ سلیمان سے لڑیں۔ سلیمان بہت ہی گھبرایا اور الجبائی کو ان دونوں کا حال دریافت کرنے بھیجا۔ خود ان دونوں کے مقابلے کی تیاری کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ الجبائی اس کے پاس بھاگتا ہوا آیا اور خبر دی کہ وہ دونوں باب طیح آ گئے۔ یہ اس وقت سلیمان کے لشکر سے نصف فرسخ کے فاصلے پر تھا اس نے اسے پلٹنے اور اس لشکر کا رخ معلوم کرنے کے لئے حکم دیا یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے۔

زنجی لشکر کی پوشیدگی

الجبائی کو روانہ کر کے سلیمان ایک سطح پر چڑھ گیا اور وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے دیکھنے لگا۔ لشکر کو آتے ہوئے دیکھا تو فوراً اُترا۔ نہر طہیثا کو عبور کیا اور پیادہ روانہ ہوا۔ زنجی سرداروں اور اُن کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت ساتھ ہو گئی یہاں تک کہ باب طبخ میں آگئے۔ اُس نے اغرتمش کو پیچھے چھوڑا، اُنھوں نے اُس کے لشکر تک پہنچنے کی خوب کوشش کی، اُس شخص کو جسے اپنے لشکر پر نائب بنایا تھا، یہ حکم دیا تھا کہ کسی زنجی کو اغرتمش کے لشکر والوں میں سے کسی پر ظاہر نہ ہونے دے، جہاں تک ہو سکے چھپائیں یہاں تک کہ وہ نہر میں داخل ہوں۔ جب نقارۂ جنگ کی آواز سنیں تو نکل کر اُن پر حملہ کر دیں۔

خشیش کا قتل | اغرتمش اپنے لشکر کے ساتھ آیا یہاں تک کہ اُس کے اور لشکر کے درمیان سوائے اُس نہر کے کچھ حائل نہ تھا جو طہیثا سے نکلی ہے اور جس کا نام جادرۂ بنی مروان ہے۔ الجبائی کشتیوں میں بھاگا یہاں تک کہ طہیثا گیا۔ اس نے اپنی کشتیوں کو وہیں چھوڑا اور پیادہ سلیمان کے لشکر کی طرف لوٹا۔ اس سے سلیمان کے لشکر کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی۔ وہ لوگ ایاد سبا میں منتشر ہو گئے۔ اُن میں سے ایک قلیل جماعت کھڑی ہوئی جس میں ایک زنجی سردار تھا جس کا نام ابو الندار تھا۔ اُنھوں نے اُن کا مقابلہ کیا اُن سے جنگ کی اور اُنھیں لشکر میں گھسنے سے روک دیا۔ سلیمان نے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ زنجیوں نے اپنے ڈھول بجا کر اپنے آپ کو اُن کی جانب عبور کرنے کے لئے پانی میں ڈال دیا۔ اغرتمش کے ساتھی بھاگے اور اُن پر اُن زنجیوں نے حملہ کیا جو طہیثا میں تھے۔ اُن میں خوب تیغ زنی کی۔ خشیش ایک ابلق گھوڑے پر سوار اپنے لشکر کی طرف پلٹنے کے ارادے سے آیا۔ زنجیوں نے روک کے پچھاڑ دیا۔ اُن کی تلواریں اُس پر پڑنے لگیں۔ قتل ہو گیا اور اُس کا سر سلیمان کے پاس پہنچایا گیا۔ خشیش نے جب وہ لوگ اُس پر ٹوٹ پڑے تو کہا کہ میں خشیش ہوں، مجھے قتل نہ کرو۔ اپنے صاحب کے پاس لے چلو۔ مگر اُنھوں نے اس کی بات نہ سُنی۔ اغرتمش بھاگا۔ آخری صف میں تھا، اپنے آپ کو زمین پر ڈال دیا۔ ایک گھوڑے پر سوار ہو کے چلا۔ زنجیوں نے اُس کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ لشکر میں پہنچ گئے، اور اُن کشتیوں پر کامیاب ہو گئے جو خشیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ تھیں۔

وہ لوگ جنھوں نے پشت پھیرنے والے لشکر کا تعاقب کیا ان کشتیوں پر کامیاب ہوئے جو اغرتمش کے ساتھ تھیں جن میں مال تھا۔ جب یہ خبر اغرتمش کو پہنچی تو وہ دوبارہ پلٹا یہاں تک کہ اُس نے اُنھیں ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔

خشیش کے سر کی تشہیر

سلیمان اپنے لشکر کی جانب اس حالت میں لوٹا کہ وہ لوٹ کے مال سے بھرا اور گھوڑوں پر سامان لدا ہوا تھا۔ اس جنگ کی اور اُس سے جو کچھ اس میں ہوا تھا اُس کی خبر خبیث کو لکھی۔ اُس کے پاس خشیش کا سر اور اُس کی مہر روانہ کی اور اُن کشتیوں کو جو اُس نے لی تھیں اپنے لشکر میں رکھا۔ جب سلیمان کا خط اور خشیش کا سر پہنچا تو وہ اُس کے لشکر میں گھمایا گیا اور ایک دن لٹکایا گیا۔ پھر اُسے علی بن ابان کے پاس روانہ کر دیا جو اس زمانے میں الاہواز کے نواح میں مقیم تھا۔ اور اُسے وہاں لٹکانے کا حکم دیا۔ سلیمان اس طرح الحوانیت کے علاقے کی جانب نکلا کہ الجبائی اور زنجی سرداروں کی ایک جماعت بھی اُس کے ساتھ تھی۔ اتفاق سے وہاں تیرہ کشتیاں ملیں جو ابو عون وصیف ترک کے بھائی ابو تمیم کے ہمراہ تھیں۔ ان لوگوں نے جنگ کی۔ وہ مقتول ہوا اور ڈوب گیا۔ اُنھوں نے گیارہ کشتیاں چھین لیں۔

متفرق واقعات

محمد بن الحسن نے کہا یہ تو محمد بن عثمان العباوانی کی خبر ہے لیکن حباش کا گمان یہ ہے کہ وہ کشتیاں جو ابو تمیم کے ساتھ تھیں آٹھ تھیں۔ اُن میں سے دو کشتیاں بچ گئیں جو پیچھے تھیں۔

سلیمان کو ہتھیار اور لوٹ کا مال ملا۔ جو لشکر اُن کشتیوں میں تھا اُن میں سے اکثر پر حملہ کیا۔ سلیمان اپنے لشکر میں واپس آیا۔ ابو تمیم اور اُس کے ساتھیوں کے قتل کا حال خبیث کو لکھ دیا، اور کشتیوں کو اپنے لشکر میں روک لیا۔

اسی سال ابن زیدویہ نے الطیب پر حملہ کر کے اُسے لوٹ لیا۔

اسی سال علی بن محمد بن ابی الشوارب کو محکمۂ قضاء کا حاکم بنایا گیا۔

اسی سال جب کہ اس کے دو دن باقی تھے الحسین بن طاہر بن عبد اللہ بن طاہر بغداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکلا اور الجبل گیا۔

اسی سال الصلابی مرگیا اور کینلغ کو رے کا والی بنایا گیا۔

اسی سال ربیع الآخر میں صالح بن علی بن یعقوب بن المنصور مرگیا اور اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کی جانب شرقی کا قضاء کا والی بنایا گیا۔ اُس کے لئے دونوں جانب کی قضاء جمع ہوگئی۔

اسی سال محمد بن عتاب بن عتاب قتل کردیا گیا جو السیبین کا والی بنایا گیا تھا۔ وہاں جارہا تھا کہ اعراب نے قتل کردیا۔

۱۵ رمضان کو موسیٰ بن بغا الرقہ جانے کے لئے الانبار گیا۔

اسی سال القطان مفلح کا ساتھی بھی قتل کیا گیا جو موصل میں خراج پر عامل تھا وہاں سے واپس ہوا تو راستے میں قتل کردیا گیا۔

اسی سال رمضان بن علی بن الحسین بن داؤد کاتب احمد بن سہل اللطفی نے کفتمر کو طریق مکہ کا عہدہ دیا۔

اسی سال عطر والوں اور قصائیوں کے درمیان یوم الترویہ سے ایک دن قبل (یعنی ذی الحجہ کو) قتال ہوا، یہاں تک کہ لوگوں کو حج کے باطل ہوجانے کا خوف ہوا۔ پھر وہ باز آگئے تاکہ لوگ حج کرلیں۔ اُن میں سے سترہ آدمی مقتول ہوئے تھے۔

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس پر غالب آگیا اور ابن واصل بھاگ گیا۔

احمد بن لیثویہ اور زنجیوں کی جنگ

اسی سال زنجیوں اور احمد بن لیثویہ کے درمیان جنگ ہوئی اُس نے اُن میں سے مخلوق کثیر کو قتل کردیا اور ابو داؤد معاش کو گرفتار کرلیا جو اُن کے ساتھ گیا تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ مسرور البلخی نے احمد بن لیثویہ کو کورالاہواز کے نواح میں روانہ کیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو السوس میں اُترا، اور اُس کمینے نے محمد بن عبیداللہ بن خاقان مرو الکردی کو کورالاہواز سپرد کیا تھا۔ محمد بن عبیداللہ نے قائد الزنج کو لکھا جس میں اپنی طرف آنے کی خواہش کی تھی۔ شروع ہی سے اُس سے خط و کتابت تھی۔ اُس نے اُسے یہ وہم دلایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ کورالاہواز کی حفاظت کرے گا اور اس کمینے کی مدارات کرے گا۔ یہاں تک کہ وہاں اُس کا معاملہ مکمل ہو جائے۔ خبیث نے اس بات کو اس شرط پہ قبول کیا کہ علی بن ابان اُس کا متولی ہو۔ اور محمد بن عبید اللہ اُس پہ اُس کا نائب ہو۔ محمد بن عبید اللہ نے اسے قبول کر لیا۔ علی بن ابان نے اپنے بھائی الخلیل بن ابان کو زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ روانہ کیا۔ محمد بن عبید اللہ نے ابو داؤد بد معاش سے اُن کی مدد کی۔ وہ لوگ السوس کی جانب روانہ ہوئے، مگر وہاں تک پہنچے نہ تھے کہ انھیں ابن لیثویہ نے اور ان شاہی آدمیوں نے جو اُس کے ہمراہ تھے وہاں سے دفع کر دیا۔ وہ وہاں سے شکست کھا کے واپس ہوئے۔ قتل عظیم ہوا اور اُن کی جماعت گرفتار ہو گئی۔

محمد بن عبید اللہ اور علی بن ابان کا اتحاد

احمد بن لیثویہ روانہ ہو کے چندی سابور میں اُترا۔ علی بن ابان الاہواز سے، احمد بن لیثویہ کے خلاف محمد بن عبید اللہ کی مدد کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ محمد بن عبید اللہ کردوں اور بد معاشوں کی ایک جماعت کے ساتھ اُسے ملا۔ قریب ہوئے تو دونوں مل کے روانہ ہوئے۔ ایک تو مسرقان کے اس طرف سے چلا۔ دوسرا دوسری طرف سے۔ محمد بن عبید اللہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو تین سواروں کے ہمراہ روانہ کیا۔ وہ علی بن ابان سے مل گیا۔ علی بن ابان اور محمد بن عبید اللہ روانہ ہو کے عسکر مکرم پہنچے۔ محمد بن عبید اللہ تنہا علی بن ابان کے پاس گیا۔ دونوں ملے۔ باتیں کیں۔ محمد اپنے لشکر واپس آ گیا۔ علی بن ابان کے پاس اس نے القاسم بن علی اور کردوں کے رئیسوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام حازم تھا اور کمینے کے ساتھیوں میں سے ایک بوڑھے کو جس کا عرف الطالقانی تھا روانہ کیا۔ وہ لوگ علی کے پاس آئے، اُسے سلام کیا۔ محمد اور علی اُلفت پہ قائم رہے یہاں تک کہ علی فارس کے پُل پہ آیا اور محمد بن عبید اللہ تُستر۔

علی بن ابان کی روانگی اہواز

احمد بن لیثویہ کو علی بن ابان اور محمد بن عبید اللہ کے اُس کی جنگ پر آپس میں مددگار ہونے کی خبر پہنچی تو وہ جندی سابور سے نکل کے السوس روانہ ہو گیا۔ فارس کے پل پہ علی کی آمد جمعہ کے روز ہوئی۔ محمد بن عبید اللہ نے یہ وعدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا کہ اُس دن خطیب خطبہ پڑھے گا تو تستر کے منبر پر اُس کے اور قائد الزنج کے لئے دعا کرے گا۔ علی اس کے انتظار میں ٹھیر گیا۔ بہبوذ بن عبد الوہاب کو اُس نے جمعہ میں حاضر ہونے اور اُس کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا تو خطیب کھڑا ہوا، اور اُس نے المعتمد اور مکیتہ اور محمد بن عبید اللہ کے لئے دعا کی۔ بہبوذ یہ خبر لے کے علی کے پاس پلٹا تو علی اُسی وقت کھڑا ہو گیا۔ اور سوار ہو کے اپنے ساتھیوں کو الاہواز کی واپسی کا حکم دیا۔ اُنھیں اپنے آگے کیا اور اُن کے ہمراہ اپنے بھتیجے محمد بن صالح اور محمد بن یحییٰ الکرمانی کو روانہ کیا، جو اُس کا نائب و کاتب تھا۔ وہ ٹھیرا رہا۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ گذر گئے تو اُس نے اُس پُل کو توڑ دیا جو وہاں تھا تاکہ لشکر اُس کا پیچھا نہ کرے۔

ابو داؤد کی گرفتاری

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں علی کے اُن ساتھیوں میں سے تھا جو آگے واپس ہوئے تھے۔ لشکر اسی رات کو نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ وہ فجر کے وقت تک عسکر مکرم پہنچ گئے۔ وہ مقام خبیث کی صلح میں داخل تھا۔ مگر اس کے ساتھیوں نے بدعہدی کی۔ عسکر مکرم کے ساتھ جنگ کی، اور لوٹ کا مال حاصل کیا۔ علی بن ابان اپنے ساتھیوں کے پیچھے پہنچا تو اس حادثے سے آگاہ ہوا، مگر کچھ تلافی نہ کر سکا۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ الاہواز پہنچا۔ جب احمد بن لیثویہ کو علی کے واپس ہونے کی خبر پہنچی تو وہ پلٹ کے تستر آیا اور محمد بن عبید اللہ اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ کی محمد بھاگا اور ابو داؤد بدمعاش اُس کے ہاتھ لگ گیا۔ جسے بارگاہ خلافت میں روانہ کر دیا۔ احمد بن لیثویہ تستر میں ٹھیر گیا۔

احمد بن لیثویہ اور علی بن ابان کی جنگ

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے الفضل بن حدی الدارمی نے بیان کیا جو قائد الزنج کے اُن ساتھیوں میں سے ایک تھا کہ محمد بن ابان برادر علی بن ابان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اُس نے کہا کہ جب احمد بن لیثویہ تستر میں ٹھیر گیا تو علی بن ابان اُس کی طرف مع اپنے لشکر کے نکل کے اس گاؤں میں اُترا جو بر نجان کہلاتا ہے۔ مخبروں کو روانہ کیا کہ خبر لائیں یہ خبر ملی کہ ابن لیثویہ آ رہا ہے اور اُس کے لشکر کا ابتدائی حصہ اُس گاؤں تک پہنچ گیا ہے جو قریۃ البابلیین مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابان روانہ ہوا۔ اپنے ساتھیوں کو خوش خبری دے رہا تھا۔ اُن سے فتح کا وعدہ کر رہا تھا کہ خبیث نے یہی بشارت دی ہے۔ جب قریۃ البابلیین پہنچا تو اُسے ابن لیثویہ اپنے لشکر کے ساتھ ملا جو تقریباً چار سو سوار تھے۔ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ اُن کے پاس لشکر کی مدد آ گئی جس سے شاہی لشکر زیادہ ہو گیا۔ اعراب کی اس ایک جماعت نے جو علی بن ابان کے ساتھ تھے ابن لیثویہ سے امن مانگ لیا۔ علی بن ابان کا لشکر بھاگ گیا۔ پیادوں کی ایک چھوٹی جماعت رہ گئی کہ جن میں سے اکثر منتشر ہو گئے۔ دونوں فریق میں شدت سے قتال ہونے لگا۔

علی بن ابان کی شکست و فرار

علی بن ابان سواری سے اُتر پڑا۔ اور اپنے آپ پیادہ ہو کے قتال کرنے لگا۔ اُس کے آگے ایک غلام تھا جس کا نام فتح اور عرف غلام ابی الحمید تھا۔ وہ بھی علی کے ساتھ قتال کرنے لگا۔ علی کو ابو نصر سلہب اور بدر الرومی عرف الشعرانی نے دیکھ لیا۔ اُن دونوں نے اُسے پہچان کے لوگوں کو اُس سے ڈرایا۔ وہ پلٹ کر بھاگا یہاں تک کہ المسرقان میں پناہ لی اور اپنے آپ کو اس میں ڈال دیا۔ فتح بھی اس کے پیچھے ہو گیا۔ اُس نے بھی اپنے آپ کو اُس کے ساتھ ڈال دیا چنانچہ فتح غرق ہو گیا اور علی بن ابان نصر الرومی سے مل گیا۔ اُس نے اُسے پانی سے بچا کے ایک کشتی میں ڈال دیا۔ علی کے ایک تیر پنڈلی میں لگا تھا۔ وہ شکست اُٹھا کے واپس ہوا۔ زنجیوں کے بڑے بڑے شجاعوں اور بہادروں میں سے ایک بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔

امیر حج الفضل بن اسحاق

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن العباس بن محمد نے لوگوں کو لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۳ھ کے واقعات

متفرق واقعات

اس سال کا ایک اہم واقعہ یعقوب بن اللیث کے ساتھی مزید بن المنتری کا محمد بن واصل پر فتح مند ہونا اور اُسے قیدی بنا کے گرفتار کر لینا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال موسیٰ دالجویہ اور اعراب کے درمیان الانبار کے علاقے میں وہ جنگ ہوئی جس میں انھوں نے اُسے بھگا دیا اور شکست دے دی۔ ابو احمد نے اپنے بیٹے احمد کو اپنے سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ اُن اعراب کی تلاش میں روانہ کیا جنھوں نے موسیٰ دالجویہ کو شکست دی تھی۔

اسی سال الدیرانی نے ابن اوس پر شبخون مارا۔ اُس کے گروہ کو منتشر کر دیا۔ لشکر کو لوٹ لیا۔ ابن اوس بج کے واسط کی طرف چلا گیا۔

اسی سال موصل کے راستے میں ایک فرغانی ظاہر جس نے راستے میں ڈاکہ ڈالا۔ آخر گرفتار ہوا اور قتل کر دیا گیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس سے آیا۔ جب تو بند جان پہنچا تو احمد بن لیثویہ تستر سے واپس ہوا۔

اسی سال یعقوب الاہواز گیا۔ ابن لیثویہ کے تستر سے روانہ ہونے کے قبل علی بن ابان کے بھائی کے ساتھ اُس کی ایک جنگ ہوئی تھی جس میں اُسے زنجیوں کی جماعت کثیر پر فتح ہوئی تھی۔

ابن لیثویہ اور الخلیل بن ابان کی جنگ

علی بن ابان سے مذکور ہے کہ ابن لیثویہ نے جب اُسے قریہ باہلہ کی جنگ میں شکست دی تو اس پر جو مصیبت آنی تھی آئی۔ الاہواز اس طرح پہنچا کہ وہاں اُس نے قیام نہیں کیا اور اپنے ساتھی قائد الزنج کے لشکر چلا گیا۔ جو زخم اُس کے لگے تھے اُن کا علاج کیا یہاں تک کہ اچھا ہو گیا۔ دوبارہ الاہواز کی طرف لوٹا اور اپنے بھائی الخلیل بن ابان اور بھتیجے محمد بن صالح عرف ابو سہل کو بڑے بھاری لشکر کے ساتھ ابن لیثویہ کی طرف روانہ کیا، جو اس زمانے میں عسکر مکرم میں مقیم تھا۔ وہ دونوں ان لوگوں کے ہمراہ جو اُن کے ساتھ روانہ ہوئے ابن لیثویہ نے عسکر مکرم سے ایک فرسخ پر ان کا مقابلہ کیا۔ دونوں لشکر مل گئے۔ ابن لیثویہ نے ایک لشکر کو پوشیدہ کر دیا تھا۔ جب اچھی طرح قتال ہونے لگا تو ابن لیثویہ دیدہ و دانستہ پیچھے ہٹا، زنجیوں نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پوشیدہ لشکر سے بڑھ گئے۔ وہ اُن کے پیچھے سے نکلا وہ لوگ بھاگے اور منتشر ہو گئے ابن لیثویہ اُن پر ٹوٹ پڑا اور وہ شکست کھا کے پلٹے۔ ابن لیثویہ ان سروں کو لے کے جو اسے ملے تستر واپس آیا۔ علی بن ابان نے انکلویہ المسرقان کے ایک بارانی گڑھے کی جانب احمد بن لیثویہ کے مقابلے کو بھیجا۔ تیس سوار روانہ کئے جو بہادروں میں سے تھے۔ الخلیل بن ابان کو ان لیثویہ کے ساتھیوں کا اس گڑھے کی طرف جانا معلوم ہوا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان کے لئے پوشیدہ ہو گیا۔ جب وہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو اُن پر نکل آیا۔ کوئی اُن میں سے نہ بچا۔ آخر تک سب قتل کر دئے گئے۔ اُن کے سر علی بن ابان کے پاس بھیجے گئے جو الاہواز میں تھا۔ اُس نے اُنھیں خلیفہ کے پاس روانہ کر دیا۔ اس وقت وہ کمینہ الاہواز آیا اور ابن لیثویہ وہاں سے بھاگا۔

علی بن ابان اور الحصن بن العنبر کی جنگ

مذکور ہے کہ یعقوب اللیث جب جندی سابور پہنچا تو وہاں اُتر گیا۔ اس علاقے سے وہ سب لوگ چل دئے، جو خلافت کی جانب سے مامور تھے۔ یعقوب نے اپنی جانب سے ایک شخص کو جس کا نام الحصن بن العنبر تھا الاہواز بھیجا۔ جب وہ اُس کے قریب پہنچا تو وہاں سے قائد الزنج کا ساتھی علی بن ابان نکل کے نہر السدرہ میں اُترا اور حصن الاہواز میں داخل ہو کے وہاں ٹھیر گیا۔ اُس کے ساتھی اور علی بن ابان کے ساتھی ایک ایک کو لوٹنے لگے اُن میں سے ہر فریق کو اپنے ساتھی سے مصیبت پہنچتی تھی۔ یہاں تک کہ علی بن ابان تیار ہو کے الاہواز روانہ ہوا۔ اُس نے الحصن اور اُس کے ساتھیوں سے نہایت شدید جنگ کی، جس میں یعقوب کے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر قتل کر دی گئی۔ گھوڑے اور بہت سا مال غنیمت ملا۔ اور الحصن اور اُس کے ساتھی عسکر مکرم بھاگ گئے۔ علی الاہواز میں ٹھیر گیا۔ جو کچھ وہاں تھا سب لوٹ لیا۔ وہاں سے نہر السدرہ واپس آیا۔ اور بہبوذ کو خط لکھا جس میں اُسے اُس شخص سے جنگ کرنے کا حکم تھا جو کمینے کے کرد ساتھیوں میں سے دورق میں مقیم تھا۔ بہبوذ نے اُس سے جنگ کی۔ اس کے آدمیوں کو قتل کیا۔ اُسے قید کر لیا۔ پھر اُس پر احسان کر کے رہا کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابان اور یعقوب کی مشروط مصالحت

علی کو یعقوب کے اپنی جانب آنے کی توقع تھی مگر وہ نہیں آیا۔ اُس نے الحسن بن العنبر کی اُس کے بھائی العقیل بن عنبر سے مدد کی دونوں کو خبیث کے ساتھیوں کی جنگ سے رکنے کا اور الاہواز میں محض مقیم رہنے کا حکم دیا۔ علی بن آبان کو مصالحت کا خط لکھا کہ اس کے ساتھیوں کو الاہواز میں ٹھیرنے دے۔ علی نے شرط کی کہ وہاں جو سامان رسد اور غلہ ہے کمینہ اس قلعے کے منتقل کرنے سے علٰحدہ رہے گا۔ علی کمینے کے لئے اس چارے کے منتقل کرنے سے علٰحدہ رہے گا جو الاہواز میں تھا۔ علی نے غلہ منتقل کر دیا اور چارہ چھوڑ دیا۔ دونوں فریق علی کے ساتھی اور کمینے کے ساتھی رک گئے۔

اسی سال مسادر بن عبدالحمید الشاری کی وفات ہوئی۔

عبیداللہ بن یحییٰ کی وفات

اسی سال عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان مرا جو میدان میں یوم جمعہ ۱۰ ذی القعدہ کو اپنے خادم رشیق کی ٹکر سے اپنے گھوڑے سے گرا۔ اُس کی ناک اور کان سے خون جاری ہو گیا۔ گرنے کے تین گھنٹے کے بعد مر گیا۔ ابو احمد بن المتوکل نے اُس کی نماز پڑھائی اور اُس کے جنازے کے ساتھ چلا۔ دوسرے دن الحسن بن مخلد کو وزیر بنایا گیا۔ ۲۷ ذی القعدہ کو موسیٰ بن بغا سامرا آیا۔ الحسن بن مخلد بغداد بھاگ گیا۔ اُس کے بجائے ۹ ذی الحجہ کو سلیمان بن وہب کو وزیر بنایا گیا۔ عبیداللہ بن سلیمان کو المقوض اور الموفق کے کاتبوں کا والی بنایا گیا باوجودیکہ وہ موسیٰ بن بغا کے کاتبوں کا بھی والی تھا۔ عبیداللہ بن یحییٰ کا مکان کیخلغ کو دے دیا گیا۔

الحسین بن طاہر کا نیشاپور سے اخراج

اسی سال شرکب کے بھائی نے الحسین بن طاہر کو نیشاپور سے نکال دیا۔ اُس پر غالب آ گیا اور وہاں کے باشندوں کو اپنا ایک تہائی مال دینے پر مجبور کیا۔ الحسین مرو چلا گیا۔ وہیں خوارزم شاہ کا بھائی تھا جو محمد بن طاہر کے لئے دعا کرتا تھا۔

اسی سال صقلبیوں نے لؤلؤہ کو سرکشوں کے حوالے کر دیا۔

امیر حج الفضل بن اسحاق

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۴ھ کے واقعات

موسیٰ بن بغا کی وفات

کمینہ یعقوب کا لشکر الصیمرہ پہنچا۔ میمنہ کو گرفتار کر لیا اور قید کر کے اُس کے پاس پہنچا دیا۔ وہیں وہ مر گیا۔ ۱۱ محرم کو ابو احمد نے کہ اُس کے ساتھ موسیٰ بن بغا بھی تھا القائم میں چھاؤنی قائم کی۔ المعتمد نے دونوں کی مشایعت کی۔ ۲ صفر کو دونوں سامرا سے روانہ ہوئے۔ موسیٰ بن بغا مر گیا اور سامرا میں دفن کیا گیا۔

اسی سال ماہ ربیع الاول میں قبیحہ والدۂ المعتز کا انتقال ہوا۔

اسی سال ابن الدیرانی الدینور گیا۔ اور ابن عیاض اور دلف بن ابی دلف اُس کے خلاف آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے۔ ان دونوں نے اُسے شکست دی۔ اُس کا مال و جائداد لے لیا اور وہ ہزیمت اٹھا کے حلوان لوٹ آیا۔

عبداللہ بن رشید کی شکست و گرفتاری

اسی سال روم نے عبداللہ بن رشید بن کاؤس کو قید کر لیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ عبداللہ چار ہزار باشندگان سرحد شامی کے ساتھ ارض روم میں داخل ہوا۔ مسلمانوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور سفر سے واپس ہوئے۔ البذندون سے کوچ کیا تو اس پر بطریق سلوقیہ اور بطریق قذذیہ اور بطریق قرہ اور کوکب اور خرشنہ نے حملہ کر کے محاصرہ کر لیا۔ مسلمان اُتر پڑے۔ گھوڑوں کے پاؤں توڑ دیئے اور قتال کیا۔ سوائے پانچ یا چھ سو کے سب قتل کر دیئے گئے۔ پانچ چھ سو بھی وہ تھے جنھوں نے اپنے گھوڑوں کی پسلیوں پر کوڑے مارے اور نکل گئے۔ روم نے جسے قتل کیا اُسے قتل کیا۔ عبداللہ بن رشید کو کہ چند زخم لگے تھے قید کر کے لؤلؤہ لے گئے پھر ڈاک پر بادشاہ کے پاس بھیجا۔

امارت واسط پر محمد المولد کا تقرر

اسی سال محمد المولد کو واسط کا والی بنایا گیا۔ سلیمان بن جامع نے اس سے جنگ کی۔ قائد الزنج کی جانب سے وہ اس علاقے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصل والی تھا۔ اُس نے اُسے شکست دے کے واسط سے نکال دیا اور خود داخل ہو گیا۔

سلیمان بن جامع کی صاحب الزنج سے درخواست

اس کا سبب یہ ہوا کہ سلیمان بن جامع نے جو قائد الزنج کی جانب سے الحوانیت اور البطائح کے نواح میں بھیجا گیا تھا۔ جب جعلان ترک کو کہ شاہی افسر تھا بھگا دیا۔ اغرتمش سے جنگ کی جس سے اُس کے لشکر کو بھی شکست ہوئی۔ خشیش کو قتل کر دیا۔ اور جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ تو قائد الزنج کو ایک خط لکھا جس میں حاضری کی اجازت چاہی کہ کچھ زمانہ اُس کے ساتھ گذارے اور اپنے گھر کے کام کاج درست کر سکے۔ خط روانہ کر چکا تو احمد بن مہدی الجبائی نے لشکر البخاری کی طرف چلنے کا مشورہ دیا جو اُس زمانے میں بردواد میں مقیم تھا۔ اُس نے اُسے قبول کر لیا بردواد روانہ ہو گیا۔ ایک موضع میں اکرمہر تھا۔ یہ موضع لشکر تکین سے پانچ فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ یہاں آیا تو الجبائی نے سلیمان سے کہا کہ رائے یہ ہے کہ تو اسی جگہ قیام کرے۔ میں کشتیوں کے ساتھ روانہ ہوں۔ قوم کو تیرے پاس کھینچ لاؤں، اُنھیں مشقت میں ڈالوں۔ وہ تیرے پاس آئیں گے۔ تھکے ہوئے ہوں گے۔ تجھے ان پر کامیابی ہوگی۔ سلیمان نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے اپنے سوار و پیادہ لشکر کو اُسی موضع میں تیار کیا اور صبح سویرے احمد بن مہدی کشتیوں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ لشکر تکین میں آیا، اور اُس سے ایک گھنٹے تک قتال کیا۔

جنگ واسط

تکین نے اپنے پیادہ و سوار کو تیار کیا۔ الجبائی پسپا ہو گیا۔ ایک غلام کو سلیمان کے پاس روانہ کیا کہ تکین کے ساتھی اُس پر مع اپنے لشکر کے وارد ہیں۔ قاصد سلیمان سے ملا جو الجبائی کے نشان قدم پر آ رہا تھا۔ خبر میں دیر لگی۔ اُس نے لشکر واپس کر دیا۔ دوسرا قاصد بھی وہی خبر لے کے آیا۔

جب سلیمان اپنے لشکر پلٹ آیا تو اُس نے ثعلب بن حفص البحرانی اور ایک زنجی قائد کو جس کا نام منین تھا، مع ایک جماعت کے روانہ کیا۔ دونوں کو اس صحرا میں پوشیدہ کر دیا جو لشکر تکین کے میسرہ کے متصل تھا۔ حکم دیا کہ جب تکین کا لشکر آگے بڑھ جائے تو وہ اُن کی پشت سے نکلیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجبائی کو یہ معلوم ہو گیا کہ سلیمان نے ان کے مقابلے کے لئے اپنا لشکر مضبوط کر دیا ہے اور کمین کا حکم دیا ہے۔ اُس نے اپنی آواز بلند کی کہ کمین کے ساتھی سنیں اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگوں نے مجھے دھوکا دیا۔ ہلاک کر دیا۔ میں نے تو یہ حکم دیا تھا کہ اس مقام میں داخل نہ ہونا۔ مگر تم نے نہ مانا۔ اب ہمیں اپنی نجات نظر نہیں آتی یہ آواز سن کے کمین کے ساتھیوں کو لالچ آیا۔ اس کی تلاش میں اُنھوں نے خوب کوشش کی اور پکارنے لگے کہ "بلبل قفس میں ہے"۔

الجبائی نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ وہ لوگ تیر اندازی کرتے ہوئے اس کے پیچھے ہو گئے، یہاں تک کہ پوشیدہ لشکر سے گذر کے سلیمان کے لشکر کے قریب ہو گئے۔ وہ اپنے لشکر اور ساتھیوں کے ہمراہ ایسی پناہ میں تھا جیسی دیواروں کے پیچھے ہوتی ہے سلیمان بڑھا اور اس لشکر سے مل گیا۔ پوشیدہ لشکر اُس کے لشکر کے پیچھے سے نکلا۔ الجبائی نے اپنی کشتیوں کو اُن لوگوں پر نکلنے کا حکم دیا جو نہر میں تھے۔ ہر طریقے سے ہزیمت ہوئی زنجی ان کشتیوں میں اس طرح سوار ہو گئے کہ انھیں قتل کرتے اور لوٹ رہے تھے۔ اسی حالت میں اُنھوں نے تقریباً تین فرسخ راہ قطع کر لی تو سلیمان کھڑا ہو گیا اور الجبائی سے کہا کہ ہم لوٹ چلیں کیونکہ ہم نے مال غنیمت بھی پا لیا اور سلامت بھی رہے۔ اور سلامتی ہر شے سے افضل ہے۔ الجبائی نے کہا ہرگز نہیں۔ ہم نے اُن کے دلوں کو کھینچا ہے۔ ہمارا حیلہ اُن میں شائع ہو گیا۔ عقل کی بات یہ ہے کہ اس شب میں اُن پر حملہ کریں۔ شاید ہم اُنھیں اُن کے لشکر سے ہٹا دیں اور اُن کی جماعت کو پارہ پارہ کر دیں۔

سلیمان کا تکین پر حملہ

سلیمان نے الجبائی کی رائے کے مطابق لشکر تکین کو گیا۔ مغرب کے وقت اُس کے پاس پہنچ کے حملہ کیا۔ تکین مع اپنے ساتھیوں کے کھڑا ہوا اور نہایت شدید قتال کیا۔ سلیمان اور اُس کے ساتھی اُس سے پوشیدہ ہو گئے۔ پھر سلیمان ٹھیر گیا اور اپنے ساتھیوں کو تیار کیا۔ شبل کو ایک جماعت کے ساتھ صحرا کی جانب روانہ کیا اور اس کے ساتھ پیادہ لشکر کی ایک جماعت کو شامل کر دیا۔ الجبائی کو حکم دیا تو وہ بیچ نہر میں کشتیوں میں روانہ ہوا۔ خود اپنے سوار و پیادہ ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ساتھیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے گیا۔ یہاں تک کہ تکین کے پاس آیا۔ اُسے کسی کی خبر نہ ہوئی اور وہ سب کے سب ظاہر ہو گئے۔ اپنا لشکر چھوڑ دیا۔ جو کچھ پایا سب لوٹ لیا اور لشکر کو جلا دیا۔ جو غنیمت اُسے ملی وہ سب لے کے اپنی چھاؤنی واپس آیا۔ وہاں خبیث کا خط پایا جو اُسے اُس کے مکان آنے کی اجازت کے بارے میں وارد ہوا تھا۔ اُس نے البجائی کو نائب بنایا۔ اُن جھنڈوں کو جو اُسے تکین کے لشکر سے ملے تھے اور ان کشتیوں کو جو اُس نے ابوتمیم اور خشیش اور تکین سے لی تھیں ساتھ لے کے خبیث کے لشکر میں پہنچ گیا۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ ۲۶۴ھ کا ہے +

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

ضعفِ خلافت

۲۶۴ھ کے واقعات

جعلان کا کشتیوں پر قبضہ

جب سلیمان بن جامع تکین کے ساتھ جنگ کر کے صاحب الزنج کے پاس روانہ ہوا تو یحییٰ بن الخلف الجبائی کشتیوں میں اُس لشکر کے ساتھ جسے سلیمان اُس کے ساتھ چھوڑ گیا تھا غلّے کی تلاش میں مازروان کی طرف نکلا۔ اُس کے ہمراہ ایک جماعت زنجیوں کی بھی تھی۔ جعلان کے ساتھی اس کے بیچ میں آ گئے۔ کشتیاں گرفتار کر لیں اور اُسے بھگا دیا۔ وہ ہزیمت اُٹھا کے لوٹا۔ طہیثا پہنچا۔ اہل قریہ کے خطوط ملے کہ جب منجور مولیٰ امیر المومنین اور محمد بن علی بن حبیب العسکری کو سلیمان بن جامع سے طہیثا سے غائب ہونے کی خبر پہنچی تو دونوں نے اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے قریہ کا ارادہ کیا۔ وہاں ان ریزی کی اور آگ لگا دی۔ پھر واپس چلے گئے۔ بقیۃ السیف نے بھاگ کر قریہ حجاجیہ میں جان بچائی۔

سلیمان کا محمد بن علی پر حملہ

الجبائی نے سلیمان کو اُن خطوط کی خبر دی اور اُس جعل کا حال لکھا جس میں جعلان نے اُسے پھنسایا تھا۔ قائد الزنج نے نہایت عجلت کے ساتھ سلیمان کو طہیثا روانہ کیا۔ وہ وہاں آیا اور یہ ظاہر کیا کہ جعلان سے لڑنا چاہتا ہے اُس نے اپنا لشکر تیار کیا ہے۔ الجبائی کو کشتیوں میں اپنے آگے روانہ کر دیا ہے۔ اُس کے ساتھ سوار و پیادہ کو کر دیا ہے۔ مازروان آئے اور جعلان کے لشکر کے مقابلے میں ٹھیرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا ہے۔ کہ اپنے گھوڑے ظاہر کرے اور انھیں اس طرح چرائے کہ بعلان کے ساتھی انھیں دیکھیں اور ان پر حملہ نہ کرے۔ اپنے لشکر کے ساتھ سوار ہوا۔ سوائے ان چند اشخاص کے جنھیں اس نے اپنی چھاؤنی میں چھوڑ دیا تھا۔ نالوں میں روانہ ہوا، یہاں تک کہ ان دو نالوں پر نکلا جو الریہ اور العمرقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ محمد بن علی بن حبیب کی طرف گیا جو اس زمانے میں موضع تلمنخار میں تھا۔ اس پر شدید حملہ کر کے بہتوں کو قتل کر دیا۔ بہت سے گھوڑے لے لئے اور کثیر مال غنیمت اکٹھا کیا۔ محمد بن علی کے ایک بھائی کو بھی قتل کر دیا۔ محمد بچ گیا۔

بنی شیبان پر سلیمان کا حملہ

سلیمان لوٹ کے اس جنگل میں پہنچا جو البزاق اور القریہ کے درمیان ہے۔ اس کے پاس بنی شیبان کے سوار آئے۔ تل فنخار میں جن لوگوں پر سلیمان کو مصیبت ڈھائی تھی ان میں بنی شیبان کا ایک سید بھی تھا جسے اس نے قتل کر دیا۔ اس کے چھوٹے بیٹے کو قید کر لیا۔ اس کے گھوڑے کو لے لیا۔ یہ خبر اس کے قبیلے کو پہنچی۔ انھوں نے چار سو سواروں کے ساتھ اس جنگل میں سلیمان کا مقابلہ کیا۔ سلیمان نے جب وہ ابن حبیب کی جانب روانہ ہوا تھا تو اپنے الطف کے نائب عمیر بن عمار کو بلا بھیجا تھا وہ اس کے پاس آ گیا تھا اور اس نے اسے ان راستوں کا علم رکھنے کی وجہ سے رہبر بنایا تھا۔

عمیر بن عمار کا قتل

سلیمان نے بنی شیبان کے گھوڑے دیکھے مگر سوائے عمیر بن عمار کے اپنے تمام ساتھیوں کو آگے روانہ کر چکا تھا۔ خود اکیلا تھا۔ بنو شیبان کو اس پر فتح ہوئی۔ قتل کر دیا اور اس کا سر لے کے واپس ہو گئے۔ یہ خبر خبیث کو پہنچی تو اسے عمیر کا قتل بہت گراں گذرا۔ سلیمان نے وہ سب خبیث کے پاس روانہ کر دیا جو اسے محمد بن علی بن حبیب کے شہر سے ملا تھا۔ یہ اسی سال کے آخر رجب کا واقعہ ہے۔

قریہ حسان کی تاراجی

شعبان میں سلیمان اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہو کے وہ قریۂ حسان میں آیا۔ وہاں اس زمانے میں خلافت کی جانب سے ایک سردار تھا جس کا نام جیش بن حمر تکین تھا۔ اس پر حملہ کیا۔ وہ اس کے مقابلے سے بھاگ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریہ کو فتح کر کے لوٹ لیا۔ اس میں آگ لگا دی۔ گھوڑے لے لئے اور اپنے لشکر کی طرف لوٹ آیا۔

۱۰ شعبان الحوانیت کی طرف نکلا۔ الجبائی کشتیوں میں بزمسادر کی طرف چلا۔ وہاں اس نے ایک میدان بے گیاہ میں گھوڑے پائے کہ جعلان کے سے تھے جس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان کے ذریعے سے نہروان میں آئے۔ وہ خود شکار کو گیا تھا۔ الجبائی نے اس میدان پر حملہ کر دیا۔ انھیں قتل کر ڈالا۔ گھوڑے لے لئے جو بارہ تھے۔ طیبتا لوٹ آیا۔

قتل رماتا میں غارت گری

۲۷ شعبان کو سلیمان قتل رماتا گیا۔ اس پر حملہ کیا۔ باشندے وہاں سے کل گئے جو کچھ وہاں تھا سب لوٹ کھسوٹ کے اپنے لشکر لوٹ آیا۔

سلیمان کی روانگی الجازرہ

۱۰ رمضان کو اس مقام کی طرف روانہ ہوا جو الجازرہ کے نام سے مشہور تھا۔ اس زمانے میں آبا وہاں تھا اور جعلان مازروان میں۔ سلیمان نے نبیث کو اپنے پاس کشتیاں بھیجنے کو لکھا تھا۔ اس نے اس کے پاس دس کشتیاں عبادان کے ایک شخص کے ہمراہ روانہ کیں جس کا نام الصقرین الحسین تھا۔ الصقر جب یہ کشتیاں سلیمان کے پاس لایا تو یہ ظاہر کیا کہ جعلان کا قصد ہے۔ یہ خبریں تیزی کے ساتھ جعلان کو پہنچیں کہ سلیمان اس کے پاس آنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کا ارادہ اپنے لشکر کو روکنے کا تھا مگر جب سلیمان آبا کے مقام سے قریب ہوا تو اس کی طرف جھک گیا۔ اس پر حملہ کر دیا اور اپنے آنے کے متعلق اسے دھوکے میں پایا۔ آخر دھوکے ہی دھوکے میں کامیابی ہوئی چھ کشتیاں پا گیا۔

سلیمان اور جعلان کی جنگ

محمد بن الحسن نے کہا کہ حبابش کہتا تھا کہ آٹھ کشتیاں تھیں جنھیں اس نے اس کے لشکر میں پایا۔ اور ان دو کشتیوں کو جلا دیا جو ساحل پر تھیں۔ اسے گھوڑے اور ہتھیار اور لوٹ کا مال ملا۔ اور اپنے لشکر کی طرف واپس ہو کے ظاہر کیا کہ اس کا قصد تکین بخاری کا ہے۔ الجبائی اور جعفر بن احمد کے ساتھ جو نبیث ملعون کے بیٹے کا ماموں تھا جس کا عرف انکلائی تھا چند کشتیاں تیار کیں۔ جب وہ کشتیاں جعلان کے لشکر پہنچیں تو جعلان نے کشتیوں پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ سلیمان نے خشکی کی جانب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس پر حملہ کر کے جعلان کو الرصافہ تک بھگا دیا۔ اپنی کشتیاں واپس لے لیں۔ اور ستائیس گھوڑوں اور دو گھوڑوں کے بچوں پر اور تین خچروں پر قبضہ کر لیا۔ لوٹ کا مال کثیر اور ہتھیار ملے۔ اور طہیثا واپس آ گیا۔

سلیمان اور جبائی کے قتل کی افواہ

محمد نے کہا کہ جباش کو اس مقام میں تکین کے ذکر سے انکار تھا نہ اُسے تکین میں العباوانی کی خبر معلوم تھی۔ اس نے یہ گمان کیا اُس کا قصد صرف جعلان ہی کا تھا۔ سلیمان کی خبر اُس کے اہل لشکر پر پوشیدہ تھی یہاں تک کہ اُنھوں نے یہ خبر بد مشہور کر دی کہ وہ قتل کر دیا گیا اور اُس کے ساتھ الجبائی بھی ہلاک ہوا۔ لوگ بہت ہی گھبرائے۔ حملۂ جعلان کے متعلق جب ٹھیک خبر ملی۔ اور واقعات معلوم ہوئے تو اُنھیں قرار و سکون ہوا، یہاں تک کہ سلیمان آیا اور جو پیش آیا تھا اُس کا ماجرا خبیث کو لکھا۔ جھنڈے اور ہتھیار روانہ کئے۔

سلیمان کا مطر بن جامع پر حملہ

سلیمان ذی القعدہ میں الرصافہ گیا اور مطر بن جامع پر حملہ کیا جو اُس زمانے میں وہاں مقیم تھا۔ اُسے بہت سا مال غنیمت ملا۔ الرصافہ کو جلا دیا اور اُسے حلال سمجھ لیا۔ جھنڈے خبیث کو روانہ کر دیئے۔ ۵ ذی الحجہ ۲۶۴ھ کو خبیث کے شہر میں اُترا۔ وہاں اس لئے ٹھیر گیا کہ عید کرے اور اپنے مقام میں مقیم ہو۔ مطر بن جامع قریہ الحجاجیہ میں آیا۔ اس پر حملہ کیا۔ باشندوں میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ سلیمان کی جانب سے جو قاضی تھا وہیں کے باشندوں میں سے تھا۔ اُس کا نام سعید بن السید العلوی تھا۔ قاضی صاحب قید کئے گئے اور مع ثعلب بن حفص اور چار ہمراہی سرداروں کے واسطے بھیجے گئے۔ یہ لوگ الحرجلیہ پہنچے جو طہیثا سے ڈھائی فرسخ ہے۔ الجبائی مع سوار و پیادہ مطر کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ چنانچہ وہ الناحیہ آیا۔ مطر کو جو کچھ حاصل کرنا تھا کر چکا تھا۔ الجبائی وہاں سے واپس ہوا اور سلیمان کو یہ خبر لکھی۔

طرناج کا قتل

سلیمان اسی سال ۲۸ ذی الحجہ یوم سہ شنبہ کو آیا۔ جعلان کو واپس کیا گیا۔ احمد بن لیثویہ آیا تو اس نے الشدیدیہ میں قیام کیا۔ سلیمان اُس موضع کی طرف گیا جس کا نام نہرابان تھا۔ وہاں اُسے ابن لیثویہ کا ایک سردار ملا جس کا نام طرناج تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے اُس پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ محمد نے کہا کہ جباش نے کہا کہ جو شخص اس مقام پر قتل کیا گیا وہ بنیک تھا۔ طرماح تو مازدان میں مقتول ہوا ہے۔

سلیمان کا رصافہ پر حملہ

سلیمان بعزم رصافہ روانہ ہوا۔ وہاں اُس زمانے میں مطر بن جامع کا لشکر تھا۔ اُس نے اُس پر حملہ کیا۔ لشکر کو حلال سمجھ لیا، اور سب کو حلال کر ڈالا۔ سات کشتیاں لے لیں۔ اور دو جلا دیں۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الآخر ۲۶۶ھ میں ہوا۔ محمد نے کہا کہ جباش نے کہا کہ یہ واقعہ الشمدیہ میں ہوا اور وہ بھی جس میں اس دن چھ کشتیاں گرفتار کی گئیں۔

سلیمان اور تکین النجاری کی جنگ

سلیمان پانچ کشتیوں میں روانہ ہوا۔ بہادر سرداروں کو ترتیب سے بٹھایا۔ تکین النجاری نے الشمدیہ میں اُس پر حملہ کیا۔ اُس زمانے میں ابن لیثویہ کوفہ و جنبلاء کے نواح میں چلا گیا تھا۔ تکین نے سلیمان پر حملہ کر کے مع اسباب اسلحہ و مقاتلین کے اُس کی سب کشتیاں لے لیں اس جنگ میں سلیمان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ابن لیثویہ الشمدیہ چلا گیا اور ان اطراف کا انتظام کیا یہاں تک کہ ابو احمد نے محمد المولد کو واسط کا والی بنایا۔

محمد نے کہا کہ جباش کہتا تھا کہ ابن لیثویہ جب الشمدیہ آیا تو سلیمان اُس کی جانب روانہ ہوا۔ دو روز تک ٹھیر کر اُس سے جنگ کرتا رہا۔ تیسرے دن سلیمان اُس سے پسپا ہوا۔ ابن لیثویہ نے بہ تعجیل اُس کا تعاقب کیا۔ سلیمان لوٹا۔ اُسے دجانہ پر دواد میں ڈال دیا۔ قریب تھا کہ ڈوب جائے مگر بچ گیا۔ سلیمان کو ابن لیثویہ کے سترہ گھوڑے ملے۔

واسط میں سلیمان کی غارت گری

محمد نے کہا کہ سلیمان نے خبیث کو امداد کے لئے لکھا۔ اُس نے الخلیل بن ابان کو تقریباً پندرہ سو سوار کے ساتھ اُس کے پاس روانہ کیا اُس کے ہمراہ المذوب بھی تھا۔ اس مدد کے آنے کے بعد سلیمان نے محمد المولد پر حملہ کیا۔ محمد بھاگ گیا اور زنجی واسط میں داخل ہو گئے۔ مخلوق کثیر قتل کی گئی۔ اُسے لوٹا اور جلایا گیا جب یہ واقعہ ہوا وہاں کنجور النجاری تھا۔ اُس نے عصر کے وقت تک مدافعت کی۔ اس کے بعد قتل کر دیا گیا۔ اُس دن سلیمان بن جامع کے لشکر کا سردار الخلیل بن ابان اور عبید اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرف المذوب تھا۔ البجائی بڑی کشتیوں میں تھا۔ ابن مہربان زنجی چھوٹی کشتیوں میں۔ سلیمان بن جامع اپنے سرداروں اور ان کے پیادوں کے ساتھ تھا۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی اور اُس کے دونوں بھائی مع اپنے پیادہ و سوار کے سلیمان بن جامع کے ساتھ تھے۔ ساری قوم ایک ہاتھ تھی۔

سلیمان اور الخلیل میں اختلاف

سلیمان بن جامع واسط سے واپس ہوا اور مع تمام لشکر کے جنبلا گیا تاکہ فساد کرے اور ویران کرے۔ اُس کے اور الخلیل کے درمیان اختلاف ہوگیا۔ الخلیل نے یہ واقعہ اپنے بھائی علی بن ابان کو لکھا۔ اُس نے قائد الزنج سے درخواست کی کہ سلیمان کی معیت سے اُس کو معاف کیا جائے۔ الخلیل کو مع علی بن ابان کے ساتھیوں اور اُس کے غلاموں کے خبیث کے شہر واپس آنے کی اجازت دی گئی۔ المذوب مع اعراب کے سلیمان کے ساتھ رہ گیا۔ چند روز (سلیمان) اپنی چھاؤنی میں مقیم رہا۔ پھر نہر الامیر چلا گیا اور وہاں پڑاؤ ڈالا۔ البجائی اور المذوب کو جنبلا روانہ کیا۔ وہ دونوں وہاں تو دن تک مقیم رہے۔ سلیمان نہر الامیر میں پڑاؤ کئے رہا۔ محمد نے کہا کہ حبیش کہتا تھا کہ سلیمان الشدیدیہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

ابن وہب پر عتاب

اسی سال سلیمان بن وہب بغداد سے سامرا کی طرف نکلا۔ الحسن بن وہب بھی اس کے ہمراہ تھا۔ احمد بن الموفق اور مسرور البلخی اور اکثر سرداروں نے اُس کی مشایعت کی۔ سامرا پہنچا تو خلیفہ نے ناخوش ہو کے قید کر دیا۔ بیڑیاں ڈال دیں۔ اس کے اور اُس کے دونوں بیٹے وہب اور ابراہیم کے مکانات لوٹ لئے گئے۔

۲۷ ذی القعدہ کو الحسن بن مخلد کو وزیر بنایا۔

ابن وہب کی رہائی

الموفق بغداد سے روانہ ہوا۔ عبداللہ بن سلیمان بھی ہمرکاب تھا۔ سامرا کے قریب پہنچا تو المعتمد جانب غربی منتقل ہوگیا۔ اور وہاں پڑاؤ کیا۔ ابو احمد الموفق اور اُس کے ساتھی جزیرۃ المؤید میں اُتر گئے۔ دونوں کے درمیان قاصد آمد و رفت کرتے رہے۔ ذی الحجہ کے چند دن گذر گئے تو المعتمد براہ دجلہ چلا گیا اور اُس کا بھائی ابو احمد براہ زلال اُس کے پاس گیا۔ اُس نے ابو احمد اور مسرور البلخی اور کیغلغ اور

01389

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن موسیٰ بن بغا کو خلعت دیا۔ سہ شنبہ ۸ ذی الحجہ کو یوم الترویہ ہوا۔ ابو احمد کے لشکر والے المعتمد کے لشکر میں عبور کر گئے۔ سلیمان بن وہب رہا کر دیا گیا۔

الحسن بن مخلد کا فرار

المعتمد محل واپس آیا۔ الحسن بن مخلد اور احمد بن صالح بن شیرزاد بھاگ گئے۔ المعتمد نے دونوں کے اور ان دونوں کے رشتہ داروں کے مال و متاع پر قبضہ کرنے کو لکھا۔ احمد بن ابی الاصبغ قید کر دیا گیا۔ جو سردار سامرا میں مقیم تھے تکریت بھاگ گئے۔ ابو موسیٰ بن المتوکل پوشیدہ ہو گیا پھر ظاہر ہوا۔ جو سردار تکریت چلے گئے تھے موصل روانہ ہو گئے اور خراج جمع کرنے لگے۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی الکوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

www.KitaboSunnat.com

۲۹۵ھ کے واقعات

عامل جنبلاء پر سلیمان کا حملہ

ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ اس سال احمد بن لیشویہ اور سلیمان بن جامع سردار صاحب الزنج کے درمیان جنبلاء کے نواح میں جنگ ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ سلیمان بن جامع نے صاحب الزنج کو نہر الوہیری کے حال سے خبر دی تھی اور سواد کوفہ بھیجنے کے خرچ کی اجازت چاہی تھی کہ اس میں فاصلہ کم ہے۔ روانگی کے ساتھ ہی اس تمام رسد کی بار برداری کا انتظام کر دے گا جو جنبلاء اور سواد کوفہ میں ہے۔ اس کے انتظام کے لئے غلبیت نے ایک شخص کو روانہ کیا جس کا نام محمد بن یزید البصری تھا۔ سلیمان کو اس کی مالی ضروریات رفع کرنے کو اور جس کام کے لئے وہ روانہ کیا گیا اس سے فارغ ہونے کے وقت تک لشکر میں قیام کرنے کو لکھ دیا۔ سلیمان مع اپنے تمام لشکر کے روانہ ہو کے المشریطیہ میں ایک مہینے کے قریب ٹھیرا رہا۔ نہر میں کام کرنے والے لگا دیئے۔ اسے الصیتی کے نواح سے رسد پہنچتی تھی۔ یہاں تک کہ اس پر ابن لیشویہ نے جو جنبلاء پر ابو احمد کا عامل تھا۔ حملہ کر کے اس کے چودہ سرداروں کو قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق کا قتل عام

محمد بن الحسن نے کہا کہ ابن لیثویہ نے سینتالیس سرداروں کو اور اتنی بڑی مخلوق کو جس کی کثرت کا شمار نہیں ہو سکتا قتل کر دیا۔ لشکر کو حلال کر ڈالا۔ کشتیوں کو جلا دیا جو اُسی نہر میں تھیں جس کے جاری کرنے پر وہ مامور تھا۔ وہ ہزیمت اُٹھا کے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ طہیثا پہنچا۔ وہاں ٹھیر گیا۔ اسی کے بعد الجبائی آیا۔ پھر وہ بڑھا۔ اور موضع برتمرتا میں قیام کیا۔ کشتیوں کے داخل کرنے پر مہربان بن الزنجی کو مامور کیا۔ خلافت نے نصیر کو شامرج کے مقید کر لانے کے لئے روانہ کیا تھا۔ نصیر الزنجی بن مہربان شامرج کو قید کر کے نہر برتمرتا آیا۔ اس سے سات کشتیاں لے لیں مگر چھ کشتیاں الزنجی نے واپس لے لیں۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ جباش انکار کرتا تھا کہ زنجی بن مہربان نے اُن کشتیوں میں سے کوئی واپس نہیں لی تھی۔ اُس کا گمان یہ ہے کہ نصیر تمام کشتیوں کو لے گیا اور الجبائی طہیثا کی جانب واپس ہوا۔ سلیمان کو خط بھیجنے میں اُس نے عجلت کی اور اُس کے پاس آ گیا۔ پھر سلیمان طہیثا میں ٹھیرا، یہاں تک کہ اُسے الموفق کے آنے کی خبر پہنچی۔

احمد بن طولون کا انطاکیہ پر قبضہ

اسی سال انطاطیہ میں احمد بن طولون نے سیما الطویل پر حملہ کیا۔ اس نے اُسے گھیر لیا۔ یہ اسی سال محرم میں ہوا۔ پھر ابن طولون انطاکیہ پر برابر مقیم رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے فتح کر کے سیما کو قتل کر دیا۔

دلف اور القاسم کا قتل

اسی سال اصبہان میں القاسم بن کاہ نے دلف بن عبدالعزیز بن ابی دلف پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ دلف کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے القاسم پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر دیا۔ احمد بن عبدالعزیز کو اپنا امیر بنایا۔ اسی سال محمد المولد یعقوب بن اللیث سے مل گیا۔ اُس کے پاس چلا گیا۔ یہ واقعہ محرم میں ہوا۔ خلافت نے اُس کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔

جعلان کا قتل

اسی سال اممایں اعراب نے جعلان عرف العیار کو قتل کر دیا جو ایک قافلے کی رہنمائی کے لئے نکلا تھا۔ اُنھوں نے اُسے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ میں ہوا۔ خلافت نے اپنے موالی کی ایک جماعت کو قاتلوں کی تلاش میں روانہ کیا۔ اعراب بھاگ گئے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اُن کی تلاش میں نکلا ہوئے تھے عین التمر پہنچے۔ پھر بغداد کی جانب لوٹے۔ سردی کے سبب سے ان میں سے ایک جماعت مر چکی تھی۔ ان دِنوں سردی کی شدت تھی۔ جو کچھ دن تک رہی۔ بغداد میں برف گری۔

سلیمان بن وہب پر عتاب

اسی سال ابو احمد نے سلیمان بن وہب اور اُس کے بیٹے عبداللہ کے قید کرنے کا حکم دیا۔ وہ دونوں اور اُن کے چند رشتہ دار ابو احمد کے گھر میں قید کئے گئے، اور ان کے چند رشتہ داروں کے مکان لوٹ لئے گئے سلیمان اور اُس کے بیٹے عبداللہ کے مکان کی حفاظت پر پہرہ مقرر کر دیا گیا۔ سوائے احمد بن سلیمان کے اُن دونوں کے اور اُن کے رشتہ داروں کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ سلیمان اور اُس کے بیٹے عبداللہ سے سات لاکھ دینار پر صلح کی گئی۔ ان دونوں کو ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا جہاں وہ شخص ان دونوں کے پاس پہنچ سکے۔ جسے یہ دونوں پسند کریں۔

متفرق واقعات

اسی سال موسیٰ بن آتامش اور اسحاق بن کنداجیق اور بنیجور بن ارخذ اور الفضل بن موسیٰ بن بغا نے باب الشماسیہ پر پڑاؤ کر کے بغداد کے پل کو عبور کیا اور السفینتین چلے گئے۔ احمد بن الموفق ان کے پیچھے گیا۔ مگر یہ لوگ نہیں لوٹے اور مرصر میں اُتر گئے۔

اسی سال ابو احمد نے صاعد بن مخلد کو کاتب بنایا۔ ۱۸ جمادی الآخرہ کو یہ تقرر ہوا۔ اُسے خلعت دیا۔ صاعد اُن سرداران کے پاس گیا جو مرصر میں تھے۔ ابو احمد نے اپنے بیٹے احمد کو اُن کے پاس بھیجا۔ اُس نے اُن سے گفتگو کی۔ وہ لوگ اُس کے ساتھ واپس آئے۔ اُنھیں بھی خلعت دیا۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا روم کے پانچ بطریق تیس ہزار رومیوں کے ساتھ اذنہ کی جانب نکلے۔ پھر المصلی گئے۔ ارخوز کو قید کر لیا جو سرحد کا والی تھا پر معزول کر دیا گیا تھا اور اُس نے وہیں تعلق کر لیا تھا۔ وہ قید کیا گیا۔ اُس کے ہمراہ تقریباً چار سو آدمی قید کئے گئے۔ اُن لوگوں میں سے جو اُن کی جانب گئے تقریباً چودہ سو آدمی قتل کئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ چوتھے دن واپس ہوئے۔ یہ حادثہ اسی سال جمادی الاولیٰ میں پیش آیا۔

اسی سال رجب میں موسیٰ بن آتامش اور اسحاق بن کنداجیق اور منصور بن ارجوز نے نہر دیالی پر پڑاؤ کیا۔

اسی سال احمد بن عبداللہ الخجستانی نیشاپور غالب آیا۔ الحسین بن طاہر جو محمد بن طاہر کا عامل تھا مرو چلا گیا اور وہیں مقیم ہو گیا۔ شرکب الجمال کا بھائی الحسین اور احمد بن عبداللہ الخجستانی کے درمیان رہا۔

اسی سال طوس کو برباد کیا گیا۔

اسی سال اسماعیل بن بلبل کو وزیر بنایا گیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث الاہواز میں مرا۔ عمرو بن اللیث اس کا جانشین ہوا۔ عمرو نے خلافت کو لکھا کہ وہ اُس کا مطیع و فرمانبردار ہے۔ اسی سال ذی القعدہ میں احمد بن ابی الاصبغ کو اُس کے پاس روانہ کیا گیا۔

اسی سال بنی اسد کے اعراب کی ایک جماعت نے علی بن مسرور البلخی کو قبل اسکے المغیثہ پہنچنے کے مکہ کے راستہ میں قتل کر دیا۔ ابو احمد نے محمد بن مسرور البلخی کو طریق مکہ کا والی بنایا تھا۔ پھر اُس کے بھائی علی بن مسرور کو والی بنایا۔

اسی سال شاہ روم نے عبداللہ بن رشید بن کاؤس کو واپس کیا۔ چند مسلمان قیدی بھی ساتھ تھے، اور چند نسخے کلام اللہ کے بھی بطور ہدیہ کے دیئے تھے۔

اسی سال زنجیوں کی ایک جماعت تیس کشتیوں میں جبل گئی۔ وہاں غلے کی چار کشتیاں گرفتار کر کے واپس گئے۔

اسی سال العباس بن احمد بن طولون اپنے باپ احمد کا مخالف ہو کر مع اپنے متبعین کے برقہ چلا گیا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اُس کے باپ احمد نے اس سے جب احمد شام کی جانب روانہ ہوا تھا مصر میں اُس کے ولایت عہد کی قسم لی تھی۔ جب احمد شام سے واپس ہوا تو العباس جس قدر مال مصر کے بیت المال میں تھا سب لے کے برقہ چلا گیا۔ احمد نے اس کی جانب لشکر روانہ کیا۔ وہ اس پر کامیاب ہوئے۔ اور اُسے اُس کے باپ احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس واپس لائے۔ اُس نے اُسے اپنے پاس قید کر دیا۔ اُس جماعت کو قتل کر دیا۔ جنھوں نے اس کام پر بیٹے کا ساتھ دیا تھا۔

اسی سال زنجی النعمانیہ میں داخل ہوئے، بازار کو اور باشندوں کے اکثر مکانات کو جلا دیا۔ لوگوں کو قید کیا اور جرجرایا کی جانب چلے گئے۔ وہاں کے دیہات کے باشندے بغداد میں آ گئے۔

اسی سال ابو احمد نے عمرو بن اللیث کو خراسان اور فارس اور اصبہان اور سجستان اور کرمان اور سندھ کا والی بنایا۔ احمد بن ابی الاصبغ کے ہاتھ فرمان بھیجا اور اس کے ساتھ ہی خلعت بھی اُسے روانہ کیا۔

عبداللہ بن الیثویہ کی معذرت

اسی سال ذی الحجہ میں مسرور البلخی النیل گیا۔ عبداللہ بن الیثویہ مع اپنے بھائی کے ساتھیوں کے وہاں سے کنارہ ہو گیا۔ اُس نے خلافت کی مخالفت ظاہر کی تھی۔ وہ اور اُس کے متبعین احمد آباذ چلے گئے۔ مسرور البلخی نے جنگ کے قصد سے اُن کا تعاقب کیا۔ عبداللہ بن لیثویہ، جو لوگ اس کے ہمراہ تھے بڑھے مسرور کے لئے سواری سے اُتر پڑے اور اس کی اطاعت میں اُس کے فرمانبردار ہو گئے۔ عبداللہ بن لیثویہ جو اپنی تلوار کھینچے ہوئے پٹکا اپنے گلے میں لٹکائے ہوئے تھا قسمیں کھا کے معذرت کر رہا تھا۔ کہ جو کچھ اُس نے کیا اس پر اُسے مجبور کیا گیا تھا۔ معذرت قبول ہوئی اور اُسے اور اُس کے ہمراہ چند سرداروں کو خلعت دیا گیا۔

اسی سال تکین النجاری مسرور البلخی کے مقدمے میں الاہواز روانہ ہوا۔

جنگ باب کودک

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ ابو احمد نے ولایت اہواز جب مسرور بلخی کو تفویض کی تو مسرور نے اپنی طرف سے تکین نجاری کو وہاں مامور کیا تکین وہاں روانہ ہوا۔ علی بن ابان المہلبی بھی وہاں گیا تھا۔ پھر اُس نے تستر کا قصد کیا۔ علی نے اپنے زنجی ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ اُس مقام کا محاصرہ کر لیا۔ باشندے خائف ہوئے اور قریب تھا کہ اسے سپرد کر دیں کہ اسی حال میں تکین وہاں آیا۔ سفر کے کپڑے بھی نہ اُتارے تھے کہ علی بن ابان اور اُس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست زنجیوں کو ہوئی۔ وہ قتل کئے گئے۔ بھگا دئے گئے اور منتشر ہو گئے۔ علی اُن لوگوں کے ہمراہ جو بچ گئے تھے۔ ہزیمت اُٹھا کے واپس ہوا۔ یہ باب کودک کی مشہور جنگ ہے۔

علی بن ابان پر تکین کا اچانک حملہ

تکین البخاری لوٹا۔ تستر میں اُترا۔ یہ معاشوں کا بہت بڑا گروہ اس کے ساتھ شامل ہو گیا۔ علی بن ابان نے بھی اپنے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ اس کی جانب کوچ کیا۔ المسرقان کی شرقی جانب اُترا۔ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے بھائی کو غربی جانب کر کے پیادہ لشکر زنج کو اس کے ساتھ کر دیا۔ سرداران زنج کی ایک جماعت کو آگے کیا جن میں انکلویہ اور حسین عرف حمامی اور ان دونوں کے علاوہ اور بھی ایک جماعت تھی۔ اُنھیں فارس کے پل پر قیام کرنے کا حکم دیا۔ علی بن ابان نے جو تدبیر کی تھی اُس کی خبر تکین کو پہنچی۔ مخبر ایک غلام وصیف الرومی تھا جو علی بن ابان کے لشکر سے بھاگ آیا تھا۔ اُس نے خبر دی کہ فارس کے پل پر قیام ہے۔ شراب خواری کا مشغلہ ہے۔ ساتھیوں کو حملہ اکٹھا کرنے کے لئے منتشر کر دیا ہے۔ تکین رات کے وقت ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا اور اُن پر حملہ کر دیا۔ زنجی سرداروں میں سے انکلویہ اور الحسین عرف الحمامی اور ابوصالح مفرج اور اندرون کو قتل کر دیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے۔ اور الخلیل بن ابان سے مل گئے۔ جو مصیبت اُن پر نازل ہوئی تھی وہ اُسے بتائی۔

تکین کی مراجعت تستر

تکین المسرقان کی شرقی جانب روانہ ہو کے علی بن ابان سے ملا جو ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ مگر علی اس کے لئے نہیں ٹھیرا۔ بھاگ گیا۔ علی کا ایک غلام جو سواروں میں سے تھا اور جعفرویہ مشہور تھا گرفتار ہو گیا۔ علی اور الخلیل مع اپنی جماعت کے الاہواز لوٹ آئے اور تکین تستر لوٹ گیا۔

علی بن ابان کی جعفرویہ کیلئے سفارش

علی بن ابان نے تکین کو ایک خط لکھا جس میں اُس سے جعفرویہ کے قتل سے باز رہنے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ اُس نے اُسے قید کر دیا اور تکین اور علی بن ابان کے درمیان لطف آمیز نامہ و پیام جاری ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی خبر مسرور کو پہنچی تو اس نے ناپسند کیا۔ مسرور کو یہ خبر ملی کہ تکین نے اُس کی نافرمانی کی ہے۔ علی بن ابان کی طرف جھک گیا ہے اور اُس کی جانب مائل ہے۔

تکین پر عتاب محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن دینار نے بیان کیا۔ اُس سے محمد بن عبداللہ بن الحسن بن علی المامونی الباذ غنبی نے جو تکین البخاری کے ساتھیوں میں سے تھا کہا جب مسرور کو علی بن ابان پر التفات کی خبر پہنچی تو اس نے توقف کیا کہ صحیح حال معلوم کر سکے۔ الاہواز کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ تکین سے رضامندی اور اس کے فعل کی خوبی ظاہر کر رہا تھا۔ شاہرزان گیا۔ وہاں سے السوس آیا۔ تکین کو خبر معلوم ہو گئی تھی۔ وہ اس سے اور اس جماعت سے وحشت میں تھا۔ مسرور اور تکین کے درمیان مراسلت سے تکین کو خوف نہ رہا۔ مسرور دادئ تستر چلا گیا اور تکین کو بلا بھیجا۔ وہ گیا تو مسرور کے حکم سے اُس کی تلوار لے لی گئی اور اُس پر نگران مقرر کر دیا گیا۔

لشکر تکین کے لئے اعلان امان تکین کے لشکر نے یہ دیکھا تو اُسی وقت منتشر ہو گئے۔ اُن میں سے ایک فرقہ صاحب الزنج کے علاقے کی طرف اور ایک فرقہ محمد بن عبیداللہ الکردی کے پاس چلا گیا۔ یہ خبر مسرور کو پہنچی تو اُس نے تکین کے بقیہ لشکر کے لئے امان کا اعلان کر دیا۔ لوگ اُس کے ساتھ ہو گئے۔ محمد بن عبداللہ بن الحسن المامونی نے کہا کہ میں اُن لوگوں میں سے ایک ہوں جو مسرور کے لشکر میں گئے۔ مسرور نے تکین کو ابراہیم بن جبلان کے سپرد کیا۔ وہ اُسی کے قبضے میں مقید رہا۔ یہاں تک کہ اس کی موت آ گئی مسرور و تکین کا کچھ حال ہم نے ۲۶۵ھ میں بیان کیا ہے اور کچھ حال ۲۶۶ھ میں۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال عرف ابوالمغیرہ بن عیسیٰ بن محمد المخزومی جو زنجیوں کے ساتھ شریک تغلب تھا علی کی معیت میں وارد مکہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۶ھ کے واقعات

ماہ صفر میں عمرو بن اللیث نے بغداد و سامرا کی پولیس پر عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کو اپنی جانب سے نائب مقرر کیا۔ ابو احمد نے اُسے خلعت دیا۔ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے گھر گیا۔ عمرو بن اللیث نے اُسے ایک خلعت دیا۔ اور سونے کی ایک چھڑی بھیجی۔

اساتکین کا رے پر قلیہ اسی سال صفر میں اساتکین رے پر غالب آیا۔ وہاں سے طلجور کو نکالدیا جو عامل تھا۔ وہ اور اُس کا بیٹا اذکوتکین قزوین گئے، جہاں کیغلغ کا بھائی ابردن عامل تھا۔ اس سے مصالحت کی اور قزوین میں داخل ہو گئے۔ محمد بن الفضل بن سنان العجلی کو گرفتار کر کے اس کا مال و جائداد لے لی۔ اساتکین نے اُسے قتل کر دیا رے کی جانب لوٹا تو باشندوں نے قتال کیا۔ وہ اُن پر غالب آیا اور داخل ہو گیا۔

متفرق واقعات اسی سال روم کا ایک لشکر طرسوس علاقے دیار ربیعہ میں وارد ہوا۔ بعض مسلمانوں کو قتل کیا اور تقریباً ڈھائی سو کو قید کیا۔ اہل نصیبین اور اہل موصل مقابلے کو بڑھے تو رومی واپس چلے گئے۔

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں ابو الساج لشکر عمرو بن اللیث بغداد واپس آتے ہوئے جندیسابور میں مر گیا۔ اُس کے قبل اسی سال محرم میں سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کی وفات ہوئی تھی۔

اسی سال عمرو بن اللیث نے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو اصبہان کا والی بنایا۔

اسی سال محمد بن ابی الساج کو طریق مکہ و حرمین کا والی بنایا گیا۔

اسی سال اغرتمش کو الاہواز کے ان اعمال کا والی بنایا گیا جن کا تکین البخاری والی تھا۔ اغرتمش وہاں گیا اور ماہ رمضان میں داخل ہوا۔

جعفرویہ اور زنجیوں کا قتل محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ مسرور نے اغرتمش اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبا اور مطر بن جامع کو علی بن ابان کی جنگ کے لئے روانہ کیا۔ وہ لوگ روانہ ہو کے تستر پہنچے اور وہاں مقیم ہو گئے۔ جو تکین کی قید میں قائد الزنج کے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ جعفر ویہ بھی تھا، وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ مطر بن جامع ان کے قتل کا منتظم تھا۔ اس کام سے فارغ ہو کے عسکر مکرم پہنچے۔ علی بن ابان نے اُن کی جانب کوچ کیا اور اپنے بھائی النخلیل کو اپنے آگے روانہ کیا۔ النخلیل اُن کے پاس ٹھیر گیا اور علی اس کے پیچھے پہنچا۔ مقابلے میں زنجیوں کے مجمع کی کثرت ہو گئی تو اُنھوں نے پل کو کاٹ دیا اور اپنی حفاظت کر لی۔

علی بن ابان کی مراجعت اہواز

علی بن آبان اپنے تمام ساتھیوں کی ہمراہی میں واپس ہو کے الاہواز چلا گیا۔ النخلیل مع ان لوگوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے المسترقان میں ٹھیر گیا۔ اُس کے پاس یہ خبر آئی کہ اغرتمش اور آبا اور مطر مع جامع نے اُس کا رخ کیا ہے اور ارک کے پل کی غربی جانب اُترے ہیں کہ عبور کر کے اس کے پاس آئیں۔ النخلیل نے یہ خبر اپنے بھائی علی بن ابان کو لکھ دی۔ علی کوچ کر کے پل پہ آیا اور النخلیل کو پاس آنے کو کہلا بھیجا۔ وہ اس کے پاس آ گیا۔ علی کے جو ساتھی الاہواز میں تھے وہ خوفزدہ ہو گئے۔ اُنھوں نے اُس کی چھاؤنی اُکھاڑ ڈالی اور نہر السدرہ چلے گئے۔

معرکہ الدولاب

وہاں علی بن ابان اور خلافت کے سرداروں میں جنگ چھڑ گئی اور دن بھر ہوتی رہی۔ آخر افسران خلافت باز آ گئے۔ علی بن ابان الاہواز واپس آیا۔ وہاں کسی کو نہیں پایا۔ اپنے تمام ساتھیوں کو اس حالت میں پایا کہ نہر السدرہ چلے گئے تھے کسی کو اُن کے پاس روانہ کیا کہ واپس لائے۔ یہ وقت سخت گذرا تو وہ بھی پیچھے چلا گیا، اور نہر السدرہ میں ٹھہر گیا۔ خلافت کے سردار واپس ہو کے عسکر مکرم میں اُترے۔ علی بن ابان جنگ کی تیاری کرنے لگا۔ بہبوذ بن عبدالوہاب کو بلا بھیجا۔ وہ مع اپنے ساتھیوں کے اُس کے پاس آ گیا۔ علی نے اُن لوگوں کی جانب روانے ہونے پر اتفاق کیا تھا وہ اغرتمش اور اُس کے ساتھیوں کو معلوم ہوا۔ وہ لوگ اس کی جانب روانہ ہوئے۔ علی بن ابان نے اپنے بھائی کو مقدمے پر کیا تھا اور بہبوذ اور احمد بن الزنجی کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا تھا۔ دونوں فریق

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدولاب میں مقابلہ ہوا۔ علی نے الخلیل بن ابان کو یہ حکم دیا کہ بہبود کو کمین گاہ میں رکھے۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ الخلیل روانہ ہوا۔ اُن کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

مطر بن جامع کا قتل صبح کا ابتدائی وقت لشکر خلافت کے موافق رہا۔ بعد کو اُن پر پوشیدہ لشکر مل آیا۔ زنجی ٹوٹ پڑے۔ اُنھوں نے اُن کو بھگا دیا۔ مطر بن جامع گرفتار کر لیا گیا جو اپنے گھوڑے سے گر پڑا تھا۔ بہبود نے اُسے گرفتار کر لیا اور علی کے پاس لے گیا۔ سیما عرف صفراج سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ بہبود جب مطر کو علی کے پاس لایا تو مطر نے امان کی درخواست کی علی نے انکار کیا کہ اگر تو جعفر دیہ کو امان دیتا تو ہم بھی تجھے امان رکھتے۔ وہ اس کے نزدیک لایا گیا تو اُس نے اپنے ہاتھ سے گردن ماردی۔

علی بن ابان الاہواز میں داخل ہوگیا۔ اغرتمش اور ایا مع اُن لوگوں کے جو بچ گئے تھے واپس ہو کے تستر میں آگئے۔ علی بن ابان نے خبیث کے پاس سرِ روانہ کر دئے۔ اُس نے اُنھیں اپنے شہر کی چہار دیواری پر لٹکانے کا حکم دیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ علی بن ابان اس کے بعد اغرتمش اور اس کے ساتھیوں کے پاس آتا تھا اور ان میں جنگ فخر کرنے کو ہوتی تھی۔

علی بن ابان اور اغرتمش میں مصالحت خبیث نے اپنے لشکر کو علی بن ابان کی جانب پھیر دیا تھا۔ وہ اغرتمش کے مقابلے میں بہت ہوگئے تو وہ صلح کی طرف مائل ہوا علی بن ابان نے یہی پسند کیا۔ دونوں نے آپس میں صلح کر لی۔ علی بن ابان آس پاس کو لوٹنے لگا۔ اسی غارت گری میں قریہ بیرود کو تباہ کر ڈالا اور وہاں سے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا۔ خبیث کو لکھا اور جو مال غنیمت اُس نے پایا تھا روانہ کر دیا۔ اور مقیم ہوگیا۔

www.KitaboSunnat.com

اسحاق بن کنداجیق کی احمد بن موسیٰ سے علیحدگی اسی سال اسحاق بن کنداجیق نے احمد بن موسیٰ بن بغا کے لشکر کو چھوڑ دیا۔ احمد بن موسیٰ بن بغا حبب الجزیرہ روانہ ہوا تو موسیٰ بن آتامش کو اس نے دیار ربیعہ پر والی بنایا تھا۔ اسحاق کو یہ ناگوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا اور اسی سبب سے اُس نے اُس کا لشکر چھوڑ دیا۔ اور بکد چلا گیا۔ یعقوبی نے کردوں پر حملہ کر کے اُنھیں شکست دی اور اُن کا مال لے لیا۔ چنانچہ وہ اس سے قوی ہو گیا اس کے بعد اُس نے مساور الشاری کے بیٹے کا مقابلہ کیا پھر اُسے بھی قتل کر ڈالا۔

اسی سال شوال میں اہل حمص نے اپنے عامل عیسیٰ الکرخی کو قتل کر دیا۔

موسیٰ بن اتامش کی گرفتاری

اسی سال احمد بن طولون کے غلام احمد نے موسیٰ بن اتامش کو قید کر لیا۔ یہ اس طرح ہوا کہ لؤلؤ بنی تمیم کے ٹیلے پر مقیم تھا۔ موسیٰ بن اتامش راس العین میں تھا۔ موسیٰ نشے کی حالت میں رات کے وقت نکلا کہ اُن پر حملہ کرے۔ وہ لوگ پوشیدہ ہو گئے۔ اُسے پکڑ کے قید کر لیا اور الرقہ بھیجدیا۔ لؤلؤ نے احمد بن موسیٰ اور اُس کے سرداروں کا اور جو اعراب اُن کے ساتھ تھے۔ اُن کا شوال میں مقابلہ کیا۔ لؤلؤ کو شکست ہوئی اور اُس کے ساتھیوں میں سے بہت بڑی جماعت قتل کی گئی۔ ابن صفوان العقیلی اور اعراب احمد بن موسیٰ کے لشکر کے اسباب کی طرف لوٹے کہ اُسے لوٹ لیں۔ اُن پر لؤلؤ کے ساتھی ٹوٹ پڑے۔ اُن میں سے بچ جانے والوں کے بھاگنے کی خبر رقہ پہنچی۔ پھر وہ لوگ بغداد اور سامرا چلے گئے۔ وہاں ذی القعدہ میں آئے۔ ابن صفوان بادیہ میں بھاگ گیا۔

متفرق واقعات

اسی سال احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف اور بکتمر کے درمیان جنگ ہوئی۔ یہ واقعہ اسی سال کے شوال میں ہوا۔ احمد بن عبدالعزیز نے بکتمر کو شکست دی وہ بغداد چلا گیا۔

اسی سال جرجان میں الحسن بن زید پر الخجستانی نے الحسن کی غفلت میں حملہ کیا الحسن بھاگ کے آمل میں چلے گئے۔ الخجستانی جرجان اور طبرستان کے بعض اطراف پر غالب آ گیا۔ یہ اسی سال کے جمادی الآخرہ درجب میں ہوا۔

اسی سال الحسن بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسن الاصغر العقیقی نے اہل طبرستان کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ یہ اس طرح ہوا کہ الحسن بن زید نے اپنے جرجان روانہ ہونے کے وقت عقیقی کو ساریہ میں اپنا نائب بنایا تھا۔ جرجان میں الخجستانی اور الحسن کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ ہوا تو العقیقی نے ساریہ میں یہ ظاہر کیا کہ الحسن قید ہو گئے لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی تو ایک جماعت نے اُس سے بیعت کر لی۔ الحسن بن زید آئے تو اُس نے جنگ کی۔ الحسن نے اس کے لئے حیلہ کیا یہاں تک کہ قید ہوئے اور اُس کو قتل کر دیا۔

اسی سال النجستانی نے اہل جرجان کے تاجروں کے مال لوٹ لئے، شہر میں آگ لگا دی۔

اسی سال النجستانی اور عمرو بن اللیث کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں النجستانی عمرو پر غالب آیا اور اُسے شکست دی۔ نیشاپور میں داخل ہو گیا۔ وہاں سے عمرو کے عامل کو نکال دیا۔ اُن لوگوں کی ایک جماعت کو وہاں قتل کر دیا جو عمرو کی جانب مائل تھے۔

جعفریہ اور علویہ کا مدینہ میں فتنہ

اسی سال جعفریہ اور علویہ کے درمیان مدینے اور اُس کے نواح میں فتنہ ہوا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ مدینہ اور وادی القریٰ اور اُس کے نواح کے معاملات کا منتظم اس سال اسحاق بن محمد بن یوسف الجعفری تھا۔ اس نے اپنی جانب سے وادی القریٰ پر عامل مقرر کیا۔ اہل وادی القریٰ نے اسحاق بن محمد کے عامل پر حملہ کر کے اسے اور اسحاق کے دو بھائیوں کو قتل کر دیا۔ اسحاق وادی القریٰ کی جانب نکلا تو اُسے مرض لاحق ہوا اور وہ مر گیا۔ مدینے کے معاملات کا منتظم اُس کا بھائی موسیٰ بن محمد ہوا۔ اُس پر الحسن بن موسیٰ بن جعفر نے خروج کیا۔ اس کو اس نے آٹھ سو دینار سے راضی کر لیا۔ اب الحسن بن زید والی طبرستان کے چچا کے بیٹے ابو القاسم احمد بن محمد بن اسماعیل بن الحسن بن زید نے حملہ کر کے موسیٰ کو قتل کر دیا اور مدینے پر غالب آ گئے۔ احمد بن محمد بن اسماعیل بن الحسن بن زید وہاں آئے۔ مدینے کا انتظام کیا۔ نرخ گراں ہو گیا تھا۔ غلہ منگانے کا سامان کیا۔ تجار کے مال کی ذمہ داری کی اور مالگذاری معاف کر دی۔ جب نرخ ارزاں ہو گیا، مدینہ پُر امن ہو گیا۔ خلافت نے ابن ابی الساج کے وہاں آنے تک الحسنی کو مدینے کا والی بنا دیا۔

اسی سال اعراب نے خلاف کعبہ پر حملہ کیا۔ اُسے لوٹ لیا۔ اُن سے بعض لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب الزنج کے پاس چلے گئے۔ حجاج کو نہایت سخت تکلیف پہنچی۔

اسی سال روم نے دیار ربیعہ کی جانب خروج کیا۔ پھر لوگوں کو بھگایا گیا۔ وہ ایسی سردی اور ایسے وقت میں بھاگے کہ راستہ چلنا دشوار تھا۔

اسی سال سیما نائب احمد بن طولون نے سرحد شام پر تین سو آدمیوں کے ساتھ جو اہل طرسوس میں سے تھے جہاد کیا۔ اُن پر دشمن نے کہ تقریباً چار ہزار تھے بلاد ہرقلہ میں خروج کیا۔ اور اُنھوں نے شدید قتال کیا۔ مسلمانوں نے دشمن کی تعداد کثیر کو قتل کر دیا اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت پر بھی مصیبت آئی۔

ابن کنداجیق اور اسحاق بن ایوب کی جنگ

اسی سال اسحاق بن کنداجیق اور اسحاق بن ایوب کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں ابن کنداجیق نے اسحاق بن ایوب کو شکست دی۔ اُسے اُس نے نصیبین پہنچا دیا۔ اور جو کچھ اس کے لشکر میں تھا سب لے لیا۔ اُس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ ابن کنداجیق نے اُس کا تعاقب کیا۔ نصیبین گیا۔ اور اسحاق بن ایوب اُس سے بھاگا۔ اُس کے خلاف عیسیٰ بن الشیخ سے جو آمد میں تھا اور ابو المغراء بن موسیٰ بن زدارہ سے جو ازدی میں تھا، مدد مانگی۔ وہ لوگ ابن کنداجیق کے خلاف آپس میں مدد گار ہو گئے۔ خلافت نے یوسف بن یعقوب کے ہمراہ ابن کنداجیق کو موصل اور دیار ربیعہ اور آرمینیہ پر خلعت اور جھنڈا بھیجا۔ ان لوگوں نے صلح کی درخواست کی۔ ابن کنداجیق کو دو لاکھ دینار اس شرط پر دینے کو کہا کہ وہ انھیں اُن کے خدمات پر باقی رکھے۔

اسی سال محمد بن ابی الساج مکے آیا۔ ابن المخزومی نے جنگ کی۔ ابن ابی الساج نے شکست دی اور اُس کے مال کو حلال کر لیا۔ یہ اسی سال یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ ۲۶۶ھ) کو ہوا۔

اسی سال کیغلغ الجبل روانہ ہوا اور بکتمر الدینور واپس آیا۔

اسی سال قائد الزنج کے ساتھی رام ہرمز میں داخل ہوئے۔

رام ہرمز کی تباہی

اس کے قبل محمد بن عبید اللہ الکردی اور علی بن ابان خبیث کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی کا وہ معاملہ ہم بیان کر چکے ہیں، جب کہ ان دونوں نے اپنی جانب سے صلح پر اتفاق کیا تھا۔ مذکور ہے کہ محمد سے علی اپنے دل میں کینہ رکھتا تھا۔ جب کہ وہ اپنے اس سفر میں تھا، اور اس کے شر کی گھات میں تھا۔ محمد بن عبید اللہ معاملے کو سمجھ گیا۔ چاہتا تھا کہ بچ نکلے۔ اُس نے خبیث کے بیٹے انکلائے سے درخواست کی کہ وہ خبیث کو لکھے کہ علی کو انکلائے کے ماتحت کر دے کہ علی کا اقتدار زائل ہو جائے۔ اُسے ہدیہ بھیجا اس امر نے علی بن ابان کے غصہ و کینہ کو بڑھا دیا۔ اُس نے خبیث کو لکھا جس میں محمد کا تعارف کرایا تھا اور خبیث کو صحیح خبر پہنچائی تھی کہ علی کی بدعہدی پر محمد اصرار کرتا ہے علی نے خبیث سے محمد پر حملہ کرنے کی اجازت چاہی تھی کہ اس معاملے میں سے اس نواح کا خراج علی کے پاس روانہ کرنے کی درخواست کو ذریعہ بنایا جائے۔ خبیث نے اجازت دے دی۔ علی نے محمد بن عبید اللہ کو مال روانہ کرنے کو لکھا۔ اُس علی کو ٹالا۔ علی نے تیاری کی اور اُس کی جانب روانہ ہوا۔ رام ہرمز پر حملہ کیا۔ محمد بن عبداللہ اُس زمانے میں وہیں مقیم تھا۔ محمد کی جانب سے مدافعت نہیں ہوئی۔ وہ بھاگ گیا۔ اور علی رام ہرمز میں داخل ہو گیا۔ اور اُس کو غارت کر کے تباہ کر ڈالا۔ محمد بن عبید اللہ اپنی ارایق و بیلم کی انتہائی جائے پناہ چلا گیا۔ علی فتح مند ہو کے واپس ہوا۔ جو کچھ علی سے صادر ہوا اس نے محمد کو خوفزدہ کر دیا۔ اُس نے اُسے صلح کے لئے لکھا۔ علی نے خبیث کو اس کی خبر دی۔ اُس نے قبول کرنے اور محمد کو روانگی مال پر مجبور کرنے کا حکم دیا۔ محمد بن عبید اللہ نے اُسے دو لاکھ درہم روانہ کئے۔ علی نے وہ خبیث کو روانہ کر دیئے۔ محمد بن عبید اللہ اور اس کے اعمال سے باز آ گیا۔

محمد بن عبید اللہ کا ضمانت دینے سے انکار

اسی سال الداربان کے کردوں کی خبیث سے جنگ ہوئی جس میں اُنھیں زنجیوں کو شکست ہوئی اور وہی پسپا ہوئے۔

محمد بن عبید اللہ بن آزاد مرد سے مذکور ہے کہ اُس نے علی بن ابان کو اس مال کے روانہ کرنے کے بعد جس کی مقدار ہم نے پہلے بیان کی ہے اور علی کے اس سے اور اُس کے اعمال سے باز آ جانے کے بعد ایک خط لکھا جس میں اُس سے اس شرط پر موضع الداربان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاشتکاروں کے خلاف مدد کی درخواست کی تھی، کہ اُن لوگوں کا مال غنیمت اُس کے اور اُس کے ساتھیوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ علی نے خبیث کو لکھا جس میں اس کام کے لئے اُٹھنے کی درخواست کی تھی۔ اُس نے اُسے یہ لکھا کہ النخلیل بن ابان اور بہبود بن عبدالوہاب کو روانہ کر دے اور تُو خود وہیں ٹھہر، اپنے لشکر کو روانہ نہ کر جب تک تجھے محمد بن عبیداللہ کی جانب سے اُن ضمانتوں کی وجہ سے پورا بھروسہ نہ ہو جائے جو اس کی جانب سے تیرے قبضے میں ہوں، جن کی وجہ سے تُو اُس کی بدعہدی سے مامون رہے۔ کیوں کہ تُو نے اُس سے بدی کی ہے اور انتقام سے محفوظ نہیں ہے۔ علی نے محمد بن عبیداللہ کو حسب الحکم لکھ دیا اور اُس سے ضمانتیں مانگیں۔ محمد بن عبیداللہ نے اس پر قسمیں کھائیں۔ عہد و پیمان کیا مگر ضمانت نہ دی۔

کرد بمقابلہ زنج علی کو مال غنیمت کی حرص نے برانگیختہ کیا۔ جس کا محمد بن عبداللہ نے اُسے لالچ دلایا تھا۔ اُس نے لشکر روانہ کر دیا، وہ لوگ اس طرح روانہ ہوئے کہ ہمراہ محمد بن عبیداللہ کے آدمی بھی تھے، یہاں تک کہ مقام مقصود پہنچ گئے۔ باشندے نکلے اور جنگ چھڑ گئی۔ شروع میں کردوں پر زنجی غالب آ گئے۔ پھر کردوں نے بہادری ظاہر کی محمد بن عبیداللہ کے ساتھیوں نے اُن کی مدد ترک کر دی، وہ متفرق ہو گئے اور شکست کھا کے مجبوراً بھاگے۔

زنجیوں کی شکست و پسپائی محمد بن عبیداللہ نے اُن کے لئے ایک جماعت کو تیار کیا تھا جنھیں بھاگنے کے وقت روکنے کا حکم دیا تھا۔ اُنھوں نے روکا۔ ان پر حملہ کیا اُن سے مال غنیمت حاصل کیا۔ اُن کے ایک گروہ کو گھوڑوں سے اتار دیا اور وہ گھوڑے لے لئے۔ زنجی بدحالی کے ساتھ لوٹے۔ المہلبی نے خبیث کو اپنے ساتھیوں کی مصیبت لکھی۔ اس نے بڑی درشتی سے جواب دیا کہ میں نے تجھے پہلے ہی حکم دیا تھا کہ محمد بن عبیداللہ کی طرف مائل نہ ہو۔ اپنے اور اس کے درمیان ضمانتوں کو وثیقہ بنا۔ مگر تو نے میرے حکم کو نہ مانا اور خواہش نفس کی پیروی کی۔ یہی وہ چیز ہے جس نے تجھے اور تیرے لشکر کو ہلاک کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب الزنج کی ابن عبید اللہ کو دھمکی

خبیث نے محمد بن عبید اللہ کو لکھا کہ علی بن ابان کے لشکر کے خلاف تیری تدبیر مجھ سے پوشیدہ نہ تھی۔ تو نے جو کچھ کیا ہے اُس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ خبیث کے خط کے مضمون سے ڈر کے محمد بن عبید اللہ نے عاجزی کے ساتھ نیاز نامہ بھیجا۔ گھوڑے جو میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے علی کی جماعت چھوڑ گئی تھی سب روانہ کر دیئے اور لکھا کہ میں اپنے تمام ہمراہیوں کے ساتھ اُس جماعت کے پاس گیا جنھوں نے النخیل اور بہبوذ پر حملہ کیا تھا۔ اُنھیں ڈرا دھمکا کے یہ گھوڑے واپس لئے۔ خبیث اس پر اور بھی غضبناک ہوا، اور اُسے خط لکھا، جس میں ایسے زبردست لشکر کی دھمکی دی تھی کہ اسے تیروں پر رکھ لے گا۔ محمد نے عاجزی وناری کا دوسرا خط بھیجا، اور بہبوذ کو پیام بھیجا جس میں اُس سے مال کی ذمہ داری کی اور محمد بن یحییٰ الکرمانی سے بھی اسی قسم کی ذمہ داری کی۔

ابن عبید اللہ کی صاحب الزنج سے معذرت

محمد بن یحییٰ اُس زمانے میں علی بن ابان پر غالب تھا اور اپنی رائے پر اسے چلاتا تھا۔ بہبوذ علی بن ابان کے پاس گیا محمد بن یحییٰ الکرمانی نے اس کی مدد کی۔ دونوں نے مل کے محمد بن عبید اللہ کے بارے میں علی کا خیال تبدیل کرا دیا۔ جو غصہ اور کینہ اُسے تھا دونوں نے اُس کی تسلی کر دی۔ پھر وہ دونوں خبیث کے پاس گئے۔ پہنچے تو اُسی وقت محمد بن عبید اللہ کا نیاز نامہ بھی پہنچا۔ ان دونوں نے اُسے نشیب و فراز سمجھایا۔ آخر کار خبیث نے ظاہر کیا کہ اُن کی بات مان لے گا اور محمد بن عبید اللہ سے اُس کی مرضی کے مطابق درگذر کرے گا۔ اور کہا کہ میں اس کے بعد اُس کی معذرت قبول کرنے والا نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے علاقے (کی مسجدوں) کے منبروں پر میرے نام کا خطبہ پڑھے۔

بہبوذ اور الکرمانی اسی قول و قرار کے ساتھ واپس ہوئے اور محمد بن عبید اللہ کو اس کی اطلاع کر دی۔ اُس نے تمام امور منظور کر لئے جن کی خبیث نے خواہش کی تھی۔ اور منبروں پر اُس کے واسطے دعا کرنے میں فریب کرنے لگا۔

مسرور البلخی کی ابن ابان کی جانب پیشقدمی

علی نے ایک مدت تک ٹھیر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتوث کی تیاری کی۔ مگر منتوث اتنا محفوظ تھا اور باشندے انبوہ در انبوہ اس کثرت سے مدافعت پر آمادہ تھے کہ علی کی طاقت طاق ہو گئی۔ وہاں سے نامراد لوٹا۔ اب اس نے سیڑھیاں اور ایسے آلات بنوائے جن کے ذریعے سے شہر پناہ پر چڑھ سکے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور پوری تیاری کر لی۔

مسرور البلخی کو علی کا ارادہ معلوم ہو گیا تھا۔ وہ اس زمانے میں کور الاہواز میں مقیم تھا۔ جب علی دوبارہ روانہ ہوا تو مسرور بھی اس کی جانب روانہ ہوا۔ اس کے پاس غروب آفتاب سے کچھ ہی قبل آیا۔ علی وہاں مقیم تھا۔ علی کے ساتھیوں نے مسرور کے لشکر کا ابتدائی حصہ دیکھا تو بری طرح بھاگے۔ اپنے تمام آلات چھوڑ دیئے جنہیں لاد کر لائے تھے۔ بہت بڑی جماعت قتل ہوئی۔ علی بن ابان نکالا ہوا واپس ہوا۔ تھوڑی دیر ٹھیرا تھا کہ ابو احمد کے آنے کی پے در پے خبریں آنے لگیں۔ منتوث سے واپس آنے کے بعد علی کو کسی جنگ کا موقع نہ ملا۔ یہاں تک کہ ابو احمد نے سوق الخمیس اور طہثیا کے علاقے فتح کر لئے۔ وہ اس خط کی وجہ سے واپس گیا جو خلیفہ کے پاس آیا تھا اور جس میں بڑی شتابی کے ساتھ مع لشکر کے اس کو اپنے پاس بلایا تھا۔

امیر حج ہارون بن محمد۔ اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی الکوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۷ھ کے واقعات

محمد بن طاہر کی اسیری اس سال جو واقعات ہوئے۔ ان میں سے محمد بن طاہر بن عبداللہ اور اس کے چند گھر والوں کی قید ہے۔ احمد بن عبداللہ النجستانی کے عمرو بن اللیث کو شکست دینے اور عمرو بن اللیث کے محمد بن طاہر پر النجستانی اور الحسین بن طاہر سے خط و کتابت کرنے کی تہمت کے بعد یہ واقعہ پیش آیا۔ الحسین اور النجستانی نے خراسان کے منبروں پر محمد بن طاہر کے لئے دعا کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال ابو العباس ابن الموفق دجلہ کے اکثر دیہات پر غالب آیا جن پر قائد الزنج کا افسر سلیمان بن جامع قابض ہو گیا۔

ابو العباس کی زنجیوں پر فوجکشی

محمد بن الحسن نے محمد بن حماد کے واسطے سے بیان کیا کہ جیب زنجی واسط میں داخل ہوئے اور وہاں اُن سے وہ سرزد ہوا جس کا ذکر اس کے قتل ہو چکا ہے۔ اس کی خبر ابو احمد بن المتوکل کو پہنچی۔ اس نے جنگ کے لئے نواح واسط میں اپنے بیٹے ابو العباس کو نامزد کیا۔ ابو العباس نے جلدی کی۔ نکلنے کا وقت آیا تو ماہ ربیع الآخر ۲۶۶ھ میں ابو احمد سوار ہو کے بستان موسیٰ الہادی گیا۔ ابو العباس کے ہمراہی اُس کے روبرو پیش کئے گئے۔ وہ اُن کی تعداد سے واقف ہوا تمام سوار و پیادہ دس ہزار تھے جو نہایت اچھی حالت اور عمدہ شکل اور عمدہ تیاری میں تھے۔ اُن کے ہمراہ چھوٹی بڑی کشتیاں اور پیادہ لشکر کے لئے عبور کرنے کے عارضی پل بھی تھے۔ ہر شے ایسی تھی کہ اُس کی صنعت نہایت مضبوط کی گئی تھی۔ ابو العباس بستان الہادی سے روانہ ہوا۔ ابو احمد کی مشایعت کے لئے سوار ہوا۔ یہاں تک کہ ابو العباس الفرک میں اُترا اور ابو احمد واپس ہوا۔ ابو العباس الفرک میں چند روز مقیم رہا۔ تعداد پوری ہو گئی۔ ساتھی مل گئے تو المدائن گیا۔ وہاں ٹھہر کے دیر العاقول پہنچا۔

محمد بن حماد کا بیان

محمد بن حماد نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی اسحاق بن حماد اور ابراہیم بن محمد بن اسماعیل الہاشمی عرف بریہ اور محمد بن شعیب بلالشتیام نے روایت کی ہے۔ اس مہم میں ابو العباس کے ساتھ جو کثیر جماعت تھی سب اس روایت میں شریک ہیں۔ تمام روایتیں مجموعی طور پر ملتی جلتی واقع ہوئی ہیں۔ مفاد یہ ہے کہ ابو العباس دیر العاقول میں اُترا تو اس کے پاس نصیر عرف ابو حمزہ عہدہ دار کشتی کی عرضداشت پہنچی، جسے اُس نے اپنے مقدمے پر روانہ کر دیا تھا۔ اُس میں یہ تھا کہ سلیمان بن جامع مع سوار و پیادہ چھوٹی بڑی کشتیاں لئے ہوئے اس طرح آیا کہ الجبائی اُس کے مقدمے پر ہے۔ وہ اس جزیرے میں اترا جو بردوا کے سامنے ہے۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی مع سوار و پیادہ و کشتی نہر ابان میں آ گیا۔ ابو العباس نے کوچ کیا۔ جرجرایا آیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قم الصلح کا رخ کیا۔ الظہر پہنچا۔ وہاں سے الصلح آیا اور دریافتِ حال کے لئے مخبروں کو روانہ کیا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کے لشکر کی آمد کی خبر دی کہ ان کا ابتدائی حصہ الصلح میں اور آخری حصہ زیرین واسط بستان موسیٰ بن بغا میں ہے۔ یہ سُن کے ابو العباس شاہراہ عام سے ہٹ کے چلنے لگا۔ اس کے ساتھی قوم کے ہراول سے ملے تو اُن سے پسپا ہو گئے۔ فنیم کو طمع لاحق ہوا اور دھوکے میں پڑ کے ان لوگوں کا اچھی طرح تعاقب کیا۔ کہتے تھے کہ لڑنا ہے تو کسی دوسرے امیر کو تلاش کرو۔ تمھارے امیر نے تو اپنے آپ کو شکار میں مشغول کر لیا ہے۔

ابو العباس بن ابی احمد کی پہلی فتح

الصلح میں ابو العباس کے قریب جب فنیم آ گئے تو وہ اپنے ہمرکاب پیادہ و سوار کے ساتھ اُن پر نکل پڑا۔ حسب الحکم نصیر سے پکار کے کہا گیا کہ تُو کب تک ان کُتّوں سے تاخیر کرے گا۔ ان لوگوں کی جانب پلٹ۔ نصیر اُن کی طرف لوٹا۔ ابو العباس ایک کشتی پر سوار ہوا۔ محمد بن شعیب الاشتیام بھی ہمرکاب تھا۔ اُن لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ وہ بھاگے۔ اللہ نے ابو العباس اور اس کے ساتھیوں پر فضل کیا۔ وہ اُنھیں قتل کر رہے اور بھگا رہے تھے۔ وہ لوگ قریۂ عبداللہ میں آئے جو میدان مقابلہ سے چھ فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ پانچ چھوٹی کشتیاں اور چند بڑی کشتیاں لے لیں۔ ایک جماعت نے امن مانگ لیا۔ کچھ قیدی گرفتار ہوئے جو کچھ کشتیوں میں پایا گیا سب ڈبو دیا گیا۔ یہ پہلی فتح تھی، جو ابو العباس بن ابی احمد کو ہوئی۔

سلیمان بن جامع کی پسپائی

جنگ ختم ہو گئی تو ابو العباس کو اُس کے سرداروں اور دوستوں نے اُس قوم کی تزدیکی سے ڈر کر یہ مشورہ دیا کہ اپنی چھاؤنی اس مقام پر قائم کرے جہاں الصلح سے پہنچا تھا، مگر اُس نے انکار کیا کہ میرے قیام کا واسطہ تو واسط ہی سے ہے۔ سلیمان بن جامع اور اُس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ اور اُن پر خدا کی مار پڑ گئی تو سلیمان بن موسیٰ الشعرانی نہرابان سے بھاگ کے سوق الخمیس آیا۔ سلیمان بن جامع نہر الامیر چلا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالعباس کی واسط میں آمد

جماعت نے جب ابوالعباس کا مقابلہ کیا تھا تو آپس میں رائے لی تھی کہ یہ نوجوان ہے جسے نہ جنگوں کا زیادہ تجربہ ہے اور نہ ان کی عادت ہے۔ اس لئے مناسب رائے یہ ہے کہ ہم لوگ اپنی پوری طاقت سے اُس کا قصد کریں۔ اور پہلے ہی مقابلے میں پسپا کرنے کی کوشش کریں۔ شاید یہ اُسے خائف کردے اور ہمارے مقابلے سے اُس کے واپس ہونے کا سبب ہو جائے۔ اس فیصلے کے مطابق سب نے جمع ہو کے خوب کوشش کی مگر اللہ نے ان کے دل میں خوف و رعب ڈالدیا۔ ابوالعباس جنگ کے دوسرے دن سوار ہوا اور واسط میں نہایت عمدہ شکل سے داخل ہوا۔ یہ جمعے کا دن تھا۔ اُس نے قیام کیا۔ وہاں نماز جمعہ ادا کی۔ خلق کثیر نے امن کی درخواست کی وہاں سے العمر کی جانب اُترا جو واسط سے ایک فرسخ پر ہے۔ چھاؤنی پر غور کیا کہ میں اپنی چھاؤنی واسطے کے نیچے قائم کروں گا کہ اُس کے اوپر جو لوگ ہیں یہ اُنھیں بے خوف کردے نصیر عرف ابوحمزہ اور الشاہ بن مکیال نے اُسے یہ مشورہ دیا تھا کہ اپنا مقام واسط سے اوپر کرے۔ مگر وہ اس سے باز رہا۔ اور ان دونوں کو جواب دیا کہ میں تو سوائے العمر کے اور کہیں نہیں اُتروں گا۔ لہٰذا تم دونوں دہانۂ بردوداد میں اُترو۔

ابوالعباس کے زنجیوں سے معرکے

ابوالعباس نے اپنے ساتھیوں کے مشورے اور اُن کی رائے سننے سے انکار کیا۔ العمر میں اُترا۔ چھوٹی کشتیاں لینے کی دھن لگی۔ صبح و شام غنیم سے لڑتا تھا۔ اُس نے اپنے خاص غلاموں کو کشتیوں میں ترتیب دیا تھا۔ ہر ایک کشتی میں دو دو رکھے۔ پھر سلیمان نے تیاری کی۔ اور اپنے ساتھیوں کو تقسیم کر کے تین سمتوں میں مامور کیا۔ ایک فرقہ نہر ابان سے آیا۔ ایک برتمرتا سے اور ایک بردوداد سے۔ ابوالعباس نے ان کا مقابلہ کیا۔ کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ بھاگے۔ اُن کی ایک جماعت سوق الخمیس میں رہ گئی اور ایک مازروان میں۔ ایک جماعت تمرتا کے راستے چلی۔ دوسروں نے المادیان کو اختیار کیا۔ جو المادیان کے راستے جا رہے تھے۔ ایک جماعت نے اُن کو روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکے۔ ابوالعباس نہر برمسادر میں آیا۔ پھر واپس ہوا۔ گاؤں اور سڑکوں پر ٹھہرتے مقام کرتے سفر کرتا رہا۔ ہمراہ رہبر بھی تھے۔ لشکر میں پہنچا تو اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرام دینے کے لئے ٹھہر گیا۔

زنجیوں کے حملہ کی اطلاع

ایک مخبر نے آکے خبر دی کہ زنجی جمع ہو کے حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایک لشکر کو تین سمتوں سے لانے والے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ابوالعباس ایک مغرور نوجوان ہے۔ جو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ اُن کی رائے پوشیدہ لشکروں کے پھیلانے اور اُن تینوں سمتوں سے دھاوا کرنے پر متفق ہو گئی ہیں۔ ہم نے ذکر کیا ابوالعباس نے حفاظت کا سامان اور تیاری کر لی۔ زنجی مقابلے کو اس طرح آئے کہ تقریباً دس ہزار کا لشکر تمر تا میں اور تقریباً اتنی ہی تعداد قسّ ہنّا میں پوشیدہ کر دی تھی۔ بیس کشتیوں کو اس لشکر کی جانب پہلے روانہ کر دیا تھا کہ اُن سے اہلِ لشکر دھوکا کھائیں اور اُن مقامات سے آگے بڑھ جائیں جہاں زنجی فوجیں پوشیدہ ہیں۔

ابوالعباس کی پیش قدمی

ابوالعباس نے تعاقب سے لوگوں کو روکا۔ زنجیوں کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ اُن کا داؤ نہیں چلا تو الجبائی اور سلیمان چھوٹی بڑی کشتیوں میں نکلے۔ ابوالعباس نے اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح تیار کیا تھا۔ اُس نے نصیر عرف ابوحمزہ کو حکم دیا کہ چھوٹی کشتیوں میں نکلے۔ اور ابوالعباس گھوڑے سے اُتر گیا۔ چھوٹی سی ایک کشتی منگائی جس کا نام الغزال تھا۔ محمد بن شعیب کو اس کشتی کے لئے ملاحوں کے انتخاب کا حکم دے کے سوار ہو گیا۔ مخصوص ساتھیوں اور غلاموں کی ایک جماعت کو منتخب کر کے نیزے دیدیئے۔ سواروں کو نہر کے کنارے کنارے سامنے چلنے کا حکم دیا کہ تم اُس وقت تک چلنا نہ چھوڑو جب تک کہ ممکن ہو۔ یہاں تک کہ نہریں تمہارے راستے کو قطع کر دیں گھوڑوں کے عبور کرانے کا حکم دیا جو بیدوادیں تھے۔

ابوالعباس اور زنجیوں کی جنگ

دونوں فریق میں جنگ چھڑ گئی۔ قریۃ الریل کی حد سے الرصافہ تک معرکۂ جنگ تھا۔ زنجیوں کو شکست ہوئی۔ ابوالعباس کے ساتھیوں نے چودہ کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس دن ہلاکت کے قریب پہنچنے کے بعد الجبائی اور سلیمان پا پیادہ ہو کے بچ گئے۔ دونوں کے گھوڑے مع سامان چار جامہ وغیرہ لے لئے گئے۔ زنجی اس طرح بھاگے کہ اُن میں سے کوئی پلٹ کر نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ طہثیا میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ اسباب و سامان جو کچھ ساتھ تھا سب چھوڑ دیا۔ ابوالعباس نے لوٹ کے اپنی چھاؤنی النعر میں قیام کیا۔ جو چھوٹی بڑی کشتیاں لی تھیں اُن کے درست کرنے اور لوگوں کے ان میں ترتیب سے بٹھانے کا حکم دیا۔ اور اس کے بعد زنجی بیس دن تک اس طرح ٹھہرے کہ کوئی شخص ظاہر نہ ہوتا تھا۔

خس پوش کنوئیں الجبائی ہر تیسرے دن مخبروں کے ہمراہ آتا اور لوٹ جاتا۔ اُس نے نہر سندداد کے اوپر کچھ کنوئیں کھودے تھے، جن میں لوہے کی سیخیں لگادی تھیں اُنھیں بوریوں سے ڈھانک دیا تھا۔ اور ان کے مقامات کو چھپا دیا تھا۔ یہ خس پوش کنوئیں بخط مستقیم رہگزر میں تھے کہ ان پر سے گذرنے والے ان میں گر پڑیں۔ لشکر گاہ کے کنارے کنارے سپاہیوں کے مقابلے میں آیا کرتا کہ لشکر اس کی تلاش میں نکلے۔ ایک دن آیا لشکر نے اسے تلاش کر لیا۔ تعاقب میں دوڑے تو ایک خس پوش کنوئیں میں ایک فرغانی سردار کا گھوڑا گر گیا۔ آخر یہ راز کھل گیا۔ سپاہی بچ گئے اور اُس راستے کا چلنا ہی چھوڑ دیا۔

سلیمان کی صاحب الزنج سے امداد طلبی روزانہ صبح کے وقت لشکر سے جنگ کے لئے زنجی آیا کرتے۔ نہر الامیر پر بہت بڑی جماعت کے ساتھ اپنا لشکر قائم کیا تھا۔ جب یہ اُن کے لئے مفید نہ ہوا تو بقدر ایک ماہ لڑائی سے رُکے رہے۔ سلیمان نے صاحب الزنج کو لکھا کہ کشتیوں سے مدد دے، جن میں سے ہر کشتی کے لئے چالیس چالیس کھینے کی لکڑیاں ہوں۔ تقریباً بیس دن کے اندر چالیس ایسی کشتیاں آئیں جن میں دو دو لڑنے والے تھے۔ ملاحوں کے پاس تلواریں نیزے اور ڈھالیں تھیں ابوالعباس کے لشکر کے ارد گرد الجبائی پھرتا رہتا۔ ہر روز جنگ کے لئے لوٹ لوٹ کے آتے۔ ابوالعباس کے سپاہی مقابلے کو نکلتے تو بھاگ جاتے، ٹھہرتے نہ تھے۔ وقتاً فوقتاً مخبر آتے۔ پُل کاٹ جاتے۔ لشکر سے جو نکلتا اُسے تیر مارتے۔ پہرے کی کشتیوں میں اسے جو نصیر کے ساتھ تھیں جو پاتے اُسے آگ لگا دیتے تھے۔ اسی طرح بقدر دو ماہ رہے۔

ابوالعباس کی حکمت عملی ابوالعباس نے مناسب سمجھا کہ قریہ الریل میں کمین گاہ کرے کشتیاں پہلے سے بھیج دیں کہ زنجی اُن کے لالچ میں آجائیں۔ ابوالعباس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ایک کشتی اور زیرک کے لئے ایک کشتی تیار کی گئی۔ ان کشتیوں میں اُس کے غلاموں کی وہ جماعت سوار کی گئی، جن کا اُس نے انتخاب کیا تھا اور اُن کی شجاعت کو سمجھ لیا تھا۔ بدر اور مونس کو ایک کشتی میں۔ رشیق الحجاجی اور یمن کو ایک کشتی میں خفیف اور لیسر کو ایک کشتی میں۔ نذیر اور وصیف کو ایک کشتی میں سوار کیا۔ پندرہ کشتیاں تیار کیں۔ ہر کشتی میں دو مجاہد تھے۔ اُنھیں لشکر کے آگے کیا۔

زنجیوں کی کشتیوں پر ابوالعباس کا قبضہ

محمد بن شعیب الاشتیام نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو اُس روز آگے گئے تھے۔ زنجیوں نے آگے جانے والی چند کشتیاں اور چند قیدی گرفتار کر لئے۔ میں تیز چلا اور بلند آواز سے پکارا کہ قوم نے ہماری کشتیاں گرفتار کر لی ہیں۔ ابوالعباس نے میری آواز سن لی۔ اُس وقت ناشتہ کر رہا تھا۔ سنتے ہی کشتی کی جانب اُٹھ کھڑا ہوا جو اُس کے لئے تیار تھی۔ لشکر سے آگے روانہ ہو گیا۔ ساتھیوں کے ملنے کا بھی انتظار نہ کیا۔ وہی ساتھ دے سکا جس نے عجلت کی۔ ہم نے زنجیوں کو پالیا۔ جب اُنھوں نے ہمیں دیکھا تو اللہ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ڈر کے مارے پانی میں کود کود کے بھاگے۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ لیا۔ اُس روز ہم نے اکتیس کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ الحجاجی تین کشتیوں کے ساتھ بچ گیا۔ ابوالعباس نے اُس دن اپنی کمان سے اتنے تیر چلائے کہ انگوٹھے سے خون بہنے لگا۔ اگر اُس روز الحجاجی کی تلاش میں کوشش کرتے تو میرا گمان یہ ہے کہ ہم لوگ اُسے پالیتے۔ مگر تھکن کی شدت نے روک دیا۔

ابوالعباس کی جنگی تیاریاں

ابوالعباس اور اُس کے اکثر ساتھی اپنے اپنے مقام پر لوٹ آئے۔ جب وہ اپنے لشکر پہنچا تو اُن لوگوں کے لئے جو ساتھ تھے خلعت کا حکم دیا۔ زنجیوں سے جو کشتیاں چھینی تھیں درست کرائیں۔ ابوحمزہ کو حکم دیا کہ وہ ان کشتیوں کے جو اُس کے ساتھ ہیں دجلے میں خسرسابور کے سامنے مقام کرے۔ ابوالعباس نے یہ مناسب سمجھا کہ مازروان و حجاجیہ و نہر امیر کو خود دیکھ بھال لے۔ ان مقامات سے واقف ہو جائے اور اُن راستوں کو معلوم کر لے جدھر سے زنجیوں کی کشتیاں گذرتی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیر کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ مگر اس نے مازروان کا راستہ چھوڑ کے نہر الامیر کے علاقے کا قصد کیا۔ ابو العباس اپنی کشتی میں سوار ہوا۔ اس کے ساتھ محمد بن شعیب بھی تھا۔ مازروان میں داخل ہوا، اور محمد سے کہا کہ مجھے نہر میں آگے جانے دے کہ نصیر کا حال معلوم ہو۔ اس نے چھوٹی بڑی کشتیوں کو اپنے پیچھے چلنے کا حکم دیا۔ الحجاجیہ کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں نہر میں ایک کشتی دکھائی دی۔ اس میں دس زنجی تھے۔ ہم اس کی طرف تیزی سے چلے تو زنجیوں نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ کشتی ہمارے قبضے میں آگئی۔ وہ جَو سے بھری ہوئی تھی۔ اس میں ہم نے ایک زنجی کو پایا، اسے گرفتار کر لیا۔ نصیر اور اس کی کشتیوں کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ اس نہر میں چھوٹی بڑی کشتیوں میں سے کوئی بھی نہیں آئی۔ ہمیں حیرت لاحق ہوئی۔ بقیۃ السیف زنجیوں نے بھاگ کے اپنے ساتھیوں کو ہماری خبر دی ملاحوں کو جو ہمارے ساتھ تھے کچھ بھیڑیں نظر آئیں۔ وہ ان کے لوٹنے کے لئے نکل گئے۔

زنجی سردار مہتاب کا حملہ

محمد بن شعیب کا بیان ہے کہ میں تنہا ابو العباس کے ساتھ رہ گیا۔ ہنوز کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ہمارے پاس ایک زنجی سردار جس کا نام مہتاب تھا۔ ایک جماعت کے ساتھ نہر کی ایک جانب سے آیا۔ دوسری جانب سے دس زنجی آئے۔ یہ دیکھتے ہی ابو العباس نکلا، دوش میں کمان ہاتھ میں تیر تھے۔ میں اپنا تیر لے کے نکلا جو میرے ہاتھ میں تھا۔ تیر سے اس کی حفاظت کرنے لگا۔ وہ زنجیوں پر تیر برسانے لگا۔ دو زنجیوں کو زخمی کیا۔ وہ لوگ حملہ کرنے لگے، اور بکثرت جمع ہونے لگے۔ زیرک کی زیرکی کام آئی جو کشتیوں کے ساتھ تھا اور اس کے ہمراہ غلام بھی تھے۔ ہمیں مازروان کے دونوں جانب سے تقریباً دو ہزار زنجی گھیر چکے تھے اللہ ہی نے کفایت کی اور انھیں ذلت و پستی کے ساتھ واپس کیا۔

ملاحوں کو اقتباہ

ابو العباس نے اپنے لشکر کو لوٹا۔ ساتھیوں کو بھیڑوں گایوں اور بھینسوں میں سے بہت کچھ غنیمت میں ملا تھا۔ ان تین ملاحوں کے متعلق حکم دیا جو اس کے ساتھ تھے اور بھیڑیں لوٹنے کے لئے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان کی گردنیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مار دی گئیں۔ جو باقی رہے اُن کی ایک ماہ کی مدد معاش روکنے کا حکم دیا۔ ملاحوں میں یہ اعلان ہوا کہ جنگ کے وقت کوئی شخص کشتیوں سے نہ ٹلے جو ایسا کرے گا اُس کا خون حلال ہوگا۔

ابو العباس کا چھاؤنی العمر میں قیام

تمام زنجی بھاگ کے طہیثا پہنچ گئے۔ ابو العباس العمر کی چھاؤنی میں مقیم ہوگیا۔ اُس نے ہر طرف اپنے مخبروں کو پھیلا دیا تھا۔ ایک زمانے تک ٹھہرا رہا۔ سلیمان بن جامع نے اپنے لشکر اور ساتھیوں کو طہیثا میں جمع کیا اور محفوظ ہوگیا۔ سوق الخمیس میں شعرانی نے بھی یہی کیا۔ الصینیہ میں بھی ان کا بہت بڑا لشکر تھا، جن کا سردار انھیں میں کا ایک شخص نصر السندی تھا۔ وہ لوگ ہر اس چیز کو برباد کرنے لگے، جس کے برباد کرنے کا راستہ پاتے تھے غلّوں کو لاد لے جانے لگے۔ جن پر قادر ہوتے۔ اور اُن مقامات کو آباد کرنے لگے جن میں مقیم تھے۔ ابو العباس نے اپنے سرداروں کی ایک جماعت کو الصینیہ کے نواح میں گھوڑوں پر روانہ کیا۔ جن میں الشاہ اور کشمرد اور الفضل بن موسیٰ بن بغا اور اس کا بھائی محمد تھے۔ ابو العباس چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ سوار ہوا۔ نصیر اور زیرک ہمرکاب تھے۔ ایک گھوڑا دشت مساور سے طریق النظہر تک عبور کرایا گیا۔ لشکر روانہ ہوکے الہرث تک پہنچا۔ گھوڑے الہرث تک لائے گئے۔ پھر دجلے کی جانب غربی سے دیر العمل کے راستے چلایا جائے۔

فتح الصینیہ

زنجیوں نے لشکر کو دیکھا تو ان میں سخت ہیبت ہوئی۔ اُنھوں نے کشتیوں میں پناہ لی۔ زیادہ نہ ٹھہرے تھے کہ چھوٹی بڑی کشتیاں آگئیں۔ اُنھیں کوئی جائے پناہ نہ ملی اور امن مانگنے لگے، ایک گروہ مقتول، ایک گروہ قید ہوا۔ بعض نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے ان کی کشتیاں گرفتار کرلیں جو چاولوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اُن کے سردار نصر السندی کی کشتی کو بھی گرفتار کرلیا۔ بقیہ بھاگ گئے۔ ایک گروہ طہیثا اور ایک گروہ سوق الخمیس گیا۔ ابو العباس فتح مند ہوکر اپنے لشکر واپس آیا۔ اُس نے الصینیہ فتح کرلیا تھا، اور زنجیوں کو وہاں سے نکال دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنجیوں کے فرار ہونے کی وجہ

محمد بن شعیب نے کہا کہ جس وقت ہم لوگ العسینید میں زنجیوں کی جنگ میں مشغول تھے کہ اُسے ایک کلنگ نظر آیا۔ ایک تیر مارا وہ زنجیوں کے سامنے گرا۔ اُنھوں نے اُسے لے لیا۔ جب اُس کے تیر لگنے کی جگہ دیکھی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ ابوالعباس کا تیر تھا تو سخت خوفزدہ ہوگئے۔ یہی اُس دن اُن کے بھاگنے کا سبب ہو گیا۔ دوسرے راوی سے جو متہم نہیں، مذکور ہے کہ اُس تیر کا واقعہ دوسرے دن کا ہے۔

ثابت بن ابی دلف کی شکست و گرفتاری

ابوالعباس کو یہ خبر پہنچی کہ عیدسی میں بہت بڑا لشکر ہے جس کے سردار ثابت بن ابی دلف زنجی اور لؤلؤ زنجی ہیں ابوالعباس حملہ کے ارادے سے تنہا سواروں کے ایک دستے کے ساتھ کہ جو اُس کے بہادر غلاموں اور جری ساتھیوں سے انتخاب کیا گیا تھا روانہ ہوا۔ اُس مقام پر جہاں اُن کا مجمع تھا صبح کے وقت پہنچا۔ ایسا شدید حملہ کیا کہ اُن کے شجاعوں اور بہادروں میں سے مخلوق کثیر قتل ہوگئی۔ وہ بھاگے۔ سرخیل زنج ثابت بن ابی دلف پر قابو مل گیا۔ مگر ابوالعباس نے اس پر احسان کیا۔ اُسے زندہ رہنے دیا اور اُسے اپنے ایک سردار کے سپرد کر دیا۔ لؤلؤ کو ایک تیر لگا۔ جس سے ہلاک ہو گیا۔ اور اُس دن ان عورتوں میں سے جو زنجیوں کے قبضے میں تھیں مخلوق کثیر کو پکڑا لیا گیا۔ ابوالعباس نے ان کے آزاد کرنے اور اپنے اعزہ کی طرف واپس کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ سب لے لیا جو زنجیوں نے جمع کیا تھا۔ چھاؤنی میں پہنچ کے ابوالعباس نے فوج کو آرام کرنے کا حکم دیا کہ دم لے لیں تو سوق الخمیس چلیں۔ نصیر کو بلایا۔ چلنے کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ نصیر نے کہا کہ سوق الخمیس کی نہر تنگ ہے۔ اس لئے آپ ٹھہریئے اور مجھے وہاں جانے کی اجازت دیجئے کہ اُس کا معائنہ کر لوں۔ ابوالعباس نے اپنے والد ابواحمد کے آنے سے پہلے اُسے چھوڑنے سے انکار کیا کہ وہ اس کا معائنہ کرے اُس علم پر واقف ہو جس کی اُسے وہاں سے ضرورت ہے۔ یہ واقعہ پہلے کا ہے۔

سوق الخمیس

محمد بن شعیب نے کہا کہ ابوالعباس نے مجھے بلا کے کہا کہ سوق الخمیس میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اگر یہ امر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناگوار ہے تو زیادہ تعداد نہ بڑھائیے، جن کو اپنے ہمراہ کشتیوں میں سوار کر کے لے جائیے تیرہ غلاموں میں سے دس تیر انداز ہوں اور تین کے ہاتھ میں نیزے ہوں۔ نہر کی تنگی کو دیکھتے ہوئے کشتیوں کی کثرت مناسب نہیں۔ ابو العباس اس کے لئے تیار ہو گیا۔ نصیر اس کے سامنے تھا۔ دشت مساور کے دہانے پر پہنچا تو نصیر کی درخواست کے مطابق اُسے آگے کر دیا۔ نصیر پندرہ کشتیوں کے ساتھ داخل ہوا۔ موالی کے سرداروں میں سے ایک شخص نے جس کا نام موسیٰ والجویہ تھا سامنے چلنے کی اجازت چاہی اُس نے اجازت دی۔ وہ روانہ ہوا۔ ابو العباس نے لبسامی۔ دہانۂ براطق۔ نہر الرق۔ اور اُس نہر کو عبور کرنا چاہا، جو رواطا اور عبد سی تک جاتی ہے۔ یہ تینوں نہریں تین جداگانہ راستوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ نصیر نے نہر براطق کا راستہ اختیار کیا۔ یہ وہ نہر ہے جو سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کی بستی تک پہنچاتی ہے۔ اس کا نام اُس نے المنیعہ رکھا تھا۔ یہ سوق الخمیس میں تھی ابو العباس اسی نہر کے دہانے پر مقیم ہو گیا۔ نصیر غائب ہو گیا۔ خبر بھی مخفی ہو گئی۔ اس مقام پر زنجیوں کی مخلوق کثیر ہم پر ٹوٹ پڑی جنھوں نے ہمیں نہر کے اندر جانے سے روکا ہمارے اور شہر بناہ تک پہنچے اور اس مقام کے درمیان جہاں ہم پہنچے تھے وہ لوگ حائل ہو گئے۔ شہر بناہ جو الشعرانی کی بستی کو گھیرے ہوئے تھی بقدر دو فرسخ کے تھی۔ وہ لوگ وہیں ٹھہر کر ہم سے جنگ کرنے لگے۔ ہمارے اور ان کے درمیان صبح سے ظہر تک شدت سے جنگ ہوتی رہی۔ وہ لوگ زمین پر تھے اور ہم لوگ کشتیوں میں تھے۔ نصیر کی خبر ہم سے مخفی تھی۔

نصیر کی سلامتی کی اطلاع

زنجی ہمیں یہ بُری خبر سنانے لگے کہ ہم نے نصیر کو گرفتار کر لیا ہے پھر تم کیا کرو گے اور ہم تمہارا پیچھا کریں گے خواہ تم کہیں جاؤ۔ ابو العباس نے یہ بات سنی تو خاموش ہوا۔ محمد بن شعیب نے اُس سے جانے کی اجازت چاہی کہ نصیر کی خبر دریافت کرے۔ اجازت ملی تو سیع بیس ملاحوں کے ایک بڑی کشتی میں روانہ ہو کے نصیر ابو حمزہ کے پاس آیا۔ وہ ایک بند کے قریب تھا جسے ان فاسقوں نے باندھ دیا تھا۔ اُسے اس حالت میں پایا کہ اُن کے شہر میں آگ لگا دی تھی۔ نہایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید جنگ کی تھی، اور اُسے اُن پر فتح ملی تھی۔ زنجی ابو حمزہ کی چند کشتیوں پر قابض ہو گئے تھے۔ اُس نے جنگ کر کے سب کچھ چھین لیا۔

ابو العباس کا زنجیوں پر حملہ

محمد بن شعیب ابو العباس کی جانب لوٹا۔ نصیر اور اس کے ہمراہیوں کی سلامت کا مژدہ سُنایا۔ اُس کا حال بتایا۔ وہ اس سے مسرور ہوا۔ اُس دن نصیر نے زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کو قید کر کے مراجعت کی اور ابو العباس کے فرودگاہ پر حاضر ہوا۔ جب نصیر لوٹا تو ابو العباس نے کہا کہ میں اُس وقت تک یہاں سے ٹلنے والا نہیں جب تک کہ میں اس دن کی شب میں اُن لوگوں سے قتال نہ کر لوں۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُن کشتیوں میں سے جو ہمراہ تھیں صرف ایک کشتی کا حکم دیا۔ بقیہ پوشیدہ رکھیں۔ اُنھوں نے اس کشتی کو دیکھا لالچ کیا۔ اُس کا پیچھا کیا۔ جو لوگ اس کشتی میں تھے نہایت آہستہ چلنے لگے، یہاں تک کہ زنجیوں کو وہ کشتی مل گئی۔ اُس کے بیٹھنے والوں سے چمٹ گئے۔ ملّاح چلتے چلتے اس مقام تک آ گئے جہاں پوشیدہ کشتیاں تھیں۔ ابو العباس ایک بڑی کشتی میں سوار ہو گیا تھا۔ چھوٹی کشتی کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔ وہ اس چھوٹی کشتی کی جانب چلا۔ زنجی چمٹے ہوئے تھے۔ ابو العباس کو یہ کشتی مل گئی۔ زنجی اس کے بیٹھنے والوں کو اس طرح روکے ہوئے تھے کہ تمام اطراف سے کشتی کو گھیرے ہوئے تیر اور انیٹیں پھینک رہے تھے۔

زنجیوں کی شکست و فرار

ابو العباس تیر و کمان سے آراستہ تھا۔ خفتان کے نیچے زرہ تھی۔ اُس روز ہم نے ابو العباس کے خفتان سے پچیس تیر نکالے۔ میں نے اپنے لبادے سے جو میرے جسم پر تھا، چالیس تیر اور باقی ملاحوں کے لبادوں سے پچیس تیس۔ اللہ نے زنجیوں کی چھ کشتیوں پر ابو العباس کو فتح دی۔ وہ کشتی بھی اُن کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی، اور وہ لوگ بھاگے۔ ابو العباس اور اُس کے ساتھی کنارے کی جانب پلٹے۔ ڈھال تلوار لے کے مجاہدین زنجیوں پر نکل پڑے، خوف کی وجہ سے جو اُن کے قلوب میں جاگزین تھا۔ اس طرح بھاگے کہ کسی طرف رُخ نہ کیا۔ ابو العباس صحیح و سالم اور فتحمند واپس آیا۔ ملّاحوں کو خلعت اور صلہ دیا۔ اپنی چھاؤنی العمر میں موفق کے آنے تک ٹھیرا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد بن متوکل کی روانگی

اسی سال ۱۱ر صفر کو ابو احمد بن المتوکل نے الفرک میں پڑاؤ کیا۔ وہ مدینۃ السلام سے اس لئے نکلا کہ اس کا ارادہ صاحب الزنج کی جنگ کے لئے روانہ ہونے کا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسے یہ خبر پہنچی کہ صاحب الزنج نے اپنے ساتھی علی بن ابان المہلبی کو ایک خط لکھا ہے جس میں اسے مع تمام ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ ہیں سلیمان بن جامع کے علاقے میں جانے کا حکم دیا ہے کہ ابو العباس بن ابی احمد کی جنگ پر دونوں مجتمع ہو جائیں۔ الفرک میں ابو احمد نے چند روز تک قیام کیا۔ یہاں تک ہمرکاب لشکر اس کے ساتھ مل گئے۔ اس نے اس کے قبل چھوٹی بڑی اور بہت بڑی کشتیاں اور عارضی پل تیار کر لئے تھے۔ الفرک سے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ۲ر ربیع الاول یوم سہ شنبہ کو مع اپنے موالی اور غلاموں اور سواروں اور پیادوں کے کوچ کر کے رومیۃ المدائن پہنچا۔ وہاں سے روانہ ہو کے السیب میں اترا، پھر دیر العاقول میں، پھر جرجرایا میں، پھر قنطی میں، پھر حلیل میں، پھر الصلح میں، پھر واسط سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر اترا۔ وہاں ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔

ابو احمد اور ابو العباس کی ملاقات

وہیں اس کے بیٹے ابو العباس نے اس سے ملاقات کی جو تنہا ایک سوار دستے کے ساتھ تھا۔ جس میں اس کے سردار اور لشکر کے بڑے بڑے لوگ تھے۔ ابو احمد نے اس کے ساتھیوں کا حال پوچھا تو اس نے ان کی خیر خواہی کو بیان کیا۔ ابو احمد نے اس کے اور ان سب کے لئے خلعت کا حکم دیا۔ سب کو خلعت دیا گیا۔ اور ابو العباس نے اپنی چھاؤنی المعمر میں واپس ہو کے ایک دن قیام کیا۔ دوسرے دن کی صبح ہوئی تو ابو احمد نے تری کے راستے کوچ کیا۔ اس کے فرزند ابو العباس نے مع تمام ہمراہی لشکر کے جنگ کی شکل اور اس وضع میں اس سے ملاقات کی جس میں زنجیوں سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ ابو العباس ہراول بن کے چلنے لگا۔ یہاں تک کہ اپنے لشکر گاہ واقع نہر شیرزاد میں پہنچا۔ ابو احمد بھی وہیں اتر پڑا۔ وہاں سے ۲۸ر ربیع الاول یوم پنج شنبہ کو کوچ کر کے نہر سنداد پر اترا جو قریۂ عبداللہ کے مقابلے میں ہے۔ اپنے فرزند ابو العباس کو مقدمۃ الجیش بنایا۔ وہ دشت وداد کے مقابلے میں دجلے کی مشرقی جانب اترا۔ لشکر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا تقسیم کر دی گئی ہے۔ اپنے فرزند کو اپنے آگے تمام سامان جنگ لے کے دہانۂ دشت مسادر چلنے کا حکم دیا۔

زنجی اسیروں کا قتل

ابو العباس اپنے منتخب سرداروں اور آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوا جن میں زیرک ترک مقدم الجیش تھا۔ نصیر عرف ابو حمزہ چھوٹی بڑی کشتیوں کا افسر تھا۔ اس کے بعد ابو احمد نے مع منتخب سوار و پیادہ کے کوچ کیا۔ عام لشکر اور بہت سے سوار و پیادہ کو چھاؤنی میں چھوڑ گیا۔ ابو العباس نے اس سے مع قیدیوں اور سروں اور اُن مقتولین کے جنھیں اُس نے الشعرانی کے ساتھیوں میں سے قتل کیا تھا۔ ملاقات کی۔ واقعہ یوں ہوا کہ ابو احمد کے آنے سے پہلے اُسی دن الشعرانی اس کے لشکر میں آیا۔ ابو العباس نے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے بہتوں کو مار ڈالا اور ایک جماعت کو قید کر لیا۔ ابو احمد کے حکم سے قیدیوں کی گردنیں ماری گئیں۔ دہانۂ دشت مسادر میں ابو احمد نے دو روز قیام کر کے اسی سال ۸ ربیع الآخر یوم سہ شنبہ کو مع اپنے ہمراہی لشکر اور اسباب جنگ کے کوچ کیا۔ اس کا ارادہ سوق الخمیس کی اس بستی کا تھا جس کا نام صاحب الزنج نے المنیعہ رکھا تھا۔ برمسادر میں کشتیوں میں چلا۔ لشکر اُس کے مقابل برمسادر کی شرقی جانب چلنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ اُس نہر بوا طق کے مقابلے میں آ گیا جو الشعرانی کے شہر تک پہنچاتی ہے۔

ابن موسیٰ الشعرانی کی شکست و فرار

ابو احمد نے صرف اس وجہ سے سلیمان بن جامع کی جنگ سے پہلے سلیمان بن موسیٰ الشعرانی سے ابتدا کی تھی کہ الشعرانی ابو احمد کے پیچھے تھا۔ اندیشہ ہوا کہ اگر وہ ابن جامع سے ابتدا کرے گا تو الشعرانی پیچھے سے آ کے روک دے گا۔ لشکر کے عبور کرانے اور نہر بوا طق کے دونوں جانب سے چلنے کا حکم دیا۔ ابو العباس کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے اور اکثر لشکر کو اس کے پیچھے کر دیا۔ سلیمان اور اس کے ساتھی زنجیوں نے سوار و پیادہ لشکر کو یہ نہر کے دونوں جانب چل رہے تھے۔ نیز نہر میں چھوٹی بڑی کشتیوں کو چلتے دیکھا۔ ابو العباس اس کے پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ اُنھوں نے ایک ایسی کمزور جنگ کی کہ بھاگ کے متفرق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ ابوالعباس کے ساتھی شہر پناہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔ جو ملا اُس کو تلوار پر رکھ لیا۔ زنجی اور اُن کے پیرو متفرق ہو گئے۔ ابوالعباس کے ساتھی بستی میں داخل ہو گئے۔ بہتوں کو قتل اور بہتیروں کو قید کیا۔ بستی میں جو کچھ تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ الشعرانی اور اُس کے بقیۃ السیف ساتھی بھاگے۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے بطائح تک تعاقب کیا۔ مخلوق کثیر ڈوب گئی اور باقی لوگوں نے جھاڑیوں میں پناہ لی۔

ابو احمد کی فاتحانہ مراجعت

ابو احمد نے سہ شنبہ کو قبل غروب آفتاب اپنے ساتھیوں کو اپنی چھاؤنی واپس جانے کا حکم دیا۔ خود اس طرح واپس ہوا کہ تقریباً پانچ ہزار مسلمان عورتیں چھڑا لی تھیں جو اُن زنجی عورتوں کے علاوہ تھیں۔ جن پر سوق الخمیس میں وہ فتحمند ہوا تھا۔ ابو احمد نے تمام عورتوں کو حفاظت سے واسط لے جانے کا حکم دیا کہ اپنے سرپرستوں کو دے دی جائیں۔ نہر بالطق کے ارد گرد شب گذاری۔ صبح کے وقت دوسرے دن اُس بستی میں گیا۔ زنجیوں کے سامان پر قبضہ کرنے اور جو کچھ اُس میں تھا سب لے لینے کی اجازت دی۔ فصیل کے منہدم کرنے، خندقوں کے پاٹنے اور جو کشتیاں باقی تھیں اُن کے جلانے کا حکم دیا۔ گاؤں کے غلے، گیہوں، جو، چاول، جو الشعرانی کے قبضے میں تھے، سب لے کے لشکر گاہ دشت مساور کی جانب فاتحانہ کوچ کیا۔ غلوں کے فروخت کرنے اور اُس کی قیمت موالی اور غلاموں اور لشکر اور اہل لشکر کے عطیات میں صرف کرنے کا حکم دیا۔ سلیمان الشعرانی اور اس کے دونوں بھائی اور جو جو بچے تھے سب بھاگ گئے۔

ابن موسیٰ الشعرانی کا صاحب الزنج کے نام خط

الشعرانی سے اُس کا لڑکا اور جو مال اُس کے قبضے میں تھا چھین لیا گیا۔ وہ المذار چلا گیا۔ صاحب الزنج کو اپنا حال اپنی مصیبت اور اپنا المذار میں پناہ گزین ہونا لکھا۔ محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ محمد بن ہشام عرف ابو دائلۃ الکرمانی نے کہا کہ میں دغا باز کے سامنے تھا۔ وہ باتیں کر رہا تھا کہ اُس کے پاس سلیمان الشعرانی کا خط المذار بھاگ جانے کے متعلق آیا۔ اُس نے خط کو چاک ہی کیا تھا کہ شکست پر نظر پڑی۔ شکم کی طنابیں کھل گئیں۔ حاجت کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر آیا، خط لیا، اُسے دوبارہ پڑھنے لگا، پھر جب اُس مقام پر پہنچا اُٹھ کھڑا ہوا۔ چند بار یہی صورت پیش آتی رہی۔ یہ دیکھ کے مجھے عظیم الشان مصیبت کے بارے میں شک نہ رہا۔ مگر اُس سے دریافت کرنے کو نامناسب سمجھا۔ جب معاملے کو طول ہو گیا تو میں نے جرأت کی کہ کیا یہ سلیمان بن موسیٰ کا خط نہیں ہے۔ کہا ہاں۔ وہ پشت شکن خبر لایا ہے کہ جو لوگ اُس کے پاس اُترے تھے اُنھوں نے اس پر ایسا سخت حملہ کیا کہ کوئی باقی نہ رہا۔ یہ خط اُس نے المذار سے لکھا ہے۔ سوائے اُس کی جان کے اور کوئی شے سلامت نہ رہی۔ میں نے اس پر افسوس کیا حالانکہ اس پوشیدہ سرور کو اللہ ہی جانتا ہے جو میرے قلب کو حاصل ہوا۔ وہ بہادری ظاہر کرنے لگا۔ اور سلیمان بن جامع کو ایک خط لکھا جس میں اُسے اس طرح کی مصیبت سے ڈرایا تھا۔ جو الشعرانی پر نازل ہوئی۔ اُسے بیدار رہنے اور اپنے نواح کی حفاظت کرنے کا حکم دیا تھا۔

ابو العباس کا شبل اور ابو النداء پر حملہ

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ محمد بن حماد نے کہا کہ الموفق نے بر مساور کی چھاؤنی میں دو روز قیام کیا کہ الشعرانی اور سلیمان بن جامع کے حالات معلوم کرے اور ابن جامع کے مستقر سے واقف ہو کوئی شخص آیا جسے اس کام کے لئے روانہ کیا تھا۔ اُس نے خبر دی کہ سلیمان بن جامع الحوانیت میں مع لشکر مقیم ہے۔ اسی وقت اُس نے سوار لشکر کو ارض کسکر عبور کرانے کا حکم دیا جو دجلے کی غربی جانب ہے۔ خود خشکی کے راستے سے روانہ ہوا۔ کشتیاں الکنیثہ کی جانب آتار دی گئیں۔ عام لشکر کو اور آدمیوں اور مویشی کی جماعت کثیرہ کو دہانۂ دشت مساور میں چھوڑ گیا۔ بغراج کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا۔ ابو احمد الصینیہ آیا اور ابو العباس کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ تیزی کے ساتھ الحوانیت جانے کا حکم دیا کہ سلیمان بن جامع کی صحیح حالت دریافت کرے۔ اگر اسے دھوکے میں پائے تو حملہ کرے۔ ابو العباس اسی دن کی رات کو الحوانیت روانہ ہو گیا مگر اُس نے وہاں سلیمان کو نہیں پایا۔ سرداران زنج میں شبل اور ابو النداء طاقت اور شجاعت میں مشہور تھے جو اس فاسق کے اُن قدیم ساتھیوں میں سے تھے جنھیں اُس نے اپنے ابتدائے خروج کے زمانے میں ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا تھا۔ سلیمان بن جامع ان دونوں سرداروں کو اپنے مقام پر ان کثیر غلوں کی حفاظت کے لئے چھوڑ گیا تھا جو وہاں تھے۔ ابو العباس نے ان دونوں سے جنگ کی، اور چھوٹی کشتی کو نہر کے ایک تنگ مقام میں داخل کر دیا۔ ان کے آدمیوں میں سے مخلوق کثیر کو مقتول اور تیروں سے مجروح کیا۔ یہ لوگ سلیمان بن جامع کے نہایت منتخب اور چیدہ بہادروں میں تھے جن پر اُسے اعتماد تھا۔ اُن کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ رات حائل ہو گئی۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ اور محمد بن حماد نے کہا کہ ابو العباس کا واقعہ کلنگ اس دن ہوا، جس کو محمد بن شعیب نے الصینیہ والے دن بیان کیا ہے۔

ابن جامع کی قیامگاہ کی اطلاع

محمد بن الحسن نے کہا کہ اس قوم میں سے ایک شخص نے ابو العباس سے پناہ مانگی۔ ابو العباس نے وہ مقیم دریافت کیا جہاں سلیمان بن جامع تھا۔ اُس نے بتایا کہ وہ طہیثا میں مقیم ہے۔ ابو العباس نے واپس ہو کر اپنے والد سے سلیمان کے اس بستی میں مقیم ہونے کی صحیح خبر بیان کی جس کا نام اُس نے المنصور رکھا تھا۔ اور جو اُس مقام میں تھا جو طہیثا کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں اُس کے ہمراہ سوائے شبل اور ابو الندا کے اُس کے تمام ساتھی ہیں۔ وہ دونوں الحوانیت میں اپنے مقام پر ہیں۔ اس لئے کہ انھیں اس کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ ابو احمد کو یہ معلوم ہوا تو اُس نے دشت وساد کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ طہیثا کا راستہ وہیں سے تھا۔ ابو العباس چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے گیا۔ اور اُن لوگوں کو جنھیں دشت مساور میں چھوڑا تھا یہ حکم دیا کہ سب کے سب دشت وساد جائیں۔

ابو احمد کی روانگی

ابو احمد نے جس دن ابو العباس کو حکم دیا خود بھی اُسی دن صبح سویرے کوچ کیا۔ دو روز تک چل کے ۱۸ ربیع الآخر یوم جمعہ ۲۶۷ھ کو وہاں آیا۔ وہاں ٹھہر کر ان اشیاء کی اصلاح کرتا رہا جن کی اصلاح کی ضرورت تھی۔ عطیات تقسیم کرنے اور پلوں کی کشتیاں درست کرنے کا حکم دیا کہ انھیں اپنے ساتھ اتارے بکثرت مزدور جمع کئے۔ بیشتر آلات ایسے فراہم کئے جن سے نہریں بند کی جاتی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لشکر کے لئے راستے درست کئے جاتے ہیں۔ دشت دواد میں یغراج ترک کو چھوڑ دیا۔ اُس نے جب دشت دواد کا ارادہ کیا تھا تو اپنے ایک غلام کو جس کا نام جعلان تھا بلا بھیجا تھا جو یغراج کے ساتھ اس کے لشکر میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اُسے خیمے اُکھاڑ کے مع اُن گھوڑوں اور ہتھیاروں کے جو اُس کے پاس چھوڑ دیئے گئے تھے۔ دشت دواد لے جانے کا حکم ملا۔ جعلان نے یہ کام عشاء کے آخر وقت تک پورا کر لیا۔ لوگ بیخبر و غافل تھے کہ اُس نے لشکر میں منادی کرائی۔ سمجھے کہ یہ منادی بہ بنائے وقوع شکست ہے۔ سب کے سب نکل پڑے۔ لوگوں نے اپنے اپنے سامانوں کو اس گمان کی وجہ سے چھوڑ دیا کہ دشمن اُن کے قریب آ گیا ہے۔ کسی نے کسی کو پلٹ کے بھی نہ دیکھا سب نے دشت دواد کی چھاؤنی واپس جانے کا ارادہ کیا۔ بیچ رات میں روانہ ہوئے۔ بعد کو حقیقت حال ظاہر ہوئی تو سکون و اطمینان ہوا۔

اسی سال صفر میں ملاقۂ قراسین میں کیغلغ ترک کے ساتھیوں اور احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی۔ کیغلغ نے انھیں شکست دی اور وہ ہمذان کی جانب چلا گیا۔ پھر صفر میں احمد بن عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس کے پاس آیا۔ جنگ کی۔ کیغلغ بھاگا اور الصیمرہ میں پناہ لی۔

اسی سال ۲۷ ربیع الآخر کو ابو احمد اور اس کے ساتھی طہیثا میں داخل ہوئے سلیمان بن جامع کو وہاں سے نکال دیا۔ احمد بن مہدی الجبائی قتل کیا گیا۔

طہیثا کی مہم محمد بن الحسن سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو دشت دواد میں عطا تقسیم کر کے سامان جنگ کی اصلاح کی جنھیں معرکے میں بھیجنا تھا اُن کے ساز و سامان کی تکمیل کر کے طہیثا کو روانہ ہوا۔ یہ واقعہ ۲۰ ربیع الآخر ۲۶۷ھ یوم یکشنبہ کو پیش آیا۔ اُس کی روانگی مع اپنے سواروں کے خشکی کے راستے تھی۔ کشتیاں مع پیادہ لشکر و اسلحہ و آلات کے اُتار دی گئیں۔ عارضی پل اور چھوٹی بڑی کشتیاں بھی اتار دی گئیں جو نہر مہروذ میں کہ قریۃ الجوزیہ کے سامنے ہے لائی گئیں۔ ابو احمد وہاں اُتر گیا۔ نہر مہروذ پر پل باندھنے کا حکم دیا۔ ایک دن رات قیام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ صبح ہوئی تو اپنے سامنے سواروں کو اور اسباب کو پل پر عبور کرایا۔ بعد کو خود عبور کیا۔ سب کو ٹھہرنا جانے کا حکم دیا۔ لوگ اُس مقام تک گئے جسے ابو احمد نے اپنی منزل کے لئے پسند کیا تھا۔ سلیمان بن جامع کی بستی سے یہ مقام دو میل پر تھا۔ ۲۲ ربیع الآخر کو صاحب الزنج کے بالمقابل وہیں قیام کیا۔ آسمان سے اچھی طرح بارش ہوئی۔ سردی تیز ہوگئی۔ بارش اور سردی کی وجہ سے جنگ سے باز رہنا پڑا۔

ابو العباس کا جبائی پر حملہ

جمعے کی رات ہوئی تو ابو احمد اپنے چند سرداروں اور موالی کے ساتھ سواروں کے گذرنے کے قابل مقام کی تلاش میں سوار ہوا۔ سلیمان بن جامع کی شہر پناہ کے قریب تک پہنچا تھا کہ ایک بڑی جماعت نے اُس سے مقابلہ کیا۔ مختلف مقامات سے پوشیدہ لشکر نکل پڑے۔ جنگ چھڑ گئی اور شدت سے ہونے لگی۔ سواروں کی ایک جماعت نے گھوڑوں سے اُتر کر مدافعت کی اور پھر تنگ راستوں سے نکل گئی۔ ابو احمد کا ایک غلام جس کا نام وصیف علم دار تھا اور زیرک کے چند سردار گرفتار کر لئے گئے۔ ابو العباس نے احمد بن مہدی الجبائی کے نتھنے میں ایسا تیر مارا کہ چیرتا ہوا دماغ میں گھس گیا۔ وہ چت گر پڑا اور اُسے دغا باز کے لشکر پہنچایا گیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ دے مارا۔ اُس کی وجہ سے بڑی مصیبت نازل ہوئی۔ کیوں کہ صاحب الزنج کے خاص بھروسے کے لوگوں میں تھا اور بڑی تیز بصیرت رکھتا تھا۔

جبائی کی ہلاکت

چند روز تک تو جبائی کا علاج ہوتا رہا آخر موت نے اپنا جُبّہ اُوڑھا دیا۔ غنیم کا غم جہت بڑھ گیا۔ اس کے غسل اور کفن اور نماز جنازہ اور قبر پر کھڑے ہونے کا انتظام کیا۔ یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا گیا۔ ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کے اُنھیں نصیحت کی الجبائی کی موت کا تذکرہ کیا۔ اُس کی وفات رعد و برق والی شب میں ہوئی تھی۔ اُس نے کہا (جیسا کہ بیان کیا گیا) کہ مجھے اُس کے قبض روح کا وقت موت کی خبر پہنچنے سے قبل ہی معلوم ہو گیا تھا کہ میں نے اُس کے حق میں رحم کی دعا کرتے ہوئے ملائکہ کی آواز سُنی۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ ابو واثلہ میری طرف متوجہ ہوا۔ وہ بھی اُن لوگوں میں تھا جو اُس وقت موجود تھے۔ جو کچھ اُس نے سُنا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمال استعجاب کے ساتھ مجھے سناتا تھا اور میرا تعجب بڑھاتا تھا۔ محمد بن سمعان نے بھی آ کے مجھے محمد بن ہشام کی سی خبر دی۔ وقایاز الجبانی کے دفن سے اس طرح واپس آیا کہ اس پر کوہ غم ٹوٹا ہوا تھا۔

ابو العباس کی سجانب طہیثا پیشقدمی

محمد بن الحسن سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ ابو احمد اُس جنگ سے واپس ہوا جو ۲۶ ربیع الآخر جمعہ کی رات کو ہوئی تھی۔ اس کی خبر اُس کے لشکر کو پہنچ گئی۔ اکثر لشکر اس کے پاس آیا۔ اُنھوں نے اُسے واپس ہوتا ہوا پایا تو اُس نے اُنھیں اپنی چھاؤنی کی طرف واپس کر دیا۔ یہ مغرب کے وقت کا واقعہ ہے۔ جب اہل لشکر جمع ہوئے تو اُنھیں رات میں ہوشیار رہنے اور جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا۔ ۲۷ ربیع الآخر یوم شنبہ کو صبح ہوئی تو ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو تیار کر کے انھیں اس طرح چھوٹے چھوٹے دستوں میں تقسیم کیا کہ پیادہ و سوار بعض بعض کے پیچھے رہے۔ چھوٹی بڑی کشتیوں کو حکم دیا کہ اُنھیں اس کے ہمراہ اُس نہر میں روانہ کیا جائے جو نہر المنذر کے نام سے مشہور ہے اور شہر طہیثا کے بیچ میں سے گذرتی ہے۔ خود زنجیوں کی جانب روانہ ہوا یہاں تک کہ اُس بستی کی شہر بناہ تک پہنچ گیا۔ اپنے غلاموں کے سرداروں کو اُن مقامات پر ترتیب سے کھڑا کیا جہاں سے زنجیوں کے نکل پڑنے کا اندیشہ تھا۔ پیادہ لشکر کو سواروں کے آگے کیا اور اُن مقامات پر مقرر کیا جہاں سے پوشیدہ لشکروں کے نکلنے کا اندیشہ تھا۔ اُتر کے چار رکعت نماز ادا کی اور خوب گڑگڑا کے اللہ عزوجل سے اپنی اور مسلمانوں کی نصرت کی دعا کی۔ ہتھیار منگائے اُنھیں زیب بدن کیا اور اپنے فرزند ابو العباس کو شہر بناہ کی جانب بڑھنے اور غلاموں کو جنگ پر برانگیختہ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

زنجیوں کی شکست و فرار

سلیمان بن جامع نے اپنی بستی کی شہر پناہ کے آگے جس کا نام اس نے المنصورہ رکھا تھا ایک خندق تیار کی تھی۔ جب غلام وہاں تک پہنچے تو اسے عبور کرنے سے ڈرے اور رُکے۔ سرداروں نے اُنھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برانگیختہ کیا اور اُن کے ہمراہ خود بھی پیادہ ہو گئے۔ وہ بھی جرأت کر کے گھس گئے اور اُسے عبور کر لیا۔ زنجیوں کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ وہ اپنی شہر پناہ سے دیکھ رہے تھے آتش حرب مشتعل ہو گئی۔ ہتھیار کام آئے۔ سواروں کے ایک قلیل گروہ نے گھس کر خندق کو عبور کیا۔ زنجیوں نے یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کے بھاگے۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اطراف سے داخل ہو گئے۔ حالانکہ زنجیوں نے اس بستی کو پانچ خندقوں سے محفوظ کیا تھا۔ ہر خندق کے آگے ایک دیوار بنائی تھی جس پر سے مدافعت کرتے تھے۔ وہ ہر دیوار و خندق کے پاس ٹھیرنے لگے۔ ابو احمد کے ساتھی انھیں ہر اُس مقام سے دفع کرنے لگے جہاں وہ ٹھیرتے تھے۔ ان کے بھاگنے کے بعد چھوٹی بڑی کشتیاں اُس نہر سے داخل ہو گئیں جو ان کی بستی کے درمیان سے گذرتی ہے۔ اُن کی جس چھوٹی بڑی کشتی پر گذرتی تھیں اُسے غرق کر دیتی تھیں۔ جو لوگ نہر کے دونوں کناروں پر تھے اُن کا تعاقب کر کے قتل اور قید کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اُس بستی اور اُس کے مضافات سے ایک فرسخ کے اندازے میں ہے بالکل دفع ہو گئے۔ ابو احمد نے سب پر قبضہ کر لیا۔

فتح طہیثا سلیمان مع اپنے چند ساتھیوں کے بچ گیا۔ ہنگامۂ قتل و قید گرم رہا۔ ابو احمد نے واسط اور اُس کے مضافات اور نواح کوفہ کے تقریباً دس ہزار عورتوں اور بچوں کو چھین لیا۔ اُن کی حفاظت اور مصارف کی کفالت کا حکم دے کے سب کو واسط بھیج کر اُن کے سرپرستوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ابو احمد اور اُس کے ساتھیوں نے بستی کے تمام ذخائر اور مال اور غلّہ اور چوپایوں پر قبضہ کر لیا۔ جن کی مقدار و تعداد بہت تھی۔ ابو احمد نے غلّہ وغیرہ جو اُسے ملا اُس کے بیچنے، قیمت کو بیت المال بھیجنے اور موالی اور عام لشکر کے عطیات میں صرف کرنے کا حکم دیا۔ وہ لوگ اُس میں سے جس کو اُٹھا سکے اُٹھا لے گئے۔ سلیمان کی عورتوں اور بچوں میں سے بھی چند گرفتار کیے گئے۔ وصیف عملدار کو اور جو لوگ جمعے کی شب کو اُس کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے قید سے نکالا گیا۔ اس امر نے زنجیوں کو ان کے فوری قتل سے باز رکھا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کا طہثیا میں قیام

بقیۃ السیف کی ایک بہت بڑی جماعت نے جھاڑیوں میں پناہ لی جو اُس بستی کو گھیرے ہوئے تھیں۔ ابو احمد کے حکم سے نہر المنذر پر پل باندھا گیا۔ لوگوں نے اُس کی غربی جانب عبور کیا۔ ابو احمد نے طہثیا میں سترہ دن قیام کیا۔ بستی کی شہر پناہ منہدم اور خندقیں پاٹ دی گئیں۔ جھاڑیوں میں جو پناہ گزین تھے اُن کی تلاش ہونے لگی۔ ہر شخص کے لئے جوان میں سے کسی ایک آدمی کو لانے انعام مقرر کیا۔ لوگ اُن کی تلاش میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے۔ جب اُن میں سے ایک بھی اُس کے پاس لایا جاتا تھا تو اُسے معاف کر دیتا۔ خلعت دیتا اور اُسے اپنے غلاموں کے سرداروں کے سپرد کر دیتا تھا۔ اُن لوگوں کے برگشتہ کرنے اور غنیم کی اطاعت سے باز رکھنے کی تدبیر کی تھی۔

زیرک کو طہثیا میں قیام کرنے کا حکم

ابو احمد نے نصیر کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ سلیمان بن جامع اور جوزنجی اُس کے ہمراہ بھاگے تھے اُن کی تلاش کے لئے نامزد کیا اور اُسے کوشش سے اُن کا تعاقب کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ البطائح سے گذر کے دجلے کی اُس شاخ میں داخل ہو جائے جو عُوَراء کے نام سے مشہور ہے۔ فاسق نے بند باندھے تھے کہ اُن چھوٹی کشتیوں کو دجلے سے منقطع کر لے جو دجلے اور نہر ابی الخصیب کے درمیان ہوں۔ ابو احمد نے یہ بند کھلوا دیئے نیرک کو طہثیا میں قیام کرنے کا حکم دیا جو جھاڑیوں میں رہ گئے تھے۔

اسی سال ربیع الآخر میں ام حبیب دختر ہارون الرشید کا انتقال ہوا۔

مفرور زنجیوں کی تلاش

ضبط و استحکام کے جو کام کرنے تھے جب کر لئے تو ابو احمد نے دشت دواد کی چھاؤنی کی جانب کوچ کیا کہ وہاں سے اہواز جائیں اور اس کے معاملات درست کریں۔ المہلبی کے حملے کا تردد تھا جو اُس نے وہاں کئے تھے کہ ایسا نہ ہو وہاں پر غالب آ جائے۔ اسی بناء پر کوچ سے پہلے ہی ابو العباس کو روانہ کر دیا تھا۔ چھاؤنی میں پہنچ کے چند روز قیام کیا اور اُن اشیاء کے تیار کرنے کا حکم دیا جن کی سفر اہواز کے لئے خشکی کے راستے ضرورت تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگوں کو آگے روانہ کر دیا جو راستوں اور منزلوں کی درستی کریں۔ اور اُن لشکروں کے لئے رسد مہیا کریں جو اُس کے ساتھ تھے۔ روانگی سے پہلے ریزہ اس کے پاس طہیثا سے یہ خبر لے کے واپس آ گیا کہ اُن علاقوں میں جہاں زنجی تھے باشندے پلٹ آئے اور اس نے اُنھیں امن کی حالت میں چھوڑا ہے۔ ابو احمد نے اُسے تیار ہونے اور مع اپنے منتخب اور بہادر ساتھیوں کے چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ اُترنے کا حکم دیا۔ کہ وہ ان سب کو دجلۃ العوراء میں لے جائے۔ وہ اور ابو حمزہ دونوں مل کے دجلہ کو چوروں سے پاک کریں۔ مفرور زنجیوں کی جستجو میں لگے رہیں۔ فاسق کے ساتھیوں میں سے جو ملے اُس کا تدارک کریں۔ اور اسی رفتار عمل کے ساتھ اُس بستی تک پہنچ جائیں جو نہر ابو الخصیب میں تھی۔ جنگ کا موقع دیکھیں تو جنگ کریں۔ ماجرائے احوال ابو احمد کو لکھیں کہ وہ اُنھیں اپنے حکم سے آگاہ کرے جس کے مطابق اُن کو عمل کرنا چاہیئے۔ ابو احمد نے جن کو واسط میں جو لشکر چھوڑا تھا اُس پر اپنے فرزند ہارون کو نائب مقرر کیا تھا۔ جو لوگ جلد تیار ہو گئے اُنھیں کے ساتھ روانگی کا عزم کیا، ہارون کو ہدایت کی کہ حکم کے آتے ہی لشکر کو کشتیوں میں سوار کرا کے مستقر دجلہ کی جانب اُتار دے۔

ابو احمد کی روانگی اہواز

اسی سال ۲۰ جمادی الآخرہ یوم جمعہ کو احمد نے اہواز کا رخ کیا۔ منزل بمنزل واسط سے باذبین میں اُترا، پھر جوخی میں، پھر الطیب میں، پھر قرقوب میں، پھر درستان میں، پھر وادی السوس میں۔ وہاں پل باندھا گیا تھا اُس نے صبح سے آخر وقت ظہر تک قیام کر کے اپنے تمام لشکر کو پار اُتروا دیا تو خود روانہ ہو کے السوس میں آیا۔ مسرور کو جو اہواز میں اُس کا عامل تھا اپنے پاس آنے کا حکم دیا تھا۔ وہ اُس کے دوسرے دن مع اپنے لشکر اور سرداروں کے حاضر ہوا۔ خلعت سے سرفرازی ہوئی۔ سوس میں تین دن قیام رہا۔

ابن موسیٰ بن سعید کی ہلاکت

فاسق کے ساتھیوں میں سے جو طہیثا میں گرفتار ہوئے تھے احمد بن موسیٰ بن سعید البصری عرف القلوص بھی تھا۔ جو اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیم ساتھیوں اور گنتی کے لوگوں میں سے ایک تھا جو ایسے زخم لگنے کے بعد گرفتار ہوا تھا جن سے اُس کی موت ہو گئی۔ پھر جب ہلاک ہو گیا تو ابو احمد نے اُس کا سر کاٹنے اور واسط کے پل پر لٹکانے کا حکم دیا۔ اُن لوگوں میں سے جو اُس روز گرفتار ہوئے تھے عبداللہ بن محمد بن ہشام الکرمانی بھی تھا۔ خبیث نے اُسے اُس کے باپ سے چھین کے طہیثا روانہ کر دیا تھا اور وہاں کے محکمۂ قضا وصلاۃ کا والی بنا دیا تھا۔ زنجیوں کی وہ جماعت بھی قید کی گئی جن کی ہمت وطاقت وشجاعت پر بھروسا کرتے تھے۔

ابن ابی ایان کی طلبی

خبیث کو ان لوگوں کی مصیبت کی خبر پہنچی تو اُس سے کچھ کرتے دھرتے نہ بنی۔ ہوش وحواس گم ہو گئے۔ شدت پریشانی سے مجبور ہو کے المہلبی کو جو اُس زمانے میں تقریباً تیس ہزار کے ساتھ الاہواز میں مقیم تھا۔ ایک ایسے شخص کے ہمراہ خط لکھ کر روانہ کیا جو اُس کی صحبت میں تھا۔ لکھا تھا کہ تمام رسد اور اسباب چھوڑ کے چلا آئے۔ یہ خط المہلبی کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ اہواز کے مضافات میں ابو احمد کے آنے کی خبر آ چکی تھی۔ وہ اس کی وجہ سے بدحواس تھا۔ جو کچھ اس کے پاس تھا سب چھوڑ دیا۔ محمد بن یحییٰ بن سعید الکربنائی کو قائم مقام بنایا۔ الکربنائی کا دل بھی خوف سے پریشان ہو گیا۔ وہ بھی سب کچھ چھوڑ کے المہلبی کے پیچھے ہو گیا۔ اس زمانے میں جبیٰ اور الاہواز اور اُس کے اطراف میں قسم قسم کے غلّوں اور کھجوروں اور چوپایوں کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ وہ اس سب سے علیحدہ ہو گئے۔

بہبوذ بن عبدالوہاب کی طلبی

فاسق نے بہبوذ بن عبدالوہاب کو بھی لکھا تھا۔ جس کے سپرد اُس زمانے میں الفندم اور البیاسیان اور فارس اور الاہواز کے درمیانی دیہات تھے۔ اسے بھی اپنے پاس بلایا تھا۔ بہبوذ نے جو کچھ غلّہ اور کھجور اُس کے پاس تھی سب چھوڑ دیا۔ یہ ذخیرہ بہت بڑی مقدار میں تھا۔ سب پر ابو احمد نے قبضہ کر لیا۔ اسی سامان کی بدولت ابو احمد قوی اور فاسق بے سروسامان ہوا۔

جب المہلبی الاہواز سے جدا ہوا تو اُس کے ساتھی اُن دیہات میں منتشر ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو الاہواز اور لشکر خبیث کے درمیان میں تھے۔ ان لوگوں نے انھیں لوٹ کے باشندوں کو وہاں سے نکال دیا۔ حالانکہ وہ لوگ ان کی صلح میں تھے۔ سوار و پیادہ میں سے جو المہلبی کے ساتھ تھے مخلوق کثیر اس کے ساتھ جانے سے رہ گئی۔ انھوں نے الاہواز کے اطراف میں قیام کیا۔ ابو احمد سے امان کی درخواست کی۔ وہ سن چکے تھے کہ خبیث کے ساتھیوں کو معافی مل گئی جن پر وہ طہیثا میں کامیاب ہوا تھا، اور المہلبی مع اپنے پیروؤں کے نہر الخصیب چلا گیا۔

علی بن ابی ابان اور بہبوذ کو بلانے کی وجہ

وہ امر جو فاسق کو المہلبی اور بہبوذ کو سرعت کے ساتھ اپنے پاس بلا لینے کی طرف داعی ہوا اس کا یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو اسی حالت خوف و شدت رعب میں ابو احمد آ جائے۔ اس وقت المہلبی اور بہبوذ مع اپنے ہمراہیوں کے اس سے جدا ہوں گے۔ حالانکہ واقعہ اس طرح نہیں ہوا جیسا کہ اس نے اندازہ کیا۔ ابو احمد نے اس وقت تک قیام کیا کہ تمام اشیاء جنھیں بہبوذ اور المہلبی چھوڑ گئے تھے سب پر قبضہ کر لیا اور وہ تمام بند کھول دئے گئے جو خبیث نے دجلے میں بنائے تھے۔ راستے اور سڑکیں درست کی گئیں۔ ابو احمد نے السوس سے جندیسابور کی جانب کوچ کیا۔ دہاں تین دن قیام کیا۔ لشکر پر دانہ چارہ کی تنگی ہو رہی تھی۔ تلاش کرنے اور اس کے لانے کے لئے مہم مقرر کی۔ جندیسابور سے نستر کی جانب کوچ کیے کے حکم دیا کہ اہواز سے سامان فراہم کیا جائے۔ ہر گاؤں پر ایک سردار کو روانہ کیا کہ اس کے ذریعے سامان کی روانگی کا انتظام ہو جائے۔

محمد بن عبید اللہ کو معافی

احمد بن ابی الاصبغ کو محمد بن عبید اللہ الکردی کے پاس روانہ کیا جو اس امر سے خائف تھا کہ ابو احمد کے اہواز آنے کے قبل فاسق کا ساتھی اس کے پاس آ جائے گا۔ احمد کو محمد سے مانوس، لغزش کی پردہ پوشی اور اس کی معافی کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ کہ سامان کے اٹھانے اور اہواز کے بازار میں لے جانے میں تعجیل کرے۔

مسرور البلخی کو جو اہواز میں عامل تھا ان موالی اور غلاموں اور لشکر کے حاضر کرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا جو اُس کے ہمراہ تھے کہ اُن کا معائنہ کرے۔ تقسیم عطا کا حکم دے اور انھیں اپنے ہمراہ جنگ کے لئے لے جائے۔ اس نے ان سب کو حاضر کیا۔ وہ لوگ ایک ایک آدمی کر کے پیش کئے گئے اور ان میں عطا تقسیم کی گئی۔

پُل قنطرہ اربک کی تعمیر

یہاں سے عسکر مکرم کی جانب کوچ کیا۔ منزل سے آگے بڑھ گیا۔ اہواز پہنچا تو سمجھتا تھا کہ اس سے پہلے وہاں رسد پہنچ گئی ہوگی۔ جو اس کے لشکر کو روانہ کی جائے گی۔ اس دن حالت نہایت شدید تھی۔ لوگوں کو سخت پریشانی لاحق تھی۔ تین دن ٹھہر کر رسد کے آنے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر نہیں آئی۔ لوگوں کا حال اور بھی بُرا ہوا۔ یہ وہ امر تھا کہ جماعت کو منتشر کر دیتا۔ ابو احمد نے اس کی آمد میں تاخیر کے سبب کی تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ لشکر نے اُس قدیم عجمی پُل کو کاٹ دیا تھا جو اہواز کے بازار اور رام ہرمز کے درمیان تھا۔ یہ قنطرہ اربک کہلاتا تھا۔ اس پُل کے کٹ جانے کی وجہ سے تاجر اور غلّہ لے جانے والے رُک گئے ابو احمد سوار ہو کے وہاں گیا۔ وہ مقام اہواز کے بازار سے دو فرسخ پر تھا۔ ان زنجیروں کو جمع کیا جو اس کے لشکر میں باقی تھے۔ انھیں پتھر اور بڑی بڑی سلیں پل کی مرمت کے لئے اُٹھانے کا حکم دیا، خاطر خواہ معاوضہ دینے کے وعدے کئے۔ اس وقت تک روانگی کا قصد نہ کیا جب تک کہ اُسی دن پُل کی مرمت نہ ہو گئی۔ ویسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا۔ اس پر چلنے لگے۔ غلّے کے قافلے آ گئے۔ اہل لشکر جی اُٹھے۔ حال درست ہو گیا۔

دُجیل پر پُل بنانے کا حکم

ابو احمد نے دُجیل پر پُل باندھنے کے لئے کشتیاں جمع کرنے کا حکم دیا۔ جو اہواز کے دیہات سے اکٹھا کی گئیں۔ پُل باندھنا شروع کر دیا گیا۔ اہواز میں چند روز تک قیام کر کے اپنے ساتھیوں کی حالت کی اور جن اسباب کی اُنھیں ضرورت تھی اصلاح کر لی۔ گھوڑوں کی حالت بھی درست ہو گئی۔ وہ تکلیف دُور ہو گئی جو چارہ ملنے سے پہنچی تھی۔ ان جماعتوں کے خطوط آئے جو المہلبی کے پیچھے رہ گئے تھے اور اہواز کے بازار میں مقیم تھے۔ اُنھوں نے امان کی درخواست کی تھی، جو قبول کی گئی۔ اُس کے پاس تقریباً ایک ہزار آدمی آئے۔ اُس نے سب کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کیا۔ اپنے غلاموں کے سرداروں میں شامل کر کے ان کے لئے عطا مقرر کر دی۔

ابو احمد کا قصر المامون میں قیام

دُجیل پر پُل باندھ لیا گیا۔ لشکر کو روانہ کرنے کے بعد خود روانہ ہوا۔ پُل کو عبور کر کے دجیل کی غربی جانب قصر المامون میں چھاؤنی قائم کی۔ وہاں تین دن ٹھہرا۔ اس مقام میں رات کے وقت لوگوں پر ایک ہولناک زلزلے کی مصیبت آئی، جس کے شر سے اللہ نے محفوظ رکھا اور اس کو دفع کر دیا۔

ابو احمد نے دجیل پر باندھے ہوئے پُل سے عبور کرنے سے پہلے اپنے فرزند ابو العباس کو دجلۃ العوراء کے اُس موضع کی جانب روانہ کر دیا تھا۔ جس میں اُترنے کا ارادہ تھا۔ وہ موضع نہر المبارک کے نام سے مشہور اور فرات بصرہ میں معدود ہے۔ ہارون کو بھی اُس تمام لشکر کے جو اُس کے ہمراہ چھوڑ دیا گیا تھا نہر المبارک روانہ کرنے کو لکھا تاکہ سب وہاں جمع ہو جائیں۔

محمد بن عبداللہ کی اطاعت

قصر المامون سے کوچ کر کے قورج العباس میں منزل کی۔ یہاں احمد بن ابی الاصبغ مع اُن لوازم کے جن پر اُس نے محمد بن عبیداللہ سے صلح کی تھی چرندہ و درندہ جانوروں کے ساتھ جو غنیم نے اُس کی نذر کئے تھے حاضر ہوا۔ قورج سے کوچ کر کے الجعفریہ میں اُترا۔ اس گاؤں میں سوائے ان کنوؤں کے پانی نہ تھا جن کے چھاؤنی میں کھودنے کا حکم دیا گیا تھا۔ تورج العباس سے عبیداللہ بن محمد بن عمار کے مولیٰ سعد حبشی کو روانہ کیا تھا جس نے یہ کنوئیں کھدوائے تھے۔ اس مقام پر ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔ رسد کو فراہم پایا۔ لوگوں کو فراغت ہو گئی، توشہ باندھ لیا۔

ابو احمد کی ابو العباس و ہارون سے ملاقات

موضع البشیر کی جانب کوچ کیا تو وہاں ایک بارانی تالاب پایا۔ اُس نے ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔ اور آخر شب میں نہر المبارک کے قصد سے کوچ کیا۔ وہاں بعد نماز ظہر آیا۔ یہ ایک دراز فاصلے کی منزل تھی۔ اپنے دونوں فرزندوں ابو العباس اور ہارون سے راستے میں ملا

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں نے سلام کیا اور اُسی کے ساتھ چلنے لگے۔ یہاں تک کہ نہر المبارک میں پہنچ گیا۔ یہ نصف رجب ۲۶۷ھ شنبے کا دن تھا۔

مفرور زنجیوں کے متعلق اطلاع

خبیث کے اُس بھاگے ہوئے لشکر کے بارے میں جس کی تلاش میں ابو احمد نے زیرک کو طہثیا سے روانہ کیا تھا۔ ابو احمد کے واسط سے نکل کر نہر المبارک جانے کے حالات کے درمیان زیرک اور نصیر کے بھی کچھ حالات ہیں۔ یہ حالات محمد بن الحسن نے محمد بن حماد سے سنے ہیں کہ زیرک اور نصیر دجلۃ العوراء سے اکٹھے روانہ ہو کے الابلہ پہنچے۔ خبیث کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہ ان سے امن طلب کیا تھا۔ بتایا کہ خبیث نے بہت سی چھوٹی بڑی کشتیاں جو زنجیوں سے بھری ہوئی ہیں روانہ کی ہیں، جن کے رئیس کا نام محمد بن ابراہیم اور کنیت ابو عیسیٰ ہے۔

ابو عیسیٰ محمد بن ابراہیم

ایک شخص یسار جو فاسق کی پولیس کا افسر تھا، بصرہ ویران کرنے کے وقت محمد بن ابراہیم کو لایا تھا۔ یہ یسار کا کاتب تھا یسار مر گیا اور احمد بن مہدی الجبائی کی منزلت خبیث کے ہاں بلند ہو گئی۔ تو اس نے اسے اکثر اعمال کا والی بنا کے محمد بن ابراہیم کو اُس کے ماتحت کر دیا۔ الجبائی کی ہلاکت تک یہ اس کا کاتب رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اُس کے مرتبے کی حرص کی کہ خبیث اُسے الجبائی کی جگہ مقرر کر دے۔ تلم دعات پھینک کے آلات حرب سے مسلح ہو کے قتال کے لئے تیار ہو گیا۔ خبیث نے اُسے اس لشکر میں روانہ کیا ہے اور دجلہ میں آنے کا حکم دیا ہے کہ اُن لشکروں کی مدافعت کرے جو وہاں اُتریں۔ وہ کبھی دجلے میں ہوتا ہے اور کبھی اپنے ساتھ والی جماعت کو نہر یزید لاتا ہے۔ اُس کے ہمراہ اس لشکر میں شبل بن سالم اور عمرو عرف غلام بوذی اور حبشیوں کے بڑے بڑے بہادر ہیں، لشکر کے ایک شخص نے زیرک اور نصیر سے امن طلب کر کے دونوں کو اُس کی خبر دے دی کہ محمد بن ابراہیم نصیر کے ارادے میں ہے۔ نصیر اُس زمانے میں نہر المرأۃ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ لوگ اس ارادے میں ہیں کہ اُن نہروں کے راستے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہر معقل اور جوئے شیریں پر گذرتی ہیں۔ موضع الشرطہ میں آئیں لشکر کے پیچھے سے نکلیں اور اس کے دونوں جانب ٹوٹ پڑیں۔

ابو عیسیٰ اور نصیر کی جنگ

نصیر یہ خبر سن کے الابلہ سے تیزی کے ساتھ اپنی چھاؤنی کی طرف لوٹا اور زیرک بغرم جوئے شیریں اس کے پیچھے موضع المیثان پہنچ گیا۔ اندازہ کیا تھا کہ محمد بن ابراہیم اور اس کے ساتھی نصیر کے لشکر میں اس راستہ سے آئیں گے۔ ایسا ہی ہوا جیسا گمان تھا۔ وہ اُن سے راستہ ہی میں ملا۔ مقابلے میں صبر و ثبات و جہد جہاد کے بعد اللہ نے غلبہ عطا فرمایا۔ وہ لوگ بھاگے۔ نہر یزید میں پناہ لی جہاں اُن کی کمین گاہ تھی۔ زیرک نے زیر کی سے ٹوہ لگالی۔ اُس کی چھوٹی بڑی کشتیاں اُن پر چڑھ دوڑیں۔ ایک گروہ قتل اور ایک گروہ قید ہوا۔ مقتولین میں ابو عیسیٰ محمد بن ابراہیم اور عمرو عرف غلام بوذی بھی تھا۔ جتنی کشتیاں اس کے ساتھ تھیں سب لے لی گئیں۔ یہ تقریباً تیس کشتیاں تھیں۔ جن کی جانیں بچ رہیں اُن میں شبل بھی تھا جو خبیث کے لشکر چلا گیا۔ زیرک ثبتِ شیریں سے فتحمند ہو کر نکلا۔ اُس کے ہمراہ قیدی اور مقتولین کے سر مع اُن چھوٹی بڑی کشتیوں کے تھے جن پر اُس نے قبضہ کیا تھا۔

زیرک کی حکمت عملی

دجلۃ العوراء سے واسط واپس ہو کے زیرک نے ابو احمد کو جنگ میں فتح و نصرت کی اطلاع دی۔ زیرک کے زیرکانہ طرز عمل سے خبیث کے متبعین میں جو دجلہ اور اُس کے دیہات میں تھے گھبراہٹ پیدا ہو گئی ابو حمزہ سے جو نہر المرأۃ میں مقیم تھا۔ تقریباً دو ہزار آدمی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے امن کے طالب ہوئے۔ اُس نے ابو احمد سے استصواب کیا۔ ابو احمد نے ہدایت کی کہ اُن کی درخواست رد نہ کرو، امان دے دو، عطا جاری کر دو، اپنے ساتھ ملا لو اور اُنھیں نصیر کے مقابلے میں بھیجو۔ زیرک واسط میں اُس وقت تک مقیم رہا۔ ابو احمد کا فرمان ہارون کے پاس لشکر کے نہر المبارک لے جانے کے بارے میں آیا جو اُس کے ہمراہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ زیرک ہارون کے ساتھ روانہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتاب کی ابو احمد سے امان طلبی

ابو احمد نے نصیر کو بھی جو نہر المرأۃ میں تھا اپنے پاس نہر المبارک آنے کو لکھا۔ وہ اس کے پاس آگیا۔ ابو العباس نہر المبارک کی جانب روانگی کے وقت چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ فاسق کے لشکر کی جانب اُتر گیا۔ اس کی بستی میں جو نہر ابو الخصیب میں تھی اُس پر حملہ کیا۔ یہ جنگ صبح سے آخر وقت ظہر تک رہی۔ سلیمان بن جامع کے ماتحتوں میں سے ایک سردار نے جس کا نام منتاب تھا، ایک جماعت کے ساتھ امان کی درخواست کی۔ اُس کا ٹوٹنا تھا کہ خبیث اور اُس کے ساتھیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ ابو العباس فتح کے ساتھ واپس ہوا۔ اُس نے منتاب کو خلعت دیا، صلے دیئے اور سواری عطا فرمائی۔ ابو العباس اپنے والد سے ملا۔ منتاب کا حال بتایا۔ ابو احمد نے بھی منتاب کے لئے خلعت و صلہ و سواری کا حکم دیا۔ زنجی سرداروں میں یہ پہلا شخص تھا جس نے امان کی درخواست کی تھی۔

ابو احمد کا صاحب الزنج کے نام خط

ابو احمد نصف رجب ۲۶۷ھ یوم شنبہ کو نہر المبارک پر اُترا تو اُس نے خبیث کے معاملے میں سب سے پہلا کام یہ کیا (جیسا کہ محمد بن الحسن بن سہل نے محمد بن حماد بن اسحاق بن حماد بن زید کے واسطے بیان کیا ہے) کہ صاحب الزنج کے نام ایک خط بھیجا جس میں اُسے خونریزی، فعل حرام، بربادی دیار و امصار، فروج محرمہ اور اموال کے حلال کر لینے، نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے سے جس کا اللہ نے اُسے اہل نہیں بنایا تھا۔ توبہ کر کے رجوع الی اللہ کی دعوت دی تھی۔ توبہ کے بعد امن کی راہ کشادہ اور امان کا سامان آمادہ ہے۔ اگر وہ اُن اُمور سے علیحدہ ہو گیا جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں اور مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہو گیا تو یہ اُس کے گذشتہ بڑے سے بڑے جرائم کو مٹا دے گا اور اس کے لئے دنیا میں بھی حصہ کثیر ہو گا۔

یہ خط اپنے قاصد کے ہاتھ خبیث کے پاس روانہ کر دیا۔ وہاں پہنچ کے قاصد نے جب اس کو پیش کرنا چاہا تو کسی کو اس کی جرأت نہ ہوئی۔ ناچار قاصد نے اس خط کو پھینک مارا۔ اُنھوں نے اسے لے لیا۔ خبیث کے پاس لے گئے۔ اس نے پڑھا مگر جو نصیحت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں تھی اُس نے سوائے نفرت و اصرار کے اور کسی بات میں اضافہ نہ کیا۔ خط کا کچھ جواب نہ دیا، اپنے غرور پر قائم رہا۔ قاصد ابو احمد کے پاس لوٹ آیا اور حال سنایا۔

ابو العباس کا المختارہ پر حملہ

ابو احمد شنبہ، یک شنبہ، دو شنبہ، سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے معائنہ سرداروں اور موالی اور غلاموں کے تقرر تیر اندازوں کے انتخاب اور چھوٹی بڑی کشتیوں میں اُن کی ماموریت کے کام میں مشغول رہا۔ پنجشنبہ کا دن ہوا تو ابو احمد اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہ اُس کا فرزند ابو العباس بھی ہمرکاب تھا، خبیث کی اُس بستی کی جانب روانہ ہوا جس کا نام اُس نے المختارہ رکھا تھا اور جو نہر الخصیب کے علاقہ میں تھی۔ غور کیا تو اُس کی حفاظت اور مضبوطی اس چہار دیواری اور خندقوں سے دیکھی جو اُسے گھیرے ہوئے تھیں بگڑے ہوئے راستے دیکھے جو بستی تک پہنچاتے تھے۔ گوفنوں پر نظر ڈالی، منجنیقیں دیکھیں، چہار دیواری پر تمام آلات معائنہ کئے، جن کی نظیر اس سے پہلے باغیانِ خلافت میں اور کہیں دکھائی نہ دی تھی۔ مجاہدین کی کثرت تعداد اور ان کا اجتماع دیکھنے سے معاملہ شدید ہوگیا۔ ابو احمد کو دیکھ کے اس قدر آوازیں بلند ہوئیں جس سے زمین ہل گئی۔ اس وقت ابو احمد نے اپنے فرزند ابو العباس کو شہر پناہ کی جانب بڑھ کے تیر اندازی کا حکم دیا۔ امتثال امر میں ابو العباس اتنا بڑھا کہ خبیث کے محل کی خندق والی اندرونی دیوار تک پہنچ گیا۔ فاسقین اُس مقام کی طرف اُتر آئے۔ جس سے چھوٹی کشتیاں قریب تھیں۔ سب اکٹھا ہوگئے تیروں کی بارش ہونے لگی۔ سنگ بار آلات پے در پے چلنے لگے۔ عوام اپنے ہاتھوں سے پتھر پھینکنے لگے۔ یہاں تک کہ کسی دیکھنے والے کی نظر چھوٹی کشتی کے کسی حصے پر نہیں پڑسکتی تھی۔ بغیر اس کے وہاں پہ تیر یا پتھر دیکھنے۔ ابو العباس ثابت قدم رہا۔ دغا باز اور اُس کے گروہ نے وہ سعی، وہ کوشش، وہ صبر اُن کا دیکھا کہ ایسا کسی لڑنے والے سے دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

امان طلب کرنے والوں سے حسن سلوک

ابو احمد نے ابو العباس اور اُس کے ہمراہیوں کو اپنے اپنے ٹھکانے پر واپس ہونے کا حکم دیا کہ کچھ آرام کرکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے زخموں کا علاج کریں۔ اُسی حالت میں کشتیوں کے مقاتلین میں سے دو لڑنے والوں نے ابو احمد سے امن کی درخواست کی۔ وہ اس کے پاس اپنی کشتیاں اور جو اسباب و آلات اور ملاح اُس میں تھے لے آئے۔ اس نیکی کے بدلے ابو احمد نے دونوں کو دیبا کے خلعت اور آراستہ پٹکے دیئے۔ انعام و اکرام سے سرافراز فرمایا۔ ملاحوں کو سرخ ریشم کے خلعت اور سفید کپڑے دیئے۔ سب کو عام طور پر صلے دیئے اور اُن کے اُس مقام کے قریب کرنے کا حکم دیا جہاں سے اُن کے ساتھی انھیں دیکھیں فاسق نے جو دام فریب بچھا رکھا تھا سب سے زیادہ یہی تدبیر اُس کو پارہ پارہ کرنے والی ثابت ہوئی۔ اس اکرام و عفو عام کے نظارے سے سب میں طلب امان و اطاعت کے ولولے اُٹھے۔ ایک پر ایک رشک کھاتا رحسد کرتا۔ اُس دن ابو احمد کے پاس بڑی کشتی والوں کی ایک جماعت آگئی۔ اُس نے اُن کے لئے بھی وہی حکم دیا جو اُن کے ساتھیوں کے لئے دیا تھا۔

صاحب الزنج کا ملاحوں کو نہر الخصیب جانے کا حکم

جب خبیث نے کشتی والوں کا میلان حصول امان کی جانب اور اُسے غنیمت سمجھنے کا دیکھا تو اُن میں سے جو لوگ دجلہ میں تھے اُنھیں نہر الخصیب کی جانب پلٹنے کا حکم دیا۔ دہانۂ نہر پر ایسے شخص کو مقرر کیا جو اُنھیں نکلنے سے روکے چھوٹی کشتیاں نکلوائیں۔ اُن پر بہبوذ بن عبدالوہاب کو نامزد کیا جو اُس کی حمایت کرنے والوں میں سب سے زیادہ طاقتدار اور باعتبار تیاری و تعداد لشکر بڑھ چڑھ کے تھا۔ بہبوذ نے اُسے قبول کر لیا۔ یہ واقعہ پانی میں مدّ آنے اور اُس کے زور پکڑنے کے وقت پیش آیا۔

ابو العباس کا بہبوذ پر حملہ

ابو احمد کی چھوٹی کشتیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ابو حمزہ مع ان چھوٹی کشتیوں کے جو اُس کے ساتھ تھیں دجلہ کی شرقی جانب چلا گیا تھا اور وہیں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ لڑائی ختم ہو چکی اور اس سے بے فکری ہو گئی جب بہبوذ چھوٹی کشتیوں کے ساتھ نکلا تو ابو احمد نے اپنی کشتیوں کے آگے بڑھانے اور ابو العباس کو اُن چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ سے جو اُس کے ساتھ تھیں بہبوذ پر حملہ کرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا۔ غلاموں اور سرداروں کو بھی حکم ہوا کہ اُسی کے ساتھ حملہ کریں۔ یہ چھوٹی چھوٹی بارہ کشتیاں تھیں۔ جن میں غلاموں کے سردار ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔ جنگ چھڑ گئی۔ فاسق کی جماعت للچائی کہ ابو العباس کی جمعیت تھوڑی ہے، کشتیاں بھی کم ہیں۔ ان کو مار لینے میں کمی نہ کرو۔ مگر جب حملہ ہوا تو بھاگے۔ ابو العباس اور اُس کے وابستگان رکاب بہبوذ کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ اُنھوں نے اس حالت میں اُسے خبیث کے محل کے میدان تک بھگایا کہ نیزے کے دو زخم اور تیروں کے بہت سے زخم لگ چکے تھے۔ اُس کے اعضا پتھروں سے کمزور ہو گئے تھے۔ جو کچھ تھا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چھوڑ گیا تھا۔ قریب الموت تو تھا ہی نہر ابو الخصیب میں اُس کا بیڑا غرق کرنے کی ٹھان لی۔ جو سردار بہبوذ کے ساتھ تھے اُس روز اُن میں سے ایک مار ڈالا گیا۔ یہ نہایت طاقتدار، بہادر اور جنگ میں پیش قدم تھا۔ عمیرہ نام تھا۔ ابو العباس کے ساتھی بہبوذ کی ایک کشتی پر فتح مند ہوئے۔ کشتی والے قتل کر دیے گئے۔ ڈبو دیے گئے اور کشتی لے لی گئی۔

زنجیوں کی ابو احمد سے امداد طلبی

ابو احمد کا حکم آیا کہ کشتیاں شرقی دجلے لے جائیں اور لشکر کو واپس لائیں۔ ابو العباس نے اسی پر عمل کیا۔ جب فاسق نے ابو احمد کے لشکر کو واپس ہوتا دیکھا تو اُس نے اُن لوگوں کو جو اپنی کشتیوں میں نہر ابی الخصیب کی جانب بھاگے تھے۔ نکلنے کا حکم دیا کہ اس ذریعہ سے عوام کے خوف میں سکون ہو۔ اور لوگ سمجھیں کہ بغیر شکست کے اُنھیں واپس کیا ہے۔ ابو احمد نے اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ ان کی کشتیاں نکلیں تو مقابلے پر ثابت قدم ہو جائیں۔ جب اُن لوگوں نے یہ دیکھا تو مارے ڈر کے پشت پھیر کے بھاگے۔ ان کی ایک کشتی پیچھے رہ گئی۔ کشتی والوں نے ابو احمد سے امان کی درخواست کی۔ ایک سفید جھنڈے کو جو ساتھ تھا جھکا دیا۔ کشتی میں اُس کے پاس حاضر ہوئے۔ اُنھیں امان دی گئی۔ تقرب عطا ہوا۔ صلہ ملا۔ خلعت سے سرافرازی ہوئی۔ اس وقت فاسق نے کشتیوں کو نہر کی جانب لوٹا کے باہر نکلنے سے روکنے کا حکم دیا۔ دن چڑھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر وقتوں میں یہ صورت پیش آئی۔ ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو نہر المبارک کی چھاؤنی واپس جانے کا حکم دیا۔ اُس دن بھی ابو احمد سے اس کے واپس ہونے کے وقت زنجیوں کی مخلوق کثیر الہام کی طالب ہوئی۔ یہ مطالبہ اُس نے قبول کر لیا۔ اُنھیں چھوٹی بڑی کشتیوں میں سوار کرایا اور حکم دیا کہ انھیں خلعت دیا جائے۔ انعام دیا جائے۔ مقربان بارگاہ میں اُن کو شمار کیا جائے۔ جو لوگ ابو العباس کے ماتحت ہیں انھیں کی ذیل میں وہ بھی رہیں۔

ابو احمد کی روانگی نہر جبلی

آخر وقت عشا کے بعد ابو احمد کوچ کر کے اپنے لشکر پہنچا۔ وہاں اُس نے جمعہ و شنبہ و یکشنبہ کو قیام کیا۔ لشکر کو ایسی جگہ منتقل کرنے کا ارادہ کیا جہاں سے معرکۂ جنگ نزدیک ہو۔ ۲۴ رجب ۲۶۷ھ یوم دوشنبہ کو چھوٹی کشتی میں سوار ہوا۔ ابو العباس اور اس کے موالی اور غلاموں کے سردار ہمرکاب تھے۔ جن میں زیرک و نصیر بھی تھے۔ نہر جبلی میں آیا جو دجلہ کی شرقی جانب نہر الیہودی کے مقابل ہے۔ وہاں ٹھہر کے اپنے مقصد کا اعلان کیا اور واپس گیا۔ ابو العباس اور زیرک اور نصیر کو چھوڑ دیا۔ خود اپنی چھاؤنی واپس آیا۔ حسب الحکم منادی کر دی گئی کہ نہر جبلی میں جو جگہ نامزد ہو چکی ہے وہیں سے کوچ ہو۔ راستوں کے درست کرنے اور نہروں پر پل باندھنے کے بعد چوپایوں کو لے جانے کا حکم دیا۔ ۲۵ رجب یوم شنبہ کو تمام لشکر کے ہمراہ صبح کو روانہ ہو کے یہاں تک کہ نہر جبلی میں اُترا۔ ۱۴ شعبان ۲۶۷ھ یوم شنبہ تک قیام کیا۔ اس زمانے میں کسی قسم کی کوئی جنگ نہیں کی۔ اس دن سوار و پیادہ لشکر کے ہمراہ اس طرح روانہ ہوا کہ تمام سوار ہمرکاب تھے۔ پیادہ لشکر اور رضا کار مجاہدین کو چھوٹی بڑی کشتیوں میں اس طور پر کر دیا تھا کہ اُن میں سے ہر شخص زرہ سے مسلح تھا۔ روانہ ہوا۔ فرات آیا اور فاسق کے لشکر کے مقابل ہو گیا۔ اور اُس زمانے میں ابو احمد کے ساتھی اور اس کے متبعین تقریباً پچاس ہزار تھے یا کچھ زیادہ ہوں گے فاسق کے ساتھ تین لاکھ انسان تھے جو سب کے سب لڑنے یا مدافعت کرنے تھے۔ کتنے ہی تیغ آزما، نیزہ زن، تیر انداز، سنگبار اور منجنیق سے پتھر پھینکنے والے تھے۔ جن کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال سب میں کمزور تھا وہ اپنے ہاتھ سے پتھر پھینکتے تھے۔ وہی لوگ تماشائی تھے جو مجمع کو بڑھاتے چیخ پکار سے شور مچاتے، عورتیں بھی ان تمام امور میں اُن کی شریک تھیں۔

www.KitaboSunnat.com

عام معافی کا اعلان

ابو احمد نے اس روز فاسق کے لشکر کے مقابل قیام کیا، یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔ اُس کے حکم سے منادی کر دی گئی کہ سوائے خبیث کے تمام لوگوں کے لئے امان کا دروازہ کھلا ہوا ہے، خواہ زنجی ہوں یا نہ ہوں۔ تیروں میں پرچے باندھ دئے گئے جن میں امان اور لوگوں سے احسان کا وعدہ تھا۔ اُن تیروں کو خبیث کے لشکر میں پھینک دیا گیا تو اس کی جانب گمراہوں کے دل خوف و طمع کی بنا پر مائل ہو گئے۔ اُسی روز بہت بڑی جماعت جنھیں کشتیاں لا رہی تھیں اُس کے پاس آ گئی۔ اس نے اُنھیں صلہ دیا اور نیکی کی۔ پھر اپنی چھاؤنی کی جانب واپس ہوا جو نہر جبلی میں تھی۔ اس دن بھی کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ موالی میں سے دو سردار حاضر ہوئے۔ ایک بکتمر اور دوسرا لغلاغر جو مع اپنے ساتھیوں کے تھے۔ اُن دونوں کی آمد ابو احمد کے ساتھیوں کی قوت میں اضافہ کا باعث ہوئی۔

صاحب الزنج کا محاصرہ

نہر جبلی سے اس چھاؤنی کی جانب ابو احمد نے کوچ کیا جس کی اصلاح اور اُس کی نہروں پر پل باندھنے اور اُس نہر کے کاٹنے کا حکم دیا تھا کہ اُسے فرات سے بصرہ تک فاسق کی بستی کے مقابل وسعت دے۔ چھاؤنی میں اس کا نزول نصف شعبان ۲۶۷ھ یوم یک شنبہ کو ہوا۔ یہاں ٹھہر کے اپنے سرداروں اور ساتھیوں کے مراتب ترتیب دیئے۔ نصیر کو اُس لشکر کے ہراول میں چھوٹی بڑی کشتیوں کا سردار بنایا جس کا آخری حصہ نہر جوئی کور کے مقابل تھا۔ زیرک ترک کو مع اُس کے ساتھیوں کے ابو العباس کے مقدمہ کا سردار بنایا، نہر ابی الخصیب کے جس کا نام نہر الاتراک ہے اور نہر المغیرہ کے درمیان جوئی کور واقع ہے۔ اپنے دربان یعلی بن جہشار کو مع اس کے لشکر کے زیرک کے تابع کیا۔ ابو احمد اور اُس کے دونوں بیٹوں کے خیمے موضع دیر جابیل کے مقابل تھے۔ اپنے آزاد غلام راشد کو مع اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی اور تنک چشم خزر اور رومی اور دیلمی اور طبری اور مغربی اور زنجی غلاموں کے نہر معلیٰ پر اتارا۔ صاعد بن مخلد کو جو موالی و غلاموں کے لشکر پر تھا راشد کے لشکر پر سردار بنایا۔ مسرور البلخی کو مع اس کے لشکر کے نہر سنداد ان پر اتارا۔ فضل اور محمد فرزندان موسیٰ بن بغا کو مع اُن لشکروں کے نہر ہالہ پر اتارا۔ موسیٰ والجویہ کو مع اُس کے لشکر اور ساتھیوں کے ان دونوں کے تابع کر دیا۔ بغراج ترک کو اپنے ساتھ پر کیا جہاں وہ نہر جلی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ وہیں مقیم ہو گئے۔

ابو احمد کی حکمت عملی

ابو احمد نے خبیث کے حال اور اُس کے مقام کی حفاظت اور اس کی جماعت کی کثرت کا جو عالم دیکھا اُس سے اندازہ کر لیا کہ بجز اس کے چارہ نہیں کہ ثابت قدم رہیں، صبر کریں، محاصرہ کئے رہیں۔ جو اُن میں سے توبہ کرے اُس کو امان دیں، احسان کریں، لیکن جو گمراہی سے باز نہ آئیں اُن کو سختی سے پراگندہ کرنے کی تدبیر کی جائے۔ چھوٹی کشتیاں درکار ہوئیں۔ ایسے آلات و ادوات کی ضرورت پڑی جن سے پانی میں جنگ کی جاتی ہے۔ خشکی اور تری میں غلہ لانے کے لئے قاصد بھیجے۔

موفقیہ چھاؤنی کی تعمیر

نو آباد شہر کی چھاؤنی میں جس کا نام "موفقیہ" رکھا تھا سامان رسد جاری رکھنے کا انتظام کیا۔ اطراف کے عاملوں کو موفقیہ کے بیت المال میں باج و خراج روانہ کرنے کو لکھا۔ ایک قاصد کو سیراف اور جنابا کثیر تعداد میں چھوٹی کشتیاں بنوانے کو بھیجا اس لئے کہ ان چھوٹی کشتیوں کو اُن مقامات میں ترتیب دینے کی ضرورت تھی، جہاں سے دفاباز اور اُس کے گروہوں کی رسد منقطع کر دی جائے۔ عاملان اطراف کو احکام بھیجے کہ ایسے کارگذار اشخاص روانہ کریں جو دفتری کام کی صلاحیت رکھتے ہوں اور کام کے خواہش مند بھی ہوں۔ تقریباً ایک ماہ ٹھہر کر انتظار کرتا رہا۔ غلے اس طرح پے در پے آ گئے کہ ایک کے پیچھے ایک آ رہا تھا۔ تاجروں نے مختلف قسم کا اسباب تجارت تیار کیا اور اُسے شہر الموفقیہ لے گئے بازار بنائے گئے۔ تاجروں کی اور ہر شہر سے اسباب لانے والوں کی کثرت ہو گئی۔ دریائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتیاں بھی آئیں۔ جن کی آمد کچھ اوپر دس برس سے فاسق اور اُس کے ساتھیوں کی رہزنی کے باعث بند تھی۔ جامع مسجد بنائی اور اس میں لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا دار الضرب بنائے جن میں دینار و درہم ڈھالے گئے۔ شہر میں راحت کی تمام چیزیں جمع ہوگئیں۔ ہر قسم کی نفع کی چیزیں لائی گئیں۔ باشندوں سے کوئی ایسی شے ناپید نہ تھی جو بڑے بڑے پرانے شہروں میں پائی جاتی ہو۔ مال و متاع لائے گئے۔ لوگوں کی تنخواہیں ٹھیک وقت پر ملنے لگیں۔ جس سے فراغت ہوگئی۔ حالت سنبھل گئی حتیٰ کہ تمام لوگ شہر الموفقیہ جانے اور اُس میں رہنے کی خواہش کرنے لگے۔

بہبوذ کا اچانک حملہ

نبیث نے ابو احمد کے شہر الموفقیہ میں اُترنے کے دو دن بعد بہبوذ بن عبد الوہاب کو حکم دیا۔ لوگ غافل تھے۔ اُس نے بڑی کشتیوں کے ہمراہ ابو حمزہ کے لشکر کے کنارے کی جانب عبور کر کے حملہ کر دیا۔ ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو قید کیا۔ اُن جھونپڑوں کو جلا دیا جو اُس مقام پر عمارت بنانے سے پہلے تھے۔

ابو العباس اور الہمدانی کی جنگ

ابو احمد نے اس واقعے کے وقت نصیر کو اپنے ساتھیوں کے جمع کرنے کا حکم دیا کہ کسی کو اپنے لشکر سے جدا نہ ہونے دیا جائے اُس کے لشکر کو ہر طرف سے ان چھوٹی بڑی کشتیوں سے مُبان روذان کے آخر تک اور القندل اور ابرسان تک گھیر لیا جائے جن میں پیادہ لشکر ہو۔ فاسق کے اُن ساتھیوں پر حملہ کرنے کے لئے جو وہاں ہیں۔ میان روذان میں فاسق کے سرداروں میں سے ابراہیم بن جعفر الہمدانی بھی مع چار ہزار زنجیوں کے اور محمد بن ابان عرف ابو الحسن برادر علی بن ابان القندل میں مع تین ہزار کے اور عرف الدور ابرسان میں مع پندرہ سو زنجیوں اور جبائیوں کے تھے۔ ابو العباس نے الہمدانی سے ابتدا کی اُس پر حملہ کیا۔ دونوں میں متعدد لڑائیاں جاری رہیں جن میں الہمدانی کے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر قتل ہوئی ایک جماعت قید ہوئی اور الہمدانی اپنی کشتی میں بچ گیا جو خاص اپنے ہی لئے مہیا کی تھی۔ وہ اُس میں بیٹھ کر المہلبی کے بھائی ابو الحسن سے جا ملا۔ ابو العباس کے ساتھیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان تمام اشیا پر قبضہ کر لیا جو زنجیوں کے ہاتھ میں تھیں۔ انھیں اپنے لشکر اٹھا لے گئے۔

ایک زنجی گروہ سے حسن سلوک

ابو احمد نے اپنے فرزند ابو العباس کو ان لوگوں کو امن دینے کا حکم دے دیا تھا۔ جو اس کی خواہش کریں۔ کہ جو اس کے پاس آئے اس کے لئے احسان کا ذمہ دار ہو۔ ایک گروہ اس کے پاس امان کے لئے گیا اس نے انھیں امان دی اپنے والد کے پاس لے گیا۔ جس نے ہر شخص کو اس کے واقعی مرتبے کے موافق خلعت دیئے، انعام دیئے اور حکم دیا کہ ان کو نہر ابو الخصیب کے مقابل کھڑا کیا جائے انھیں ان کے ساتھی دیکھیں۔ ابو احمد نے ٹھہر کر دغا باز سے یہ چال کی کہ جو زنجی اس کی جانب رجوع کریں ان کو امان دے کے توڑ لیا جائے، اور جو اپنی اڑ پہ قائم رہیں ان کو محصور رکھیں، تنگ کریں، رسد بند کر دیں کہ ہر قسم کے فوائد و منافع ان سے منقطع ہو جائیں۔

بہبوذ کا ایک تجارتی قافلہ پر حملہ

علاقہ اہواز و مضافات کے غلے اور گوناگون اشیائے تجارت نہر بیان کی راہ سے لائی جاتی تھیں۔ کسی شب اپنے بہادروں کے ہمراہ بہبوذ روانہ ہوا۔ اسے ایک قافلے کے ہر قسم کے مال تجارت اور غلے لانے کی خبر ملی تھی۔ کھجور کے باغ میں لشکر پوشیدہ کر دیا۔ قافلہ آیا تو نکل آیا۔ وہ لوگ غافل تھے بہتوں کو قتل و قید کیا۔ جو مال چاہا لے لیا۔ ابو احمد نے اس قافلے کی رہنمائی کے لئے ایک شخص کو مع ایک جماعت کے روانہ کیا تھا۔ مگر اس شخص کو جو اس غرض کے لئے بھیجا گیا تھا بہبوذ کے ساتھیوں کی کثرت تعداد اور سواروں پر تنگیِ مقام کی وجہ سے مقابلے کی طاقت نہ رہی۔

بحری راستوں پہ ابو العباس کا تقرر

جب یہ خبر ابو احمد کو پہنچی تو بہت گراں گذری کہ جان کا بھی زیان ہوا اور تجارت میں خسارت ہوئی۔ عوض دینے کا حکم دیا۔ جو کچھ جاتا رہا تھا، اسی کے مثل انھیں دینے کا وعدہ کیا۔ بیان اور ان دوسری نہروں کے دہانے پہ چھوٹی کشتی مقرر کی، جن میں سواروں کا چلنا اور بہبوذ کی جانب آنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر ممکن تھا۔ اُس کے پاس دست جو کے چند کشتیاں آئیں تو اُس نے ان میں آدمیوں کو ترتیب سے بٹھایا۔ سرداری اپنے فرزند ابو العباس کے سپرد کی، حکم دیا کہ ہر ایسے مقام پر پہرہ مقرر کرے جہاں سے فاسقوں کے پاس رسد آتی ہے۔ ابو العباس صافیہ بحر میں کشتیوں میں روانہ ہوا۔ تمام راستے سرداروں کے حیطۂ ضبط میں آگئے اور معاملے کو نہایت مضبوط کر لیا۔

اسحاق بن کنداج کی کارگذاری

اسی سال کے رمضان میں اسحاق بن کنداج اور اسحاق بن ایوب اور عیسیٰ ابن الشیخ اور ابو المغراء اور حمدان الشاری اور ان لوگوں کے درمیان جو قبائل ربیعہ و تغلب و بکر دیں میں سے اُن کے ساتھ شامل ہو گئے تھے ایک جنگ ہوئی جس میں ابن کنداج نے ان لوگوں کو نصیبین تک بھگا دیا۔ آمد کے قریب تک ان کا تعاقب کیا۔ مال و متاع پر قبضہ کر لیا۔ وہ لوگ آمد میں اُتر ے۔ باہم کئی لڑائیاں ہوئیں۔

صندل الزنجی کا قتل

اسی سال کے رمضان میں صندل الزنجی قتل کیا گیا۔ اُس کے قتل کا سبب یہ ہوا (جیسا کہ بیان کیا گیا ہے) کہ خبیث کے ساتھیوں نے اسی سال یعنی ۲۶۹ھ میں ۲ رمضان کو نصیر و زیرک کے لشکر پر حملے کے ارادے سے عبور کیا۔ لوگوں نے انھیں تار لیا۔ اُن کی جانب نکلے، انھیں نامراد واپس کر دیا۔ صندل پر وہ فتحمند ہو گئے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عادۃً صندل کو یہ حد سر لاحق تھا کہ آزاد و شریف مسلمان بیبیوں کے چہروں اور سروں کو کھولا کرتا تھا اور اُن کی آزادی کو باندیوں کی حالت میں بدل دیتا تھا۔ اگر ان میں سے کوئی عورت رکتی تھی تو اُس کے چہرے پر مارتا تھا اور کسی زنجی کافر کو دے دیتا تھا جو اُسے بہت کم قیمت پر فروخت کر ڈالتا تھا۔ جب اُسے ابو احمد کے پاس لایا گیا تو اُسکے دونوں ہاتھ باندھے گئے تیر مارے گئے، پھر اُس نے حکم دیا تو اُسے قتل کر دیا گیا۔

اسی سال کے رمضان میں زنجیوں کی بہت بڑی مخلوق نے ابو احمد سے امن کی درخواست کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

صاحب الزنج کا زوال

زنجی سردار مہذب کی امان طلبی

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، نجبیث کے مذکورہ بالا ساتھیوں اور رئیسوں اور بہادروں میں سے ایک شخص نے جس کا نام مہذب تھا۔ ابو احمد سے امان کی درخواست کی تھی۔ اُسے چھوٹی کشتی میں سوار کر کے ابو احمد کے پاس روانہ کر دیا گیا۔ اخطل کے وقت سامنے لایا گیا تو اُس نے بتایا کہ وہ خیر خواہ بن کر امان کی خواہش سے آیا ہے۔ تبھی اُسی وقت شب خوں مارنے کو ابو احمد لشکر کی جانب عبور کرنے کو تیار ہیں۔ جو لوگوں کو فاسق نے اس غرض کے لئے نامزد کیا ہے وہ بڑے بہادر اور شجاع ہیں۔ ابو احمد نے لوگوں کو روانہ کرنے کا حکم دیا... جو اُن سے جنگ کریں، اُنھیں عبور کرنے سے روکیں اور کشتی کے ذریعے سے مقابلہ کریں۔ جب زنجیوں کو یہ معلوم ہوا کہ اُنھیں تاڑ لیا گیا ہے تو بھاگتے ہوئے پلٹ گئے۔ پھر زنجیوں وغیرہ میں سے بہت سے طالبان امان پے در پے آنے لگے۔ ان سیاہ وسفید لوگوں کی تعداد جو ۲۶۵ھ میں آخر رمضان تک ابو احمد کے لشکر میں آئے پانچ ہزار تک پہنچ گئی۔

آل معاذ بن مسلم پر عتاب

اسی سال شوال میں الجنتانی کے نیشاپور میں داخل ہونے اور عمرو بن اللیث اور اس کے ساتھیوں کے بھاگنے کی خبر آئی اس نے وہاں کے باشندوں کے ساتھ نہایت بد خلقی کی۔ آل معاذ بن مسلم کے مکانات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہدم کر دیئے۔ اُن میں سے جس پر قابو پایا اُسے مارا۔ اُن کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن طاہر کا ذکر چھوڑ دیا۔ اور خراسان کی بستیوں میں جن پر غالب آیا اُن کے منبروں پر اُس کے لئے اور المعتمد کے لئے دعا کی۔ ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں کے لئے دعا ترک کر دی۔

اسی سال شوال میں ابو العباس کی زنجیوں کے ساتھ وہ جنگ ہوئی جس میں اُنکی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔

صاحب الزنج کا شب خون کا منصوبہ

اس کا سبب یہ ہوا کہ فاسق نے اپنے سرداروں کی ہر جمعیت سے بہادر طاقت وروں کا انتخاب کر لیا۔ المہلبی کو ان کے عبور کرانے کا حکم دیا کہ ابو احمد کے لشکر پر شب خون مارے۔ تقریباً پانچ ہزار نے عبور کیا، جن میں اکثر زنجی تھے۔ اُن میں تقریباً دو سو سردار تھے۔ دجلہ کی شرقی جانب عبور کر کے یہ قصد کیا کہ جتنے سردار ہیں نخیلستان کی سرحد پر جو بیابان کے متصل ہے چلے جائیں کہ ابو احمد کے لشکر کی پشت پر ہو جائیں۔ ایک بڑی جماعت چھوٹی بڑی کشتیوں اور عارضی پلوں پر عبور کر کے ابو احمد کے لشکر کے سامنے آ جائے۔ جب اُن میں جنگ چھڑ جائے تو خبیث کے وہ سردار جو عبور کر چکے ہیں اس حالت میں ابو احمد کے لشکر پر ٹوٹ پڑیں کہ وہ غافل ہوں اور اپنے سامنے والوں سے جنگ میں مشغول ہوں۔ اُس نے یہ اندازہ کیا کہ اس طریقے سے جو کچھ اُس نے چاہا ہے وہ مہیا ہو جائے گا۔

ابو احمد کو شب خون کے منصوبہ کی اطلاع

رات بھر لشکر کو فرات میں ٹھیرایا کہ صبح کے وقت حملہ کریں۔ غلاموں میں سے ایک غلام نے ابو احمد سے امان طلب کی، اسی کے ساتھ اس قرار داد کی خبر بھی دی۔ ابو احمد نے ابو العباس کو اور سرداروں اور غلاموں کو اُس علاقے پر مامور کیا جہاں خبیث کی جمعیت تھی۔ غلاموں کے سرداروں میں سے ایک جماعت کو سواروں کے ہمراہ فرات میں اُس سرحد پر روانہ کیا جو النخیل کے آخر میں ہے کہ وہ اُن کے نکلنے کی راہ کو منقطع کر دے۔ چھوٹی بڑی کشتی والے دریائے دجلہ میں پھیل گئے۔ پیادہ لشکر کو النخیل کی جانب سے اُن کی طرف جانے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا۔

زنجی سرداروں کا قتل

جب فاجروں نے دیکھا کہ اُن پر وہ مصیبت آگئی جس کا انھیں گمان بھی نہ تھا تو وہ نجات کی تلاش میں دوبارہ اُسی راستے پر پلٹے جس سے آئے تھے۔ اُن کا قصد "جویث بارویہ" کا تھا۔ ان کے لوٹنے کی خبر الموفق کو پہنچی تو اس نے ابوالعباس اور زیرک کو اس طور پر کشتیوں میں روانہ ہونے کا حکم دیا کہ اُن سے پہلے نہر پہنچ جائیں اور انھیں اُس کے عبور کرنے سے روکیں۔ اپنے ایک غلام کو جس کا نام ثابت تھا اور بہت سے حبشی غلاموں پر سردار تھا، حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو عارضی پلوں اور کشتیوں کے ذریعے اللہ کے دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے جائے وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ ثابت نے اپنی جماعت کے ہمراہ اُن لوگوں کو جویث بارویہ میں پالیا۔ وہ اُن کی طرف نکلا اور اُن سے طویل جنگ کی۔ وہ لوگ اس کے مقابلے میں جم گئے اور اس کی جماعت کا اُنھوں نے مقابلہ کیا۔ حالانکہ وہ مع اپنے ساتھیوں کے تقریباً پانچ سو آدمی تھے۔ اس لئے کہ وہ پورے نہ ہونے پائے تھے۔ اُن لوگوں نے خود اس کا لاچ کیا۔ اُس نے اُن پر زبردست حملہ کیا اور اُن پر ٹوٹ پڑا۔ اللہ نے اُسے اُن کے بازو عطا کر دیئے۔ کتنے ہی مقتول اور اسیر اور غریق آب پانی میں تیرنے کی طاقت بھر غوطہ لگانے والے تھے، جنھیں چھوٹی بڑی کشتیوں نے دبلہ اور نہر میں سے نکال لیا تھا۔ سوائے نہایت قلیل کے لشکر میں سے کوئی نہیں بچا۔

زنجی سرداروں کے سروں کی نمائش

ابوالعباس فتح و فیروزی کے ساتھ اس طرح واپس ہوا کہ اس کے ہمراہ ثابت بھی تھا۔ سروں کو کشتیوں میں لٹکا دیا گیا تھا۔ قیدیوں کو سولی چڑھا دیا گیا تھا۔ ان کو اُن کی بستی کے سامنے پیش کیا، تاکہ ان کے گروہ والے دیکھیں۔ جب اُنھوں نے دیکھا تو بہت گھبرائے اور انھیں ہلاکت کا یقین ہوگیا۔ قیدیوں اور سروں کو الموفقیہ میں داخل کر دیا گیا۔

ابواحمد کو یہ خبر پہنچی کہ صاحب الزنج نے اپنے ساتھیوں کو دھوکا دیا ہے اور انھیں یہ وہم دلایا ہے کہ وہ سر جو بلند کئے گئے تھے وہ تصویریں ہیں جو اُن کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنالی گئی ہیں تاکہ وہ ڈھیلی، اور وہ قیدی بھی جو امن مانگنے والوں میں سے تھے، بنالئے گئے ہیں۔ یہ خبر سن کے الموفق نے ابوالعباس کو تمام سرداروں کو جمع کر کے فاسق کے محل کے سامنے لے جانے اور منجنیق کے ذریعے سے جو کشتی میں لگی ہوئی تھی خبیث کے لشکر کی طرف پھینکنے کا حکم دیا۔ جب سر اُن کی آبادی میں گرے اور مقتولین کے وارثوں نے اپنے ساتھیوں کے سر پہچان لئے تو علانیہ رونا دھونا شروع ہوگیا اور انھیں فاجر کا کذب اور اُس کی وفاداری اچھی طرح معلوم ہوگئی۔

اسی سال کے شوال میں ابن ابی السلاح کے ساتھیوں کی الہیصم العجلی کے ساتھ وہ جنگ ہوئی جس میں اُنھوں نے اُس کے مقدمے کو قتل کر دیا اور اُس کے لشکر پر غالب آکے قبضہ کر لیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں نہر ابن عمر میں صاحب الزنج کے لشکر سے زیرک کی وہ جنگ ہوئی جس میں زیرک نے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا۔

زنجیوں کا سلطانی کشتیوں پر حملہ

بیان کیا گیا ہے کہ صاحب الزنج نے چھوٹی کشتیاں بنانے کا حکم دیا تھا۔ بنائی گئیں تو انھیں اُس نے اُدھر کر دیا جہاں جنگ ہو رہی تھی۔ اُس نے اپنی چھوٹی کشتیوں کو بہبوذ اور نصر الرومی اور احمد بن الرزنجی کے درمیان تین حصوں پر تقسیم کر دیا تھا۔ اُن میں سے ہر ایک پر اُس کا تاوان لازم کر دیا تھا جو اُن میں کسی کے ہاتھ سے ضائع ہو۔ تقریباً پچاس کشتیاں تھیں جن میں تیر انداز اور نیزہ گذار مقرر کر دیئے تھے۔ اپنے سامان اور ہتھیار کے مکمل کرنے میں بڑی کوشش کی تھی۔ انھیں دجلہ میں جا کے شرقی جانب عبور کرنے اور الموفق کے ساتھیوں سے جنگ چھیڑنے کا حکم دیا۔

اُس زمانے میں الموفق کی کشتیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے کہ اس کے پاس وہ کشتیاں نہیں آئی تھیں جن کے بنانے کا اُس نے حکم دیا تھا۔ جو اُس کے پاس تھیں وہ دہانۂ بحر اور اُن نہروں کے دہانے میں پھیلی ہوئی تھیں جہاں سے زنجیوں کے پاس رسد آتی تھی۔ فاجر کے مددگاروں کی حالت مضبوط ہوگئی۔ انھیں الموفق کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتیوں میں سے کشتی پر کشتی لے لینے کا موقع مل گیا۔ نصیر عرف ابو حمزہ اُن کے قتال سے اور اُن کے اوپر حملہ کرنے سے جیسا کہ وہ کیا کرتا تھا اپنے ساتھ کی کشتیوں کی قلت کی وجہ سے باز رہا۔ حالانکہ الموفق کی اُس زمانے کی اکثر کشتیاں نصیر ہی کے ساتھ تھیں اور وہی اُن کے معاملات کا نگران تھا۔ اس سبب سے الموفق کے لشکر والے ڈرے اور اُنھیں یہ خوف ہوا کہ کہیں زنجی لشکر پر پیش قدمی نہ کریں کہ اتنے میں وہ کشتیاں آ گئیں، جن کے جنابا میں بنانے کا حکم تھا۔ اُس نے دجلہ میں زنجیوں کے اُن پر ٹوٹ پڑنے کے خوف سے ابو العباس کو اپنی کشتیوں کے ساتھ جا کے اُن کے لینے کا حکم دیا کہ لشکر میں صحیح و سالم پہنچا دے۔ ابو العباس اُنھیں لے آیا۔ نصیر کے لشکر میں وہ پہنچ گئیں۔ زنجیوں نے دیکھا تو للچائے۔ خبیث نے اپنی کشتیوں کے نکالنے، اپنے ساتھیوں کو اُن کے روکنے اور اُن کے لوٹنے میں خوب کوشش کرنے کا حکم دیا۔ وہ لوگ اس کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

وصیف کی کارگذاری

ابو العباس کا ایک بہادر غلام جس کا نام وصیف اور عرف الجحاری تھا اُن کشتیوں میں جو اُس کے ہمراہ تھیں تیزی سے بڑھا اور زنجیوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے وہ منتشر ہو گئے۔ اُس نے اُن کا تعاقب کر کے نہر ابو الخصیب تک بھگا دیا۔ دوران تعاقب میں وصیف اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا۔ نفیم نے اپنی کشتیاں دوبارہ اس پر پھیر دیں۔ وہ ایک تنگ مقام تک پہنچ گیا، جس سے کشتیوں کی پتواریں دوسری پتواروں میں پھنس گئیں۔ وصیف کی کشتی کنارے ہٹ گئی اور ساحل سے ٹکرا کے ٹوٹ گئی۔ دوسروں نے اُسے گھیر لیا۔ ہر طرف سے اس کا محاصرہ کر لیا۔ شہر پناہ کی دیوار سے بھی زنجی اُس پر اُتر آئے۔ اُس نے مع اپنے ساتھیوں کے اتنی سخت جنگ کی کہ یہ لوگ قتل کر دیئے گئے۔ زنجیوں نے اُن کی کشتیاں لے لیں اور اُنھیں نہر ابو الخصیب میں دھکیل دیا۔

ابو العباس کا زنجی کشتیوں پر حملہ

ابو العباس جنابا کی کشتیوں کو مع اُن ہتھیاروں اور آدمیوں کے جو اُن میں تھے صحیح و سالم لے آیا۔ ابو احمد نے ابو العباس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کشتیوں کی سرداری اور اُن کے ذریعے سے جنگ کرنے اور اُن لوگوں کے مقامات رسد کو ہر سمت سے منقطع کرنے کا حکم دیا۔ کشتیاں درست کی گئیں، اور اُن میں منتخب تیر انداز و نیزہ باز ترتیب سے بٹھائے گئے۔ پوری طرح مضبوطی پیدا کر لی گئی۔ اُن مقامات میں اُن کو مقرر کیا جہاں خبیث کی کشتیاں شورش و ہنگامہ برپا کرتی ہیں۔

ملاحت کے مطابق خبیث کی کشتیاں سامنے آئیں۔ ابو العباس اپنی کشتیاں لے کے مقابلے کو نکلا۔ بقیہ ساتھیوں کو یہ حکم دیا کہ اُس کے حملہ کرتے ہی وہ بھی حملہ کر دیں۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اُن میں گھس گئے، تیر برسانے، نیزہ چلانے، اور پتھر مارنے لگے۔ اللہ نے دشمنوں کو ذلیل کر دیا۔ پشت پھیر کر بھاگے۔ ابو العباس نے تعاقب کر کے اُنھیں نہر ابو الخصیب میں دھکیل دیا۔ اُن کی تین کشتیاں ڈوب گئیں۔ دو کشتیاں مع لڑنے والوں اور ملاحوں کے جو اُن میں تھے لے لی گئیں۔ جن پر فتح ہوئی۔ ابو العباس نے اُن کی گردنیں مارنے کا حکم دیا۔

محمد بن الحارث کی امان طلبی

خبیث نے جب یہ مصیبت دیکھی جو اُس کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تو اپنے محل کے سامنے کے میدان سے کشتیوں کے نکلنے سے رک گیا۔ سوائے اُن اوقات کے جن میں دجلہ الموفق کی کشتیوں سے خالی ہوں کشتیوں کے ساحل سے آگے بڑھانے کو منع کر دیا۔ ابو العباس کے حملے سے زنجیوں کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی۔ خبیث کے بڑے بڑے ساتھیوں نے امان حاصل کر لی۔ ان میں محمد بن الحارث العمی بھی تھا۔ اُس کے سپرد لشکر منکی اور اُس شہر پناہ کی حفاظت تھی جو الموفق کے لشکر کے متصل تھی۔ ایک جماعت کے ساتھ رات کے وقت نکل آیا۔ الموفق نے اُسے بہت سے انعامات دیئے۔ خلعت دیا۔ گھوڑے مع ساز و یراق مرحمت فرمائے اور خاطر خواہ عطا جاری کر دی۔

زوجۂ محمد بن الحارث کا نیلام

محمد بن الحارث نے اپنی بیوی کے لانے کی بھی تدبیر کی تھی، جو اُس کے چچا کی بیٹی تھی۔ مگر وہ عورت اُس سے ملنے سے عاجز رہی۔ اُسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنجیوں نے پکڑ لیا اور خبیث کے پاس لوٹا لے گئے۔ اُس نے ایک مدت تک اُس کو قید رکھا، پھر نکال کر بازار میں اُس پر صدا لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ فروخت کر دی گئی۔

احمد البرذعی کی اطاعت

احمد البرذعی بھی امان حاصل کرنے والوں میں تھا۔ کہا گیا ہے کہ وہ خبیث کے اُن آدمیوں میں جو المہلبی کے ماتحت تھے سب سے زیادہ بہادر تھا۔ زنجیوں کے سرداروں میں سے مدید اور ابن انکلویہ اور منینہ بھی امان لینے والوں میں سے تھے۔ ان سب کو اُس نے خلعت دئے۔ بہت سے انعامات دئے گئے اور انھیں گھوڑے کی سواری دی گئی۔ سب کے ساتھ اُس نے اچھا برتاؤ کیا۔ خبیث سے رسد کے مقامات منقطع ہو گئے۔ راستے بند کر دیئے گئے۔

معرکۂ نہر ابن عمر

خبیث نے شبل اور ابو الدلاد کو جو اُس کے پرانے معتمد علیہم رفیق تھے اور اُن پر وہ بھروسا کیا کرتا تھا۔ دس ہزار زنجیوں کے ہمراہ نہر الدیر اور نہر المراۃ اور نہر ابی الاسد کے راستے ان نہروں سے البطیحہ کی جانب مسلمانوں کے لوٹنے اور جو غلہ اور ماکولات پائیں اُس کو چھین لینے کی غرض سے بھیجنے کا حکم دیا کہ واسط اور بغداد اور اُس کے اطراف سے جو غلہ الموفق کے لشکر میں آتا ہے وہ منقطع ہو جائے۔ جب الموفق کو اُن کی روانگی کی خبر پہنچی تو اُس نے زیرک کو جو ابو العباس کے مقدمے کا سردار تھا نامزد کیا۔ اُسے مع اپنے ساتھیوں کے ان کی طرف جانے کا حکم دیا۔ پیادہ لشکر میں سے جن کو اُس نے منتخب کیا اُس کے ساتھ کر دیا۔ زیرک چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اُس نے پیادہ لشکر کو ڈونگیوں اور ملکی کشتیوں میں سوار کر کے تیزی سے روانہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ نہر الدیر پہنچا، مگر اُسے وہاں اُن لوگوں کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی تو وہاں سے وہ ثبق شیریں گیا۔

پھر نہر عدی میں روانہ ہوا یہاں تک کہ نہر ابن عمر کی طرف نکلا تو اُسے زنجیوں کا لشکر اتنے مجمع کے ساتھ ملا کہ اُس کی کثرت نے اُسے خوف زدہ کر دیا۔ اُس نے اُن کے جہاد میں اللہ سے دعائے خیر کی اور اُن پر اپنے بصیرت اور استقلال والے ساتھیوں کے ہمراہ حملہ کر دیا۔ اللہ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ بھاگے۔ اسلحہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پورا کام لیا۔ بڑا رن پڑا، بہتیرے غرق کر دیئے اور بہتوں کو گرفتار کر لیا۔ اُن کی کشتیوں میں سے وہ لے لیں جن کا لینا ممکن ہوا، اور وہ غرق کر دیں جن کا غرق کرنا ممکن ہوا۔ جو کشتیاں لیں وہ تقریباً چار سو تھیں۔ جو قیدی اور سر ہمراہ تھے وہ لے کے الموفق کے لشکر میں آ گیا۔ اور اسی سال ۲۴ ذی الحجہ کو خود الموفق اور اُس کے لشکر نے فاسق کی بستی کو اُس کی جنگ کے لئے عبور کیا۔

موفق کا دریا عبور کرنے کا سبب

اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ہوا کہ فاسق کے ساتھیوں کے رؤسا نے جب یہ دیکھا کہ اُن پر یہ مصیبت نازل ہے کہ جو اُن میں سے نکلا قتل کیا گیا اور جو بستی میں رہا اُس پر سخت محاصرہ کیا گیا تو پھر اُن میں سے کوئی نہیں نکلا۔ اور اُس شخص کا حال دیکھا جو اُن میں سے امان کے ساتھ نکلا اُس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اُس کے جرم سے درگزر کی گئی تو وہ لوگ امان کی طرف مائل ہو گئے اور ہر طرح سے بھاگنے لگے اور ابو احمد کی امان میں جانے لگے۔ جب کبھی اُس کی طرف جانے کا راستہ پاتے۔ اس سے اُس پر رعب بیٹھ گیا اور اُسے ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ اُس نے ہر اُس سمت میں جس میں اُس کے لشکر سے بھاگنے کا راستہ تھا دربان اور محافظ مقرر کر دیئے اور انہیں اُن اطراف کے روکنے کا حکم دیا اور نہروں کے دہانوں پر اُن لوگوں کو مقرر کیا جو اُس نے کشتیوں کے نکلنے کو روکیں۔ اُس نے ہر سڑک اور راستے اور بنائے ہوئے سوراخوں کے بند کرنے میں پوری کوشش کی تاکہ اُس کی بستی سے کوئی نکل نہ سکے۔

زنجی سرداروں کی ایک جماعت کی درخواست

صاحب الزنج کے سرداروں کی ایک جماعت نے الموفق کو پیام بھیجا۔ جس میں اُس سے امان کی درخواست کی تھی کہ وہ جنگ کے لئے لشکر روانہ کرے کہ لوگ اُس کے پاس آنے کا موقع پائیں الموفق نے ابو العباس کو اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ موضع نہر الغربی کی جانب جانے کا حکم دیا۔ اور علی بن ابان اُس زمانے میں اُس نہر کو گھیرے ہوئے تھا۔ چنانچہ ابو العباس نے اپنے منتخب ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا اور اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ چھوٹی بڑی کشتیاں اور (معابر) عارضی پل کی کشتیاں بھی تھیں۔ اُس نے النہر الغربی کا قصد کیا اور المہلبی اور اُس کے ساتھی اس کی (ابوالعباس کی) جنگ کے لئے تیار ہو گئے تو فریقین کے درمیان آتش جنگ بھڑک اُٹھی اور ابوالعباس کے ساتھی غالب آئے اور زنجی مغلوب ہو گئے۔

ابوالعباس اور علی بن ابان کی جنگ

فاسق نے سلیمان بن جامع سے مع زنجیوں کی جماعت کثیر کے المہلبی کی امداد کی اور اُس روز صبح سے آخر وقت عصر تک برابر جنگ ہوتی رہی۔ اور اُس دن فتح ابوالعباس اور اُس کے ساتھیوں کو ہوئی۔ اور خبیث کے سرداروں کی وہ جماعت جنہوں نے امان طلب کی تھی اس کے پاس چلی گئی۔ اور اُن کے ہمراہ زنجیوں وغیرہ کے سواروں وغیرہ کی بھی بہت بڑی جماعت تھی۔ تو اُس وقت ابوالعباس نے اپنے ساتھیوں کو چھوٹی بڑی کشتیوں کی جانب واپس ہونے کا حکم دیا اور وہ بھی واپس ہوا۔ چنانچہ وہ اپنی واپسی میں خبیث کی بستی سے بڑھ گیا، یہاں تک کہ موضع نہر الاتراک تک پہنچا۔

ابوالعباس کا زنجیوں پر دوبارہ حملہ

اس کے ساتھیوں نے نہر کے اُس مقام میں زنجیوں کی اتنی کم تعداد دیکھی کہ اُنھیں اُن لوگوں کا جو وہاں تھے لالچ پیدا ہوا۔ اُنھوں نے اُن زنجیوں کی جانب قصد کیا حالانکہ اُن کے اکثر ساتھی مدینۃ الموفقیہ واپس ہو چکے تھے۔ وہ لوگ زمین کے قریب ہوئے اور اُس پر چڑھے اور اُنھوں نے اُن سڑکوں میں داخل ہونے کی بڑی کوشش کی۔ اُن کی ایک جماعت نہر پناہ کی دیوار پر چڑھ گئی۔ اور اُس پر زنجیوں اور اُن کے گروہوں کی بھی ایک جماعت تھی۔ چنانچہ وہاں اُن میں سے جس کے پاس پہنچے اُسے اُنھوں نے قتل کر دیا اور فاسق نے اُنھیں دیکھ لیا۔ وہ لوگ اُن کی جنگ کے لئے جمع ہو گئے۔ اور اُن میں سے ایک نے دوسرے سے زیادہ کوشش کی۔ جب ابوالعباس نے خیلوں کا جمع ہونا اور اُن کا متفق ہونا اور اُن لوگوں کی کثرت دیکھی جو اُن میں سے اُس مقام پر واپس آ گئے تھے باوجود اپنے ساتھیوں کی قلت تعداد کے وہ اُن لوگوں کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کشتیوں میں اُس کے ہمراہ تھے دوبارہ اُن پر لپٹ پڑا اور الموفق کے پاس بطلب امداد قاصد روانہ کر دیا۔

غلاموں میں سے جو بعجلت اس کے لئے تیار ہو گئے اُس کی مدد کے لئے چھوٹی بڑی کشتیوں میں اُس کے پاس پہنچ گئے۔ چنانچہ وہ زنجیوں پر غالب آ گئے اور انھیں شکست دے دی۔ اور سلیمان بن جامع نے جب ابو العباس کے ساتھیوں کا زنجیوں پر غلبہ دیکھا تھا۔ تو وہ بڑی جماعت کے ہمراہ اوپر چڑھنے کے ارادے سے نہر میں کود پڑا تھا۔ چنانچہ وہ نہر عبداللہ تک پہنچا تھا کہ ابو العباس کے ساتھیوں نے پشت پھیر لی، حالانکہ وہ لوگ اپنی جنگ میں اُس شخص کے مقابلے میں جو اُن سے جنگ کرتا تھا۔ مقابلے میں جمے رہتے تھے اور زنجیوں میں سے جو اُن سے بھاگتا تھا اُس کی تلاش میں پوری کوشش کرتے تھے۔

سلیمان بن جامع کا عقبی حملہ

سلیمان اُن کے پیچھے سے اُن پر آ پڑا۔ ڈھول بجے تو ابو العباس کے ساتھی بھاگے اور اُن پر زنجی بھی پلٹ پڑے جو اُن کے سامنے سے بھاگے تھے۔ الموفق کے غلاموں اور اُس کے لشکر وغیرہ کی ایک جماعت پر مصیبت آ گئی اور چند جھنڈے اور بھاگنے والے اُن زنجیوں کے قبضے میں آ گئے۔ ابو العباس نے اپنے بقیہ ساتھیوں سے مدافعت کی تو اُن میں سے اکثر محفوظ رہے۔ وہ انھیں لوٹا لایا۔ اس واقعے نے زنجیوں اور اُن کے پیروؤں کو لالچ میں ڈال دیا اور اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔ پھر الموفق نے خبیث کی جنگ کے لئے اپنے تمام لشکر کے عبور کرانے کا ارادہ کیا اور ابو العباس کو اور تمام سرداروں اور غلاموں کو عبور کے لئے تیار ہونے کا حکم دیا اور ہر قسم کی کشتیوں اور عبور کرنے کے عارضی پلوں کے جمع کرنے اور اُن کے اُن لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

ابو احمد کی پیش قدمی

صرف اسی دن ٹھیر گیا کہ جس میں اُس نے عبور کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو لیسے جھکڑ چلے جنھوں نے اُسے اُس سے باز رکھا اور مدت تک تیز و تند ہوا چلتی رہی تو الموفق نے مہلت دے دی۔ آندھی ختم ہونے پر اُس نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبور اور فاجر کے قتال کی تیاری شروع کر دی۔ جب حسب خواہش سب کچھ مہیا ہو گیا تو بڑی جماعت اور پوری تیاری کے ساتھ ۲۲ ذی الحجہ ۲۶۶ھ یوم چہار شنبہ کو عبور کیا۔ اکثر سپاہیوں کو کشتیوں میں سوار کرلئے اور ابو العباس کو اُن کے ہمراہ روانہ ہونے کا حکم دیا۔ تمام پیادہ اور سواروں کے سردار بھی ساتھ تھے۔ حکم یہ تھا کہ نہر منکی کے پچھلے حصے سے فاجروں کے پس پشت سے آئے۔ اپنے آزاد کردہ غلام مسرور البلخی کو نہر غربی کے قصد کا حکم دیا کہ اُس کی وجہ سے خبیث اپنے ساتھیوں کے متفرق کرنے پر مجبور ہو جائے۔ نصیر عرف ابو حمزہ اور ابو العباس کے غلام رشیق کو جو اُس کے ساتھیوں میں سے تھا اور اس کی کشتیاں بھی اُن کشتیوں کے برابر تھیں جن میں نصیر تھا۔ دہانۂ نہر ابو الخصیب کے قصد کا اور خبیث کی کشتیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے خبیث سے کہیں زیادہ کشتیاں فراہم کر لیں۔ سپاہی تیار کر کے مقابلے کے لئے منتخب کر لئے۔

ابو احمد کا شہر پناہ کی ایک دیوار پر قبضہ

ابو احمد نے مع اُن تمام لوگوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے خبیث کے شہر کی دیواروں میں سے اُس دیوار کا ارادہ کیا جس کو اُس نے اپنے بیٹے انکلائے سے مضبوط کر دیا تھا اور اُسے علی بن ایبان اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی کے ذریعے سے محفوظ کر دیا تھا۔ گوفنوں، منجنیقوں (عراوات) اور ناوک کی کمانوں سے چھپا دیا تھا۔ تیر انداز مجتمع کر دئے تھے اور اپنا اکثر لشکر جمع کر دیا تھا۔

جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا تو الموفق نے اپنے تیر انداز اور نیزہ باز غلاموں اور صفتیوں کو اُس دیوار کے نزدیک ہونے کا حکم دیا جس میں فاسق جمع تھے۔ اُس کے اور اُن لوگوں کے درمیان نہر الاتراک حائل تھی جو بہت چوڑی اور بہت گہری تھی۔ وہ لوگ نہر کے پاس پہنچے تو وہ رُکے۔ خُل مچا کے عبور کرنے پر برانگیختہ کیا گیا تو پار کر گئے حالانکہ فاسقین پتھر برساتے اور تمام آلات مدافعت سے لڑ رہے تھے۔ مگر ان لوگوں نے ان سب پر صبر کیا یہاں تک کہ نہر سے گزر گئے اور دیوار تک پہنچ گئے۔ وہ مزدور اُن کے ساتھ نہیں پہنچے تھے جو اُس کے منہدم کرنے کے لئے مہیا کئے گئے تھے۔ غلام اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہتھیاروں کے ذریعے سے دیوار کے توڑنے پر مقرر ہو گئے۔ اللہ نے یہ مشکل بھی آسان کر دی۔ اُس پر چڑھنے کے لئے سہل راہ نکال لی۔ چند سیڑھیاں موجود تھیں جن کے سہارے دیوار پر چڑھ گئے۔ وہاں الموفق کا ایک جھنڈا نصب کر دیا۔ فاسقوں نے دیوار کی حفاظت ترک کر دی اور شدید جنگ کے بعد اُن لوگوں سے اُس کا تخلیہ ہو گیا، اور دونوں فریق کی تعداد کثیر مقتول ہوئی۔ الموفق کے ایک غلام کے (جس کا نام ثابت تھا) پیٹ میں ایک تیر لگا۔ وہ مر گیا۔ یہ غلاموں کے سرداروں اور اُن کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھا جب الموفق کے ساتھی دیوار پر غالب آ گئے تو جتنے آلات حرب و ضرب اور آتشیں کمانیں اُس پر تھیں سب کو جلا دیا۔ علاقے کا تخلیہ کر دیا اور اُس کی حفاظت ترک کر دی۔

ابو العباس کا غلبہ ابو العباس نے لشکر کے ہمراہ نہر منکی کا قصد کیا تھا۔ علی بن ابان المہلبی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مقابلے اور روکنے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ دونوں کا مقابلہ ہوا تو ابو العباس اُس پر غالب آیا۔ اُسے شکست دی۔ بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ المہلبی پلٹ کر بھاگا۔ ابو العباس اُس مقام تک پہنچ گیا جہاں سے اُس نے فاسق کے شہر میں پہنچنے کا اندازہ کیا تھا جو نہر منکی کے ختم پر تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اس مقام سے داخل ہونا سہل ہے۔ خندق تک پہنچا تو اُسے اتنا چوڑا پایا کہ اُس سے داخل ہونا دشوار تھا۔ اپنے ساتھیوں کو اس امر پر آمادہ کیا کہ اپنے گھوڑوں کے ذریعے سے عبور کریں پیادہ لشکر نے تیر کر عبور کیا۔ لوگ دیوار تک پہنچ گئے۔ اس میں اتنا بڑا موکھا کر دیا کہ داخل ہونے کی گنجائش ہو گئی۔ اندر گئے تو آگے والے حصے سے سلیمان بن جامع کا مقابلہ ہوا۔ جب المہلبی کے وہاں سے بھاگ جانے کی خبر پہنچی تو وہ اُس علاقے سے اُن لوگوں کی حفاظت کے لئے سامنے آ گیا تھا۔ اُن لوگوں نے اُس سے جنگ کی۔ اس جماعت کے آگے الموفق کے دس غلام تھے۔ اُنھوں نے سلیمان اور اُس کے کثیر التعداد ساتھیوں کی حفاظت کی۔ اُن کو بہت مرتبہ شکست دی۔ اپنے بقیہ ساتھیوں سے اُنھیں دفع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے اپنے مقامات پر واپس ہو گئے۔

شہر بیاہ کی دیوار کا انہدام محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جب الموفق کے ساتھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس مقام پر غالب آ گئے جسے فاستق نے اپنے بیٹے اور اپنے مذکورہ بالا ساتھیوں اور اپنے سرداروں سے محفوظ کیا تھا۔ الموفق کے ساتھیوں نے اُس دیوار کو جس کے پاس تک وہ پہنچے تھے حتی الامکان توڑ پھوڑ ڈالنا چاہا۔ اُن کے پاس اپنے بھاؤڑوں اور آلات انہدام کے ساتھ وہ لوگ پہنچے جو منہدم کرنے کے لئے مہیا کئے گئے تھے۔ اُنھوں نے دیوار میں کئی موکھے کر دیئے۔ الموفق نے خندق کے لئے ایک پھیلتا ہوا پُل تیار کیا تھا جو اُس پر پھیلا دیا گیا۔ تمام لوگوں نے عبور کیا۔ خبیثوں نے یہ دیکھا تو خوفزدہ ہو کر اُس دوسری دیوار سے بھی بھاگے جس کی اُنھوں نے پناہ لی تھی۔

علی بن ابان کی شدید مدافعت و پسپائی

الموفق کے ساتھی اس خائن و دغاباز کے شہر میں داخل ہو گئے فاجر بعد اُس کے گروہ پشت پھیر کے بھاگے۔ الموفق کے ساتھی اُن کا تعاقب کر رہے تھے۔ اُن میں سے جس کے پاس تک پہنچ جاتے تھے اُسے قتل کر ڈالتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ نہر ابن سمعان تک پہنچ گئے۔ ابن سمعان کا مکان الموفق کے ساتھیوں کے ہاتھ میں آ گیا۔ اُنھوں نے جو کچھ اُس میں تھا اُسے جلایا اور منہدم کر دیا۔ فاجر نہر ابن سمعان پر بہت دیر تک ٹھہرے اور سخت مدافعت کرتے رہے۔ الموفق کے بعض غلاموں نے علی بن ابان المہلبی پر حملہ کیا تو وہ اُس سے پشت پھیر کر بھاگا۔ اُس نے اُس کی تہمد کو پکڑ لیا تو اُس نے اپنی تہمد کو اُتار کے غلام کے حوالے کر دیا اور موت کے قریب پہنچ کر بچ گیا۔ الموفق کے ساتھیوں نے زنجیوں پر نہایت سخت حملہ کر کے نہر ابن سمعان سے بھگا دیا اور میدان کے کنارے تک پہنچا دیا۔

ابو احمد کا مراجعت کا حکم

فاستق کو اپنے ساتھیوں کی شکست کی اور الموفق کے ساتھیوں کی تمام اطراف سے شہر میں داخل ہونے کی خبر پہنچی تو وہ ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہو کر روانہ ہوا۔ اُسے الموفق کے ساتھی مل گئے حالانکہ وہ لوگ اُسے اپنے میدان کے کنارے سمجھتے تھے۔ اُنھوں نے اُس پر حملہ کر دیا۔ جو لوگ ہمراہ تھے منتشر ہو گئے اور اُسے اُنھوں نے تنہا چھوڑ دیا۔ کوئی پیادہ اُس کے قریب پہنچ گیا۔ اُس نے اپنی ڈھال اُس کے گھوڑے کے منہ پر ماری۔ اور یہ بالکل غروب آفتاب کے وقت ہوا۔ الموفق نے اپنے ساتھیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اپنی کشتیوں میں واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ اس طرح صحیح وسالم پلٹے کہ وہ خبیثوں کے بہت سے سرداروں کو قتل و جراحت اور مکانات اور بازاروں کی آتش زنی میں سے جو کچھ اُن کی خواہش تھی اُسے حاصل کر چکے تھے۔ دن چڑھے فاجر کے سرداروں اور سالاروں کی ایک جماعت نے ابوالعباس سے امن حاصل کر لیا تھا۔ اس لئے اُنکے کشتیوں میں سوار کرنے کے لئے توقف کی حاجت ہوئی۔ رات کی تاریکی پھیل گئی اور شمالی تیز ہوا چلنے لگی اور جزر یعنی پانی کا اُتار بڑھ گیا۔ اکثر کشتیاں کیچڑ میں پھنس گئیں۔ خبیث نے اپنے گروہوں کو اُبھارا تو اُن میں سے ایک جماعت نکلی اور پیچھے رہ جانے والی کشتیوں پر حملہ کر دیا۔ وہ اُن میں کسی قدر کامیاب ہو گئے اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ اسی روز نہر فرہی میں اُسی دن مسرور البلخی اور اُس کے ساتھیوں کے بالمقابل یہبوذ تھا جس نے حملہ کر کے ایک جماعت کو قتل اور کچھ لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے چند گھوڑے اُس کے قبضے میں چلے گئے۔ اس واقعے نے الموفق کے ساتھیوں کی خوشی کو مکدر کر دیا۔

زنجی کشتیوں کی غرقابی

اُسی روز خبیث نے اپنی تمام کشتیاں دجلے میں نکال دی تھیں، جن میں رشیق سے جنگ کرنے والے تھے۔ اور رشیق نے اُن میں سے چند کشتیوں پر حملہ کر کے کچھ غرقاب کر دیں اور کچھ جلا ڈالیں۔ بقیۃ السیف نہر ابوالمغیث کی جانب بھاگ گئے۔

ایک عرب جماعت کی امان طلبی

مذکور ہے کہ اُس روز فاسق اور اُس کے ساتھیوں پر ایسی مصیبت نازل ہوئی جس نے اُنھیں نہر الامیر اور القندل اور ابرسان اور عبادان اور تمام دیہات کی جانب منتشر ہونے اور اپنے منہ کے بل بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اُس روز محمد بن ابو سلیمان بن موسیٰ الشعرانی اور عیسیٰ بھاگے۔ دونوں البادیہ کے ارادے سے جا رہے تھے کہ الموفق کے ساتھیوں کے واپس جانے کی خبر پہنچی تو پلٹ آئے۔ عربوں کی ایک جماعت بھی بھاگی، جو فاسق کے لشکر میں تھے۔ وہ بصرے چلے گئے۔ انھوں نے ابواحمد سے امان مانگنے کے لئے قاصد بھیجے۔ اُس نے اُنھیں پناہ دی اور اُن کے پاس کشتیاں روانہ کیں۔ سوار کرا کے الموفقیہ بھیج دیا۔ حسب حکم اُنھیں خلعت و انعام سے اور مخالف سے لڑنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریحان بن صالح کی امان طلبی

فاجر کے اُن بڑے بڑے سرداروں میں سے جنھوں نے امان کی خواہش کی ریحان ابن صالح المغربی بھی ہے جو خبیث کے بیٹے عرف انکلائے کے دربانوں کا والی تھا۔ ریحان نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے لئے بطلب امان ایک عریضہ لکھا۔ اُس کی درخواست کو قبول کر لیا گیا۔ اُس کے پاس زیرک کے سردار کے ہمراہ جو ابوالعباس کے مقدمے کا سردار تھا بہت سی چھوٹی بڑی کشتیاں اور عارضی پل بھیج دیئے گئے۔ زیرک نہر الیہود سے روانہ ہو کے اُس مقام پر پہنچا جو المطوعہ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں اُس نے ریحان اور اُس کے اُن ساتھیوں کو پایا۔ زیرک کے ریحان اور اُس کے ساتھیوں کے پاس اُس مقام پر پہنچنے کے بارے میں پہلے سے وعدہ ہو چکا تھا۔ زیرک اُن لوگوں کو الموفق کے حضور میں لے آیا تو الموفق نے ریحان کے لئے کئی خلعتوں کا حکم دیا۔ چند گھوڑے مع ساز و سامان سرفراز فرمائے اور عمدہ عمدہ مطیات دیئے۔ ساتھیوں کو بھی خلعت ملے۔ مراتب کے موافق انعامات دیئے گئے اور اُسے ابوالعباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو سوار کر کے خبیث کے مکان کے رو بمدلے جانے کا حکم دیا گیا۔ وہاں وہ لوگ کشتی میں بیٹھ گئے تو لوگوں کو ریحان اور اُس کے ساتھیوں کے متعلق امن کے ساتھ چلے جانے اور انعام و اکرام پانے کی خبر ملی۔ اُسی وقت ریحان کے اُن ساتھیوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے اور اُن کے علاوہ ایک دوسری جماعت نے بھی امن حاصل کر لیا۔ وہ بھی اکرام و احسان کے ساتھ اپنے ساتھیوں میں شامل کر دیے گئے۔ ریحان کا نکلنا چار شنبہ والی جنگ کے بعد ۲۸ ذی الحجہ یوم یکشنبہ ۲۶۷ھ کو ہوا۔

متفرق واقعات

اسی سال احمد بن عبداللہ الخجستانی اپنے گمان کے مطابق عراق پر قبضے کے ارادے سے سامنے آیا۔ سمنان تک پہنچا اور اہل الرائے نے حفاظت کر لی اور اپنے شہر کو مضبوط کر لیا۔ پھر وہ سمنان سے خراسان واپس جانے کو لوٹا۔

اسی سال بسبب شدت گرما شروع ہی میں تعداد کثیر مکے کے راستے سے واپس آگئی۔ اور زیادہ تعداد روانہ ہو گئی۔ جو لوگ روانہ ہو گئے اُن میں سے بہت سے گرمی کی شدت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہت سے پیاس کے مارے مر گئے۔ یہ سب شروع ہی میں ہوا۔

اسی سال قبیلۂ فزارہ نے تجار پر حملہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے ان سے سات سو گٹھری کپڑا چھین لیا۔

اسی سال زمانۂ حج میں احمد بن طولون کا عامل مع اپنے لشکر کے اور عمر بن اللیث کا عامل مع اپنے لشکر کے جمع ہوئے۔ ہر ایک نے اپنے ساتھی سے مسجد ابراہیم خلیل الرحمن میں منبر کے داہنی جانب اپنا جھنڈا نصب کرنے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ ہر ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ تولیتہ اس کے ساتھی کو ہے۔ دونوں نے تلواریں سوت لیں تو بڑے بڑے لوگ مسجد سے نکل گئے۔ ہارون بن محمد کے زنجی نے عمر بن اللیث کے ساتھی کی اہانت کی۔ وہ جہاں چاہتا تھا ٹھیر گیا۔ ہارون نے جو کعبے کا عامل تھا خطبے کو مختصر کر دیا اور لوگ صحیح و سالم رہے۔ اس زمانے میں وہ شخص جو ابو المغیرہ المخزومی کے نام سے مشہور تھا اپنی مختصر سی جمعیت کے ساتھ دربانی کرتا تھا۔

اسی سال الطباع کو سامرا سے جلاوطن کیا گیا۔

اسی سال البجتانی نے اپنے نام کے درہم و دینار ڈھلوائے۔ جن میں سے دینار کا وزن دس دانگ تھا اور درہم کا آٹھ دانگ کہ اس پر الملک للہ والقدرۃ للہ والحول والقوۃ باللہ، لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور اس کے ایک کنارے المعتمد علی اللہ بالیمن والسعادۃ اور دوسرے کنارے الوالی احمد بن عبد اللہ لکھا ہوا تھا۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۸ھ کے واقعات

جعفر بن ابراہیم السجان کو امان یکم محرم یوم سہ شنبہ کو جعفر بن ابراہیم السجان نے ابو احمد الموفق سے پناہ مانگی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ ہوئی جو آخر ذی الحجہ ۲۶۷ھ میں ابو احمد سے ہوئی۔ جس کا ہم نے اس کے قبل ذکر کیا ہے۔ ریحان بن صالح المغربی مع اپنے ساتھیوں کے فاجر کے لشکر بھاگ گیا اور ابو احمد سے جا ملا۔ اسی لئے خبیث کا قلب کمزور ہو گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ التجان اس کے قابل اعتماد لوگوں میں سے تھا۔ ابو احمد نے التجان کے لئے خلعت و عطایا و انعامات اور تنخواہوں اور سواریوں کا حکم دیا۔ جاگیر مقرر کی گئی اور اسے ابو العباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور اسے کشتی میں سوار کر کے فاسق کے محل کے سامنے لے جانے کا حکم دیا۔ فاسق اور اس کے ساتھیوں نے اسے دیکھا۔ التجان نے ان سے گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ وہ خبیث کی جانب سے دھوکے میں ہیں۔ اس کے کذب و بدکاری سے اسے جو کچھ واقفیت تھی اس سے انہیں آگاہ کیا۔ اسی دن کو التجان کو سوار کیا گیا۔ خبیث کے لشکر کے بہت سے سرداروں نے امان حاصل کر لیا۔ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا گیا۔ امن کے دینے اور خبیث کے پاس سے نکلنے میں لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ بعد اس جنگ کے جو دو ذی الحجہ ۲۶۷ھ کو ہوئی تھی۔ ابو احمد اس طرح ٹھیر گیا کہ جنگ کے لئے خبیث کی طرف عبور نہیں کرتا تھا اور اپنے ساتھیوں کو ربیع الآخر تک اس سے چھوڑے رہا۔

محمد بن اللیث کی شکست و گرفتاری

اسی سال عمرو بن اللیث اپنے عامل فارس محمد بن اللیث کی جنگ کے لئے فارس گیا۔ عمرو نے اسے شکست دی۔ اس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔ محمد بن اللیث ایک جماعت کے ساتھ بچ گیا۔ عمرو اصطخر میں داخل ہوا اس کو اس کے ساتھیوں نے لوٹ لیا۔ عمرو نے محمد بن اللیث کی جستجو میں روانہ کیا۔ اس پر کامیابی حاصل ہو گئی اور گرفتار کر کے لایا گیا۔ پھر عمرو شیراز جا کے مقیم ہو گیا۔

اسی سال کے ماہ ربیع الاول میں ۸ تاریخ کو بغداد میں زلزلہ آیا اور اس کے بعد تین دن تک سخت بارش ہوتی رہی، چار مرتبہ بجلی گری۔

العباس بن احمد اور احمد بن طولون کی جنگ

اسی سال العباس بن احمد بن طولون اپنے باپ سے جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ اس کا باپ احمد نکل کر اسکندریہ تک آیا۔ وہ اس پر فتح مند ہو گیا۔ اور اسے مصر تک لوٹا دیا۔ پھر خود بھی اس کے ساتھ مصر کو لوٹ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کا دیوار کے انہدام کا حکم

اسی سال ۱۸ ربیع الآخر کو ابو احمد نے اس امر کے بعد کہ اُس نے اپنے قیام الموفقیہ کے زمانے میں فاجر پر تنگی اور محاصرہ اور اُس کے پاس رسد پہنچنے کے انسداد کے ذریعے سے اُس کی قوت کو اتنا مضمحل کرنے کے بعد کہ اُس کے ساتھیوں میں سے جماعت کثیر نے امن حاصل کر لیا اُس کے شہر کی جانب عبور کیا۔ جب اُس نے عبور کا ارادہ کیا تو بیان کیا گیا ہے کہ اپنے فرزند ابو العباس کو اُس مقام کے قصد کا حکم دیا جس کا اُس نے خود ارادہ کیا تھا۔ یہ خبیث کے شہر کی وہ دیوار تھی جس کو وہ اپنے بیٹے اور بڑے بڑے ساتھیوں اور سرداروں کے ذریعے سے گھیرے ہوئے تھا۔ ابو احمد نے دیوار کے اُس مقام کا قصد کیا جو نہر منکی اور نہر بین سعان کے درمیان تھا۔ اپنے وزیر صاعد کو دہانۂ نہر جوی کور کے ارادے کا حکم دیا۔ نزدیک اُس کی مدد پر امور ہوا۔ مسرور البلخی کو نہر الغربی کے قصد کا حکم دیا۔ مزدوروں کی ایک جماعت کو اُس دیوار کے ڈھانے کے لئے ہر ایک کے ساتھ کر دیا جو اُن کے قریب ہو۔ ان سب کو یہ حکم دیا کہ دیوار کے منہدم کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں اور نہ خبیث کے شہر میں داخل ہوں۔ جن اطراف میں سرداروں کو روانہ کیا، اُن میں سے ہر طرف ایسی کشتیاں مقرر کیں جن میں تیر انداز تھے۔ اُنھیں حکم دیا کہ اُن مزدوروں اور آدمیوں کی جو دیوار کو منہدم کریں، تیروں کے ذریعے سے اُن کی اُن لوگوں سے حفاظت کریں جو مدافعت کے لئے نکلیں۔ دیوار میں بہت سے موکھے کر دیے گئے۔ اور ان تمام موکھوں سے ابو احمد کے ساتھی فاجر کے شہر میں داخل ہو گئے۔ خبیث کے ساتھی اُن سے جنگ کرنے آئے تو ابو احمد کے ساتھیوں نے اُنھیں شکست دی۔ تعاقب کرتے ہوئے اندر گھس گئے شہر کے راستوں نے اُنھیں جدا اور گلی اور کوچوں نے اُن کو منتشر کر دیا۔ اُس مقام سے بہت دُور پہنچ گئے جہاں اس سے پہلی مرتبہ پہنچے تھے۔ اُنھوں نے آگ لگائی اور قتل کیا۔ خبیث کے ساتھی پلٹ پڑے۔ ابو احمد کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ اُن اطراف سے کہ جنھیں وہی جانتے تھے اور کوئی دوسرا اُن سے واقف نہ تھا۔ اُن کے پوشیدہ لشکر نکل آئے۔ ابو احمد کے وہ ساتھی جو شہر کے اندر داخل تھے حیران ہو گئے۔ اپنی جان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدافعت کی اور دجلے کی جانب لوٹے۔ اکثر وہاں پہنچ گئے۔ بعض وہ تھے جو کشتی میں داخل ہو گئے، بعض وہ تھے کہ اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا اور انھیں کشتی والوں نے پکڑ لیا۔ اور بعض وہ تھے کہ قتل کر دیے گئے۔ خبیث کے ساتھیوں کو کچھ ہتھیار اور لوٹ کا مال مل گیا۔

راشد اور ابن اخت مفلح کی ثابت قدمی

ابو احمد کے غلاموں کی ایک جماعت جن کے ہمراہ راشد اور موسیٰ بن اخت مفلح بھی مع غلاموں کے سرداروں کی ایک جماعت کے تھے جو ان لوگوں کے علاوہ تھے کہ اس معرکے میں مستقل مزاج رہے تھے ابن سمعان کے مکان کے سامنے ثابت قدم رہے۔ انھیں زنجیوں نے گھیر لیا۔ بکثرت جمع ہو کے ان کے اور کشتیوں کے درمیان حائل ہو گئے۔ انھوں نے مدافعت کی یہاں تک کہ کشتیوں تک پہنچ کے سوار ہو گئے تقریباً تیس دیلمی غلام زنجیوں کے مقابلے میں ٹھیر کر لوگوں کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ صحیح و سالم رہے۔ وہ تیسوں غلام فاجروں سے اپنی مراد حاصل کر چکے تھے کہ اغیار کی شرارت سے قتل کر دیے گئے۔ اس جنگ میں جو کچھ زنجیوں کو حاصل ہوا وہ لوگوں کو بہت گراں گزرا۔ ابو احمد مع ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے اپنے شہر الموفقیہ واپس ہوا اور ان سب کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ انھیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنی رائے اور تدبیر کی نافرمانی پر جو ان سے سرزد ہوئی ملامت کی اور دوبارہ نافرمانی پر نہایت سخت سزا کی دھمکی دی۔ گم شدہ ساتھیوں کے شمار کرنے کا حکم دیا۔ شمار ہو چکا تو ان کی فہرست پیش ہوئی۔ اس نے جو کچھ ان لوگوں کے لئے جاری تھا ان کے اہل و عیال اور ان کی اولاد پر اسے برقرار رکھا۔ جب ان لوگوں نے ان کے پیشروؤں کے ساتھ جو پر ان کی فرمانبرداری میں مصیبت آئی اس سلوک کو دیکھا تو سب کے دل خوش ہو گئے اور عام تعریف کی گئی۔

اسی سال اعراب کی ایک جماعت سے ابو العباس کو جنگ کرنی پڑی جو فاسق کو رسد پہنچاتے تھے۔ ابو العباس نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔

مالک بن بشران کو صاحب الزنج کی ہدایت

بیان کیا گیا ہے کہ فاسق نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بصرے کو ویران کر دیا تو اپنے قدیم ساتھیوں میں سے وہاں کے ایک شخص کو والی بنایا جس کا نام احمد بن موسیٰ ابن سعید عرف القلوص تھا۔ بصرہ فاسق کے لئے ایک بندرگاہ بن گیا جس میں اعراب اور تجار اترتے تھے اور غلہ اور ہر قسم کا مال تجارت لاتے تھے۔ جو کچھ وہاں اترتا تھا وہ خبیث کے لشکر کے لئے روانہ کر دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ابو احمد نے طہیثا فتح کر لیا اور القلوص کو گرفتار کر لیا۔ خبیث نے القلوص کے بھانجے کو جس کا نام مالک بن بشران تھا بصرے اور اس کے مضافات کا عامل بنا دیا۔ جب ابو احمد فرات بصرہ میں اترا تو خاجر ڈرا کہ مالک بن بشران پر ابو احمد کی جانب سے حملہ ہو گا۔ مالک اس زمانے میں نہر ابن عتیبہ کے منبع پر ٹھیرا ہوا تھا۔ اس نے مالک کو ایک خط لکھا جس میں اسے اپنا لشکر نہر الدینادی کی طرف منتقل کرنے اور اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو مچھلی کے شکار کے لئے روانہ کرنے اور شکار کو برابر اس کے لشکر روانہ کرنے اور ایک جماعت کو اس راستے کی طرف روانہ کرنے کا جس سے الہادیہ کے اعراب آتے ہیں حکم تھا تاکہ اسے ان کے آنے کا علم ہو۔ جو ان میں سے غلہ لائیں۔ جب اعراب کی کوئی موافق جماعت اترے تو ان کی طرف جائے تاکہ جو کچھ وہ لائے اسے خبیث کے پاس روانہ کر دے۔

زنجی لشکر کے لئے مچھلیوں کی فراہمی

مالک ابن اخت القلوص نے موضع بسمی کے باشندوں میں سے دو شخصوں کو البطیحہ روانہ کیا جن میں سے ایک کا عرف ادریان اور دوسرے کا الخلیل تھا۔ یہ خبیث کے لشکر میں مقیم تھے۔ الخلیل اور الربابی روانہ ہوئے۔ الطف کے باشندوں کی ایک جماعت کو جمع کیا اور وہ دونوں موضع بسمی میں آ گئے وہاں ٹھیر کر شروع شروع البطیحہ سے ان چھوٹی کشتیوں میں جو تنگ نہروں میں چلائی جاتی ہیں اور مضبوط اور بڑی کشتیاں وہاں نہیں چلائی جاتیں خبیث کے لشکر میں مچھلیاں بھیجتے رہے۔ اس طرح مچھلیوں کا ذخیرہ برابر خبیث کے لشکر میں پہنچتا رہا۔ اعراب کا غلہ اور جو کچھ وہ الہادیہ سے لاتے تھے وہ بھی برابر پہنچتا رہا جس سے اس کے لشکر والوں کی فراغت سے بسر ہونے لگی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرک کا مالک بن بشران پر حملہ

فاجر کے ان ساتھیوں میں سے جو المقلوص کے ساتھ شامل تھے ایک شخص نے جس کا نام علی بن عمرو اور عمر النقاب تھا الموفق سے امن حاصل کر لیا۔ اُس نے مالک بن بشران کی نہر الدینار پر مقیم ہونے اور وہاں کے قیام سے البلیمہ کی مچھلیوں کے زنجی لشکر تک پہنچانے میں اور اعراب کے رسد لانے کی خبر سے آگاہ کیا الموفق نے اپنے آزاد کردہ غلام زیرک کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ اُس مقام پر روانہ کیا جہاں ابن اخت المقلوص تھا۔ زیرک نے حملہ کر کے بعض کو قتل اور بعض کو گرفتار کیا۔ اس لشکر کے لوگ منتشر ہو گئے۔ مالک ہزیمت اُٹھا کر خبیث کے پاس واپس گیا۔ خبیث نے اُسے ایک جماعت کے ہمراہ نہر الیہود کے سرے پر واپس کیا۔ وہاں اُس نے نہر الفیاض کے قریب ایک موضع میں لشکر کی چھاؤنی قائم کی۔ الفیاض کی زمین شور کے متصل سے برابر خبیث کے لشکر میں غلہ پہنچتا رہا۔

مالک کی ابو احمد سے امان طلبی

مالک کی اور اُس کے نہر الیہود کے سرے پر قیام کرنے اور اُس علاقے کا غلہ خبیث کے لشکر میں جانے کی خبر الموفق کو پہنچی تو اُس نے اپنے فرزند ابو العباس کو حقیقت معلوم کرنے کے لئے نہر الامیر اور نہر الفیاض جانے کا حکم دیا۔ لشکر روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے بدویوں کی ایک جماعت ملی جن کا رئیس ایک ایسا شخص تھا کہ بادیہ سے اونٹ بکریاں اور غلہ لایا تھا۔ ابو العباس نے اُن لوگوں پر حملہ کر دیا۔ ایک جماعت کو قتل اور بقیہ کو گرفتار کر لیا۔ اُس جماعت میں سے اُن کے رئیس کے سوا کوئی نہ بچا کیونکہ وہ اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر پہلے ہی چلا گیا اور اُس نے بھاگنے کی بڑی کوشش کی۔ تمام اونٹ بکریاں اور غلہ جو یہ اعراب لائے تھے سب کو ابو العباس نے لے لیا۔ قیدیوں میں سے ایک کا ہاتھ کاٹ کر اُسے چھوڑ دیا۔ وہ خبیث کی چھاؤنی میں پہنچا اُس مصیبت کی خبر دی جو اُس پر نازل ہوئی۔ مالک ابن اخت المقلوص کو ابو العباس کے اُن اعراب پر حملہ کرنے سے خوف ہوا۔ اُس نے ابو احمد سے امن مانگا۔ اُسے امن دیا گیا۔ اُس کے ساتھ نیکی کی گئی۔ لباس پہنایا گیا۔ ابو العباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ عطا جاری کی گئی۔ جاگیر دی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیرۃ الروجیہ میں چھاؤنی کا قیام

خبیث نے مالک کی جگہ ایک اور شخص کو مقرر کیا جو القلوص کے ساتھیوں میں سے تھا جس کا نام احمد بن الجنید تھا اُسے یہ حکم دیا کہ موضع الدہر خیر میں اور نہر ابی الخصیب کے سرے پر چھاؤنی قائم کر کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایسے مقام پر جائے جہاں البطیحہ کی مچھلیاں اُس کی نظر میں رہیں اور وہ اُنھیں خبیث کے لشکر میں روانہ کرتا رہے۔ ابو احمد کو احمد بن الجنید کی خبر پہنچی تو اُس نے موالی کے سرداروں میں سے ایک سردار کو جس کا نام الرّمدان تھا ایک لشکر کے ہمراہ روانہ کیا۔ اس نے جزیرۃ الروجیہ میں چھاؤنی قائم کی جس سے لشکر خبیث میں البطیحہ کی مچھلیوں کے آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

شہاب و محمد کو ابو احمد کی ہدایات

الموفق شہاب بن حلاد العنبری اور محمد بن الحسن العنبری کو ایک لشکر کے ہمراہ اعراب کو لشکر خبیث میں غلہ لے جانے سے روکنے کے لئے روانہ کیا۔ بصرے میں ان کے لئے بازار کھولنے اور ان کھجوروں کے لے جانے کا حکم دیا جنھیں جمع کرنا چاہیں۔ کیونکہ وہ لوگ اسی غرض سے خبیث کے لشکر میں جاتے تھے۔ شہاب و محمد جس کام پر مامور ہوئے تھے اُس کے لئے روانہ ہو کے ایک موضع میں جو قصر عیسیٰ کے نام سے مشہور تھا، مقیم ہو گئے۔ اعراب جو کچھ البادیہ سے حاصل کرتے تھے وہ ان دونوں کے پاس اُتارتے تھے اور کھجوروں کو ان دونوں کے پاس سے جمع کر لیتے تھے۔ ابو احمد نے الرّمدان کو بصرے سے واپس بلا کے اس کی جگہ ایک فرغانی سردار کو روانہ کیا جس کا نام "قیصر بن اُرخوز اخشاوُ فرغانہ" تھا۔ نصیر عرف ابو حمزہ کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ روانہ کیا کہ آب بصرہ کے بہاؤ کی جگہ اور نہر دُبیس پر قیام کرے۔ نہر الابلہ اور نہر معقل اور نہر عربی میں جائے۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔

صاحب الزنج کی ناکہ بندی

محمد بن الحسن نے کہا اور مجھ سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جب نصیر اور قیصر کے بصرے میں قیام کرنے کی وجہ سے اُن کی رسد کو البطیحہ اور مدیا سے بذریعہ کشتی روکنے کی وجہ سے خبیث اور اُس کے گروہوں سے رسد کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو اُن خبیثوں نے نہر الامیر سے چل کر القندل تک پھر المسیحی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل کر اُن راستوں تک جو خشکی و تری تک پہنچانے والے تھے تجسس کیا۔ اس طریقے سے خشکی و تری سے ان کی رسد پہنچنے لگی، اور دریا سے مچھلیوں کا جمع کرنا آسان ہوگیا۔ یہ بات بھی الموفق تک پہنچی۔ اُس نے ابوالعباس کے غلام رشیق کو دجلے کی شرقی جانب نہرالامیر کے مقابل جویث باردیہ میں چھاؤنی بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ اس چھاؤنی کے لئے ایک محفوظ خندق کھودے۔ ابوالعباس کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے منتخب ساتھیوں میں سے پانچ ہزار آدمی اور تیس کشتیاں رشیق کے ساتھ کردے۔ رشیق کو ان کشتیوں کے دہانۂ نہرالامیر پر ترتیب وار کرنے کا حکم دیا کہ وہ اُن میں سے ہر پندرہ کشتی کی باری مقرر کردے اور اُن میں بیٹھ کر نہرالامیر میں داخل ہوکے اُس کشادہ مقام تک پہنچ جائے جہاں سے زنجی دبا اور القندل اور نہرالمسیحی کی طرف جاتے تھے۔ اہل لشکر وہیں پڑاؤ ڈالیں۔ اگر خبیثوں میں سے کوئی اُن کے سامنے آجائے تو اُس پر حملہ کریں۔ جب اُن کی باری ختم ہوجائے تو واپس آئیں۔ اُن کے بعد اُن کے وہ ساتھی روانہ ہوں جو دہانۂ نہر پر مقیم ہیں اور وہ بھی ایسا ہی کریں۔ رشیق نے اُس مقام پر چھاؤنی قائم کردی جہاں اُسے قائم کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ فاجروں کے وہ تمام راستے منقطع ہوگئے جن میں چل کر وہ دبا اور القندل اور المسیحی تک جاتے تھے۔ اُن کے لئے کوئی راستہ نہ رہا، نہ خشکی کا نہ تری کا۔ تمام طریقے تنگ ہوئے۔ یہ محاصرہ نہایت شاق گذرا۔

متفرق واقعات اسی سال شرکب نے النجستانی پر حملہ کرکے اُس کی ماں کو گرفتار کرلیا۔

اسی سال ابن شبث بن الحسن نے حملہ کرکے عمر بن سیما والیٔ حلوان کو گرفتار کرلیا۔

اسی سال احمد بن ابی الاصبغ عمرو بن اللیث کے پاس سے واپس آیا۔ عمرو نے اسے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے پاس روانہ کیا تھا۔ وہ اپنے ہمراہ مال لایا عمرو نے جو اُس سے مطالبہ کیا تھا اُس میں سے کچھ اوپر تین لاکھ دینار اور ہدایا جن میں پچاس من مشک، پچاس من عنبر، دوسو من عود، تین سو نوری کپڑے۔ سونے چاندی کے برتن۔ چوپائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غلام جو دو لاکھ دینار کی قیمت کے تھے جو کچھ روانہ کیا گیا اور ہدیۃً بھیجا گیا وہ پانچ لاکھ دینار کی قیمت کا تھا۔

اسی سال کیغلغ نے الخلیل بن ریال کو حلوان کا والی بنایا۔ اُس نے اُن لوگوں کے ساتھ عمر بن سیما کی وجہ سے بدی کی۔ اُنھیں ابن شیث کے جرم پر پکڑا۔ اُنھوں نے اُس سے ابن سیما کی رہائی کی اور ابن شیث کی حالت کی اصلاح کی ذمہ داری کی۔

رشیق کا بنی تمیم پر حملہ

اسی سال ابو العباس بن الموفق کے غلام رشیق نے بنی تمیم کی ایک قوم پر حملہ کیا، جنھوں نے بصرے میں داخل ہوتے اور اُس میں آگ لگانے میں زنجیوں کی مدد کی تھی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اُسے یہ خبر پہنچی تھی کہ ان اعراب کی ایک جماعت خشکی سے رسد خبیث کے شہر لے جا رہی ہے جس میں غلہ اور اونٹ اور بکریاں ہیں۔ وہ لوگ نہر الامیر کے سرے پر اُن کشتیوں کے منتظر ہیں، جو فاسق کے لشکر کی پشت کی جانب سے اُن کے پاس آئیں گی۔ اور انھیں اور جو کچھ اُن کے ہمراہ ہے اُسے سوار کر لیں گی۔ رشیق کشتیوں کے ساتھ اُن کی جانب روانہ ہوا کے اُس جگہ پہنچا جہاں وہ لوگ گھسے ہوئے تھے۔ وہ نہر اسحاقی تھی۔ رشیق نے اس طرح اُن پر حملہ کیا کہ وہ لوگ غافل تھے اُس نے اُن میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔ اُن کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا، جو تجار تھے اور خبیث کے لشکر سے غلہ لینے نکلے تھے اُن اقسام کے تلوں اور بکریوں اور اونٹوں پر جو اُن کے ہمراہ تھے اور اُن گدھوں پر جن پر اُنھوں نے غلہ لادا تھا قبضہ کر لیا۔ قیدیوں کو اُن چھوٹی بڑی کشتیوں میں جو اُس کے ہمراہ تھیں الموفقیہ پہنچایا۔ الموفق کے حکم سے سر کشتیوں میں لٹکا دیے گئے اور قیدیوں کو وہیں سولی پر چڑھا دیا گیا۔ رشیق اور اُس کے ساتھیوں کو جو کچھ حاصل ہوا اُسے ظاہر کیا گیا۔ اُسے تمام اطراف لشکر میں گھمایا گیا۔ اُس نے سروں اور قیدیوں کے متعلق حکم دیا تو اُنھیں خبیث کے لشکر میں بھیج دیا گیا کہ اُنھیں اپنے پاس رسد لانے والوں پر رشیق کے حملے کا حال معلوم ہو جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔

قیدیوں کا قتل

ان لوگوں میں جن پر رشیق کو فتح حاصل ہوئی تھی اعراب میں کا ایک شخص تھا جو صاحب الزنج اور اعراب کے درمیان غلہ حاصل کرنے میں سفارت کرتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کے حکم سے اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ کر اسے خبیث کے لشکر میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد قیدیوں کی گردنیں ماری گئیں۔ اس نے وہ مال رشیق کے ساتھیوں کو دیدیا جو انھیں ان لوگوں سے حاصل ہوا۔ رشیق کے لئے خلعت وانعام کا حکم دے کے لشکر کی جانب واپس کیا۔ بکثرت اسی مانگنے والے رشیق کے پاس جمع ہو گئے۔

صاحب الزنج کے ساتھیوں کی زبوں حالی

ابو احمد نے ان لوگوں کو جو زنجیوں سے جدا ہو کر رشیق کے پاس آگئے تھے رشیق کے ساتھ شامل کرنے کا حکم دیا۔ وہ بکثرت جمع ہو گئے یہاں تک کہ گویا وہ اپنی جماعت میں تمام لشکروں سے بڑھ گئے خبیث اور اس کے ساتھیوں سے ہر طرف سے سلسلۂ رسد منقطع ہو گیا۔ ان کے تمام راستے بند کر دیے گئے۔ اس محاصرے نے انھیں بہت نقصان پہنچایا اور ان کے حوصلوں کو کمزور کر دیا۔ جو قیدی گرفتار ہوتا تھا اور جو امن لینے حالا امن لیتا تھا اس سے اسکی روٹی ملنے کی مدت پوچھی جاتی تھی۔ وہ تعجب سے کہتا کہ روٹی ملے تو ایک یا دو برس گزر چکے ہیں۔

ابو احمد کے زنجیوں پر پیہم حملے

جب خائن کے ساتھی اس حالت کو پہنچ گئے تو الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ ان پر پے در پے حملہ کیا جائے کہ یہ طریقہ ان کے ضرر اور مشقت کو زیادہ کر دے۔ اس وقت میں مخلوق کثیر اموال میں ابو احمد کی طرف نکل آئی۔ ان لوگوں کو جو خاسق کے مکان میں مقیم تھے اپنی غذا کے لئے تدبیر کی حاجت ہوئی۔ وہ اپنے لشکر سے دور و دراز دیہات اور نہروں میں غذا کی تلاش میں منتشر ہو گئے۔ ابو احمد کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنے حبشی غلاموں کے سواروں اور ان کے رئیسوں کو یہ حکم دیا کہ ان مقامات کی طرف روانہ ہوں جہاں کی زنجیوں نے آمد و رفت کی عادت کر لی ہے۔ انھیں مائل کر کے ان سے اپنی فرمان برداری کی خواہش کریں جو شخص اس میں داخل ہونے سے انکار کرے اس کو قتل کر دیں اور اس کا سر لے لیں۔ ان کے لئے اجرت بھی مقرر کر دی۔ لالچ میں انھوں نے صبح و شام کا معمول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کر لیا۔ کوئی دن خالی نہ جاتا کہ ایک جماعت پردہ قابو پاتے۔ سروں کو لے آتے تھے اور قیدیوں کو گرفتار کر لاتے تھے۔

اسیران جنگ سے ابو احمد کا حسن سلوک

محمد بن الحسن نے بحوالہ محمد بن حماد بیان کیا کہ جب زنجیوں کے بہت سے قیدی الموفق کے پاس جمع ہو گئے تو اس نے ان کے پیش کرنے کا حکم دیا۔ ان میں سے جو شخص طاقتور، بہادر، ہتھیار اٹھانے کی قوت رکھتا تھا اس پر احسان و کرم کیا اور اسے اپنے حبشی غلاموں میں شامل کر لیا اور اپنی نیکی اور احسان سے جو ان کے لئے کی جانے والی تھی انھیں آگاہ کر دیا اور جو ایسا کمزور تھا کہ جنبش تک نہ کر سکتا تھا یا ایسا قریب المرگ بوڑھا جو ہتھیار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا یا ایسے زخموں سے مجروح تھا کہ اسے بیکار کر دیا تھا۔ اس کے متعلق یہ حکم دیا کہ اسے دو کپڑے پہنائے جائیں، چند درہم انعام دیے جائیں، زادِ راہ دیا جائے اور خبیث کے لشکر کی جانب روانہ کر دیا جائے۔ اس نے جو کچھ الموفق کے پاس آنیوالوں کے ساتھ اس کا احسان دیکھا ہے وہ سب کچھ بیان کر دے کہ الموفق کی یہی رائے ان تمام لوگوں کے بارے میں ہے جو امن لے کر اس کے پاس آئیں یا گرفتار ہو کر آئیں۔ اس نے صاحب الزنج کے ساتھیوں کے مائل کرنے کے لئے جو کچھ چاہا وہ مہیا کیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس کی طرف میلان کرنے اور اس کی امن اور اطاعت میں داخل ہونے کو اپنا شعار بنا لیا۔ الموفق اور اس کا فرزند ابو العباس دونوں خود بھی اور ان دونوں کے ساتھی بھی خبیث اور ان لوگوں کی جنگ میں جو اس کے ہمراہ تھے صبح کو بھی مشغول رہتے تھے اور شام کو بھی۔ جس سے وہ ان لوگوں کو قتل بھی کرتے تھے، قید بھی کرتے اور مجروح بھی کرتے تھے۔ ابو العباس کو ان میں سے بعض جنگوں میں زخم بھی لگے، مگر وہ ان سے اچھا ہو گیا۔

بہبود بن عبدالوہاب کی رہزنی

اسی سال رجب میں خبیث کا ساتھی بہبود قتل کیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ فاسق کے ساتھیوں میں سب سے زیادہ لوٹ مار کرنے والا اور سب سے بڑھ کر رہزنی کرنے والا اور مال والا بہبود ابن عبدالوہاب تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اسی سبب سے مال کی بہت بڑی مقدار جمع کر لی تھی۔ وہ ہلکی کشتیوں کے ساتھ بہت زیادہ نکلا کرتا تھا اور اُن نہروں میں سفر کیا کرتا تھا جو دجلے تک پہنچاتی تھیں۔ جب وہ الموفق کے ساتھیوں کی کوئی کشتی پاتا تو اُسے گرفتار کر کے نہر میں داخل کر لیتا تھا۔ اگر کوئی پیچھا کرنے والا اس کا پیچھا کر کے تلاش کرتے ہوئے نہر میں گھس جاتا تو اُس کے ساتھیوں کی وہ جماعت اُس پر ٹوٹ پڑتی تھی جس کو وہ اس کام کے لئے تیار رکھتا تھا۔ وہ لوگ اُس کے راستے کو قطع کر دیتے اور اُس پر حملہ کر دیتے تھے۔ پھر جب یہ طرزِ عمل بہت بڑھا اور اُس سے احتیاط کی جانے لگی تو وہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہوتا تھا۔ اُسے الموفق کی کشتیوں کے مشابہ بنا لیتا تھا اور اُسی کے جھنڈوں کی طرح جھنڈا اُس پر نصب کرتا تھا۔ اُسے دجلے میں لے جاتا تھا اہل لشکر کو غافل پاتا تو حملہ آور ہوتا اور قتل و گرفتار کرتا تھا۔ نہر الابلہ اور نہر معقل اور نہر شیریں اور نہر الدیر تک بڑھ جاتا تھا۔ رہزنی کرتا اور راہ گیروں کے جان و مال کو ضائع کر ڈالتا۔

ابو احمد کی احتیاطی تدابیر

الموفق کو جب بہبوذ کے افعال کی خبر پہنچی تو یہ مناسب سمجھا کہ اُن تمام نہروں پر بند باندھ دیا جائے جن پر بند باندھنا آسان ہو۔ بڑی نہروں کے دہانوں پر کشتیاں مقرر کر دی جائیں کہ بہبوذ اور اُس کے گروہوں کی شرارت سے امن مل جائے۔ راستے اور سڑکیں امون ہو جائیں۔ جب ان سڑکوں کو محفوظ کر دیا گیا اور اُن نہروں پر بند باندھ دیا گیا جن پر بند باندھنا ممکن تھا اور بہبوذ اور اُس کے افعال کے درمیان روک بنا دی گئی تو بہبوذ اُن کشتی والوں کی غفلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے فرصت کو غنیمت جان کر ٹھیر گیا۔ موقع ملتے ہی نہر ابی الخصیب کے پچھلے حصے سے ایسی کشتیوں کے ساتھ آگے بڑھا جو الموفق کے ساتھیوں کی چھوٹی بڑی کشتیوں کے مشابہ تھیں۔ اُن پر اُس نے اُنہی کے جھنڈوں کی طرح کے جھنڈے نصب کئے اُن میں اپنے بہادر اور جری اور شجاع ساتھی سوار کئے۔ اُن کشتیوں کو اُس نے اُس کشادہ راستے میں پھیلا دیا جو نہر الیہودی تک پہنچاتا تھا۔ خود نہر نافذ کو چلا جس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل کر نہر الابلہ اور پھر اُن چھوٹی بڑی کشتیوں تک پہنچ گیا جو نہر کی حفاظت کے لئے مقرر تھیں۔ کشتی والے دھوکے میں غافل تھے۔ اُس نے اُن پر حملہ کیا۔ ایک جماعت کو قتل کیا، چند قیدی گرفتار کئے۔ چھ کشتیاں لے لیں اور دوبارہ نہر الابلہ میں واپس آیا۔

ابو العباس کا بہبوذ کے ساتھیوں پر حملہ

الموفق کو خبر پہنچی تو اُس نے ابو العباس کو کشتی میں نہر الیہود سے اُس کے روکنے کا حکم دیا۔ اور اُمید کی کہ وہ کشادہ راستے تک اس سے پہلے پہنچ جائے گا اور اُس کے اُس راستے کو منقطع کر دے گا جو اُسے اُس کی جائے پناہ تک پہنچاتا ہے۔ ابو العباس موضع المطوعہ میں آیا حالانکہ بہبوذ پہلے گذر چکا تھا اور نہر السعید میں داخل ہو گیا تھا جو نہر ابو الخصیب تک پہنچاتی ہے۔ ابو العباس نے بہبوذ کی کشتیوں کو دیکھا اور اُن کے پکڑ لینے کی توقع کر کے جستجو میں خوب کوشش کی اور انھیں پا لیا اور جنگ ہونے لگی۔ ابو العباس نے بہبوذ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کو قتل کر دیا، ایک گروہ کو گرفتار کر لیا اور ایک گروہ نے اُس سے امن لے لیا۔

بہبوذ کے ساتھ تعداد کثیر مل گئی جنھوں نے اُس کی مدد کی اور نہایت سختی سے اُس کی طرف سے مدافعت کی۔ پانی گھٹ گیا تھا جس سے ابو العباس کی کشتیاں نہروں اور کشادہ راستوں کے اُن مقامات میں جہاں پانی اُتر گیا تھا کیچڑ میں پھنس گئیں۔ بہبوذ اور اُس کے بقیہ ساتھی ڈوبتے ڈوبتے بچ گئے۔

بہبوذ بن عبد الوہاب کا قتل

الموفق برابر خبیث اور اُس کے ساتھیوں کے حاضر ہونے اور اُن سڑکوں کے روکنے پر جن سے اُن لوگوں کے پاس رسد آتی تھی، جارحیت سے امن خواہ جمع ہو گئے تو الموفق نے اُن کے لئے نعمت و انعامات کا حکم دیا۔ انھیں عمدہ گھوڑوں کی زین و ساز و عنان و اسباب کے ساتھ سواری دی گئی اور اُن کے لئے عطا جاری کی گئی۔ اس کے بعد الموفق کو یہ خبر پہنچی کہ بدحالی اور فقر نے خبیث کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو مچھلی اور کھجور وغیرہ غذا کی تلاش میں دیہات میں منتشر ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے ابو العباس کو اُن دیہات اور اطراف کی جانب چھوٹی بڑی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتیوں اور تیز رفتار ڈونگیوں میں تیزی سے جانے کا حکم دیا کہ اپنے جری اور بہادر اور شجاع ساتھیوں کو ہمراہ لے کے اُن لوگوں کے اور اُن کی صاحب الزنج کے شہر کی واپسی کے درمیان حائل ہو جائے۔ ابو العباس اس مقصد کے لئے روانہ ہوا اور خبیث کو بھی ابو العباس کا اس کام کے لئے جانا معلوم ہو گیا۔ اُس نے بہبوذ کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کنارے کی پوشیدہ نہروں اور کشادہ راستوں میں روانہ ہو کہ اُس کا حال پوشیدہ رہے یہاں تک کہ القندل اور ابرسان اور اُس کے اطراف میں پہنچ جائے۔ بہبوذ اس کام کے لئے روانہ ہوا جس کا اُسے خبیث نے حکم دیا تھا۔ راستے میں ابو العباس کی ایک کشتی اُس کے سامنے آ گئی جس میں اُس کے تیر انداز غلاموں میں سے چند غلام زنجیوں کی ایک جماعت کے ساتھ سوار تھے۔ بہبوذ اُس کشتی کے لالچ سے اُس کی طرف روانہ ہوا۔ کشتی والوں نے اُس سے جنگ کی۔ لڑنے والوں میں سے ایک حبشی غلام کے ہاتھ سے اُس کے پیٹ میں نیزے کا ایک زخم لگا اور وہ پانی میں گر گیا۔ اُس کے ساتھیوں نے جلدی سے اُسے اُٹھا کے کشتی میں سوار کیا اور پشت پھیر کر خبیث کے لشکر کی طرف بھاگے۔ وہ لوگ اُسے اُس کے پاس پہنچانے بھی نہ پائے کہ اللہ نے اُس سے راحت دے دی۔ اس کی وجہ سے فاسق اور اُس کے دوستوں پر بڑی مصیبت پڑی۔ اُن کی بے صبری بہت بڑھ گئی۔ اُس ناپاک کا قتل بڑی فتح تھی۔ اُس کی ہلاکت ابو احمد سے پوشیدہ رہی، یہاں تک کہ ملاحوں میں سے ایک شخص نے اُس سے امن حاصل کر کے یہ خبر دی جس سے وہ بہت مسرور ہوا۔ اُس نے اُس غلام کے حاضر کرنے کا حکم دیا، جو اُس کے قتل کا ذمہ دار تھا۔ وہ حاضر کیا گیا تو اُس نے اُسے صلے میں خلعت دیا اور طوق پہنایا، تنخواہ میں اضافہ کیا اور اُن سب لوگوں کے لئے جو اُس کشتی میں تھے انعام اور صلے اور خلعت کا حکم دیا۔

متفرق واقعات اسی سال ماہ رمضان کا پہلا دن یکشنبہ تھا اُس کے دوسرے یکشنبے کو شعانین ہوئی (شعانین = عید نصاریٰ جو ماہ اپریل کے شروع میں ہوتی ہے) تیسرے یکشنبے کو فصح ہوئی (فصح = یہود کی مصر سے روانگی کی یادگار کی عید ہے) چوتھے یکشنبے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوروز ہوا اور پانچویں یک شنبے کو مہینہ ختم ہو گیا۔

اسی سال ابو احمد نے الذوائبی پر فتح پائی جو صاحب الزنج کی طرف مائل تھا۔

اسی سال بدکو تکین بن اساتکین اور احمد بن عبدالعزیز میں جنگ ہوئی۔ بدکو تکین نے اُسے شکست دی اور بمقام قم اُس پر غالب آ گیا۔

اسی سال عمرو بن اللیث نے ابو احمد کے حکم سے ایک سردار کو محمد بن عبیداللہ بن آزاد مرد کردی کی جانب روانہ کیا۔ اُس سردار نے اُسے گرفتار کر لیا اور اُسے اُسکے پاس لے گیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں شام میں سلمیہ اور حلب اور حمص کے درمیان عبدالملک بن صالح الہاشمی کی اولاد میں سے ایک شخص نے خروج کیا جس کا نام بکار تھا۔ اُس نے ابو احمد کے لئے دعوت دی۔ ابن عباس الکلابی نے اُس سے جنگ کی۔ الکلابی کو شکست ہوئی۔ ابن طولون کے ساتھی لؤلؤ نے ایک سردار کو جس کا نام بودن تھا بہت بڑے لشکر کے ساتھ اُس کی طرف روانہ کیا۔ وہ اس طرح لوٹا کہ اُس کے ہمراہ بہت میں سے ایک بھی نہ تھا۔

اسی سال لؤلؤ نے ابن طولون سے مخالفت کی۔

اسی سال صاحب الزنج نے ابن ملک زنجی کو قتل کر دیا۔ اُسے یہ خبر ملی تھی کہ وہ ابو احمد سے مل جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اسی سال احمد بن عبداللہ الخجستانی قتل کیا گیا جس کو اُس کے غلام نے ماہ ذی الحجہ میں قتل کر دیا۔

اسی سال ابن ابی الساج کے ساتھیوں نے واسط کے قریب القریہ میں محمد بن علی بن حبیب الیشکری کو قتل کر دیا اور اُس کا سر بغداد میں لٹکایا گیا۔

اسی سال محمد بن کمشجور نے علی بن الحسین کفتمر سے جنگ کی۔ کمشجور نے کفتمر کو گرفتار کر کے پھر اُسے رہا کر دیا۔ یہ واقعہ ذی الحجہ میں ہوا۔

اسی سال العلوی جس کا عرف الحرون تھا گرفتار کر لیا گیا۔ یہ اس لئے ہوا کہ اُس نے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس خریطے (لفافے) کو روکا جو زمانۂ حج کے حالات کے متعلق بھیجا جاتا ہے۔ اُس نے اُسے لے لیا۔ ابن ابی الساج کے طریق مکہ کے نائب نے کسی کو روانہ کیا جس نے الحرون کو گرفتار کر لیا۔ اور اُس نے اُسے الموفق کے پاس روانہ کر دیا۔

اسی سال ابوالمغیرہ المخزومی کی روانگی مکہ اور اس کے عامل ہارون بن محمد اسحاق الہاشمی کی جانب ہوئی۔ ہارون نے وہ ہزار کے قریب ایک جماعت تیار کی۔ اُن کی وجہ سے وہ اُس سے محفوظ رہا۔ المخزومی چشمۂ مشاش کی طرف گیا۔ اُسے پاٹ دیا۔ جدے کی طرف گیا۔ وہاں کا قافلہ لوٹ لیا اور باشندوں کے مکانات جلا دیے جس سے کئے میں روٹی ایک درہم میں دو اوقیہ ہو گئی۔

اسی سال ابن العقلیہ نے رقہ کے سرکشوں پر چڑھائی کی۔ اُس نے ملطیہ میں پڑاؤ کیا اور مرعش اور الحدث کے باشندوں نے اُن کی مدد کی، سرکش لوگ بھاگے اور وہ لوگ السریج تک اُس کے ساتھ رہے۔ شامی سرحد کے علاقے سے گرمائی جنگ ابن طولون کے عامل خلف الفرغانی نے کی۔ اس نے دس ہزار سے زیادہ رومیوں کو قتل کر دیا اور لوگوں کو اس قدر غنیمت حاصل ہوئی کہ ایک حصہ چالیس دینار کو پہنچ گیا۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اور ابن ابی الساج راستے اور حوادث کی نگرانی پر تھا۔

۲۶۹ھ کے واقعات

العلوی الحرون کی اطاعت محرم میں العلوی الحرون ریشمی قبا اور لمبی ٹوپی پہنے اونٹ پر سوار ابو احمد کے لشکر میں داخل ہوا۔ اس کے بعد اُسے ایک کشتی میں سوار کر کے روانہ کیا گیا۔ ایسی جگہ کھڑا کیا گیا کہ اُسے صاحب الزنج دیکھے اور قاصدوں کا کلام سُنے۔

قافلہ حجاج کی تباہی اسی سال کے محرم میں توزاد سمیراء کے درمیان اعراب نے حجاج کے ایک قافلے کی رہزنی کی اُن کو لوٹ لیا اور بہت سے آدمیوں اور تقریباً پانچ ہزار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹوں کو اُن کے بار کے ساتھ وہ ہنکالے گئے۔

چاند و سورج گرہن اسی سال کے محرم میں چودھویں شب کو چاند گہن ہوا اور وہ گہنا کے بالکل غائب ہو گیا۔ ۲۸ محرم یوم جمعہ کو غروب کے وقت سورج گہن ہوا وہ گہن کی حالت میں غائب ہو گیا۔ لہٰذا محرم میں چاند گہن اور سورج گہن اکٹھا ہو گئے۔

ابراہیم الخلیجی پر عوام کا حملہ اس سال کے صفر میں بغداد میں ابراہیم الخلیجی پر عام لوگوں کا حملہ ہوا۔ اُن لوگوں نے اُس کا مکان لوٹ لیا۔ سبب یہ ہوا کہ اُس کے ایک غلام نے ایک عورت کے تیر مار کر قتل کر دیا۔ خلافت سے اُس کے خلاف مدد چاہی گئی۔ حکام نے غلام کے نکالنے کے بارے میں اُس کے پاس کہلا بھیجا تو وہ رُکا۔ اُس کے غلاموں نے لوگوں پر تیر اندازی کر کے ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو مجروح کر دیا جن میں دو اعوان سلطنت بھی تھے۔ آخر وہ ابراہیم بھاگ گیا۔ اُس کے غلام گرفتار کر لئے گئے۔ اور اُس کا مکان اور جانور لوٹ لئے گئے۔ محمد بن عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر نے جو اپنے باپ کی جانب سے الجسر پر تھا ابراہیم کے جانوروں اور اُس کے اُس لئے ہوئے مال کو جس پر اُس نے قابو پایا جمع کر لیا اور اُس کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔ اُس مال کے اُسے واپس کرنے پر شہادت قائم کی۔

المخزومی کی دو کشتیوں پر قبضہ اسی سال ابن ابی الساج نے الطائف جانے کے بعد مکے سے جدے کی طرف واپس ہوتے ہوئے ایک لشکر روانہ کیا۔ اُن لوگوں نے المخزومی کی دو کشتیوں کو گرفتار کر لیا جن میں مال اور ہتھیار تھے۔

فرغانی سرداروں کی گرفتاری اسی سال رومی بن خشخش نے فرغانی سرداروں میں سے تین شخصوں کو جن میں سے ایک کا نام صدیق اور دوسرے کا طخشی اور تیسرے کا ملغان تھا گرفتار کر لیا اور انھیں قید کر دیا۔ صدیق کے چند زخم لگے اور وہ بچ گیا۔

بر سر منبر ابن طولون پر لعنت اسی سال ماہ ربیع الاوّل میں احمد بن طولون کے ساتھی خلف کا سرحد شام میں جن پر وہ اُس کا عامل بھی تھا۔ الفتح بن خاقان کے آزاد کردہ غلام یازمان خادم پر حملہ ہوا۔ اُس نے یازمان کو قید کر دیا۔ سرحد والوں کی ایک جماعت نے خلف پر حملہ کر کے یازمان کو چھڑا لیا اور خلف بھاگ گیا۔ اُن لوگوں نے خطبات جمعہ میں ابن طولون کے لئے دعا ترک کر کے بر سر منبر لعنت کی۔ یہ خبر ابن طولون کو پہنچی تو وہ مصر سے نکل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دمشق ہوتے ہوئے سرحد شام پر گیا، اذنہ میں اترا۔ یازمان اور طرطوس کے باشندوں نے اذنہ کے تمام دروازے سوائے باب الجہاد اور باب البحر کے بند کر دیے۔ پالی کو کاٹ دیا جو اذنہ اور اس کے گرداگرد تک بہنے لگا۔ اس طرح وہ محفوظ ہو گئے۔ ابن طولون اذنہ میں مقیم ہو گیا۔ پھر واپس ہو کے انطاکیہ کی طرف جاتے ہوئے حمص گیا۔ پھر دمشق پہنچ کے وہاں مقیم ہو گیا۔

لؤلؤ غلام کی مخالفت

اسی سال ابن طولون کے غلام لؤلؤ نے اپنے آقا کی مخالفت کی۔ جس وقت اس نے اس کی مخالفت کی حمص اور حلب اور دیار مضر اور قنسرین اس کے قبضے میں تھا۔ لؤلؤ بالس کی طرف گیا۔ اسے لوٹ لیا۔ سعید اور اس کے بھائی کو جو العباس الکلابی کے بیٹے تھے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد لؤلؤ نے ابو احمد سے اس کے پاس جانے اور ابن طولون کے چھوڑ دینے کے بارے میں مراسلت کی جس میں اس نے اپنے لئے کچھ شرطیں لگائیں۔ ابو احمد نے اس کی درخواست قبول کر لی۔ لؤلؤ الرقہ میں مقیم تھا۔ وہاں سے روانہ ہوا۔ اہل الرقہ وغیرہم کی ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لے کے قرقیسیا گیا۔ وہاں ابن صفوان العقیلی تھا۔ اس نے اس سے جنگ کی۔ لؤلؤ نے قرقیسیا لے لیا اور اسے احمد بن مالک بن طوق کے سپرد کر دیا۔ ابن صفوان بھاگ گیا۔ لؤلؤ بغداد کے ارادے سے آگے بڑھا۔

اسی سال ابو احمد الموفق کو ایک تیر مارا گیا جسے خبیث کے ایک رومی غلام نے کہ قرطاس نام تھا، اس شہر میں جس کو اس نے بنایا تھا دیواریں منہدم کرنے کے لئے ابو احمد کے داخلے پر چلایا تھا۔

بہبوذ کے خاندان و ساتھیوں پر صاحب الزنج کا عتاب

اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ناپاک بہبوذ جب ہلاک ہو گیا تو صاحب الزنج کو ان خزانوں کا لالچ پیدا ہوا جنھیں بہبوذ نے جمع کیا تھا۔ اسے صحت کے ساتھ یہ خبر ملی تھی کہ اس کی ملک میں دو لاکھ دینار اور بڑی مقدار میں جواہر اور سونا چاندی جمع ہیں۔ اس نے اسے ہر تدبیر سے تلاش کیا اور اس پر حرص کی۔ بہبوذ کے قرابت داروں اور ساتھیوں کو قید کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انھیں تازیانے مارے۔ اس لالچ سے اُس کے تمام مکانات ڈھا دیے اور اُسکی تمام عمارتیں منہدم کر دیں کہ ان میں سے کسی میں کوئی دفینہ پالے، مگر کچھ نہ پایا۔ وہ فضل جو اُس نے مال کی طلب میں بہبوذ کے ورثاء کے ساتھ کیا اس سے اُس کے ساتھیوں کا دل بیزار ہو گیا اور انھیں اُس کے پاس سے بھاگ جانے اور اُس کی صحبت ترک کرنے کی دعوت دی۔ الموفق نے بہبوذ کے ساتھیوں میں امان کی منادی کرنے کا حکم دیا۔ ندا دی گئی تو وہ لوگ امان کی رغبت میں اُس کی طرف دوڑے۔ وہ لوگ بھی صلہ و انعام و خلعت و تنخواہ میں اپنے ہم جنسوں کے ساتھ شامل کر دیے گئے۔

ابو احمد کا موضع الخندق کو درست کرنے کا حکم

جن اوقات میں تیز ہوائیں چلتی ہیں اور دجلے میں موجیں اُٹھنے لگتی ہیں فاجر کے لشکر کی طرف عبور کرنا دشوار ہوتا تھا۔ ایسے وقت کے لئے ابو احمد نے مناسب خیال کیا کہ دجلے کے غربی جانب اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کوئی وسیع مقام بنالے۔ اُس مقام میں دیر جابیل اور نہر المغیرہ کے درمیان چھاؤنی قائم کرے۔ اُس نے کھجور کے درخت کاٹنے اور موضع الخندق کے درست کرنے کا حکم دیا کہ خندقوں سے اس کو محصور کر کے شہر نیا سے محفوظ کر دیا جائے کہ زنجیوں کے شبخوں اور دھوکے سے قتل و غارت کا اندیشہ نہ رہے۔ اپنے سرداروں پر باری مقرر کر دی۔ اُن میں سے ہر ایک نوبت بہ نوبت صبح کے وقت مع اپنے آدمیوں کے جاتا تھا۔ اُس کے ہمراہ اُس چھاؤنی کے کام کو مضبوط کرنے کے لئے جس کا اُس نے وہاں بنانے کا ارادہ کیا تھا کام کرنے والے ہوتے تھے۔

صاحب الزنج کی احتیاطی تدابیر

فاسق نے اُس کا اس طور پر مقابلہ کیا کہ علی بن ابان المہلبی اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی پر باریاں مقرر کر دیں ان میں سے ہر ایک کے لئے وہ دن مقرر ہو گیا جس میں اُسکی باری تھی۔ خبیث کا بیٹا انکلائے ہر روز سلیمان کی باری میں آیا کرتا تھا اور بسا اوقات ابراہیم کی باری میں بھی۔ خبیث نے اُسے ابراہیم بن جعفر کی جگہ کر دیا۔ سلیمان بن جامع بھی اُس کی باری میں اُسکے ساتھ آتا رہا۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی اور اُس کے دونوں بھائیوں کو بھی خبیث نے اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ شامل کر دیا اور وہ سب اُس کے آنے پر آتے اور اُس کے جانے پر چلے جاتے تھے اور خبیث نے یہ جان لیا کہ الموفق حبیب لرملی میں اُس کے قریب ہو جائے گا اور جو شخص بھاگ کے الموفق سے ملنا چاہتا ہے اس کی مسافت قریب ہو جائے گی۔ دونوں لشکروں کے قریب ہو جانے سے اُس کے ساتھیوں کے دلوں میں ڈر بیٹھ جائے گا تو اس میں اُس کی تدبیر ناکام ہو جائے گی اور اس کے تمام امور ابتر ہو جائیں گے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اُن سرداروں سے جنگ کرنے کا جو روزانہ عبور کریں اور اُن کے اپنے اُس لشکر کے حال کی اصلاح سے روکنے کا حکم دیا جس کی اصلاح کا ارادہ کر کے وہ اُس کی طرف منتقل ہونا چاہتے تھے۔

ابو احمد کے ایک سردار پر زنجیوں کی یورش

ایک دن تیز ہوا اُس وقت چلنے لگی جبکہ الموفق کا کوئی سردار اپنے اُس کام کے لئے جس کے لئے وہ عبور کرتا تھا جانب غربی میں تھا۔ خاسق نے اس سردار کے تنہا ہونے کا اور اُس کا اپنے ساتھیوں سے جدا ہونے کا اور تیز ہواؤں کے چلنے کی وجہ سے دجلے کے عبور سے مانع ہونے کا موقع غنیمت جانا۔ اُس نے اُس سردار کا قصد کیا جو غربی دجلے میں مقیم تھا اور اپنے آدمیوں کی کثرت سے اُس پر غالب آگیا۔ کشتیوں نے جو اُس فرستادہ سردار کے ہمراہ تھیں اُس مقام پر ٹھہرنے کی جہاں وہ ٹھہرتی تھیں اس وجہ سے کوئی گنجائش نہ پائی کہ ہوا نے اُنھیں پتھروں پر پہنچا دیا تھا۔ کشتی والوں کو اُن کے ٹوٹ جانے کا خوف تھا۔ زنجیوں کو اس سردار اور اس کے ساتھیوں پر ہمت ہو گئی۔ اُنھوں نے اُن کو اپنے مقام سے ہٹا دیا۔ وہ اُن کے ایک گروہ کو پا گئے جو ثابت قدم رہے۔ دوسرے قتل کر دیے گئے۔ ایک گروہ نے پانی کی طرف پناہ لی۔ زنجیوں نے اُن کا تعاقب کر کے اُن میں سے چند شخص گرفتار کئے اور ایک جماعت کو قتل کر دیا اُن میں سے اکثر لوگ بچ گئے۔ وہ اپنی کشتیاں پا گئے۔ اُنھوں نے اپنے آپ کو اُن کشتیوں میں ڈال دیا اور شہر الموفقیہ کی جانب عبور کر گئے۔ زنجیوں کو جو کچھ بن پڑا اُس سے لوگوں کی پریشانی بہت بڑھ گئی اور بہت غم ہوا۔

نہر منکی کی متصل دیوار توڑنے کا ارادہ

ابو احمد نے دجلے کی غربی جانب اترنے کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں جو سوچا تھا اُس میں غور کیا کہ وہ کامیاب نہیں ہوا۔ فاسق اور اُسکے ساتھیوں کے اُس حیلے پر بھی غور کیا جس سے وہ رات کے وقت لشکر پر حملہ کر دے گا یا کسی ایسی بات کی گنجائش پا جائے گا جس میں اُس کے لئے سہولت ہو۔ اس وجہ سے کہ اُس مقام پر ابو احمد کے مخالف بہت سے امور تھے، راستے نہایت دشوار تھے۔ زنجی ایسے ویران مواضع میں گھسنے پر زیادہ قادر ہیں، اور وہ اُن لوگوں پر بہ نسبت ابو احمد کے ساتھیوں کے زیادہ آسان ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر ابو احمد نے دجلے کے غربی جانب اُترنے کی رائے واپس لے کے فاسق کی دیوار توڑنے کا اور اُسی سے اپنے ساتھیوں کے لئے راستے اور سڑکیں بنانے کا عزم کیا۔

ابو احمد کی پیشقدمی

حکم دیا کہ دیوار توڑنے کی ابتدا وہاں سے کی جائے جو نہر منکی کے متصل ہے اُس دن اس بارے میں خبیث کی تدبیر اس کام سے روکنے کے لئے اپنے بیٹے انکلائے اور علی بن ابان اور سلیمان بن جامع میں سے ہر ایک کو اپنی باری میں بھیجنا تھی۔ لیکن جب ان پر الموفق کے ساتھیوں کا ہجوم ہو گیا تو وہ سب کے سب ہر اُس شخص کی مدافعت کے لئے جمع ہو گئے۔ جو اُن کے پاس آتا تھا۔ جب الموفق نے خبیثوں کے مل جانے اور دیوار کے منہدم کرنے سے روکنے میں اُن کے باہم مددگار ہونے کو دیکھا تو اُس نے خود اس کام کے کرنے اور اپنے موجود رہنے کا قصد کیا کہ اُس کے ذریعے سے اپنے اصحاب سے سعی اور اُن کی کوشش کی استدعا کرے اور اُن کی توجہ اور محنت میں اضافہ کرے۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ برابر جنگ ہونے لگی اور دونوں فریق پر شاق گزرنے لگی۔ ہر دو جماعت میں مجروحین و مقتولین کی کثرت ہو گئی۔

زنجیوں کی شدید مدافعت

الموفق نے ٹھہر کر صبح و شام فاسقوں سے جنگ جاری رکھی۔ وہ لوگ بھی کسی دن میں سستی نہ کرتے تھے۔ ابو احمد کے ساتھی ان دونوں پلوں کے ذریعے سے جو نہر منکی پر تھے خبیثوں پر داخل نہیں ہو سکتے جن پر جنگ کی شدت کے وقت زنجی چلتے تھے اور اُن کے ذریعے سے اُس راستے تک پہنچ جاتے تھے جو اُنھیں ابو احمد کے ساتھیوں کی پشت پر نکال دیتا تھا۔ وہ اُن سے کامیابی حاصل کر لیتے تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں دیوار کے منہدم کرنے سے روک دیتے تھے۔

پلوں کے انہدام کا منصوبہ

الموفق نے ان دونوں پلوں کے توڑنے کی تدبیر پر عمل کرنا مناسب سمجھا کہ فاسقوں کو اُس راستے سے روک دے جس کے ذریعے سے وہ شدت جنگ کے وقت اُس کے ساتھیوں کی پشت سے حملہ کرنے کے لئے جاتے تھے اس نے اپنے غلاموں کے سرداروں میں سے چند سرداروں کو اُن دونوں پلوں کے قصد کا حکم دیا کہ وہ زنجیوں کو کمزور کر دیں اور اُن دونوں پلوں پر قبضہ کرنے کے لئے اُن لوگوں کی غفلت کے موقع کو غنیمت سمجھیں۔ یہ بھی حکم دیا کہ وہ لوگ اُن دونوں پلوں کے لئے بسولوں اور آریوں اور اُن آلات میں سے جن کی کاٹنے کے لئے ضرورت ہو جو کام بعجلت ہو جانے میں اُن کے مددگار ہوں تیار کر لیں۔

ابو النداء کا قتل

غلام جہاں کا اُنھیں حکم دیا گیا تھا وہاں تک پہنچ گئے۔ دوپہر کے وقت نہر منکی پہنچے تو زنجی مقابلے کو نکلے۔ اُنھوں نے سبقت اور عجلت کی۔ ان پیش رووں میں ابو النداء مع اپنے اُن ساتھیوں کے جو پانچ سو سے زائد تھے۔ الموفق کے ساتھیوں اور زنجیوں کے درمیان جنگ ہونے لگی۔ دوپہر کے ختم تک جنگ کی، پھر ابو احمد کے غلام فاسقوں پر غالب آئے اور اُن کو دونوں پلوں سے ہٹا دیا۔ ابو النداء کے سینے میں ایک ایسا تیر لگا جو اُس کے دل تک پہنچ گیا۔ زخم کاری نے اُسے گرا دیا۔ ساتھیوں نے اُس کی لاش کی حفاظت کی۔ اُسے اُٹھا لیا اور پشت پھیر کر بھاگے۔ الموفق کے غلاموں کے سردار دونوں پلوں کے کاٹنے کا موقع پا گئے۔ اُن دونوں کو کاٹ ڈالا اور اُن کو دجلے تک نکال دیا۔ لکڑی ابو احمد کے پاس روانہ کر دی اور سلامتی کے ساتھ واپس آئے۔

ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانات کا انہدام

الموفق کو ابو النداء کے قتل اور دونوں پلوں کے کاٹ دینے کی خبر دی۔ تمام اہل لشکر کو بہت مسرت ہوئی۔ اُس نے ابو النداء کے تیر مارنے والے کے لئے بہت سے انعام کا حکم دیا۔ نبیث اور اُس کے گروہوں سے ابو احمد برابر لڑتا رہا اور دیوار کا اتنا حصہ منہدم کر دیا جس سے اُن لوگوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہونا ممکن ہو گیا۔ اُن لوگوں نے اُن کے شہر کے اندر کی جنگ نے اُنھیں اپنی دیوار کی مدافعت سے باز رکھا۔ تیزی سے اُسے منہدم کر کے ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانوں تک پہنچ گیا۔ یہ دونوں مکان اس طرح الموفق کے ساتھیوں کے قبضے میں آ گئے کہ فاسق نہ تو مدافعت کی طاقت تھی اور نہ وہاں تک پہنچنے سے روکنے کی۔ یہ دونوں مکان بھی منہدم کر دیے گئے، جو کچھ اُن میں تھا لوٹ لیا گیا۔

المیمونہ بازار کی تباہی

الموفق کے ساتھی صاحب الزنج کے ایک بازار تک پہنچے جس نے اُسے دجلے کے کنارے سایہ دار بنایا تھا۔ المیمونہ نام رکھا تھا۔ الموفق نے ابو العباس کے مقدمے کے سردار زیرک کو اُس بازار کے لئے جلانے کا حکم دیا۔ وہ اُس کے لئے مع اپنے ساتھیوں کے گیا اور اُس پر ٹوٹ پڑا۔ یہ بازار منہدم اور ویران کر دیا گیا۔ الموفق نے اُس مکان کا قصد کیا جسے صاحب الزنج نے الجبائی کے لئے بنایا تھا۔ اُسے بھی منہدم کر دیا اور جو کچھ اُس میں اور فاسق کے اُن خزانوں میں تھا جو اُس کے متصل تھے اُنھیں لوٹ لیا۔

مسجد جامع کا انہدام

اپنے ساتھیوں کو الموفق نے اُس مقام کے قصد کا حکم دیا جہاں فاسق نے ایک عمارت بنائی تھی اور اُس کا نام مسجد جامع رکھا تھا۔ اس مقام کی فاسقوں کی طرف سے سخت حمایت و مدافعت ہوئی۔ اس لئے کہ خبیث اُنھیں اس پر برانگیختہ کرتا تھا اور یہ وہم دلاتا تھا کہ اُن پر مسجد کی مدد و تعظیم واجب ہے وہ اس بارے میں اس کے قول کو سچا سمجھے تھے اور اُس میں اُس کی رائے کی پیروی کرتے تھے۔ الموفق کے ساتھیوں پر وہ امر دشوار ہو گیا جس کا اُنھوں نے ارادہ کیا تھا۔ اس مقام پر جنگ کو بہت زمانہ گزر گیا۔

جو لوگ اُس دن فاسق کے ہمراہ ثابت قدم رہے وہ اس کے منتخب ساتھی اور اُن کے بڑے بہادر لوگ تھے۔ وہ اُس کے ہمراہ اپنے آپ کو صبر پر جمائے ہوئے تھے۔ وہ ایک مقام پر کھڑے ہوتے تھے تو اُن میں سے کسی کے تیر یا نیزہ یا تلوار لگتی تھی اور وہ گر پڑتا تھا تو جو اُس کے پہلو میں ہوتا تھا اُس کو کھینچ لیتا اور اس خوف سے خود اُس کی جگہ پر کھڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا تھا کہ اُن کے ایک آدمی کی جگہ خالی ہونے سے کہیں اُن کے تمام ساتھیوں پہ خلل نہ آ جائے۔

ابو احمد نے اس جماعت کو صبر و استقلال و حزم و احتیاط پہ نظر کی اور زمانہ مدافعت کو دراز ہوتے دیکھا تو اُس نے ابو العباس کو اُس تعمیر کی ایک دیوار کے قصد کا حکم دیا جس کا نام خبیث نے مسجد رکھا تھا کہ وہ اُس کے لئے اپنے بہادر ساتھیوں اور غلاموں کو نامزد کرے۔ اُن کے ساتھ اُس نے اُن مزدوروں کو ملا دیا جو منہدم کرنے کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ حکم دیا کہ اُنھیں جب کسی شے کے منہدم کرنے کا موقع ملے تو اس میں عجلت کریں۔ دیوار پہ سیڑھیاں لگانے کا حکم دیا جو اُنھوں نے لگا دیں۔ تیر انداز چڑھ گئے اور اُن فاسقوں پہ جو دیوار کے پیچھے تھے تیر برسانے لگے۔ البجبائی کے مکان کی حد سے اُس مقام تک جہاں اُس نے ابو العباس کو کھڑا کیا تھا آدمیوں کا سلسلہ باندھ دیا۔

الموفق نے اُن لوگوں کے لئے مال اور طوق اور کنگن کے انعام کا وعدہ کیا۔ جو لوگ فاسق کی دیوار اور اُس کے بازار اور اُس کے ساتھیوں کے مکانات منہدم کرنے میں عجلت کریں۔ طویل و شدید جنگ کے بعد وہ کام آسان ہو گیا جو دشوار تھا۔ وہ عمارت منہدم کر دی گئی جس کا نام اُس خبیث نے مسجد رکھا تھا۔ اُس کے منبر تک رسائی ہو گئی اُسے اُٹھا لیا گیا اور الموفق کے پاس لایا گیا اور فرحت و مسرت کے ساتھ اُس کو شہر الموفقیہ واپس کیا گیا۔

الموفق دیوار منہدم کرنے کے لئے واپس چلا آیا جسے انکلائے کے مکان سے البجبائی کے مکان تک منہدم کر دیا۔ الموفق کے ساتھی خبیث کے چند دفتروں تک اور اُس کے چند خزانوں تک پہنچ گئے۔ وہ لُوٹے اور جلائے گئے۔ یہ واقعہ ایسے دن ہوا جس میں نہایت شدید کہر تھا کہ ایک آدمی سے دوسرا آدمی پوشیدہ تھا۔ تقریباً آدمی اپنے ساتھی کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ابو احمد کی علالت اسی دن الموفق کے لئے فتح کی خوشخبریاں بلند آواز ہونے لگیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ انہی مسرتوں میں تھے کہ فاسقین کے تیروں میں سے ایک تیر الموفق تک پہنچ گیا جسے ایک رومی غلام نے پھینکا تھا جو فاسق کے ساتھ تھا اور جس کا نام قرطاس تھا۔ وہ تیر اُس کے سینے میں لگ گیا۔ یہ واقعہ ۲۵ جمادی الاولیٰ یوم دوشنبہ ۲۶۹ھ کو ہوا۔ مگر الموفق نے اُس تیر کو جو اُسے لگا پوشیدہ رکھا اور شہر الموفقیہ روانہ ہوگیا۔ اُسی شب کو اُس کے زخم کا علاج کیا گیا اور وہ سوگیا۔

ابو احمد کی صحت یابی

باوجودیکہ زخم کی تکلیف تھی مگر الموفق جنگ کے لئے واپس آیا کہ اپنے دوستوں کے دلوں کو کمزوری یا وہم داخل ہونے سے بچا کر مضبوط کرے جو حرکت اس نے اپنے اوپر برداشت کی اُس نے اُس کے مرض کی قوت میں اضافہ کر دیا۔ مرض بڑھ گیا اور تکلیف اتنی ترقی کر گئی کہ جان کا خوف کیا جانے لگا۔ علاج کے لئے اُن بڑی بڑی چیزوں کی حاجت ہوئی جن سے زخموں کا علاج کیا جاتا ہے۔ لشکر اور فوج اور رعیت پریشان ہوگئی۔ اُنھیں اپنے اوپر فاسق کے غالب آنے کا اندیشہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ شہر سے اُن لوگوں کی ایک جماعت نکل گئی جو وہاں مقیم تھی کہ اُن کے قلوب میں خوف جاگزین ہوگیا تھا۔ شدت مرض کی حالت میں اُس پر ایک حادثہ پیش آگیا۔ ساتھیوں اور معتبر لوگوں نے لشکر سے مدینۃ السلام (بغداد) روانہ ہونے کا مشورہ دیا کہ وہ کسی کو اپنا قائم مقام کر دے مگر اُس نے اس سے انکار کیا۔ اُسے خبیث کے اُس گروہ کے جو متفرق ہوگیا ہے جمع ہوجانے کا اندیشہ ہوا۔ مرض کی سختی اور پیش آنے والے واقعے کی اپنے قلب میں شدت کے باوجود مقیم رہا۔ اللہ نے احسان کیا اور وہ اپنے اُن سرداروں اور خاص آدمیوں کے سامنے ظاہر ہوا جن سے وہ زمانۂ دراز تک پوشیدہ رہا تھا۔ اس سے اُن کی ہمتیں قوی ہوگئیں اور اسی سال شعبان تک وہ تندرست ہوکر اپنے آپ کو فرصت دے کر مقیم رہا۔ جب اچھا ہوگیا اور جنگ کے لئے جانے کی طاقت آگئی تو آمادہ ہوگیا اور پھر اُسی معرکے میں در آیا جیسے پہلے سرکر آرہا تھا۔

صاحب الزنج کے وعدے

خبیث کو جب صحت کے ساتھ ابو احمد کے حادثے کی خبر پہنچی تو وہ اپنے ساتھیوں سے بہت سے وعدے کرنے لگا اور اُنھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی امیدیں دلانے لگا۔ ابو احمد کے پھر آنے اور کشتی میں سوار ہونے کی مسلسل خبر پہنچنے کے بعد وہ اپنے منبر پر قسم کھا کر بیان کرنے لگا کہ یہ محض غلط ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے، جسے انھوں نے کشتی میں دیکھا ہے۔ وہ ایک تصویر ہے جو ان کے لئے بنائی گئی ہے۔

اسی سال ۱۵ر جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو المعتمد مصر جانے کے ارادے سے روانہ ہوا، اور بحالت شکار الکحیل میں قیام کیا۔ صاعد بن مخلد ابو احمد کے پاس سے آیا۔ جمادی الآخرہ میں سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ سامرا کی جانب روانہ ہوا۔ ابن طولون کے دو سردار جن میں سے ایک کا نام احمد بن جیغویہ اور دوسرے کا محمد ابن عباس الکلابی تھا الرقہ میں آئے۔ جب المعتمد اسحاق بن کنداج کے علاقے میں پہنچا کہ الموصل اور الجزیرہ کا عامل تھا تو ابن کنداج نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا جو المعتمد کے ہمراہ سامرا سے مصر کے ارادے سے آئے تھے۔ یہ تینک اور احمد بن خاقان اور خطارمش تھے جنھیں اس نے قید کر دیا اور ان کے مال اور جانوروں اور رفیقوں کو لے لیا اور اسے ان لوگوں کی گرفتاری اور المعتمد پر قبضہ کرنے کو لکھا جا چکا تھا۔ اسحاق ابن کنداج نے ان کی اور فارس بن بغا کی جائیداد بھی لے لی تھی۔

المعتمد کے سرداروں میں اختلاف

سبب یہ ہوا کہ المعتمد اسحاق کے علاقے میں پہنچا ہی تھا کہ اس پر قبضے کے بارے میں صاعد کی جانب سے مراسلات آ چکے تھے ابن کنداج نے یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی سب کے ساتھ ہے اور اس کی رائے بھی المعتمد کی اطاعت کے بارے میں انہی کی سی ہے، کیونکہ وہ خلیفہ ہے جس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ سرداروں نے جو المعتمد کے ہمراہ تھے المعتمد کو اس کے پاس جانے سے ڈرایا تھا مگر اس نے تمام باتوں سے انکار کیا کہ " وہ میرا خادم اور غلام ہے اور میرا ارادہ شکار کا ہے اور اس کی طرف کے راستے میں بہت شکار ہے۔" جب وہ لوگ اس کے علاقے میں پہنچے تو وہ ان سے ملا اور ان کے ساتھ روانہ ہوا کہ المعتمد جیسا کہ بیان کیا گیا ابن طولون کے علاقے میں پہنچنے سے پہلے کسی منزل میں اتر جائے۔ جب صبح ہوئی تو وہ خدام اور غلام جو المعتمد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تھے اور وہ لوگ جو اُس کے ہمراہ سامرا سے روانہ ہوئے تھے روانہ ہو گئے۔ ابن کنداج نے اُن سرداروں سے جو المعتمد کے ساتھ تھے تنہائی میں ملاقات کی اور اُن سے کہا کہ "تم لوگ ابن طولون کے علاقے سے اور اُس کے اُس سردار سے جو الرقہ میں مقیم ہے قریب ہو گئے۔ ابن طولون کے پاس پہنچو گے تو حکومت اُسی کی ہو گی اور تم اُس کے لشکر کے زیر دست ہو گے۔ کیا اس پر راضی ہو حالانکہ تم یہ جانتے ہو کہ وہ بھی تم ہی میں سے کسی ایک کے مثل ہے؟" اس معاملے میں اُن کے درمیان اتنی دیر تک گفتگو ہوتی رہی کہ دن چڑھ گیا۔ المعتمد نے اپنے سرداروں کو اپنے روبرو آپس میں بحث میں مشغول ہونے کی وجہ سے اب تک کوچ نہیں کیا تھا۔ ہنوز اُن کی رائیں کسی بات پر متفق نہیں ہوئی تھیں۔ ابن کنداج نے اُن سے کہا کہ "ہمارے ساتھ چلو کہ اس معاملے میں اس جگہ کے علاوہ کہیں اور گفتگو کریں۔ امیر المومنین کی مجلس کا ادب کرو کہ یہاں آواز بلند نہ ہو۔" اُس نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُنھیں المعتمد کے خیمے سے اپنے خیمے کے اندر لے گیا جس کے سوا اور کوئی خیمہ نہ تھا جسے روانہ نہ کر دیا گیا ہو۔ المعتمد کا اپنے فراشوں اور حاشیہ نشینوں کو اُس روز یہ حکم تھا کہ تم بغیر کسی کے کوچ نہ کرنا۔

المعتمد کے سرداروں کی گرفتاری

جب وہ لوگ اُس کے خیمے میں پہنچ گئے تو اُس کے اور جو سردار اُس کے ہمراہ تھے اُن کے پاس اُس کے بڑے بڑے غلام اور ساتھی آئے۔ بیڑیاں لائی گئیں اور اُس کے غلاموں نے ان تمام سرداروں کو جو المعتمد کے ہمراہ سامرا سے آئے تھے باندھ کے مقیّد کر دیا۔ جب وہ لوگ قید کر دیے گئے اور اُن کے کام سے فراغت ہو گئی تو وہ المعتمد کے پاس گیا اور اُسے اپنے اور اپنے آباء کے دار السلطنت سے روانہ ہونے پر اور اپنے بھائی کو ایسے شخص کی جنگ کی حالت میں چھوڑنے پر ملامت کی جو اُسے اور اُس کے اہل بیت کو قتل کرنا اور اُن کی سلطنت کو زائل کرنا چاہتا ہے۔ خلیفہ کو اور جو اُس کے ہمراہ بیڑیوں میں تھے لے چلا یہاں تک کہ سامرا میں لایا۔

متفرق واقعات

اسی سال رافع بن ہرثمہ نے خراسان کے اُن مواضع اور دیہات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلط کیا جن پر المجشتانی غالب آ گیا تھا۔ رافع بن ہرثمہ نے پہلے ہی خراسان کے متعدد مواضع سے دس سال سے کچھ زیادہ کا خراج وصول کر لیا تھا جس سے اُس نے وہاں کے باشندوں کو فقیر اور اُن مواضع کو ویران کر دیا تھا۔

اسی سال حسینیوں اور حسنیوں اور جعفریوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں جعفریوں کے آٹھ آدمی مارے گئے اور جعفری ہی غالب آئے۔ اُنھوں نے الفضل ابن العباس العباسی کو پکڑ لیا جو مدینے پر عامل تھا۔

جمادی الآخرہ میں ہارون بن الموفق نے ابن ابی الساج کو الانبار اور طریق الفرات اور رحبۃ طوق کا والی بنایا۔ احمد بن محمد الطائی کو کوفے اور اُس کے خراج کا والی بنایا۔ معاون کو علی بن الحسین کفتمر کے نام سے کر دیا گیا۔ احمد بن محمد نے الہیصم العجلی سے کوفے میں مقابلہ کیا۔ الہیصم کو شکست ہوئی اور الطائی نے اُس کے مال و جائداد پر قبضہ کر لیا۔

المعتمد کی مراجعت سامرا

اسی سال ۸ شعبان کو اسحاق بن کنداج نے المعتمد کو سامرا واپس کیا۔ جہاں وہ قصر المٹل میں بخیریت پہنچ گیا۔ ۸ شعبان کو خلعت دیا گیا اور اُس کے دو تلواریں لٹکائی گئیں جس میں سے ایک حمائل داہنی طرف سے تھی اور دوسری بائیں طرف سے۔ اُس کا نام ذوالسیفین (دو تلوار والا) رکھا گیا۔ دو دن بعد اُسے دیبا کی قبا خلعت میں دی گئی اور دو کمانیں ایک تاج پہنایا گیا اور ایک تلوار لٹکائی گئی کہ ہر ایک شے جواہرات سے مرصع تھی۔ اُس کی منزل تک ہارون بن الموفق اور صاعد بن المخلد اور سرداروں نے مشایعت کی اور اُن لوگوں نے اُس کے پاس نا شستہ کیا۔

اسی سال شعبان میں ابو احمد کے ساتھیوں نے فاسق کا محل جلا دیا اور جو کچھ اُس میں تھا لوٹ لیا۔

جوی کور کا معرکہ

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ ابو احمد جب اُس زخم سے اچھا ہو گیا جو اُس کے لگا تھا تو دوبارہ فاسق کی صبح و شام کی جنگ پر لوٹا۔ خبیث نے بعض موکلوں کو دوبارہ بنا لیا تھا جو دیوار میں کر دیئے گئے تھے۔ الموفق نے اُن کے منہدم کرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا۔ اوّل وقت عصر سے عشا تک سوار رہا۔ اُس روز نہر منکی کے متصل برابر جنگ ہوتی رہی۔ اُس علاقے میں زنجی بھی جمع تھے جنھوں نے اپنے آپ کو اُس میں مشغول کر دیا تھا اور اُنھیں یہ گمان تھا کہ اُس مقام کے سوا اُن سے اور کہیں جنگ نہ ہو گی۔

الموفق آیا مزدور تیار کر لئے گئے۔ وہ نہر منکی کے قریب ہو گیا۔ زنجی بھی فوراً وہاں آ گئے جنگ بھڑک اُٹھی تو الموفق نے لکڑی کاٹنے والوں اور پیمائش کرنے والوں کو حکم دیا کہ خشکی میں روانہ ہو کے نہر جومی کور تک پہنچیں۔ یہ وہ نہر ہے جو دجلے سے نہر ابی الخصیب کے نیچے سے نکلتی ہے۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ خود بھی جوی کور آیا۔ آدمی اور سپاہی گذر چکے تھے۔ وہ قریب ہوا اور مزدوروں کو نکالا۔ دیوار کا وہ حصہ منہدم کر دیا جو نہر کے متصل تھا سپاہی چڑھ گئے اور نہر میں گھس گئے جہاں بہتوں کو قتل کیا۔ فاسق کے محلوں تک پہنچ گئے جو کچھ اُن محلوں میں تھا لوٹ لیا اور اُن کو جلا دیا۔ اُن عورتوں کو چھڑا لیا جو وہاں قید تھیں۔ فاجر کے گھوڑے لے لئے اور دجلے کی غربی جانب لے گئے۔

صاحب الزنج کی بے بسی

الموفق غروب آفتاب کے وقت فتح اور سلامت کے ساتھ واپس ہوا اُنھیں جنگ کے لئے اور دیوار منہدم کرنے کے قصد سے صبح کو لے گیا اتنی تیزی کی کہ سلسلۂ انہدام انکلائے کے مکان تک پہنچ گیا۔ جو خبیث کے مکان کے متصل تھا۔ جب خبیث کو انہدام دیوار کے روکنے اور الموفق کے ساتھیوں کو اپنے شہر میں داخل ہونے کی تمام تدبیروں نے تھکا دیا تو حیران ہو گیا اور اُسے معلوم نہ ہوا کہ اب کیا تدبیر کرے۔

علی بن ابان کا مشورہ

علی بن ابان المہلبی نے اُسے اُن شور زمینوں پر پانی جاری کرنے کا مشورہ دیا جن پر الموفق کے ساتھی چلتے تھے کہ اُنھیں چلنے کا راستہ نہ ملے۔ متعدد مقامات میں خندقیں کھودی جائیں جو شہر میں داخل ہونے سے روکیں۔ اس پر بھی اگر اندر گھسنا برداشت کر لیا اور اُنھیں شکست ہو گئی تو اپنی کشتیوں کی طرف پلٹنا آسان نہ ہو گا۔ اُنھوں نے اپنے شہر کے متعدد مقامات میں اور اس میدان میں جسے خبیث نے راستہ بنایا تھا ایسا ہی کیا۔ یہ خندقیں اس کے مکان کے قریب تک پہنچ گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب الزنج کے محل پر حملہ

الموفق نے یہ دیکھ کے کہ اللہ نے فاسق کے شہر کی دیوار منہدم کرنے کے اسباب مہیا کر دیے، یہ مناسب سمجھا کہ خندقوں اور نہروں کے پاٹنے اور پٹے ہوئے مقامات سے گزرنے کا انتظام کرے کہ سوار و پیدل فوج سے سڑکیں درست کرائی جا سکیں۔ اس عزم کے مطابق عمل شروع ہوا تو زنجیوں نے مدافعت کی۔ جنگ ہونے لگی۔ جس کا سلسلہ بڑھ گیا۔ دونوں فریق کو قتل و جراحت سے بڑا نقصان پہنچا۔ انہی دنوں میں زنجیوں کی تعداد تقریباً دو سو ہو گئی۔ جنگ کے وقت دونوں فریق کے نزدیک ہوتے اور ہر ایک فریق کے اپنے مقابل کو خندقوں سے روکنے اور ہٹانے کی وجہ سے یہ نوبت آئی۔

الموفق نے یہ دیکھا تو دجلے کی جانب سے اُس کے مکان پر حملہ کرنے اور اُس کے جلانے کا قصد کیا۔ خبیث نے جتنے جنگجو اپنے مکان کے محافظ تیار کیے تھے، اُن کی کثرت اس قصد سے روکتی تھی۔ کشتی جب اُس کے محل کے قریب ہوتی تھی تو وہ لوگ دیوار سے تیر پھینکتے تھے اور محل کے اوپر سے پتھر برساتے، تیر چلاتے اور پگھلے ہوئے سیسے کو جنگی پچکاریوں میں بھر بھر کے ڈالتے تھے۔ ان وجوہ سے مکان کو جلانا نہایت دشوار تھا۔

آتش فرو آلات

الموفق نے کشتیوں کے لئے لکڑی کے سائبان بنانے اور بھینس کی کھال سے منڈھنے اور اُن پر کتاں کا وہ دبیز کپڑا لپیٹنے کا کہ مختلف اقسام کی جڑی بوٹیوں اور دواؤں کے تیل سے موم جامہ بنایا گیا ہو جو آگ کو رد کرتی ہیں حکم دیا۔ یہ بنائے گئے اور متعدد کشتیوں پر لگا دیے گئے۔ اُن سب میں اُس نے اپنے بہادر تیر انداز اور نیزہ باز غلام ایک جماعت تجربہ کار آگ لگانے والوں کی مقرر کی اور انھیں اُس نے بدکار صاحب الزنج کا مکان جلانے کے لئے تیار کیا۔

محمد بن سمعان کی امان طلبی

۱۸ شعبان یوم جمعہ ۲۶۹ھ کو محمد بن سمعان نے جو خبیث کا کاتب اور اُس کا وزیر تھا الموفق سے امان لے لیا۔ اُس کے امن لینے کا سبب محمد بن الحسن نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے اس کی صحبت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتحان کیا اور وہ اُس کی گمراہی معلوم ہونے پر اُس سے بیزار تھا۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ میں بھی اس بات پر اُس سے متفق تھا۔ ہم دونوں رہائی کے لئے تدبیر سوچتے تھے جو دشوار تھی جب خبیث پر محاصرے کی مصیبت نازل ہوئی ساتھی اُس سے جدا ہو گئے اور اُس کی حالت کمزور ہو گئی تو اُس نے رہائی کے لئے ایک نوری تدبیر سوچی اور اُس کی مجھے اطلاع دی کہ "میں اس امر پر اپنے دل میں خوش ہوں کہ بیوی بچوں کو اپنے ہمراہ نہ لوں اور تنہا نجات حاصل کر لوں۔ جو کچھ میں نے قصد کیا اس میں تیری کیا رائے ہے۔" میں نے جواب دیا کہ "تیرے لئے یہی رائے ہے جو تُو نے سوچی۔ کیونکہ تو صرف ایک ایسے کمسن بچے کو چھوڑ دے گا جس پر حملہ کرنے کی یا کوئی ایسی بات پیدا کرنے کی جس سے تجھے عار آئے گنجائش نہیں ہے۔ لیکن میں۔ تو میرے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جن کی عار مجھے لاحق ہو گی اور مجھے فاجر کی قوت کی وجہ سے اُن کی حفاظت کی قدرت نہ ہو گی۔ لہٰذا تو اپنے حال پر قائم رہ۔ تجھے فاجر کی مخالفت اور اُس کی جہت کی ناگواری کے بارے میں میری نیت کا جو کچھ علم ہے اُس کی اطلاع کر دینا۔ اگر اللہ نے میرے لئے میرے بچوں کی رہائی کا بھی سامان کر دیا تو میں بہت جلد تجھ سے ملوں گا۔ اور اگر تقدیر نے کچھ اور کر دیا تو ہم دونوں ساتھ ہوں گے اور صبر کریں گے۔

محمد بن سمعان نے اپنے ایک وکیل العراقی کو روانہ کیا۔ وہ الموفق کے لشکر میں آیا اور اُس نے اُس کے لئے اُس کی خواہش کے مطابق امان لے لیا۔ اُس کے لئے کشتی تیار کی گئی، وہ السبخہ میں اُس روز اُس کے پاس گیا۔ پھر الموفق کے لشکر چلا گیا۔

صاحب الزنج کے محل پر یورش

الموفق نے اُس دن کی صبح جس دن محمد بن سمعان نے امن لیا تھا دوبارہ خبیث کی جنگ اور آگ لگانے کا قصد کیا جو نہایت عمدہ طریقے اور کامل تیاری کے ساتھ تھا۔ یہ ۱۹ شعبان ۲۶۹ھ شنبے کا دن تھا۔ اس کے ساتھ وہ کشتیاں بھی تھیں جن پر اُن چیزوں کا طلاء تھا جو ابھی ہم نے بیان کیں۔ تمام چھوٹی بڑی کشتیاں تھیں جن میں اُس کے موالی اور غلام تھے۔ وہ کشتیاں بھی تھیں جن میں اُس کی پیادہ فوج تھی۔ الموفق نے اپنے فرزند ابو العباس کو محمد بن یحییٰ عرف الکرنبائی کے مکان کے قصد کا حکم دیا جو نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب خائن کے مکان کے سامنے تھا جس کا راستہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہر اور دجلے سے تھا۔ اُسے اُس کے برابر کے سرداران زنج کے مکانات جلانے کا اور اُن سرداروں کو اُس میں مشغول کر کے خائن کی مدد اور اعانت سے باز رکھنے کا حکم دیا۔ جو لوگ سایہ دار کشتیوں میں مقرر تھے اُنھیں خبیث کی اُن جھونپڑیوں اور عمارتوں کے قصد کا حکم دیا جو دجلے کے کنارے بنائی گئی تھیں۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ اپنی کشتیوں کو محل کی دیوار سے ملا دیا۔ فاجروں سے نہایت شدید جنگ کی اور آگ سے اُن کی مدافعت کی۔ فاسقوں نے صبر کیا اور جنگ کی۔ اللہ نے اُن کے خلاف مدد کی تو وہ اُن جھونپڑیوں اور مکانوں سے ہٹ گئے جن کی حفاظت کر رہے تھے۔ اُنھیں الموفق کے غلاموں نے جلا دیا جو کشتیوں میں تھے وہ خبیثوں کے اُن تیروں اور پتھروں اور پگھلے ہوئے سیسے کے پھینکے جانے سے جن کے ذریعے سے وہ لوگ مکاری کر رہے تھے اُن سایہ بانوں کی وجہ سے بچ گئے جنھیں الموفق نے کشتیوں میں لگا دیا تھا۔ کشتیوں کے خبیث کے مکان پر قابو پانے کا یہی سبب ہو گیا۔ اور الموفق نے اُن لوگوں کو واپس ہونے کا حکم دیا جو کشتیوں میں تھے۔ وہ واپس ہو گئے۔ جو غلام تھے اُنھیں نکال دیا اور دوسروں کو بھگایا اور پانی کے مد (چڑھاؤ) اور اُس کی بلندی کا انتظار کیا۔

صاحب الزنج کے محل پر آتش زنی

وقت آگیا تو سائبان دار کشتیاں خبیث کے محل کی طرف لوٹیں۔ الموفق نے اُن لوگوں کو جو اُن میں سوار تھے۔ فاسق کے محل کی اُن کوٹھریوں کو جو دجلے پر بنی ہوئی تھیں جلانے کا حکم دیا۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ اُن کوٹھریوں میں آگ بھڑکنے لگی اور جو پودے اُن کے متصل تھے اُن میں بھی آگ لگ گئی۔ جن کے ذریعے سے خبیث نے اپنے مکان پر سایہ کیا تھا۔ اُن پودوں میں آگ لگی جو حدادوں پر تھے اُس وقت آگ اور زیادہ بھڑک اُٹھی۔ اُس نے خبیث کو اور اُس کے ساتھ والوں کو اُن اشیا کے متعلق فکر کرنے کا بھی موقع نہ دیا جو اُس کے مکان میں از قسم مال و متاع و جواہر و خزانہ وغیرہ تھیں۔ وہ بھاگ نکلا اور یہ تمام چیزیں اُس نے چھوڑ دیں اور الموفق کے غلام خبیث کے محل پر چھا گئے۔ وہ تمام مال و اسباب خاصہ اور چاندی اور سونا اور جواہر و زیور وغیرہ لوٹ لیا۔ جس تک آگ نہیں پہنچی تھی۔ عورتوں کی ایک جماعت کو بھی پکڑ لیا جنھیں خبیث چرائے ہوئے تھا۔ خبیث اور اُس کے بیٹے انکلائے کے تمام مکانات میں گھس گئے اور اُن سب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ لگادی۔ اُس روز لوگوں کو اس پر بڑی مسرت ہوئی جو اللہ نے اُن کے لئے مہیا کر دیا تھا۔ ایک جماعت بھیر کر فاسقوں سے اُن کے شہر میں اور خبیث کے محل کے اس دروازے پر جو میدان کے متصل تھا جنگ کرتی رہی۔ اُن کے بہت سے لوگوں کو قتل و قید و زخمی کیا۔ ابوالعباس نے الکربنائی کے اور اس کے متصل کے مکانات میں اسی طرح آگ لگائی اور لوٹا اور منہدم کیا۔

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کی کامیابی

اُسی دن ابوالعباس نے اُس بڑی بھاری اور مضبوط لوہے کی زنجیر کو کاٹ ڈالا جس کے ذریعے سے خبیث نے نہر ابی الخصیب کو منقطع کر دیا تھا کہ کشتیوں کو اس میں داخل ہونے سے روکے۔ اُس نے اُنھیں زنجیروں کو اکٹھا کر لیا جو کشتیوں میں لادی گئیں۔ الموفق نماز مغرب کے وقت بہترین فتح کے ساتھ لوگوں کو اس طرح واپس لایا۔ اُس روز فاسق کے جان و مال اور اولاد اور اُن مسلمان عورتوں کے بارے میں جن پر وہ غالب تھا ایسی ہی کامیابی حاصل کی تھی جیسی کہ اُس سے مسلمانوں کو پریشانی جلاوطنی اور پراگندگی جماعت کی مصیبت اپنے اہل و عیال میں پہنچی تھی۔ اسی روز اُس کے بیٹے انکلائے کے پیٹ میں ایسا شدید زخم لگا جس سے وہ قریب مرگ ہو گیا۔ اس کے دوسرے دن یوم یکشنبہ اسی سال ۲۰ شعبان کو نصیر غرق ہو گیا۔

ابو حمزہ نصیر کی غرقابی

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ جب دوسرا روز ہوا تو الموفق نے صبح کے وقت خبیث سے جنگ شروع کی۔ اور نصیر مرف ابو حمزہ کو اُس پل کے قصد کا حکم دیا جو خائن نے نہر ابو الخصیب پر لکڑی سے بنایا تھا اور جو اُن دونوں پلوں سے کم تھا جنھیں اُس نے اُس پر بنایا تھا۔ زیرک کو اُس مقام پر اپنے ساتھیوں کے لے جانے کا حکم دیا جو الیمانی کے مکان کے متصل تھا کہ جو فاجرین وہاں جمع ہیں اُن سے جنگ کرے۔ اُس کے ہمراہ کی ایک جماعت کو اُس مقام پر اُن کی جنگ کے لئے لے جانے کا حکم دیا جو انکلائے کے میدان کے متصل تھا۔ نصیر خود روانہ ہو گیا اور اپنی متعدد کشتیوں کے ساتھ شروع مد میں (چڑھاؤ میں) داخل ہو گیا پانی کے چڑھاؤ (مد) نے اُنھیں اُٹھا کے پل سے ملا دیا چند کشتیاں الموفق کے موالی اور غلاموں کی بھی داخل ہو گئیں جو اُن لوگوں میں سے تھے جنھیں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اُن لوگوں کو بھی مد نے اُٹھا کے نصیر کی کشتیوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈال دیا۔ بعض کشتیاں بعض سے ٹکرا گئیں۔ ملاحوں کی کوئی تدبیر نہ بن پڑی اور نہ کوئی کام آ سکا۔ زنجیوں نے یہ دیکھا تو کشتیوں میں جمع ہو گئے اور انھیں نہر ابی الخصیب کے دونوں جانب سے گھیر لیا۔ ملاحوں نے خوف اور اندیشے سے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ زنجی کشتیوں میں گھس گئے۔ بعض سپاہیوں کو قتل کر دیا اور اکثر غرق ہو گئے۔ نصیر نے جنگ کی۔ گرفتار ہونے کا اندیشہ ہوا تو اس نے اپنے آپ کو پانی میں گرا دیا اور ڈوب گیا۔

سلیمان بن جامع کی شکست

الموفق اس روز ٹھیر کر فاسقوں سے جنگ کرتا رہا، لوٹتا رہا اور ان کے مکانات جلاتا رہا۔ وہ اس روز برابر ان لوگوں پر اور ان پر جو اس روز خائن کے محل کی حفاظت کر رہے تھے غالب رہا۔ سلیمان بن جامع بھی اپنے ساتھیوں کے ثابت قدم رہا۔ الموفق کے ساتھیوں کے اور اس کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی۔ سلیمان جس جگہ مقیم تھا اس سے نہیں ہٹا۔ یہاں تک کہ اس کی پشت پر الموفق کے حبشی غلاموں کا ایک پراگندہ لشکر نکل آیا جس کی وجہ سے وہ بھاگا۔ غلاموں نے اس طرح اس کا تعاقب کیا کہ اس کے ساتھیوں کو قتل کر رہے تھے اور ان میں سے بعض کو قید کر رہے تھے۔ اسی وقت سلیمان کی پنڈلی میں ایک زخم لگا جس سے وہ ایک ایسے مقام پر اپنے منہ کے بل گرا جہاں آگ لگ چکی تھی جس میں کچھ چنگاریاں بھی تھیں۔ جس سے اس کے جسم کا کچھ حصہ جل گیا۔ ایک جماعت نے اس کی حفاظت کی۔ تقریباً گرفتاری اسے پہنچ چکی تھی کہ بچ گیا۔

ابو احمد کی علالت

الموفق کامیاب اور سلامت واپس ہوا۔ فاسقین کمزور ہو گئے۔ برگشتگی دیکھی تو اس سے ان کا خوف بہت بڑھ گیا۔ ابو احمد کو وجع مفاصل کی بیماری پیدا ہو گئی جس سے وہ بقیہ شعبان اور ماہ رمضان اور چند روز شوال میں ٹھیر کر فاسق کی جنگ سے رہا۔ جب اسے اپنے مرض سے افاقہ ہوا اور تندرست ہو گیا تو ان اشیا کی تیاری کا حکم دیا جن کی مقابلے کے لئے ضرورت تھی۔ اس کے لئے تمام ساتھی تیار ہو گئے۔

اسی سال عیسیٰ بن الشیخ بن السلیل کی وفات ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبروں پر ابن طولون کے لئے بد دُعا

اس سال المعتمد نے دربار عام میں ابن طولون پر لعنت کی اور منبروں پر اُس کی لعنت کا حکم دیا۔ جمعے کے دن جعفر المفوض (ولیعہد) جامع مسجد گیا اور اُس نے ابن طولون پر لعنت کی۔ اسحاق بن کنداج کو ابن طولون کے علاقے کا عامل بنایا۔ اُسے باب الشواسیہ سے افریقیہ تک کا والی بنایا گیا۔ شرطۂ خاصہ (خاص پولیس) کا بھی والی بنایا گیا۔

جوّاب کی اسیری

اسی سال رمضان میں احمد بن طولون نے اہل شام کو ایک خط لکھا جس میں اُنھیں خلیفہ کی مدد کی دعوت دی تھی۔ فیج کو اس طرح پایا گیا کہ وہ ابن طولون کا قصد رکھتا تھا۔ اُس کے ہمراہ اُس کے نائب جوّاب کی جانب سے واقعات کے متعلق چند خطوط تھے۔ جوّاب قید کر دیا گیا اور اُس کا مال و غلام و جانور لے لئے گئے۔

ابن ابی الساج اور اعراب کی جنگ

اسی سال شوال میں ابن ابی الساج اور اعراب کے درمیان ایک جنگ ہوئی جس میں اُن لوگوں نے اُسے شکست دی۔ اُس نے شبخون مارا بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار کیا۔ سروں اور قیدیوں کو بغداد بھیج دیا۔ جو اسی سال شوال میں پہنچ گئے۔

عمال کا تقرر

اسی سال ۱۹ر شوال کو جعفر المفوض نے صاعد بن مخلد کو شہر زَرُود دراباذ اور الصامغان اور حلوان اور ماسبذان اور مہرجانقذق اور فرات کے اعمال پر عہدہ دار بنایا۔ موسیٰ بن بغا کے سرداروں کو احمد بن موسیٰ اور کیغلغ اور اسحاق بن کنداجیق اور اساتکین کے سوا سب کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔ صاعد نے ۲۲ر شوال یوم شنبہ کو اُن مقامات میں سے اُن پر جن پر اُسے عہدہ دار بنایا گیا تھا۔ لؤلؤ کو عہدہ دار بنایا۔ ابن ابی الساج اپنی جانب سے اُس عمل کے لئے کہلا بھیجا جس کا وہ والی تھا۔ وہ الانبار اور طریق الفرات اور رحبہ طوق بن مالک پر ہارون بن الموفق کی جانب سے والی تھا۔ رمضان میں اُدھر روانہ ہوا تھا۔ جب یہ صاعد کے ماتحت کیا گیا تو ان میں سے جو کچھ اس کے سپرد تھا صاعد نے اُس پر اُسے برقرار رکھا۔

ابن ابی الساج کا رحبہ پر غلبہ

اسی سال آخر شوال میں رحبہ طوق بن مالک میں دوبارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغندوں نے ابن ابی الساج سے جنگ کی مگر وہ اُن پر غالب آیا اور رحبہ میں داخل ہو گیا۔ احمد بن طوق بن مالک شام کی طرف بھاگ گیا۔ ابن ابی الساج قرقیسیا کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں داخل ہوا تو ابن صفوان العقیلی اُس سے کنارے ہٹ گیا۔

اسی سال ۱۰ شوال یوم سہ شنبہ کو ابو احمد اور زنجیوں کے درمیان فاسق کے شہر میں ایسی جنگ ہوئی جس میں ایسے آثار پائے گئے جن کے ذریعے سے وہ اپنی مراد تک پہنچ گیا۔

صاحب الزنج کا پل پر قبضہ

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ خبیث دشمن خدا نے الموفق کے مرض کے زمانے میں اُس پل کو دوبارہ بنا لیا جس میں نصیر کی کشتیاں ٹکرائی تھیں کچھ اور سامان بھی بڑھا دیا جس کو اُس نے استواری بخشی سمجھا تھا۔ اس طرف لکڑی کے اٹے گاڑ دیے جنھیں ایک کو دوسرے سے ملا دیا اور اُن پر لوہا چڑھا دیا۔ اُس کے آگے پتھروں سے بند باندھ دیا کہ کشتی کی گذرگاہ تنگ ہو جائے اور نہر ابی الخصیب میں پانی کا بہاؤ تیز ہو جائے کہ لوگ اُس میں داخل ہونے سے ڈریں۔

ابو احمد کا پل کے انہدام کا حکم

الموفق نے اپنے غلاموں کے دو سرداروں کو مع چار ہزار غلاموں کے نامزد کیا کہ "نہر ابی الخصیب میں آئیں۔ ان دونوں میں سے ایک اُس کی شرقی جانب ہو اور دوسرا غربی جانب، یہاں تک کہ دونوں اُس پل تک پہنچ جائیں، جسے فاجر نے درست کر دیا ہے اور جس کے سامنے اُس نے بند باندھا ہے۔ پھر وہ دونوں خبیث کے ساتھیوں سے جنگ کر کے پل سے ہٹا دیں"۔ بڑھئی اور مزدور پل اور اُن متفرق چیزوں کے کاٹنے کے لئے مہیا کئے جو اُس کے آگے بنائی گئی تھیں۔ ایسی کشتیاں تیار کرنے کا حکم دیا جن پر مٹی کا تیل چھڑکا ہوا بانس بھرے ہوئے ہوں کہ وہ مدد کے وقت نہر ابو الخصیب میں داخل کی جائیں اور اُن میں آگ لگا دی جائے تاکہ اُن کے ذریعے سے وہ پل جلا دیا جائے۔

ابن جامع و ابن ابان کی شدید مدافعت

الموفق اسی روز لشکر کے ہمراہ سوار ہو کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ نہر ابی الخصیب تک پہنچا۔ خبیث کے لشکر کے اوپر اور نیچے متعدد مقامات میں سپاہیوں کے نکالنے کا حکم دیا کہ وہ اس طریقے سے اُنھیں پل کی حفاظت پر مدد کرنے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز رکھ سکے۔ دونوں سردار اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آگے بڑھے۔ خائن کے زنجی ساتھی ملے جن کی کمان اُس کا بیٹا انکلائے اور علی بن ابان المہلبی اور سلیمان بن جامع کر رہے تھے فریقین کے درمیان جنگ جاری ہو گئی اور ہوتی رہی۔ پل کی حفاظت کے لئے فاسقوں نے نہایت سخت جنگ کی۔ اس کے کٹ جانے میں اُن کا جو کچھ ضرر تھا اُسے وہ جان گئے کہ اس کے بعد کے اُن دونوں بڑے پلوں تک جنھیں خبیث نے نہر ابی الخصیب پر بنایا تھا پہنچنا سہل ہے۔

پل کا انہدام فریقین میں بکثرت مقتول و مجروح ہوئے۔ جنگ نماز عصر تک برابر ہوتی رہی۔ الموفق کے غلاموں نے فاسقین کو پل سے ہٹا دیا اور اُس کے آگے بڑھ گئے۔ بڑھئی اور مزدوروں نے اُسے کاٹا اور توڑ دیا۔ وہ مذکورہ الصدر لٹے جو بنائے گئے تھے اور فاسق نے اس پل کو لٹھوں سے ایسا مضبوط کیا تھا کہ بڑھئی اور مزدوروں کو محبت کے ساتھ اُن کا کاٹنا دشوار ہو گیا۔ اُس وقت الموفق نے اُن کشتیوں کے داخل کرنے کا جن میں بانس اور مٹی کا تیل تھا اُن میں آگ لگا دینے اور اُنھیں پانی کے ہمراہ روانہ کرنے کا حکم دیا۔ یہی کیا گیا۔ وہ کشتیاں پل کے پاس پہنچ گئیں اور اُسے جلا دیا۔ بڑھئی وہاں تک پہنچ گئے جہاں اُنھوں نے لٹھے کاٹنے کا ارادہ کیا تھا۔ اُنھوں نے اُن کو کاٹ دیا اور کشتی والوں کو نہر میں داخل ہونا ممکن ہو گیا۔ وہ اُس میں داخل ہو گئے۔ کشتیوں کے داخل ہونے سے غلاموں کی خوشی بہت بڑھ گئی۔ اُنھوں نے فاسق کے ساتھیوں کو اُن کے مقامات سے ہٹا کے اُس پہلے پل تک پہنچا دیا جو اُس پل کے بعد تھا فاجروں میں سے بہت سے مقتول ہوئے۔

ایک زنجی جماعت کی امان طلبی ایک فریق طالب امن ہوا۔ الموفق نے حکم دیا کہ اسی وقت اُنھیں خلعت دے کے ایسی جگہ کھڑا کیا جائے کہ اُنھیں اُن کے ساتھی دیکھیں کہ وہ بھی رعایت کریں۔ غلام پہلے پل کے پاس پہنچ گئے۔ یہ مغرب کے کچھ ہی قبل ہوا الموفق نے تاریکی شب میں پسند نہ کیا کہ لشکر نہر ابو الخصیب میں گھسا ہوا ہو اور فاجروں کو فرصت غنیمت سمجھنے کا موقع مل جائے۔ اُس نے لوگوں کو واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ صحیح و سالم الموفقیہ واپس آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلاموں کی کارگزاری پر انعامات کا اعلان

الموفق نے فتح و ظفر کے متعلق جو اللہ نے عطا کی تھی، تمام اطراف میں ایک فرمان بھیجنے کا حکم دیا کہ اسے منبروں پر پڑھا جائے۔ اچھی طرح کام کرنے والے غلاموں کے لئے بقدر ان کی حاجت روائی اور محنت اور حسن طاعت کے انعام دینے کا حکم دیا کہ اس سے اپنے دشمن کے جنگ کی ان کی کوشش اور محنت میں اضافہ ہو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اپنے موالی اور غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ چھوٹی بڑی کشتیوں اور تیز رفتار ڈونگیوں میں روانہ نہر ابی الخصیب تک عبور کیا۔ خبیث نے اسے ان دو برجوں سے تنگ کر دیا تھا جو پتھروں سے بنائے تھے کہ گزرگاہ تنگ اور پانی کی رفتار تیز ہو جائے۔

برجوں کے توڑنے کا حکم

جب کشتیاں نہر میں داخل ہوئیں تو اس میں پھنس گئیں۔ ان کے نکالنے کی کوئی آسان سبیل نہ نکلی تو الموفق نے دونوں برجوں کے توڑنے کا حکم دیا۔ اس دن کے اقل حصے میں ان دونوں میں کام کیا گیا جو کام رہ گیا تھا اس کی تکمیل کے لئے دوسرے دن لوٹے تو اس حالت میں پایا کہ جتنا توڑ دیا گیا تھا فاجروں نے اسی رات کو اسے دوبارہ بنا دیا تھا۔ ابو احمد نے ان دونوں عرادوں (پتھر پھینکنے کے آلات) کے نصب کرنے کا حکم دیا جو کشتیوں میں تیار کئے گئے تھے۔ جو نہر ابی الخصیب کے ارد گرد نصب کئے گئے تھے۔ ان کے لنگر ڈال دیے گئے یہاں تک کہ وہ ٹھہر گئیں۔ ان دونوں پر کشتی والوں کی ایک جماعت کو مقرر کیا اور ان دونوں برجوں کے توڑنے کا حکم دیا۔ دونوں عرادات والوں کو فاسق کے ان ساتھیوں پر پتھر مارنے کا حکم دیا جو رات یا دن میں ان میں سے کسی کے دوبارہ بنانے کے لئے نزدیک آئیں۔ فاجر اس مقام کے نزدیک آنے سے باز رہے اور اس سے ہٹ گئے۔ ان لوگوں نے جو ان پتھروں کے توڑنے پر مقرر تھے خوب کوشش کی یہاں تک کہ جو ان کا ارادہ تھا اس کو انھوں نے پورا کیا اور کشتیوں کے لئے نہر میں داخل ہونے اور اس سے خارج ہونے کا راستہ وسیع ہو گیا۔

اسی سال فاسق نہر ابی الخصیب کی غربی جانب سے اس کی شرقی جانب منتقل ہو گیا اور اس پر ہر طرف سے رسد منقطع ہو گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنجیوں کی زبوں حالی

بیان کیا گیا ہے کہ الموفق نے جب صاحب الزنج کے مکانوں کو ویران کر کے انہیں جلا دیا تو اس نے ان مکانات میں جو نہر ابی الخصیب کے اندر تھے حفاظت کی طرف پناہ لی۔ وہ اس مکان میں اترا جو احمد بن موسیٰ عرف الفلوس کا تھا اور اپنے عیال و اولاد کو وہیں اپنے گرد جمع کر لیا۔ اپنے بازاروں کو اس بازار کی طرف منتقل کیا جو اس مقام کے قریب تھا جہاں اس نے پناہ لی تھی۔ اور وہ بازار سوق الحسین کے نام سے مشہور تھا اس کی حالت نہایت کمزور ہو گئی۔ لوگوں پر بھی اس کا زوال اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔ وہ اس کے پاس غلے کے جانے سے ڈرے جس سے ہر قسم کا قافلہ اس سے منقطع ہو گیا۔ آخر سیر گیہوں کی روٹی کی قیمت دس درہم ہو گئی تو وہ جو کھانے لگے۔ اس کے بعد مختلف اقسام کے خبث کھانے لگے۔ آدمیوں کو تلاش کرتے تھے۔ جب ان میں سے کوئی شخص کسی عورت یا بچے یا مرد کو تنہا پاتا تھا تو اسے ذبح کر کے کھا لیتا تھا۔ طاقتور زنجی کمزوروں پر ظلم کرنے لگے۔ جسے تنہائی میں پاتے ذبح کر کے کھا لیتے۔ انھوں نے اپنی اولاد تک کا گوشت کھایا۔ مردوں کی قبر کھودتے تھے ان کے کفن بیچ ڈالتے تھے اور ان کا گوشت کھا لیتے تھے۔ خبیث ان لوگوں کو جو کوئی جرم کرتے تھے سوائے قید کے کوئی سزا نہیں دیتا تھا۔ جب اس کی قید کا زمانہ دراز ہو جاتا تھا تو رہا کر دیتا تھا۔

ابو العباس کی مشرقی جانب برباد کرنے کا حکم

بیان کیا گیا ہے کہ جب فاسق کا مکان منہدم اور جلا دیا گیا اور جو کچھ اس میں تھا لوٹ لیا گیا۔ نہر ابی الخصیب کی غربی جانب سے دھکیل کے اور مال یمین کے اسے نکال دیا گیا تو وہ شرقی جانب چلا گیا۔ ابو احمد نے یہ مناسب سمجھا کہ شرقی جانب بھی اجاڑ دی جائے کہ اس میں بھی خبیث کا حال ویسا ہی ہو جیسا غربی جانب سے نکالنے میں ہوا۔ اپنے فرزند ابو العباس کو ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں نہر ابی الخصیب میں ٹھیرنے کا حکم دیا کہ "وہ اپنے ساتھیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ منتخب کر کے اس مقام پر روانہ کرے جہاں نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب الکرنبلائی کا مکان ہے۔ ہمراہ مزدوروں کو مکانات منہدم کرنے کے لئے روانہ کرے۔" الموفق قصر البھبانی میں ٹھہر گیا۔ البھبانی اس مقام کی نگرانی پر مقرر تھا اور وہ خبیث کے لشکر کا ایک سردار اور اس کا قدیم

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی تھا۔

زنجیوں کے مکانات کی تباہی

الموفق کے حکم سے سردار اور موالی نے الہمدانی کے مکان کا قصد کیا۔ ہمراہ مزدور بھی تھے۔ یہ مقام خبیث کے زنجی و غیر زنجی ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت سے محفوظ تھا۔ اُس پر عرادات (آلات سنگ اندازی) اور جانیق (گوفن) اور ناؤ کی کمانیں نصب تھیں۔ دونوں میں جنگ ہونے لگی۔ مقتولین و مجروحین کی کثرت ہو گئی۔ الموفق کے ساتھیوں نے خبیثوں کو شکست دے دی۔ اتنے ہتھیار چلائے کہ اُن لوگوں کا قتل عظیم ہوا۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے بھی فاسقوں کے ساتھ جو اُن کے پاس سے گزرے ایسا ہی کیا۔

ابو العباس کے ساتھی اور الموفق کے سپاہی زنجیوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ خبیث پشت پھیر کر بھاگے اور الہمدانی کے مکان تک پہنچ گئے۔ جس کو اُس نے محفوظ کر لیا تھا۔ عرادات نصب کئے تھے اور اُسے خاجر کے سفید جھنڈوں سے ڈھانک دیا تھا جن پر اُن کا نام لکھا ہوا تھا۔ الموفق کے ساتھیوں کے لئے اس مکان کی دیوار پر چڑھنا اُس کی حفاظت اور بلندی دیوار کی وجہ سے دشوار ہو گیا۔ لمبی لمبی سیڑھیاں لگائیں مگر وہ بھی سرے تک نہ پہنچیں۔ بعض غلاموں نے میخوں کو پھینکا جنھیں تیار کر کے ایسے ہی مقام کے لئے اُن میں رسیاں بندھ دی تھیں۔ میخوں کو فاسق کے جھنڈوں میں پھنسا کے اُنھیں کھینچا۔ جھنڈے دیوار پر سے الٹ کے گر پڑے اور الموفق کے ساتھیوں کے قبضے میں آ گئے۔ محافظین کو اس امر میں کوئی شک نہ رہا کہ ابو احمد کے ساتھی اُس پر چڑھے ہیں۔ وہ ڈرے اور بھاگے اور اُسے اور اس کے آس پاس کو سپرد کر گئے۔ مٹی کے تیل سے آگ لگانے والے چڑھ گئے۔ اُس پر جتنی عمارتیں تھیں، اور الہمدانی کا جتنا ساز و سامان تھا، سب جلا ڈالا۔ ارد گرد جتنے مکان فاجروں کے تھے سب جلا دیے۔ اُس دن مسلمانوں کی قیدی عورتوں کی بھی بہت بڑی تعداد رہا کرائی۔ الموفق نے اُن سب کو کشتیوں میں سوار کر کے الموفقیہ بھیجنے کا اور اُن کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا۔ دن چڑھے سے عصر کی نماز کے بعد تک برابر جنگ ہوتی رہی۔

فاسق کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے اور اُس کے خاص غلاموں نے بھی جو اُسکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں دن رات کے حاضر باش ملازم تھے امن مانگا۔ الموفق نے اُن کی درخواست قبول کرکے ان کے ساتھ احسان کرنے، خلعت و انعام دینے اور تنخواہ جاری کرنے کا حکم دیا۔ واپس ہوتے ہوئے الموفق نے یہ حکم دیا کہ کشتیوں کے سروں پر فاسق کے جھنڈوں کو اُلٹا کرکے لگا دیا جائے جنھیں اُس کے ساتھی دیکھیں۔ امن لینے والوں کی ایک جماعت نے الموفق کو خبیث کے اُس بڑے بازار کا پتا بتایا جو الہبدانی کے مکان کی پشت پر اُس پہلے پل کے متصل تھا، جسے نہر ابی الخصیب پر باندھا گیا تھا۔ اس کا نام خبیث نے المبارکہ رکھا تھا۔ یہ بھی بتایا کہ "اگر جلا دینا پڑے تو ان لوگوں کے لئے کوئی بازار نہیں رہے گا۔ وہ تاجر چلے جائیں گے جن کی وجہ سے اُن کی روزی ہے۔ سب کے سب گھبرا اُٹھیں گے اور امان چاہنے کے لئے بھیجیں گے۔

المبارکہ بازار کی تباہی

الموفق نے بانارا اور اُس کے آس پاس اپنے لشکروں کو تین سمتوں سے بھیجنے کا ارادہ کر لیا۔ ابوالعباس کو بانارا کی اُس سمت جانے کا حکم دیا جو پہلے پل کے متصل تھی۔ اپنے غلام راشد کو اُس سمت بھیجا جو الہبدانی کے مکان کے متصل تھی۔ حبشی غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کو نہر ابی شاکر کی طرف سے اُن کے قصد کا حکم دیا۔ ہر فریق نے وہی کیا جس پر وہ مامور تھا۔ زنجیوں نے لشکروں کو اپنی طرف آتے دیکھ لیا تو مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ شعلۂ جنگ بھڑک اُٹھا اور سخت رن پڑا۔ فاجر نے اپنے ساتھیوں کی امداد کی۔ المہلبی اور انکلائے اور سلیمان بن جامع بھی مع اپنے تمام ساتھیوں کے نکل آئے۔ اُن کے پاس خبیث کی امداد بھی اُس بازار میں پہنچ گئی، جس کی حفاظت میں وہ شدید جنگ کر رہے تھے۔ الموفق کے ساتھی اپنے ابتدائی حملے میں اس بازار کے ایک کنارے تک پہنچ گئے تھے۔ اسے آگ لگا دی جس سے وہ جل گیا اور بازار کے اکثر حصے تک پہنچ گئی۔

دونوں فریق اس طرح جنگ کر رہے تھے کہ آگ اُنھیں گھیرے ہوئے تھی۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ جو سایہ بان اوپر تھا وہ جلتا تھا اور جنگ کرنے والوں کے سروں پر گرتے ہوئے کو جلا دیتا تھا۔ سورج غروب ہونے اور رات ہونے تک یہی حال رہا۔ پھر وہ لوگ رُک گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الموفق اور اُس کے ساتھی اپنی کشتیوں میں واپس ہوئے۔ بازار جل گیا۔ باشندے اور وہ لوگ جو خائی کے لشکر کے سوداگر اور اُن کی رعیت تھے چلے گئے۔ فاسقین اپنے سرکشوں کی طرف لوٹے۔ سوداگر شہر کے اوپر کے حصے میں اپنا وہ مال و اسباب لے گئے جسے بچا لیا تھا۔ وہ لوگ پہلے ہی اپنا بڑا مال تجارت اور سرمایہ اُس بازار سے اس قسم کے حادثے کے خوف سے منتقل کر چکے تھے۔

اس جنگ کے بعد نبیشہ نے شرقی جانب خندقیں کھودنے اور ملاحتے مسدود کرنے میں وہی کیا جو غربی جانب کیا تھا۔ ایک چوڑی خندق جوی کور کی حد سے نہر غربی تک کھودی۔ اکثر تو یہ الکربنائی کے گھر سے نہر جوی کور تک محفوظ کرنے میں تھی۔ اس لئے کہ اس مقام میں اُس کے ساتھیوں کے بڑے بڑے مکانات اور ٹھکانے تھے۔ جوی کور سے نہر غربی تک باغ اور وہ مقامات تھے جن کو خالی کر دیا تھا۔ دیوار اور خندق اُنھیں گھیرے ہوئے تھی۔ جنگ جب اس مقام میں ہوئی تھی تو وہ لوگ اپنے مقام سے اُس کی حفاظت کے لئے اُسکی جانب گئے تھے۔ اس وقت الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ باقی دیوار کو بھی نہر غربی تک منہدم کر دیا جائے۔ جنگ طویل اور مدت دراز کے بعد ایسا ہی کیا۔

ابو العباس کا شرقی جانب حملہ

فاسق نہر غربی کی شرقی جانب ایک ایسے لشکر میں تھا جس میں زنجیوں کی محفوظ دیوار اور خندقوں کی حفاظت کرنے والی جماعت تھی۔ وہ لوگ بہادر اور شجاع تھے۔ وہ اُس دیوار کی حفاظت کرتے تھے جو نہر غربی کے قریب تھی جوی کور اور اُس کے متصل کی جنگ کے وقت الموفق کے ساتھیوں کی پشت پر حملہ کرتے تھے۔ الموفق نے وہاں جا کے جنگ کرنے، دیوار ڈھانے اور محافظین کے ہٹانے کا حکم دیا۔ ابو العباس اور اپنے غلاموں اور موالی کے چند سرداروں کو اس کے لئے تیار کیا۔ ان لوگوں کو نہر غربی لے گیا۔ اُس نے کشتیوں کے متعلق حکم دیا تو نہر جوی کور کی حد سے موضع الدباسین تک اُن کا سلسلہ مسلسل کر دیا گیا۔ سپاہی نہر غربی کے دونوں طرف روانہ ہوئے۔ دیوار پر اگرچہ عرادے نصب تھے تاہم سیڑھیاں لگا لی گئیں۔ جنگ ہونے لگی جو دن چڑھے سے ظہر کے بعد تک برابر ہوتی رہی۔ دیوار کئی جگہ سے منہدم کر دی گئی۔ اُس پر جتنے عرادے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے سب جلا دیے گئے۔ دونوں فریق رُک گئے۔ کسی ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہ تھی، سوائے اس کے کہ الموفق کے ساتھیوں کی اُن مقامات تک رسائی ہو گئی، جنھیں اُن لوگوں نے منہدم کر دیا اور عمارتوں بھی قبضے میں آ گئے اور جلا دیے گئے۔ دونوں فریق کو نہایت شدید زخموں کی تکلیف پہنچی۔ الموفق اور اُس کے تمام ساتھی الموفقیہ واپس ہوئے۔ مجروحین کے علاج کا حکم دیا۔ ہر شخص کو تقدیر زخموں کے صلہ دیا۔ فاسق کی جنگ کی ابتدا سے اللہ تعالیٰ کے اُس کو قتل کرنے تک تمام جنگوں میں اسی طور پر تدبیر جاری رہی۔

ابو احمد کا توقف

اس جنگ کے بعد مدت تک الموفق ٹھہرا رہا۔ پھر اُس مقام کی طرف لوٹنا اور وہیں برسرِ جنگ رہنا مناسب سمجھا۔ اُس کی حفاظت اور جو لوگ وہاں تھے اُن کی شجاعت و استقلال کو دیکھ چکا تھا۔ یہ بھی خیال تھا کہ نہر غربی اور جوسق کے درمیان جس امر کا ارادہ کیا تھا، جب تک زنجی ہٹا نہ دیے جائیں اُس کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ کھودنے کے وہ آلات مہیا کیے جن کی ضرورت تھی، بہت سے مزدور جمع کیے۔ اُس نے تیر اندازوں اور نیزہ بازوں اور شمشیر زن حبشیوں کا انتخاب کیا اور اس مقام کا اسی طرح ارادہ کیا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ پیادہ لشکر کو ایسے مقامات پر روانہ کیا جہاں اُن کا روانہ کرنا مناسب سمجھا۔ چند کشتیاں نہر میں داخل کیں۔

ابو احمد کا ناکام حملہ

جنگ شروع ہو گئی اور ہوتی رہی۔ فاسقین نے نہایت صبر کیا۔ اُن کے مقابلے میں الموفق کے ساتھی بھی صابر رہے۔ فاسقین نے اپنے سرکشوں سے امداد طلب کی۔ المہلبی اور سلیمان بن جامع اپنے اپنے لشکر کے ساتھ اُن کے پاس آ گئے تو اُن کے دل قوی ہو گئے۔ اُنھوں نے الموفق کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ سلیمان ایک پوشیدہ مقام سے کہ جوی کور کے متصل تھا نکل آیا۔ اُن لوگوں نے الموفق کے ساتھیوں کو پس پا کر دیا۔ یہاں تک کہ اپنی اپنی کشتیوں میں پہنچ گئے۔ اُن کی ایک جماعت قتل کر دی گئی۔ الموفق ناکام لوٹا۔ ظاہر ہو گیا کہ اُسے یہ ضروری تھا کہ متعدد مقامات سے فاسقین سے جنگ کر کے اُن کی جماعت کو متفرق کر دیتا۔ پھر اس سخت مقام کے قصد کرنے والے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اُن کا سر قلم کرنا آسان ہو جاتا۔

ابو احمد کا قلعہ پر قبضہ

اُس نے اُن پر دوبارہ حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ابو العباس اور دوسرے سرداروں کو عبور کرنے کا اور اپنے آدمیوں میں سے بہادروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیا۔ مسرور کو نہر منکی پر مقرر کیا کہ وہ اپنے آدمیوں کو اُس مقام کے پہاڑوں اور کھجور کے باغوں میں روانہ کرے تاکہ فاجروں کا دھیان بٹ جائے اور وہ یہ دیکھ لیں کہ اُن کے خلاف اس جانب سے بھی کوئی تدبیر ہے۔ اور ابو العباس کو اپنے ساتھیوں کو جوی کور روانہ کرنے اور اس مقام پر کشتیوں کا سلسلہ قائم کرنے کا حکم دیا کہ وہ موضع الدباسین تک پہنچے جو نہر غربی کے نیچے ہے خود الموفق نہر غربی کی طرف روانہ ہوا اور اپنے غلاموں کے سرداروں کو یہ حکم دیا کہ ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوں۔ فاسقین سے اُن کے قلعے اور جائے پناہ میں اس قدر جنگ کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں فتح دے یا اللہ کا ارادہ پورا ہو (یعنی موت آئے) دیوار پر اُس کے منہدم کرنے والے کو مقرر کیا۔ اپنی عادات کے موافق فاسقوں نے مجلت کی۔ اُن دو جنگلوں نے جن کا ہم نے ذکر کیا طمع میں اُن کو کامیابی کا لالچ دلا رکھا تھا۔ مگر الموفق کے غلام ثابت قدم رہے اور خوب مقابلہ کیا۔ اللہ نے اُن پر اپنی مدد نازل کی۔ اُنھوں نے فاسقین کو اُن کے مقامات سے پسپا کر دیا۔ الموفق کے ساتھی قوی ہو گئے۔ ان پر ایسا حملہ کیا کہ وہ لوگ بھاگے قلعے کو خالی چھوڑ دیا جو الموفق کے غلاموں کے قبضے میں آ گیا۔ اُنھوں نے اس کو منہدم کر دیا۔ مکانات جلا دیے، جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ بھاگنے والوں کا تعاقب کر کے بیشتر کو مار ڈالا اور بہت سے قید کر لیے۔ قلعے میں سے قیدی عورتوں کی بڑی تعداد کو چھڑا لیا۔ الموفق نے اُن کے روانہ کرنے کا اور اُن کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا۔ ساتھیوں کو اپنی اپنی کشتیوں میں واپس جانے کا حکم دیا۔ اُنھوں نے عمل کیا۔ الموفقیہ میں وہ اس طرح واپس ہوا کہ اُس مقام پر جو کچھ اس کی مراد تھی اُسے پہنچ چکا تھا۔

اسی سال الموفق فاسق کے شہر میں نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے داخل ہوا اور اس کے مکانات جلا دیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پل نہر ابی الخصیب برباد کرنے کی کوشش

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد نے اس مکان کی دیوار منہدم کرنے کے بعد جب اُس کا ارادہ کیا تو وہ ٹھہر کر نہر ابی الخصیب کی دونوں جانب کے اور قصر فاسق کے راستے درست کرنے لگا کہ جنگ کے لئے فوج کے جانے اور آنے کا راستہ وسیع ہو جائے۔ خبیث کے محل کے اُس دروازے کے اُکھیڑنے کا حکم دیا جو اُس نے بصرے کے قلعۂ اُرُوخ سے نکالا تھا۔ اُسے اُکھیڑ کے مدینۃ السلام روانہ کر دیا گیا۔ نہر ابی الخصیب کا پہلا پل کاٹنا مناسب سمجھا کہ اُن کے لشکر کے اطراف میں جنگ کے وقت بعض کو بعض کی مدد سے روکنے کی گنجائش تھی۔ بہت بڑی کشتی تیار کرنے کا حکم دیا۔ جنمیں مٹی کا تیل پلائے ہوئے بانسوں سے بھر دیا جائے۔ اُس کے درمیان ایک بہت لمبی بلّی (دقل) نصب کرنے کا حکم دیا جو کشتی کو جبکہ وہ پل سے مل جائے آگے بڑھنے سے روکے۔ فاسقوں کی غفلت اور اُن کے متفرق ہونے کے موقع کا منتظر رہا۔ دن کے آخر میں یہ موقع ملا تو وہ کشتی آگے کی گئی۔ اُسے ایک بادبان کشتی نے کھینچا۔ نہر میں داخل ہو گئی۔ اُس میں آگ لگا کے روانہ کر دیا گیا۔ مدّ (پانی کا چڑھاؤ) بھی زور پر تھا۔ وہ کشتی پل کے پاس پہنچ گئی۔ زنجیوں نے اُسے دیکھ لیا تو اس کثرت سے جمع ہوئے کہ پل اور جو اُس کے متصل تھا چھپا لیا۔ کشتی کو اینٹوں اور پتھروں سے مارنے لگے، اُس پر مٹی ڈالنے لگے اور پانی برسانے لگے۔ بعض نے غوطہ لگا کے اُس میں سوراخ کر دیا۔ پل کا کچھ حصہ بھی جل چکا تھا۔ فاسقین نے اُسے بجھا دیا اور کشتی کو ڈبو دیا۔ اُس پل پر جمع ہو گئے۔ وہ اُن کے قبضے میں آگیا۔

پل نہر ابی الخصیب کی تباہی

پھر ابو احمد نے یہ دیکھا تو اس پل پر جنگ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا کہ اُسے کاٹ دے۔ اس کے لئے اپنے دو غلام سرداروں کو نامزد کیا اور اُن دونوں کو اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ جو تیز ہتھیاروں محفوظ زرہوں اور مضبوط آلات میں ہوں عبور کرنے کا اور نفاطین (مٹی کے تیل سے آگ لگانے والوں) اور اُن آلات کے تیار کرنے کا حکم دیا جن سے پلوں کو کاٹا جاتا ہے۔ ایک سردار کو نہر کی غربی جانب چلنے کا حکم دیا۔ اور دوسرے کو اُس کی شرقی جانب کیا۔ الموفق مع اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موالی اور خدام اور غلاموں کے بادبانوں اور کشتیوں میں سوار ہوا، اور دجانہ نہر ابی الخصیب کا قصد کیا۔ اور یہ واقعہ ہفتے کی صبح ۱۴ شوال ۲۶۹ھ کا ہے۔

پل تک وہ سردار گیا جس کو موفق نے نہر کی غربی جانب سے آنے کا حکم دیا تھا۔ اس نے فاسق کے ان ساتھیوں پر حملہ کیا جو اس پر مقرر تھے۔ ان کی ایک جماعت قتل کی گئی۔ پل میں آگ لگا دی گئی۔ اس پر بانس اور جلانے والی اشیا مہیا کی گئی تھیں ڈال دی گئیں۔ خبیث کے وہ مددگار جو وہاں تھے ہٹ گئے۔ اس کے بعد وہ سردار پہنچا جس کو شرقی جانب سے پل پر یلغار کا حکم دیا گیا تھا، اس نے حسب الحکم آتش زنی شروع کر دی خبیث نے اپنے بیٹے انکلائے اور سلیمان بن جامع کو پل کی حفاظت کے لئے ٹھیرنے کا حکم دیا تھا۔ دونوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ سردار ان کی طرف متوجہ ہوا، جو ان حملوں کے مقابل تھا۔ ان لوگوں نے ان سے شدید جنگ کی۔ انکلائے و سلیمان ہٹ گئے اور ان لوگوں کو پل کے جلانے کا موقع مل گیا۔ ان لوگوں نے اسے جلا دیا اور اس سے گزر کر اس مقام تک گئے جہاں فاسق کی بادبانیں اور کشتیاں اور وہ تمام آلات حرب بنائے جاتے تھے۔ چند بادبانوں اور کشتیوں کے سوا جو نہر میں تھیں اور سب جلا دیے گئے۔ انکلائے اور سلیمان بن جامع بھاگے۔ الموفق کے غلام نہر ابی الخصیب کے غربی جانب خبیث کے ایک قید خانے تک پہنچے۔ زنجیوں نے دن کے ایک گھنٹے تک اس کی حفاظت کی۔ ایک جماعت کو نکال لیا۔ قید خانے پر الموفق کے غلام غالب آ گئے۔ مردوں اور عورتوں کو جو اس میں تھے چھوڑ دیا۔

دار مصلح کی تباہی

الموفق کے وہ غلام جو شرقی جانب تھے پل کے اس حصے کو جلانے کے بعد جس پر مقرر کئے گئے تھے ایک مقام تک بڑھے جو دار مصلح کے نام سے مشہور تھا۔ وہ (مصلح) فاسق کے قدیم سرداروں میں سے تھا۔ لوگ اس کے گھر میں گھس گئے۔ اسے لوٹ لیا۔ عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ راستے میں جس چیز کو جلا سکے اسے جلا دیا۔ پل کے بیچ میں کچھ لٹھے رہ گئے تھے جنھیں خبیث نے مضبوطی سے لگایا تھا۔ الموفق نے ابو العباس کو چند بادبان کشتیاں اس مقام تک روانہ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ جو لوگ روانہ ہوئے ان میں سے چند اپنے ساتھیوں کے ہمراہ زیرک بھی تھا۔ وہ ان لٹھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچ گیا۔ اُن لٹھوں کے پاس ایک جماعت کو روانہ کیا جن کے ہمراہ بسوے اور آریاں بھی تھیں۔ اُنھوں نے اُن لٹھوں کو کاٹ ڈالا اور وہ کھینچ کر نہر سے نکال دیے گئے اور بقیہ پل گر پڑا۔ الموفق کی بادبان کشتیاں نہر میں داخل ہو گئیں۔ دونوں سردار مع اپنے تمام ساتھیوں کے اُس کے دونوں کناروں پر روانہ ہوئے۔ فاجر کے ساتھیوں کو دونوں جانب شکست ہوئی۔ اور الموفق اور اُس کے ساتھی صحیح وسالم واپس ہوئے۔ اور بہت سی مخلوق کو چھڑا گیا۔

زنجیوں کے سرداروں کا معاوضہ

الموفق کے پاس فاسقوں کے بہت سے سر لائے گئے۔ جو اُنھیں لایا اُسے اُس نے انعام دیا۔ اُس کے ساتھ احسان کیا اور صلہ دیا۔ اُس روز اُس کی واپسی دن کے تین گھنٹے پر ہوئی تھی جبکہ فاسق اور اُس کے تمام زنجی وغیر زنجی ساتھی نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب بھاگ گئے اور اُنھوں نے اُس کی غربی جانب خالی کر دی۔ اُس پر الموفق کے ساتھیوں نے قبضہ کر کے فاسق کے اور اُس کے ساتھیوں کے محلوں کو جو فاجروں کی جنگ میں حائل تھے منہدم کر دیا۔ اُن تنگ راستوں کو جو نہر ابی الخصیب پر تھے اُنھیں وسیع کر دیا۔ یہ ایسے امور تھے جنھوں نے خائن کے ساتھیوں کے خوف میں اضافہ کر دیا۔ اُس کے سرداروں اور ساتھیوں کی ایک بہت بڑی جماعت جن کے متعلق یہ گمان نہیں ہوتا تھا کہ یہ اُسے چھوڑ دیں گے۔ امن مانگنے کی طرف مائل ہو گئی۔ سب کو پناہ دی گئی۔ وہ گروہ کے گروہ نکلے اور قبول کیے گئے۔ اُن کے ساتھ احسان کیا گیا اور اُنھیں تنخواہ اور انعام اور خلعت میں اُن کے ہم جنسوں کے ساتھ ملا دیا گیا۔

نہر میں داخلہ کی پابندی

الموفق نے کشتیوں کے نہر میں داخل کرنے کی اور خود مع اپنے غلاموں کے اُس میں داخل ہونے کی پابندی کر لی۔ فاجروں کے اُن مکانات کے جلانے کا جو اُس کے دونوں کناروں پر تھے۔ اور اُن کشتیوں کے جو اُس کے اندر تھیں جلانے کا حکم دیا۔ نہر میں داخل ہونے کو آسان اور راستے کو سہل کرنا چاہا۔ اس طرح دوسرے پل کے جلانے اور فاجروں کے انتہائی مقامات تک پہنچنے کا ارادہ کیا تھا۔

صاحب الزنج کے منبر کی منتقلی

انھیں دنوں میں کہ الموفق پابندی سے جنگ خبیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مشغول تھا۔ وہ نہر کے ایک مقام پر ٹھیر گیا۔ یہ جمعے کے دن ہوا۔ اتفاقاً فاجر کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے اُس سے پناہ مانگی اور اُس کے پاس خبیث کا ایک ایک منبر لایا جو غربی جانب میں تھا۔ اُس نے منبر کو اپنے ساتھ منتقل کرنے کا حکم دیا۔ اُس شخص کے ہمراہ ایک اور بھی تھا جو خبیث کے شہر میں اُس کا قاضی تھا۔ یہ بھی اُن معدودے سے ہوا جنھوں نے اُن کی قوت کو توڑ دیا۔

خبیث نے جتنی کشتیاں باقی رہ گئی تھیں اُنھیں جمع کر کے دوسرے پُل کے پاس کر دیا تھا۔ اپنے سرداروں اور ساتھیوں اور بہادروں کو وہاں جمع کیا تھا۔ الموفق نے اپنے بعض غلاموں کو اُس پل کے پاس جانے کا اور جو بحری کشتیاں اُس کے قریب تھیں اُن میں سے جن کا جلانا ممکن ہوا اُن کے جلانے کا اور اُن میں سے جن کا گرفتار کرنا ممکن ہو اُن کو گرفتار کر لینے کا حکم دیا۔ غلاموں نے اس پر عمل کیا۔ اس فعل نے فاجر کی ہوشیاری اور اُس کی دوسرے پل کی حفاظت میں اضافہ کر دیا۔ اُس نے اس خوف سے اُس کی حفاظت و نگرانی اپنے اور اپنے تمام ساتھیوں کے اوپر لازم کر لی کہ اگر کوئی تدبیر بن پڑی تو جانب غربی بھی اُسکے ہاتھ سے نکل جائے گا اور اُسے الموفق کے ساتھی روند ڈالیں گے جو اس کے بالکل برباد ہو جانے کا سبب ہوگا۔

دوسرے پُل کو اُڑانے کا منصوبہ

پہلا پُل جلانے کے بعد الموفق چند روز تک ٹھیر کر اپنے غلاموں کے ایک ایک گروہ کو نہر ابی الخصیب کے غربی جانب عبور کراتا رہا جو فاجرین کے بقیہ مکانات جلاتے جاتے تھے اور دوسرے پل کے قریب ہوتے جاتے تھے اور اُس پر زنجی اُن سے جنگ کرتے تھے۔ اُن کی ایک جماعت اُن مکانوں میں رہ گئی تھی جو غربی جانب دوسرے پل کے قریب تھے۔ الموفق کے غلام اُس مقام پر آتے تھے اور اُن راستوں اور سڑکوں پر کھڑے ہوتے تھے جو لشکر خبیث کو اُن سے چھپائے ہوئے تھے جب الموفق اپنے غلاموں اور ساتھیوں کے اُس راستے کو جان لینے اور اُن کے اُس راستے کے چلنے کے لئے رہبر ہونے سے واقف ہو گیا تو اُس نے دوسرے پُل کے جلانے کا قصد کیا کہ جانب غربی کو بھی خبیث کے لشکر سے حاصل کر لے کہ اُس کے ساتھیوں کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی یکساں زمین پر چلنے کا انتظام ہو جائے کہ اُس میں سوائے نہر ابی الخصیب کے دونوں فریق کے درمیان اور کوئی حائل نہ ہو۔ اس وقت الموفق نے ابو العباس کو مع اپنے ساتھیوں اور غلاموں کے غربی جانب جانے کا حکم دیا اور یہ ۲۲ رشوال یوم شنبہ ۲۶۹ھ کا واقع ہے۔

ابو احمد کے فوجی دستوں کی پیش قدمی

حکم دیا کہ اُس کا حملہ اُس عمارت پر ہو جس کا نام فاجر نے جامع مسجد رکھا تھا اور وہ راستہ اختیار کرے جو اُس مقام تک پہنچانے والا ہے جس کو خبیث نے عید گاہ بنایا تھا۔ جب عیدگاہ تک پہنچے تو اُس پہاڑ کی طرف پھرے جو برادر المہلبی کے نام پر جبل ابو عمر کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے غلاموں کے سوار و پیادہ سرداروں میں سے تقریباً دس ہزار آدمی اُس کے ہمراہ کر دیئے کہ اپنے مقدمے کے سردار زیرک کو مع اُس کے ساتھیوں کے عیدگاہ کے صحرا میں مقرر کرے کہ اگر اُس مقام پر فاسقوں کا کوئی پوشیدہ لشکر ہو تو اُس کے نکلنے کا خوف نہ رہے۔ ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ وہ جبل ابو مقاتل زنجی اور جبل ابو عمر کے درمیان کے اُن پہاڑوں پر منتشر ہو جائیں جو اُس صحرا میں ہیں۔ یہاں تک کہ سب کے سب ان پہاڑوں سے نہر ابی الخصیب کے دوسرے پُل کے مقام تک پہنچ جائیں۔ ایک جماعت کو جو ابو العباس کے ساتھ تھی یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فاسق کے مکان اور اُس کے بیٹے انکلائے کے مکان کے درمیان روانہ ہوں اور اُن کی روانگی نہر ابی الخصیب کے کنارے و مضافات پر ہو کہ اُن غلاموں کے ابتدائی حصوں سے مل جائیں جو پہاڑوں پر آئیں گے سب کی روانگی پل کی طرف ہو۔ انھیں کرال، لیسولہ اور آری وغیرہ آلات مع نفاطین (مٹی کے تیل سے آگ لگانے والوں کی) کی ایک جماعت کے اُس حصے کو کاٹنے کے لئے جس کا کاٹنا ممکن ہو اور اُس حصے کے جلانے کے لیے جس کا جلانا ممکن ہو لے جانے کا حکم دیا۔ راشد کو ویسی ہی تیاری کے ساتھ جو ابو العباس کے ساتھی نہر الخصیب کی شرقی جانب اور پل پر جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ابو احمد نہر الخصیب میں کشتی میں داخل ہوا۔ اپنے ساتھ ایسی کشتیاں تیار کی تھیں جن میں بہادر تیر انداز و نیزہ باز غلام چُن چُن کے بٹھائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ وہ آلات مہیا کئے جن سے بقدر ضرورت پل کاٹا جائے۔ انھیں اپنے آگے نہر ابوالخصیب میں روانہ کیا۔

دوسرے پل کی تباہی

دونوں جانب سے فریقین کے درمیان سخت خوں ریزی ہونے لگی۔ غربی جانب ابوالعباس اور اس کے ہمراہیوں کے مقابلے میں فاسق کا بیٹا انکلائے مع اپنے لشکر کے اور سلیمان بن جامع مع اپنے لشکر کے تھے۔ شرقی جانب اشد اور اس کے ہمراہیوں کے مقابلے میں صاحب الزنج اور المہلبی مع اپنے باقی لشکر کے تھے اس روز جنگ دن کے تین گھنٹے تک ہوئی تھی کہ فاسقین اس طرح بھاگے کہ کسی طرف رخ بھی نہ کرتے تھے۔ تلواروں نے ان میں اپنا راستہ صاف کر لیا۔ فاسقوں کے اتنے سر کاٹ لئے گئے کہ کثرت کی وجہ سے ان کا شمار نہ ہو سکا۔ الموفق کے پاس جب کوئی سر لایا جاتا تو وہ نہر ابی الخصیب میں ڈالنے کا حکم دیتا کہ مجاہدین سروں میں مشغولی ترک کر دیں اور اپنے دشمن کے تعاقب میں خوب سعی کریں۔ کشتی والوں کو جن کو اس نے نہر ابی الخصیب میں مقرر کیا تھا پل کے نزدیک ہونے کا اور اس کے جلانے کا اور جو زنجی اس کی حفاظت کرے اسے تیروں سے دفع کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور پل کو آگ لگا دی۔

انکلائے اور ابن جامع کا فرار

اسی وقت انکلائے اور سلیمان نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب عبور کرنے کے ارادے سے زخمی ہو کر بھاگتے ہوئے آئے۔ ان دونوں کے اور پل کے درمیان آگ حائل تھی۔ دونوں نے اور ان کے محافظین نے جو ہمراہ تھے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ ان میں سے مخلوق کثیر غرق ہو گئی انکلائے اور سلیمان قریب بہلاکت پہنچ کر بچ گئے۔ پل پر دونوں جانب سے مخلوق کثیر جمع ہو گئی۔ وہ پل آگ لگے ہوئے بانسوں سے بھری ہوئی ایک کشتی ڈالنے کے بعد کاٹ دیا گیا۔ کشتی نے بھی اس کے کاٹنے اور جلانے میں مدد کی۔ دونوں جانب سے پورا لشکر خبیث کے شہر میں منتشر ہو گیا۔ لوگوں نے ان کے مکانات، محلات اور بازاروں میں سے بہت کچھ جلا دیا۔ قیدی عورتوں اور بچوں میں سے بھی اتنے چھڑائے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ الموفق نے مجاہدین کو اپنی کشتیوں میں سوار کرا کے الموفقیہ تک عبور کرانے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا۔

صاحب الزنج کی قیامگاہ پر یورش

فاجر اپنا محل اور اپنے مکانات جلا دیے جانے کے بعد احمد بن موسیٰ القلوص اور محمد بن ابراہیم ابو عیسیٰ کے مکانوں میں رہتا تھا۔ اُس نے اپنے بیٹے انکلائے کو مالک بن احمد القلوص کے گھر میں رکھا تھا۔ الموفق کے غلاموں کی ایک جماعت نے اُن مقامات کا قصد کیا جن میں خبیث رہتا تھا لوگ گھس گئے۔ چند مقامات جلا دیے۔ پہلی آتش زنی اور خبیث کے بھاگنے سے جو بچ گیا تھا سب لوٹ لیا۔ اس روز اُس کے مال کے مقامات کی اطلاع نہ ہو سکی۔

علوی مستورات کی رہائی

اسی روز چند علوی عورتیں بھی چھڑائی گئیں جو اُس مکان کے قریب جن میں وہ رہتا تھا ایک جگہ قید تھیں۔ الموفق نے انھیں اپنے لشکر میں روانہ کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے ساتھ احسان کیا اور صلہ دیا۔

صاحب الزنج کے قیدیوں کی رہائی

الموفق کے غلاموں کی اور امن لینے والوں کی ایک جماعت نے جو ابو العباس کے ساتھ کیے گئے تھے ایک قید خانے کا قصد کیا۔ جس کو فاسق نے نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب بنایا تھا اُس کو کھول کے مخلوق کثیر کو نکالا کہ اُن لشکروں میں سے قید ہوئے تھے جو فاسق اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ کرتے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے بھی تھے۔ سب اپنی بیڑیوں اور طوقوں کے ساتھ نکلے گئے۔ الموفق کے پاس لایا گیا تو اس نے بیڑیوں کے علیحدہ کرنے اور الموفقیہ روانہ کرنے کا حکم دیا۔ اُس روز تمام اقسام کی کشتیاں شندا۔ مراکب بحریہ چھوٹے بڑے سفینے۔ حراقات۔ زلالات وغیرہ جو نہر ابی الخصیب میں باقی تھیں نہر سے دجلہ روانہ کر دی گئیں۔ اُن کشتیوں کو مع اُن کے اندر کے لوٹے اور چھینے ہوئے مال کے جس کو اُس روز اُن لوگوں نے لشکر خبیث سے حاصل کیا تھا۔ الموفق نے اپنے ساتھیوں اور غلاموں کو دے دیا۔ اس کی بہت بڑی مقدار اور بڑی قیمت تھی۔

اسی سال المعتمد کا واسط میں نزول ہوا۔ ذی القعدہ میں وہاں گیا اور اُس نے زیرک کے مکان میں نزول کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکلائے صاحب الزنج کی امان طلبی

اسی سال فاسق کے بیٹے انکلائے نے ابو احمد الموفق سے امن کا طالب ہوا۔ ایک قاصد بھیجا اور چند اشیاء کا سوال کیا الموفق نے اُس کی ہر درخواست کو منظور کر کے قاصد کو اُس کے پاس واپس کر دیا۔ اسی کے بعد الموفق کو کوئی ایسی بات پیش آئی جس نے اُسے جنگ سے باز رکھا۔

انکلائے کے باپ فاسق کو جو کچھ اُس کے بیٹے سے سرزد ہوا اُس کا علم ہو گیا، تو اُس نے بیان کیا گیا ہے کہ اُسے ملامت کی۔ طلب امن کی رائے سے پھیر دیا۔ وہ پھر الموفق کے ساتھیوں سے خون ریزی کی سعی اور اپنے آپ کو جنگ کرنے کی طرف پلٹ گیا۔

سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کو امان

اسی سال سلیمان بن موسیٰ الشعرانی نے بھی جو فاسق کے ہاں رئیسوں میں سے تھا کسی کو روانہ کیا جو اس کے لئے ابو احمد سے امان طلب کرے، مگر ابو احمد نے اُس کی سابقہ خون ریزی و بیہودگی کی وجہ سے انکار کر دیا۔ خبر ملی کہ خبیث کے ساتھیوں کی ایک جماعت پریشان ہو گئی کہ شعرانی کی درخواست قبول نہ ہوئی تو دوسروں کو کیا اُمید ہے۔ اس بنا پر ابو احمد نے امان دینا منظور کر لیا کہ اُس سے خبیث کے دوسرے ساتھیوں کی بھی اصلاح ہو۔ اُس مقام پر کشتی بھیجنے کا حکم دیا جہاں پر الشعرانی نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ ایسا ہی کیا گیا۔ الشعرانی اور اُس کا بھائی اور اُس کے سرداروں کی ایک جماعت نکلی۔ اُنھیں کشتی میں روانہ کیا گیا۔ خبیث نے اُسی کے ذریعے سے نہر ابی الخصیب کے آخری حصے کی حفاظت کی تھی۔ ابو العباس اُسے الموفق کے پاس لے گیا تو اُس نے اُس پر احسان کیا۔ امان کو پورا کیا اور صلے کا حکم دیا۔ اُسے بھی صلہ دیا اور اُس کے ساتھیوں کو بھی صلہ دیا گیا۔ سب کو خلعت دیے گئے اور اُسے مع زین و سامان کے چند گھوڑوں کی سواری دی گئی۔ اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی نہایت خوبی سے مہمانداری کی۔ اُن لوگوں کو ابو العباس کے ماتحت کر کے اُس کے ساتھیوں میں کر دیا۔ اُسے کشتی میں سوار کر کے خائن کے ساتھیوں کے لئے ظاہر کرنے کا حکم دیا کہ اُس کے امان پر اُن لوگوں کا اعتماد زیادہ ہو جائے۔ وہ کشتی نہر ابو الخصیب سے اپنے مقام سے نہ ہٹی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ زنجی وغیرہ سرداروں میں سے بہت بڑی جماعت نے امن طلب کیا۔ وہ سب ابو احمد کے پاس لائے گئے۔ اُس نے اُنھیں صلہ دیا اور خلعت و انعام میں ان لوگوں سے ملا دیا جو اُن سے پہلے آئے تھے۔

شبل بن سالم جب الشعرانی نے امن لے لیا تو خبیث اپنے لشکر کے پیچھے کے حصے کا جو انتظام کرتا تھا اُس میں خلل پڑ گیا۔ حالت سست و ضعیف ہو گئی۔ خبیث نے اُس کی جو حفاظت الشعرانی کے سپرد تھی وہ شبل بن سالم کے سپرد کی اور اُسے نہر ابی الخصیب کے پچھلے حصے میں اتارا۔

شبل بن سالم کی امان طلبی جس دن الشعرانی کو خبیث کے ساتھیوں کے لئے ظاہر کیا گیا تھا اُسکی شام نہ ہوئی تھی کہ موفق کے پاس شبل بن سالم کا قاصد طلب امان کے لئے یہ درخواست لے کے آیا کہ ابن سمعان کے مکان کے پاس کشتیاں کھڑی کی جائیں کہ اُن لوگوں کے ہمراہ جو اُس کے سرداروں اور آدمیوں میں سے اُس کے ساتھ ہوں اُس کا رات کے وقت اُن کشتیوں کی جانب قصد ہو۔ امان دے کے قاصد کو اُس کے پاس واپس کیا گیا اور اُس کے لئے اُس مقام پر کشتیاں کھڑی کی گئیں جہاں اُس نے کھڑی کی جانے کی درخواست کی تھی۔ وہ ان کشتیوں کے پاس آخر شب میں آیا۔ ہمراہ اہل و عیال اور اُس کے سرداروں اور آدمیوں میں سے بھی ایک جماعت تھی۔ ساتھیوں نے اپنے ہتھیار نکال لئے تھے۔ زنجیوں کی ایک جماعت اُن سے ملی جن کو خبیث نے اُن کے کشتیوں کی طرف جانے سے روکنے کے لئے روانہ کیا تھا جس کی خبر اُس کو پہنچ گئی تھی۔ شبل اور اُسکے ساتھیوں نے اُن سے جنگ کی اور اُن کی ایک جماعت کو قتل کیا۔ آخر یہ لوگ صحیح و سالم کشتیوں تک پہنچ گئے۔ اُنھیں الموفق کے محل میں الموفقیہ لایا گیا۔ وہ ایسے وقت اُس کے پاس پہنچا کہ صبح کی روشنی پھیل چکی تھی۔

شبل پر ابو احمد کی نوازشات الموفق نے یہ حکم دیا کہ شبل کو کثیر انعام دیا جائے۔ بہت سے خلعت دیے جائیں اور اُسے کئی گھوڑوں کی سواری مع اُن کے زین و ساز کے دی جائے۔ شبل خبیث کے گنتی کے لوگوں اور اُس کے قدیم ساتھیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کی مدد کرنے والے بڑے بہادروں میں سے تھا۔ شبل کے ساتھیوں کو بھی صلہ ملا خلعت دیا گیا۔ اچھی طرح مہمانی ہوئی اور تنخواہیں مقرر کی گئیں۔ اور سب کے سب الموفق کے غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کے ساتھ کر دیے گئے۔ اُس نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو کشتیوں میں روانہ کیا۔ وہ اس طرح کھڑے ہوئے کہ خبیث اور اُس کے گروہ دیکھتے تھے۔ فاسق اور اُس کے دوستوں پر یہ گراں گزرا کہ اُنھوں نے امان کو غنیمت جاننے میں اپنے رئیسوں کو رغبت کرتے دیکھا۔

شبل کا کامیاب شب خون

الموفق کو شبل کی وفاداری اور اُس کے فہم کی خوبی جب اچھی طرح واضح ہوگئی تو خبیث، جو داؤ پیچ کھیلتا تھا شبل کی قابلیت اُسکے توڑ کے لئے کافی سمجھی۔ شبل کو خبیث کے لشکر پر شبخون مارنے کا حکم دیا۔ ساتھ وہ لوگ کیے جو زنجیوں سے ٹوٹ کے پناہ گیر ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ لوگ خبیث کے لشکر کی سڑکیں جانتے تھے۔

حکم کے مطابق شبل روانہ ہوگیا۔ اُس مقام کا قصد کیا جسے وہ جانتا تھا۔ صبح کے وقت یکایک وہاں پہنچا تو زنجیوں کی ایک ایسی جماعت ملی جو اپنے چند محافظوں اور سرداروں کے ساتھ تھی جن کو خبیث نے ابو عیسیٰ کے مکان کی مدافعت کے لئے مقرر کیا تھا۔ اُس وقت وہی خبیث کا مکان تھا۔ اُس نے اس حالت میں اُن پر حملہ کیا کہ وہ غافل تھے۔ بہتوں کو قتل کر کے سرداران زنج کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا اور اُن کے بہت سے ہتھیار لے لیے وہ اور اُس کے ساتھی صحیح و سالم واپس ہوئے۔ الموفق کے پاس لایا تو اُس نے اُنھیں اچھا انعام دیا۔ خلعت دیا، اور اُن کی ایک جماعت کو کنگن پہنائے۔

زنجی لشکر میں بدحواسی

اس جنگ میں شبل کے ساتھیوں نے خائن کے ساتھیوں پر حملہ کر کے اُن کو اتنا ڈرایا، ایسا خوف دلایا کہ خواب و آرام ترک ہوگیا۔ ہر رات پہرہ دینے لگے۔ اندیشے سے اُن کے لشکر میں نفرت پیدا ہوتی رہی۔ اتنی وحشت بڑھی کہ اُن کا شور و غل اور پہرہ دینا الموفقیہ میں سنائی دیتا تھا۔ الموفق ٹھہر کر نہر ابی الخصیب کے دونوں جانب سے رات دن خبیثوں کی جانب لشکر بھیجتا رہا۔ پے بہ پے کرتا رہا۔ مالوں کی غنیمت حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دی، اور بیچ میں ایسا حائل ہوا کہ رسد پہنچنے کی کوئی سبیل نہ رہی۔ اُس کے ساتھی راستوں کو پہچانتے رہے، خبیث کے شہر میں گھس کے زبردستی داخل ہونے کا تجربہ کرتے رہے اور اُس ہیبت پر غالب آتے رہے جو اُن کے اور اُس کے درمیان حائل تھی۔

ابو احمد الموفق کا خطبہ

جب الموفق کو یہ یقین ہو گیا کہ کامیابی کے لئے جن وسائل کی ضرورت تھی وہ سب فراہم ہو چکے تو نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب فاسق کی جنگ کے لئے عبور کرنے کا قصد پختہ ہو گیا۔ دربار عام میں پناہ گیر زنجیوں، عرب سرداروں اور سوار و پیدل افواج کے جماعہ داروں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ وہ لوگ دربار میں ایسے مقام پر کھڑے کئے گئے جہاں سے اُس کا کلام سن سکیں۔ اُس نے اُنھیں مخاطب کر کے اُنھیں جس جہل و گمراہی اور حرام امور کے ارتکاب میں وہ سرگرم رہا کرتے تھے اُن سب کی توضیح کی کہ "فاسق نے اللہ کی نافرمانی کو اُن کا دین بنایا تھا۔ اُن امور منکرہ نے اُن کا خون حلال کر دیا تھا۔ بایں ہمہ خلافت نے اُن کی لغزش کو معاف کر دیا، بیہودگی سے درگزر کیا اور امن دیدیا جس شخص نے اُس کی پناہ لی اُس پر اپنے کرم کے ساتھ رجوع کیا۔ سب کو اُس نے کثیر انعامات دیے۔ عمدہ تنخواہیں دیں اور اُنھیں اپنے دوستوں اور وفاداروں میں شامل کر لیا۔ جو احسانات اُن پر ہوئے ہیں اُن کے بدلے اخلاص و اطاعت اُن پر لازم ہے۔ پروردگار کی اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں، اور خلافت کی خوشنودی کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ ان دشمنان خدا کے مقابلے میں جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کریں۔ وہ خبیث کے لشکر کے راستوں سے، اُس کے شہر کی تنگ گلیوں سے اور محفوظ مقامات پناہ سے جن کو اُس نے بھاگنے کے لئے تیار کیا اس قدر خبردار ہیں کہ ان کے سوا دوسروں کو اتنی خبر نہیں، اس لئے وہ اس امر کے زیادہ اہل ہیں کہ خلافت کے ساتھ اپنی سچی خیر خواہی کا ثبوت دیں۔ خبیث پر گھسنے میں اور اُسکے قلعوں کے اندر اُس کے پاس جانے میں خوب کوشش کریں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں اُس پر اور اُس کے گروہوں پر قابو دیدے۔ جب وہ ایسا کریں گے تو اُن کے لئے احسان ہے اور زائد احسان ہے۔ جو اُن میں قصور کرے گا تو اُس کے افسر سے اُس کی حالت کے گرانے اور اُسکی قدر گھٹانے اور اُسکے مرتبے گرانے کی درخواست کی جائے گی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپاہ کا اظہارِ اطاعت

سب کی آوازیں ایک دم سے بلند ہوئیں جس میں الموفق کے لئے دعا تھی، اُس کے احسان کا اقرار تھا۔ صدق دل سے اطاعت و فرمانبرداری، دشمن کے مقابلے میں کوشش اور اپنی جان و تن کو ہر ایسے کام میں صرف کرنے کا اقرار تھا جو اُن کو اُس کا مقرب بنا دے۔ اُس نے جس امر کی دعوت دی ہے اُس نے اُن کی نیتوں کو قوی کر دیا ہے۔ اُنھیں اس امر کی رہنمائی کی ہے کہ اُس کو اُن پر اعتماد ہے۔ اُن کو اپنے وفاداروں کے مرتبے میں داخل کیا ہے"۔ درخواست کی کہ "تنہا اُنھیں کسی علاقے میں کر دیا جائے جس میں وہ جنگ کریں تاکہ اُن کی نیک نیتی اور دشمن کے قتل سے وہ بات ظاہر ہو جس سے اُن کا اخلاص نمایاں ہو اور پرانی نادانی سے اُن کی بیزاری عالم آشکار ہو جائے"۔

الموفق نے اُن کی درخواست قبول کر لی۔ اُن کی تعریف کی اور وہ لوگ خوش خوش اُس کے پاس سے روانہ ہوئے۔

بحری کشتیوں کی روانگی

اسی سال ذی القعدہ میں الموفق نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے فاسق کے شہر میں داخل ہوا۔ اُس نے اُس کا گھر تباہ کر دیا۔ اور جو کچھ اُس میں تھا لوٹ لیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد نے جب نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب سے فاسق کے شہر پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو دجلہ اور البطیحہ اور اُس کے اطراف کی تمام کشتیوں اور عبور کرنے کے عارضی پلوں کے لئے حکم دیا کہ اُنھیں اُن کشتیوں میں ملا لے جو اُس کے لشکر میں ہیں۔ ضرورت سے بہت کم کشتیاں لشکر میں تھیں۔ بادبانوں اور کشتیوں اور چڑھاؤ کی کشتیوں میں کہ لشکر اُنہی کے ذریعے عبور کرتا تھا۔ شمار کرایا تو ان میں تقریباً دس ہزار ایسے ملاح تھے جنھیں بیت المال سے ماہانہ تنخواہ دی جاتی تھی۔ اُن کشتیوں کے سوا جن پر غلہ لادا جاتا ہے اور جن پر لوگ اپنی ضروریات سے سوار ہوتے ہیں۔ اور اُس زمانے میں کئی طرح کی کشتیاں تھیں جن کو "سمیریہ"۔ "جربیہ" اور "زورق" کہتے تھے۔ ان سب میں ملاح مقرر تھے اور خزانۂ خلافت سے اُن کا ماہانہ مقرر تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کے لشکر کی پیشقدمی

جب کشتیاں اور عبور کے عارضی پل حسب خواہش مکمل ہو گئے تو اس نے ابو العباس کے اور اپنے موالی اور غلاموں کے سرداروں کو دشمن کے مقابلے کے لئے تیار اور مستعد ہونے کا حکم دیا۔ کشتیوں اور عارضی پلوں کے سوار و پیادہ فوج کے سوار کرنے کے لئے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ ابو العباس کو مامور کیا کہ اسکی روانگی اپنے لشکر کے ساتھ نہر ابی الخصیب کے غربی جانب ہو۔ تقریباً آٹھ ہزار غلام سوار اس کے ہمراہ کئے اور حکم دیا کہ فاسق کے لشکر کے پچھلے حصے کا قصد کر کے المہلبی کے مکان سے آگے بڑھ جائے۔ فاسق نے اسے محفوظ کر دیا تھا اور اپنے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر کو اس کے قریب ٹھہرا دیا تھا۔ کہ اپنے لشکر کے پچھلے حصے پر حملے سے بے خوف رہے اور جو شخص اس مقام کا قصد کرے اسے چلنا دشوار ہو۔

ابو العباس کی شرقی جانب روانگی

ابو احمد نے ابو العباس کو اپنے ساتھیوں نہر ابی الخصیب کے غربی جانب عبور کرنے کا حکم دیا کہ اس علاقے میں اس کی پشت سے داخل ہو۔ اپنے موالی راشد کو سوار و پیادہ فوج کی کثیر تعداد کے ہمراہ جو تقریباً بیس ہزار تھی نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بعضوں کو المہلبی کے کاتب الکربنائی کی دیوار کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ وہ نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب اسکی ایک شاخ پر تھا۔ انھیں یہ حکم دیا کہ اپنی روانگی نہر کے کنارے کنارے چلتے ہوئے اس مکان پر پہنچ جائیں جس میں خبیث ٹھہرا ہوا ہے۔ یہ ابو صیلی کا مکان تھا۔ اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو نہر ابی فنا کر کے دہانے پر روانہ ہونے کا حکم دیا جو نہر ابی الخصیب سے نیچے تھی۔ دوسرے لوگوں کو مع اپنے ساتھیوں کے نہر جوی کور کے دہانے پر روانہ ہونے کا حکم دیا۔ ان سب کو سواروں کے آگے کرنے کا حکم دیا کہ سب کے سب خبیث کے مکان کی طرف حملہ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر اور اس کے اہل و عیال پر کامیاب کر دے تو خیر ورنہ المہلبی کے مکان کا قصد کریں۔ وہاں وہ لوگ بھی مل جائیں جنھیں ابو العباس کے ہمراہ عبور کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ فاسقوں کے مقابلے میں سب ایک ہو جائیں۔ ابو العباس اور راشد اور موالی اور غلاموں کے ان تمام سرداروں نے جو انھیں حکم دیا گیا تھا اس پر عمل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد کا گھاٹیوں میں قیام

۷ ذی قعدہ ۲۶۹ھ یوم دوشنبہ کو بوقت عشا کشتیوں میں سوار ہو کے ایک دوسرے کے پیچھے روانہ ہوئے اور پیادہ بھی چلے۔ دوشنبے کو نماز ظہر سے شب سہ شنبہ کے آخر وقت عشا تک دجلے میں کشتیاں چلتی رہیں۔ لوگ ایک ایسے مقام تک پہنچے جو لشکر کے نیچے تھا۔ الموفق نے جو خراب اور خوفناک گھاٹیاں تھیں ان کے درست کرنے اور پاک وصاف کرنے کا اور اس کی چھوٹی بڑی نہریں پاٹنے کا حکم دیا تھا کہ برابر ہو کے فراخ ہو جائے اور اس کے کنارے دور تک پھیل جائیں۔ وہاں ایک محل اور ایک میدان سوار و پیادہ کو فاسق کے عمل کے مقابلے میں پیش کرنے کے لئے بنایا۔ اس کی غرض فاسق کے اس دعوے کو باطل کرنا تھی جو اپنے ساتھیوں سے الموفق کے اپنے مقام سے جلد منتقل ہونے کے متعلق کرتا تھا۔ ارادہ کیا کہ دونوں فریق کو یہ بتا دے کہ وہ کوچ کرنے والا نہیں ہے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دشمن کے درمیان فیصلہ نہ کر دے۔ لشکر اس مقام پر فاسق کے لشکر کے مقابل شب سہ شنبہ کو آرام کرتا رہا۔ وہ سب کے سب تقریباً پچاس ہزار سوار و پیادہ آدمی تھے جو نہایت اچھی صورت اور عمدہ ہیئت میں تھے تکبیر کہتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے نعرے لگاتے تھے۔ کلام اللہ کی تلاوت کرتے تھے۔ نماز پڑھتے تھے اور آگ جلاتے رہتے تھے۔

ابو احمد کی بحری قوت

خبیث نے مجمع اور سامان اور تعلد کی اتنی کثرت دیکھی کہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی عقلیں جاتی رہیں۔ الموفق دوشنبے کو عشا کے وقت بادبان میں سوار ہوا۔ اس روز ایک سو پچاس بادبان تھے۔ جن کو اس نے اپنے موالی اور غلاموں کے بہادر نیزہ بازوں اور تیر اندازوں سے بھرا تھا۔ خائن کے لشکر کے شروع سے آخر تک ان کا سلسلہ قائم کیا تھا کہ وہ لشکر کے لئے اس کی پشت سے باعث حفاظت ہو جائیں۔ ایسے مقام پر ان کے لنگر ڈال دیئے گئے جو ساحل سے قریب تھا۔ کچھ کشتیاں علیحدہ کر لیں جن کو اس نے اپنے لئے منتخب کر کے ان میں اپنے غلاموں کے سرداران خاصہ کو بٹھایا کہ وہ لوگ نہر ابی الخصیب میں داخل ہونے کے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کے ہمراہ ہوں۔ سواروں اور پیادوں میں سے دس ہزار کا انتخاب کر کے حکم دیا کہ نہر ابی الخصیب کے دونوں کناروں پر اُس کے ساتھ ساتھ چلیں۔ وہ ٹھہرے تو خود بھی ٹھہر جائیں۔ لڑائی میں جدھر رخ کرے اُسی طرف مڑ جائیں۔

ابو احمد کا صاحب الزنج پر حملہ

سہ شنبے کو الموفق فاسق صاحب الزنج کی جنگ کے لئے صبح کو روانہ ہوا۔ رؤسا میں سے ہر رئیس اس مقام کی طرف روانہ ہوا۔ جس کا اُسے حکم دیا گیا تھا۔ لشکر اور اُس کے ساتھی فاسق کی جانب روانہ ہوئے خبیث نے اپنے لشکر کے ہمراہ اُن کا مقابلہ کیا اور جنگ جاری ہو گئی۔ دونوں طرف بکثرت مقتول و مجروح ہوئے۔ فاسقین نے اپنے شہر کی نہایت شدید حمایت کی جس کی حمایت پر اُن کا دار و مدار تھا۔ مدافعت میں جان دینے پر آمادہ ہو گئے۔ الموفق کے ساتھیوں نے صبر کیا اور جم کر جنگ کی تو اللہ نے اپنی مدد سے اُن پر احسان کیا اور فاسقین کو شکست ہوئی۔ اُن لوگوں نے قتل عظیم کیا۔ اُن کے سپاہیوں اور بہادروں میں سے بہت بڑی جماعت کو گرفتار کر لیا۔ قیدیوں کو الموفق کے پاس لایا گیا۔ اُن کی گردنیں میدانِ جنگ ہی میں مار دی گئیں۔ اپنی جماعت کے ہمراہ فاسق کے مکان کا قصد کیا۔ جہاں اس حالت میں پہنچا کہ خبیث اُس میں پناہ گیر تھا اور اُس کی مدافعت کے لئے اُس نے اپنے بہادر ساتھیوں کو جمع کیا تھا۔ مگر جب وہ لوگ مدافعت کے کچھ کام نہ آ سکے تو اُس نے اُس کو بھی سپرد کر دیا اور اُس کے ساتھی وہاں سے منتشر ہو گئے۔

آل صاحب الزنج کی گرفتاری

الموفق کے غلام گھس گئے خبیث کا وہ مال و اسباب بچ گیا تھا سب لوٹ لیا۔ اُس کی عورتوں اور اولاد ذکور و اناث کو گرفتار کر لیا جو عورتیں اور بچے ملا کر سو سے زائد تھے۔ فاسق بچ گیا اور اس طرح المہلبی کے مکان کی طرف بھاگتا ہوا روانہ ہوا کہ وہ اپنی کسی عورت و بچہ اور مال کی طرف رخ بھی نہ کرتا تھا۔ اُس کا مکان اور جو بقیہ سامان اور اسباب اُس میں تھا جلا دیا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو الموفق کے پاس لایا گیا تو اُس نے اُن کے الموفقیہ بھیجنے اور اُن پر پہرہ مقرر کرنے اور اُن کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا۔ ابو العباس کے سرداروں کی ایک جماعت نے نہر ابی الخصیب کو عبور کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المہلبی کے مکان کا قصد کیا تھا۔ اُنھوں نے اپنے ساتھیوں کے ملنے کا انتظار نہیں کیا تھا۔ المہلبی کے مکان پر پہنچے جہاں خبیث کی شکست ہونے کے بعد اکثر زنجیوں نے پناہ لی تھی ابوالعباس کے ساتھی اُس مکان میں داخل ہوئے اور لوٹ میں مشغول ہو گئے۔ مسلمان عورتیں جن پر المہلبی غالب آگیا تھا اور اُس کی وہ اولاد جو اُن سے ہوئی تھی گرفتار کر لی گئی۔ جو شخص اس پر کامیاب ہوتا تھا اُسے لے کے اپنی کشتی کی طرف جو نہر ابی الخصیب میں تھی لوٹ جاتا تھا۔ زنجیوں کو اُن میں سے جو باقی تھے اُن کی قلت کا اور اُن کے لوٹ میں مشغول ہونے کا علم ہوا تو اُنھوں نے اُن پر چند ایسے مقامات سے حملہ کر دیا جن میں وہ پوشیدہ تھے۔ چنانچہ اُن کو اُن کے مقامات سے ہٹا دیا۔ یہ لوگ بھاگے۔ زنجیوں نے اُن کا تعاقب کیا یہاں تک کہ نہر ابی الخصیب پہنچ گئے۔ اُن کے سوار و پیادہ میں سے ایک قلیل جماعت مقتول ہوئی۔ اُن لوگوں نے بعض عورتوں اور اسباب کو جو اُنھوں نے گرفتار کر لیا تھا واپس لے لیا۔

مال غنیمت الموفق کے غلاموں اور ساتھیوں میں سے ایک فریق جس نے نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے خبیث کے مکان کا قصد کیا تھا لوٹ میں اور مال غنیمت کے اپنی کشتیوں کی طرف لے جانے میں مشغول تھا۔ اس امر نے زنجیوں کو حرص دلائی۔ وہ اُن پر ٹوٹ پڑے، اُنھیں شکست دے دی اور لشکر زنج کے سوق الغنم کے مقام تک اُن کا تعاقب کیا۔ غلاموں کے سرداروں کی ایک جماعت مع اپنے بہادر اور شجاع ساتھیوں کے رُک گئی۔ اُنھوں نے زنجیوں کا منہ پھیر دیا۔ لوگ واپس ہوئے اور اپنے اپنے مقامات کی طرف لوٹے۔ اُن کے درمیان نماز عصر کے وقت تک جنگ ہوتی رہی۔ اس وقت ابو احمد نے غلاموں کو حکم دیا کہ سب مل کر فاسقوں پر ایک زبردست حملہ کر دیں۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا تو زنجی بھاگے یہاں تک کہ خبیث کے مکان تک پہنچ گئے۔ الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو واپس کرے۔ اُس نے اُنھیں واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ سکون اور اطمینان کے ساتھ واپس ہوئے۔ الموفق اور جو اُس کے ہمراہ تھے نہر کے اندر کشتی میں ٹھیر کر اُن لوگوں کی حفاظت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کشتیوں میں داخل ہو گئے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھوڑوں کو بھی داخل کر لیا۔ آخری جنگ میں جو مصیبت آئی اس کی وجہ سے زنجی اُن کے تعاقب سے باز رہے۔ الموفق اور اُس کے ہمراہ ابو العباس اور باقی سردار اور تمام لشکر اس طرح واپس ہوئے کہ اُنھوں نے فاسق کے بہت سے مال غنیمت میں پائے تھے اور مسلمانوں کی عورتوں میں سے ایک کثیر جماعت کو بھی چھڑایا تھا جو اُس روز نہر ابی الخصیب کی طرف گروہ کی گروہ روانہ ہونے لگیں۔ وہ کشتیوں میں سوار کر کے جنگ کے ختم ہونے تک الموفقیہ کی طرف روانہ کر دی گئیں۔

صاحب الزنج کے کھلیانوں کی بربادی

الموفق نے اُس روز ابو العباس کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے سرداروں میں سے کسی کو پانچ کشتیوں کے ہمراہ خبیث کے لشکر کے پچھلے حصے کی جانب جو نہر ابی الخصیب میں ہے۔ اُن کھلیانوں کے جلانے کے لئے روانہ کرے جن کی وہاں بڑی کثرت ہے۔ خبیث اپنے زنجی اور غیر زنجی ساتھیوں کو اُنہی سے غذا دیتا تھا۔ ایسا ہی کیا گیا اور اُس کا اکثر حصہ جلا دیا گیا۔ یہ جلانا خبیث اور اور اُس کے ساتھیوں کو کمزور کرنے میں نہایت مؤثر ہوا۔ کیونکہ اُن کی غذا کے لئے اُسکے سوا اور کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ احمد نے اُس روز جو کچھ خبیث اور اس کے ساتھیوں پر گزری اُس کے متعلق تمام اطراف میں ایک فرمان بھیجنے کا حکم دیا کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے ایسا ہی کیا گیا۔

صاعد بن مخلد کی آمد

اسی سال ۲ ذی الحجہ یوم چار شنبہ کو ابو احمد کے لشکر میں اُس کا کاتب صاعد بن مخلد سامرا سے اُس کی جانب واپس ہو کر آیا۔ اور اپنے ہمراہ بہت بڑا لشکر لایا۔ کہا گیا ہے کہ پیادہ اور سوار کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی۔ ابو احمد نے اُس کے ساتھیوں کے آرام دینے کا اور اُن کے ہتھیاروں کے تیار کرنے کا اور اُن کی حالت کے درست کرنے کا حکم دیا اور اُنھیں جنگ خبیث کے لئے تیار ہونے پر مامور کیا۔ آنے کے بعد وہ چند روز ٹھیرا۔

لؤلؤ کی ابو احمد سے حاضری کی درخواست

لوگ اسی حالت میں تھے کہ ابن طولون کے ساتھی لؤلؤ کا خط اُس کے بعض سرداروں کے ہمراہ آیا جس میں اُس نے اُس کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کی اجازت کی درخواست کی تھی کہ اُس کے ساتھ جنگ فاسق میں حاضر ہو۔ اس درخواست کو قبول کر لیا اور اُسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ اُس نے لؤلؤ کی آمد کے انتظار میں جنگ فاسق کے ارادے کو مؤخر کر دیا۔ اور لؤلؤ فرغانی و ترک و روم و بربر و سوڈان وغیرہم کے ہمراہ جو ابن طولون کے منتخب ساتھیوں میں سے تھے الرقہ میں مقیم تھا جب لؤلؤ کو ابو احمد کا فرمان اپنے پاس آنے کی اجازت کے بارے میں ملا تو وہ دیار مضر سے روانہ ہو کے اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ مدینۃ السلام میں آ کے مدت تک وہاں قیام کیا۔ پھر ابو احمد کی جانب روانہ ہوا۔

لؤلؤ کی آمد وہ اُس کے لشکر میں ۲ محرم ۲۷۰ھ یوم پنجشنبہ کو آیا۔ ابو احمد نے اُس کے لئے دربار کیا۔ اُس کا بیٹا ابو العباس اور صاعد اور سردار اپنے اپنے مرتبے پر موجود تھے۔ لؤلؤ کو اچھی شکل میں اُس کے پاس داخل کیا گیا۔ ابو العباس نے اُسے حکم دیا کہ اُس چھاؤنی میں اُترے جو اُس کے لئے نہر ابی الخصیب کے سامنے تیار کی گئی ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس میں اُتر گیا۔ صبح کے وقت الموفق کے سلام کے لئے اُس کے گھر پہ اپنے سرداروں اور ساتھیوں کے ساتھ جانے کا حکم ملا۔

لؤلؤ کی قدر و منزلت ۳ محرم یوم سہ شنبہ کی صبح کو لؤلؤ بہت بڑے مجمع کے ہمراہ روانہ ہوا اور الموفق کے پاس پہنچ کر اُسے سلام کیا۔ اُس نے اپنے قریب بلایا۔ اُس سے اور اُس کے ساتھیوں سے نیکی کا وعدہ کیا اور اُسے اور اُس کے سرداروں میں سے ایک سو پچاس سرداروں کو خلعت دئے اور بہت سے گھوڑے سونے چاندی کی جڑاؤ لگاموں اور زینوں کے ساتھ سرافراز کئے۔ اُس کے سامنے اس قدر اقسام کے کپڑے اور مال جو تھیلیوں میں تھے روانہ کئے گئے جن کو سو غلام اُٹھائے ہوئے تھے۔ اُس کے سرداروں میں بھی ہر شخص کے لئے اُس کی قدر کے موافق انعامات اور سواریاں اور کپڑے دینے کا حکم دیا۔ اُسے بڑی قابل قدر جاگیر دی اور اُس کے لشکر کی جانب جو نہر ابی الخصیب کے سامنے تھا۔ نہایت اچھی حالت کے ساتھ واپس کیا۔ اُس کے اور اُس کے ساتھیوں کے لئے ضیافت کا کھانا اور گھوڑوں کے لئے دانہ چارہ مہیا کیا گیا۔ اُسے اپنے ساتھیوں کے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاغذات پیش کرنے کا حکم دیا، جن میں اُن کے مراتب کے موافق اُن کی تنخواہیں درج ہوں۔ وہ پیش کئے گئے تو ہر شخص کے لئے اُس کے دو چند کا حکم دیا۔ کاغذات پیش کرنے کے وقت وظیفہ جاری کیا گیا۔ اور جو کچھ اُن کے لئے مقرر کیا گیا وہ پورا کر دیا گیا۔ لؤلؤ کو فاسق اور اُس کے ساتھیوں کی جنگ کے لئے غربی دجلہ کی جانب عبور کی تیاری اور مستعد ہونے کا حکم دیا۔

نہر ابی الخصیب پر ابو احمد کا غلبہ

خبیث نے جبکہ نہر ابی الخصیب پر غلبہ ہو گیا اور وہ پل اور گزرگاہیں جو اُس پر تھیں کاٹ دی گئیں تو اُس نے نہر کے دونوں جانب سے ایک نیا بند باندھ دیا۔ بند کے درمیان ایک تنگ دروازہ بنایا کہ اُس میں پانی کی روانی تیز ہو جائے، جس سے جزر (پانی کے اُتار) کے وقت کشتیاں اُس میں داخل ہونے سے رکیں۔ اور مد (پانی کے چڑھاؤ) کے وقت اس میں سے نکلنا دشوار ہو۔ ابو احمد کی یہ رائے ہوئی کہ بغیر اس بند کے توڑے ہوئے اُس سے جنگ ممکن نہ ہوگی۔ یہ قصد کیا تو فاسقوں کی طرف سے اُس کی شدید حفاظت ہوئی۔ وہ صبح و شام اُس کی حفاظت میں اضافہ کرنے لگے۔ یہ بند اُن کے گھروں کے بیچ میں تھا۔ اس وجہ سے مشقت اُن پر سہل تھی اور موفق پر گراں تھی جس نے اُس کے اکھاڑنے کا ارادہ کیا تھا۔

لؤلؤ کی جماعت کی شجاعت و ثابت قدمی

مناسب سمجھا گیا کہ لؤلؤ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد جنگ کرے کہ زنجیوں کی جنگ کے لئے مضبوط ہو جائیں اور شہر کی سڑکوں اور گلیوں سے واقف ہو جائیں۔ اس لئے لؤلؤ کو حکم ملا کہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اس بند جنگ کے لئے حاضر ہو۔ توڑنے کے لئے مزدوروں کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے ایسا کیا۔ الموفق نے لؤلؤ کی بہادری اور اُسکی پیشقدمی اور اُس کے ساتھیوں کی شجاعت اور زنجیوں کی تکلیف پر اُن کا صبر اور اُن کی قلیل جماعت کی زنجیوں کی کثیر جماعت کے مقابلے میں ثابت قدمی دیکھی جس سے خوش ہو گیا۔ اُس نے لؤلؤ کو شفقت و محبت کی وجہ سے اُن کے واپس کرنے کا حکم دیا۔ الموفق نے اُنھیں صلہ دیا اور اُن کے ساتھ احسان کیا۔ اور اُن کے لشکر گاہ کی طرف واپس کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہر الغربی کے پلوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ

الموفق نے اس بند پر پے در پے جنگ کی۔ وہ خبیث کے اُن ساتھیوں سے جو اس کی حفاظت کرتے تھے لڑتا کے ساتھیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کے ذریعے سے جنگ کرتا تھا۔ مزدور اُس کے اکھاڑنے میں لگ جاتے تھے۔ وہ مختلف طریقوں سے فاجر اور اُس کے گروہوں سے جنگ کرتا تھا۔ اُن کے مکانات جلا دیتا، جنگجوؤں کو قتل کرتا تھا۔ اُن کے رئیسوں کی جماعت پر جماعت اُس سے امن لیتی جاتی تھی۔ خبیث اور اُس کے ساتھیوں کے لئے نہر الغربی کے علاقے میں چند زمینیں باقی رہ گئی تھیں جن میں اُن کے کھیت اور ترکاریاں تھیں۔ نہر الغربی پر دو پل تھے جن پر سے ان زمینوں تک عبور کرتے تھے۔ ابو العباس اس سے واقف ہو گیا۔ اس نے اس علاقے کا قصد کیا اور اس بارے میں الموفق سے اجازت مانگی، اُس نے اجازت دے دی اور اُسے آدمیوں کے منتخب کرنے کا حکم دیا کہ اپنے غلاموں اور ساتھیوں میں سے بہادروں کو ساتھ لے۔ ابو العباس نے ایسا ہی کیا اور نہر الغربی کی جانب روانہ ہوا۔ زیرک کو اُس نہر کی غربی جانب اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ کمین گاہ میں بٹھا دیا۔ اپنے غلام رشیق کو حکم دیا کہ وہ اپنے بہادر اور منتخب آدمیوں کے بہت بڑے گروہ کے ساتھ نہر العمیس کا قصد کرے کہ اس وقت زنجیوں کی پشت پر نکلے جبکہ وہ غافل ہوں۔ وہ اُن پر حملہ کرے۔ زیرک کو یہ حکم دیا کہ جب رشیق کے مقابلے سے اُن کی شکست کو محسوس کرے تو اُن لوگوں کے سامنے نکلے۔

نہر الغربی کے پلوں کا انہدام

ابو العباس نے اُن چند کشتیوں کے ساتھ جن کے جنگ جویوں کا اُس نے انتخاب کیا تھا اور انھیں چھانٹا تھا نہر الغربی کے دہانے پر قیام کیا۔ اُس کے ہمراہ اُس کے سفید و سیاہ غلاموں میں سے وہ جماعت بھی تھی جن کو اُس نے منتخب کیا تھا۔ جب رشیق نہر الغربی کی شرقی جانب فاجروں کے سامنے ظاہر ہوا تو اُس نے انھیں خائف کر دیا۔ وہ اُس کی غربی جانب عبور کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے کہ اپنے لشکر کی طرف بھاگ جائیں۔ ابو العباس نے انھیں دیکھ لیا۔ کشتیاں نہر میں داخل کر دیں۔ پیادہ لشکر اُس کے دونوں کناروں پر پھیلا دیا۔ وہ اُن کو پا گئے تو اُن میں تلوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلائی جس سے مخلوق کثیر نہر میں اور اُس کے دونوں کناروں پر مقتول ہوئی اور بہت سے قیدی گرفتار ہوئے۔ جو بچ گئے اُن کو زیرک اور اُس کے ساتھیوں نے اس طرح قتل کر دیا کہ بجز چند آدمیوں کے کسی کی جان نہ بچی۔ ابوالعباس کے ساتھیوں نے اُن لوگوں کے اس قدر ہتھیار لے لئے جن کا لادنا بھی اُن پر گراں تھا۔ یہاں تک کہ اُن کا اکثر حصہ پھینک دیا۔ ابوالعباس نے دونوں پل کاٹ دیے۔ اُن میں جتنے بیڑے اور لکڑیاں تھیں اُنھیں دجلہ لے جانے کا حکم دیا۔ سراور قیدی لے کے الموفق کے پاس لوٹا تو سرداروں کو لشکر میں گھمایا گیا۔ فاسقوں سے وہ کھیت بھی منقطع ہو گئے جن سے وہ فائدہ حاصل کرتے تھے اور جو نہر الغربی میں تھے۔

اسی سال یعنی ۲۶۹ھ کے ذی الحجہ میں صاحب الزنج کے اہل وعیال کو بغداد میں داخل کیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

اسی سال حامد کو ذوالوزارتین کا خطاب دیا گیا۔

ابن طولون کے سرداروں کی مکہ میں تباہی

اسی سال ذی الحجہ میں ابن طولون کے اُن دو سرداروں اور اُن کے ہمراہی لشکر میں جنگ ہوئی جن میں سے ایک کا نام محمد بن السراج اور دوسرے کا عرف الغنوی تھا جن کو ابن طولون نے روانہ کیا تھا۔ یہ دونوں دو ہزار پیادے اور چار سو ستر سواروں کے ہمراہ ۲۸ ذی القعدہ یوم چارشنبہ کو مکہ پہنچے اُنھوں نے قصابوں اور گیہوں والوں کو دو دو دینار دیے اور روسا کو سات سات۔ اُس وقت ہارون بن محمد عامل مکہ بستان ابن عامر میں تھا۔ جعفر بن الباغمردی تقریباً دو سو سوار کے ہمراہ ۳ ذی الحجہ کو مکے میں آیا۔ ہارون نے ایک سو بیس سواروں اور دو سو حبشیوں اور عمرو بن اللیث کے ساتھیوں میں سے تیس سواروں اور عراق سے آنے والوں میں سے دو سو پیادے کے ہمراہ اُس سے ملاقات کی۔ ان کی وجہ سے جعفر قوی ہو گیا۔ اُنھوں نے اور ابن طولون کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا۔ خراسان کے حجاج نے جعفر کی مدد کی۔ مکے کے اندر ابن طولون کے ساتھیوں میں سے تقریباً دو سو آدمی مقتول ہوئے۔ باقی لوگ پہاڑوں میں بھاگ گئے۔ اُنھوں نے اُن کے گھوڑے اور مال چھین لیے۔ جعفر نے تلوار روک لی۔ جعفر نے الغنوی کے خیمے پر قبضہ کر لیا۔ کہا گیا ہے کہ اُس میں دو لاکھ دینار تھے۔ اُس نے مصریوں اور قصابوں کو اور گیہوں والوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امی دے دیا۔ مسجد حرام میں ابن طولون کی لعنت میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا گیا، اور لوگ اور تاجروں کا مال مخفی رہا۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون ابن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال اسحاق بن کنداج جس کو پورے مغرب کا والی بنایا گیا تھا سامرا سے اسوقت تک نہ ٹلا جب تک کہ یہ سال ختم نہ ہو گیا

۲۷۰ھ کے واقعات

اسی سال محرم میں ابو احمد اور صاحب الزنج کے درمیان ایک جنگ ہوئی تھی جس نے صاحب الزنج کے ارکان کو کم زور کر دیا۔

اسی سال صفر میں فاجر قتل کیا گیا اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی گرفتار ہوئے اور فاسق کے متعلقین سے راحت مل گئی۔

رضا کار مجاہدین کی آمد ہم اس بند کا حال پہلے بیان کر چکے ہیں جو خبیث نے بنا لیا تھا اور اس کے بارے میں ابو احمد اور اس کے ساتھیوں سے جو واقعہ ہوا وہ بھی بیان کر چکے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد اس بند پر مسلسل جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ اسے وہ چیز حاصل ہو گئی جو وہ چاہتا تھا۔ مذو جزر میں کشتیوں کا نہر ابی الخصیب میں داخل ہونا سہل ہو گیا۔ ابو احمد کے لئے اپنے اس مقام میں جہاں وہ مقیم تھا سودے کی ارزانی اور غلوں کی مسلسل آمد اور شہروں سے مال کا اس کے پاس لانا اور خبیث اور اس کے ساتھ کے گروہوں کے جہاد میں لوگوں کی رغبت، غرضیکہ جو کچھ اس نے چاہا سب اس کے لیے آسان ہو گیا۔

رضا کار مجاہدین میں سے جو اس کے پاس آئے سوار و پیادہ کی جماعت کثیر کے ہمراہ احمد بن دینار تھا جو کور الاہواز کے اطراف اور ایذج کا عامل تھا۔ وہ خود بھی اور اس کے ساتھی بھی جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ خبیث قتل کر دیا گیا۔ اہل البحرین میں سے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ایک مخلوق کثیر تقریباً دو ہزار آدمی آئے۔ جن کا سردار عبدالنفیس کا ایک آدمی تھا۔ ابو احمد نے اُن کے لیئے دربار کیا۔ اُن کا رئیس اور معززین داخل ہوئے۔ تو اُس نے اُنھیں خلعت دینے کا حکم دیا۔ اُن کے سب آدمی بھی پیش کیے گئے۔ اُس نے اُن سب کی مہمانی کا حکم دیا۔ تقریباً ایک ہزار آدمی اصلاح فارس سے وارد ہوئے جن کا رئیس رضا کار مجاہدین میں سے ایک بوڑھا تھا جس کی کنیت ابو سلمہ تھی۔ الموفق نے اُن کے لئے دربار کیا۔ یہ بوڑھا اور اُس کے ساتھیوں کے معززین پہنچے تو اُس نے اُنھیں خلعت دینے کا حکم دیا۔ اور اُن کی مہمانی کی۔ شہروں سے پے در پے رضا کار مجاہدین آنے لگے۔

ابو احمد کی جنگی تیاری

جب اُسے اُس بندے سے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ حاصل ہو گیا جو اُس نے چاہا تو اُس نے خبیث کے مقابلے کا مصمم ارادہ کیا۔ کشتیاں اور عارضی پل تیار کرنے اور پانی اور خشکی کے آلات حرب کی اصلاح کا حکم دیا۔ پیادے اور سواروں کو منتخب کیا جن کی قوت اور جنگ میں بہادری پر اُسے بھروسا تھا۔ میدان جنگ بہت تنگ تھا۔ مقام دشوار گزار تھا۔ نہروں اور خندقوں کی کثرت تھی۔ جن لوگوں کو اُس نے منتخب کیا اُن میں سواروں کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی اور پیادے کی پانچ ہزار یا اس سے زائد جو سوائے اُن رضا کار مجاہدین اور اُن اہل لشکر کے تھے جن کے لئے کوئی دفتر نہ تھا۔ اُنھوں نے عبور کیا۔ اُن لوگوں کی جن کو سوار کرنے کی کشتیوں میں گنجائش نہ تھی بہت بڑی جماعت کو الموفقیہ میں چھوڑ دیا جن میں اکثر سوار تھے۔

صاعد بن مخلد کی روانگی

الموفق نے ابو العباس کو اپنے ساتھیوں اور غلاموں اور اُن پیادہ اور سواروں کے ساتھ جو اُس کے ہمراہ کئے گئے تھے کشتیوں کے شرقی جانب المہلبی کے مکان کے سامنے اُسی مقام کے قصد کا حکم دیا جہاں وہ ۱۰ ذی القعدہ یوم سہ شنبہ ۲۶۹ھ کو گیا تھا۔ صاعد بن مخلد کو بھی نہر ابی الخصیب کے شرقی ہی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ روانہ نہر ابی الخصیب سے نہر الغربی تک اپنے موالی اور غلام سرداروں کا سلسلہ قائم کیا۔ جو لوگ الکرنبائی کے مکان کی حد سے نہر ابی شاکر تک نکلے اُن میں الموفق کے دونوں موالی راشد اور لؤلؤ بھی مع قریب بیس ہزار پیادے اور سواروں کے تھے، جن میں ایک کے پیچھے ایک تھا۔ نہر ابی شاکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جوئی کور تک موالی اور غلاموں کے سرداروں کی ایک جماعت تھی۔ جوی کور سے نہر المغربی تک اسی طرح تھا۔

شبل بن سالم کی پیش قدمی

شبل کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نہر المغربی کے قصد سے المہلبی کے مکان کی پشت کے سامنے آئے۔ پھر جنگ شروع ہونے پر اُس کے پیچھے سے نکلے اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ سب کے سب ایک دم سے فاسق کی طرف اس طرح چلیں کہ ایک دوسرے سے آگے نہ بڑھے۔ چلنے کا نشان اُس سیاہ جھنڈے کی حرکت کو قرار دیا جس کو اُس نے دہانۂ نہر ابی الخصیب پر الکرنبائی کے مکان کے ایک مضبوط اور بلند مقام پر نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان کے لئے بلند آواز بگل بجایا جائے۔

زنجیوں پر ابو احمد کے سرداروں کی یورش

۲۷ محرم ۲۷۰ھ یوم دوشنبہ کو عبور ہوا۔ بعض لوگ جو نہر جوئی کور پر تھے علامت کے ظاہر ہونے سے پیشتر چلنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ المہلبی کے مکان سے قریب ہو گئے۔ اُنھیں المہلبی اور اُس کے زنجی ساتھی ملے، جنھوں نے اُن کو اُن کے مقامات کی طرف واپس کر دیا اور اُن کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ جنگ کی عجلت کرنے والوں پر جو حادثہ گزرا بقیہ لوگوں کو اُس کی خبر نہ ہوئی۔ اس لئے کہ لوگوں کی کثرت تھی اور درمیان فاصلہ بہت تھا۔ جب سردار اور اُن کے آدمی اُن مقامات سے نکلے جہاں سے نکلنے کا اُنھیں حکم دیا گیا تھا اور پیادہ و سوار اپنے اپنے مقامات پر اطمینان سے ٹھیر گئے تو الموفق نے جھنڈا ہلانے اور بگل بجانے کا حکم دیا۔ نہر کے اندر کشتی میں داخل ہو گیا اور لوگ ایک کے پیچھے ایک روانہ ہوئے۔ زنجیوں نے اُن کا مقابلہ کیا جو متفق ہو کر جمع ہو گئے تھے اور جو لوگ عجلت کر کے اُن کی طرف گئے تھے اُن پر جو کامیابی ہوئی تھی اُس پر جری ہو گئے تھے۔ لشکر نے سچی نیت اور پوری بصیرت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ بہت سے حملوں کے بعد اُن کو اپنے مقامات سے ہٹا دیا۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے استقلال سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مدد سے اُن پر احسان کیا اور اُنھیں فاسقوں پر قابو عطا فرمایا۔ وہ لوگ پشت پھیر کر بھاگے۔ الموفق کے ساتھی اُن کا تعاقب کر کے قتل اور گرفتار کر رہے تھے۔ فاجرین کا ہر مقام سے محاصرہ کر لیا۔ اللہ نے اُس روز اُن میں سے اتنے قتل کر دیے کہ شمار اُن کا احاطہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا۔ اسی طرح بہت لوگ نہر جوی کور میں غرق ہو گئے۔ الموفق کے ساتھیوں نے پورے شہر پر قبضہ کر لیا۔ مردوں عورتوں اور بچوں کو پکڑ لیا جو اُس میں قید تھے۔ علی بن ابان المہلبی کے تمام اہل و عیال اور اُس کے دونوں بھائی الخلیل بن ابان اور محمد بن ابان پر اور اُن کی اولاد پر اُن لوگوں کو فتح ہوئی اور اُن کو شہر الموفقیہ کی طرف عبور کرا دیا گیا۔

صاحب الزنج اور زنجی سرداروں کا فرار

فاستق مع اپنے ساتھیوں کے جس کے ہمراہ المہلبی اور اُس کا بیٹا انکلائے اور سلیمان بن جامع اور زنجیوں کے سردار بھی تھے بھاگتا ہوا روانہ ہوا۔ ان لوگوں کا اُس مقام کا ارادہ تھا جسے خبیث نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اُس وقت کے لئے جائے پناہ بنایا تھا جبکہ اُس کے شہر پر غلبہ کر لیا جائے۔ یہ مقام نہر السفیانی پر تھا۔ خبیث بھاگا، اُس پر جو فتح ہوئی تھی ہو چکی تو لوگ المہلبی کے مکان کے پاس جو نہر ابی الخصیب کے اندر تھا ٹھیر گئے۔ جو کچھ اُس مکان میں اور اُس کے متصل تھا اُسکے لوٹنے اور جلانے میں مشغول اور لوٹ کی تلاش میں منتشر ہو گئے تھے۔ تمام چیزیں جو بچ گئی تھیں وہ سب اس مکان میں جمع تھیں۔

لؤلؤ کا صاحب الزنج کا تعاقب

ابو احمد کشتی میں بیٹھ کر نہر السفیانی کے قصد سے آگے روانہ ہو گیا۔ اُس کے ہمراہ لؤلؤ بھی اپنے پیادہ و سوار ہمراہیوں کے ساتھ تھا۔ ابو احمد اپنے باقی لشکر سے علیحدہ ہو گیا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ وہ واپس ہو گیا تو وہ بھی مع اُس مال کے جس پر اُنھوں نے قبضہ کیا تھا اپنی کشتیوں میں لوٹ گئے۔ الموفق اپنے ہمراہیوں کے ساتھ فاستق اور اُس کے ساتھیوں کے لشکر گاہ تک پہنچ گیا۔ وہ لوگ بھاگ رہے تھے۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھیوں نے ایسا تعاقب کیا کہ اُن لوگوں نے نہر السفیانی کو عبور کیا تو لؤلؤ نے بھی اپنا گھوڑا نہر میں ڈال دیا اور اُس کے ساتھیوں نے اُس کے پیچھے عبور کیا۔ فاستق چلتا رہا یہاں تک کہ نہر القریری تک پہنچ گیا۔ لؤلؤ اور اس کے ساتھی اُس کے پاس پہنچ گئے۔

لؤلؤ کو واپسی کا حکم

ان لوگوں نے اس پر اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کیا اور اُنھیں شکست دی۔ وہ پشت پھیر کر بھاگ رہے تھے۔ یہ لوگ اُن کا تعاقب کر رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ انھوں نے نہر القریری کو عبور کیا۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھیوں نے بھی اُن کے پیچھے عبور کیا اور انھیں نہر المبارک تک پہنچایا۔ اُنھوں نے اُسے بھی عبور کیا اور ایک پہاڑ کی پناہ لے لی جو اُس کے پیچھے تھا۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھی بغیر باقی لشکر کے اس کام میں تنہا تھے اور اُن کو فاسق اور اُس کے گروہ کی تلاش کی کوشش دن کے آخر حصے میں اُس مقام تک لے گئی تھی۔ الموفق نے اُسے واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ اپنے کام پر تعریف کیے جانے کے بعد واپس ہوا۔ الموفق نے اپنے ساتھ کشتی پر بٹھا لیا۔ اکرام کو تازہ کر دیا اور شایان شان اس کا مرتبہ بلند کر دیا۔

ابو احمد الموفق کی مراجعت نہر ابی الخصیب

الموفق کشتی میں نہر ابی الخصیب میں واپس ہوا۔ لؤلؤ کے ساتھی بھی اُس کے ہمراہ چل رہے تھے۔ المہلبی کے مکان کے سامنے آیا تو اُس نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہ دیکھا۔ یقین ہو گیا کہ وہ لوگ واپس ہو گئے۔ اُسے اُن پر بہت سخت غصہ آیا۔ اپنے محل کے ارادے سے روانہ ہوا۔ لؤلؤ نے اپنے ساتھیوں کو پیچھا کرنے لے جانے کا حکم دیا۔ اور اس نے جب فتح کی علامتیں دیکھیں تو ظفر مندی کا یقین ہوا۔ اللہ نے فاسق کی اور اُس کے ساتھیوں کی شکست اور اُن کا اپنے شہر سے اخراج اور اُن کے تمام مال و اسباب ذخیرہ و ہتھیار کا حصول اور تمام لوگوں کی رہائی جو اُن کے ہاتھ میں قید تھے میسر فرمائی اُس پر اُس نے لوگوں کو خوش خبری دی۔

سیاہ کی حکم عدولی پر ابو احمد کا اظہار ناراضگی

ابو احمد کے دل میں اپنے ساتھیوں پر اُس کے حکم کی مخالفت کرنے اور اُس مقام کا قیام ترک کرنے کی وجہ سے جہاں اُس نے انھیں کھڑا کیا تھا، غصہ تھا۔ غلاموں اور موالی کے سرداروں اور معززین کو جمع کر کے جو کچھ سرزد ہوا تھا، اُس پر غصہ کیا اور اتنی ملامت کی کہ وہ عاجز آ گئے۔ اُنھوں نے عذر کیا کہ "ہم سمجھے آپ چلے گئے۔ ہمیں آپ کے تعاقب کی خبر نہ ہوئی کہ فاسق کا پیچھا کیا ہے ورنہ ہم بھی تیزی سے وہیں جاتے۔" اپنے مقام سے نہ ہٹے یہاں تک کہ قسم کھائی اور عہد کیا کہ "جب خبیث کی طرف روانہ ہوں گے تو اُن میں سے کوئی شخص واپس نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اُس پر فتح دے۔ اگر اُس کام نے انھیں عاجز کر دیا تو وہ اپنے مقام پر کھڑے رہیں گے یہاں تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اور اُس کے درمیان فیصلہ کرے"۔ الموفق سے یہ درخواست کی کہ وہ اُن لوگوں کے الموفقیہ سے جنگ کے لئے روانہ ہونے کے وقت اُن کشتیوں کے واپس کرنے کا حکم دے دیا کرے جن میں وہ عبور کر کے الموفقیہ جاتے ہیں کہ اس طریقے اُن لوگوں کی اُمید منقطع ہو جائے جو فاسق کی جنگ سے ہٹنا چاہتے ہیں۔ ابو احمد نے اقرار خطا اور وعدۂ احسان پر اُنھیں جزائے خیر کی دعا دی اور عبور کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی اسی طرح نصیحت کریں جس طرح اُنھیں کی گئی۔

ابو احمد کے احکام کا اجرا

الموفق نے یوم سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ اور جمعے کو ضروریات کی اصلاح کے لئے قیام کیا۔ جب یہ کام ہو گیا تو احکام جاری کئے جن کے مطابق عبور کے وقت عمل ہو۔ جمعے کو عشا کے وقت ابو العباس اور اپنے موالی اور غلاموں کے سرداروں کو اُن مقامات کی طرف روانگی کا حکم دیا جن کو نامزد کر دیا تھا۔ ابو العباس کو مع اُس کے ساتھیوں کے عسکر ریحان کے قصد کا حکم دیا۔ جو نہر السفیانی اور اُس مقام کے درمیان تھا جس کی فاسق نے پناہ لی تھی۔ یہ بھی فرمایا کہ اُس کی روانگی مع اُس کے لشکر کے نہر المغیرہ میں ہو یہاں تک کہ وہ انھیں نہر ابی الخصیب کے وسط میں نکالے اس صورت سے اُنھیں عسکر ریحان میں پہنچائے۔ حبشی غلاموں کے ایک سردار کو حکم دیا کہ نہر الامیر جا کے نصف حصے پر رُک جائے۔ بقیہ سرداروں اور غلاموں کو دجلے کے شرقی جانب لشکر فاسق کے مقابل اس طور پر رات کے وقت جانے کا حکم دیا کہ صبح کو جنگ پر تیار رہیں۔ الموفق جمعے کی عشا کے وقت اور ہفتے کی شب کو اپنے سرداروں اور آدمیوں پر کشتی میں گشت کرنے لگا اور اُنھیں لشکر فاسق کے مقامات اور مواضع میں تقسیم کرنے لگا کہ جس طرح قرار دیا گیا ہے اُسی طرح صبح کے وقت اُن کی روانگی اُس طرف ہو۔

صاحب الزنج کے مستقر پر حملہ

الموفق ۲ صفر یوم شنبہ ۲۷۰ھ کو صبح کے وقت روانہ ہوا۔ کشتی میں نہر ابی الخصیب آ کے اس قدر ٹھیرا رہا کہ لوگوں کا عبور اور کشتیوں سے نکلنا مکمل ہو گیا۔ سواروں اور پیادوں نے اپنے اپنے مقامات اختیار کر لئے۔ اُس نے کشتیوں اور آلات عبور کے متعلق حکم دیا تو وہ شرقی جانب واپس کر دیے گئے اور لوگوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاسق کی طرف روانگی کی اجازت دے دی گئی۔ خود اُن لوگوں کے آگے آگے روانہ ہو کے اُس مقام پر پہنچا جہاں اُس نے یہ اندازہ کیا تھا کہ فاسقین اُس میں لشکر کی مدافعت کے لئے ثابت قدم رہیں گے۔ حالانکہ خائن اور اُس کے ساتھی یوم دوشنبہ کو لشکر کی واپسی کے بعد اُسی وقت اُس شہر میں لوٹ گئے تھے اور وہیں مقیم ہو گئے تھے۔ اُنھیں یہ اُمید تھی کہ اُن کو ایک مدت دراز گزرے گی۔ اور جنگ اُن سے دُور رہے گی۔ مگر الموفق نے اپنے غلاموں کے پیادوں اور سواروں کی تیزی کرنے والوں کو اس حالت میں پایا کہ وہ بڑے لشکر سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اُنھوں نے فاجر اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے ہٹا دیا۔ وہ لوگ بھاگے اور اس طرح منتشر ہوئے کہ ایک دوسرے کی طرف رُخ نہ کرتا تھا۔ اہل لشکر اُن کا تعاقب کر کے جن کے پاس پہنچ جاتے اُنھیں قتل کرتے اور گرفتار کر لیتے۔

سلیمان بن جامع کی گرفتاری

فاسق لشکر کے سرداروں اور اُن کے آدمیوں سے جو اُس کے محافظ تھے ایک جماعت کے ہمراہ علیحدہ ہو گیا۔ اُن میں المہلبی بھی تھا۔ اُس کے بیٹے انکلائے اور سلیمان ابن جامع نے بھی اُسے چھوڑ دیا۔ ہر فریق پر الموفق کے سوار و پیادہ غلاموں اور موالی کی بہت بڑی جماعت روانہ ہوئی۔ ابو العباس کے وہ ساتھی جن کو اُس نے عسکر ریحان میں مقرر کیا تھا۔ فاجر کے بھاگنے والے ساتھیوں کو مل گئے۔ اُنھوں نے اُن میں تلوار چلائی۔ وہ سردار جو نہر الامیر میں مقرر تھا پہنچ گیا۔ اُس نے فاجرین کو روک کے اُن پر حملہ کیا۔ اُس نے سلیمان ابن جامع کو پا کے اُس سے جنگ کی۔ محافظین کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ سلیمان پر فتح ہوئی۔ اُسے گرفتار کر لیا اور بغیر کسی عہد و پیمان کے الموفق کے پاس لایا۔ لوگ سلیمان کی گرفتاری سے خوش ہوئے۔ تکبیر اور شور کی کثرت ہو گئی۔ فتح کا یقین ہو گیا کیونکہ غلبت کو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ وثوق اسی پر تھا۔ اُس کے بعد ابراہیم بن جعفر الہمدانی گرفتار ہوا جو اُس کا ایک سر لشکر تھا۔ نادر حبشی عرف المخارق بھی گرفتار ہوا جو فاجر کے قدیم ساتھیوں میں سے تھا۔ الموفق نے اُن پر زبردست پہرے کا اور اُن کے ابو العباس کی کسی کشتی میں لے جانے کا حکم دیا اور ایسا ہی کیا گیا۔

صاحب الزنج کا قتل

زنجی جو فاسق کے ساتھ رہ گئے تھے لوگوں پر اس طرح پلٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے کہ اُن کو اُن کے مقامات سے ہٹا دیا۔ وہ اُس سے کمزور ہو گئے۔ الموفق نے بھی اُنکی کمزوری محسوس کر لی۔ اُس نے خبیث کی تلاش میں کوشش کی۔ نہر ابی الخصیب میں گھس گیا اس فعل نے اُس کے موالی اور غلاموں کے دل مضبوط کر دیے۔ اُنھوں نے بھی اُس کے ہمراہ تلاش میں کوشش کی۔ الموفق نہر ابی الخصیب تک پہنچا تھا کہ اُس کے پاس فاجر کے قتل کی خوش خبری دینے والا آیا۔ ہنوز متحیر تھا کہ ایک دوسرا خوش خبری دینے والا آیا۔ اُس کے پاس ایک ہاتھ تھا جس کے متعلق اُس کا گمان تھا کہ یہ اُس خبیث کا ہاتھ ہے۔ اس خبر میں کسی قدر قوت آ گئی۔ لؤلؤ کے ساتھیوں میں سے ایک غلام آیا جو ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ایڑ مار رہا تھا۔ اس کے ہمراہ خبیث کا سر تھا جسے اُس کے قریب کیا۔ اُس نے اُسے امن لینے والے سرداروں کی اُس جماعت کے سامنے پیش کیا جو اُس کے پاس تھے تو اُنھوں نے پہچانا۔ وہ اللہ کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ اس بنا پر کہ اُس نے اُسے انعام دیا اور آزمایا۔ ابو العباس نے اور الموفق کے غلاموں اور موالی کے سرداروں نے بھی اللہ کا سجدۂ شکر کیا اور اُنھوں نے اللہ کی بہت حمد و ثنا کی۔ الموفق نے فاجر کے سر کو ایک نیزے پر لگا کے سامنے نصب کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اُسے غور سے دیکھا اور اُس کے قتل کی خبر کی صحت کا یقین ہو گیا۔ الحمد للہ کے ساتھ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں۔

علی بن ابان کا فرار

بیان کیا گیا ہے کہ الموفق کے ساتھیوں نے جب خبیث کو گھیر لیا اور سرداروں میں سے اُس کے ہمراہ سوائے المہلبی کے کوئی نہ رہا تو المہلبی بھی اُس سے پشت پھیر کر بھاگا۔ اُس نے نہر الامیر کا قصد کیا اور نجات کے ارادے سے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا۔ انکلائی نے جو اُس کا بیٹا انکلائے تھا پہلے ہی اُسے چھوڑ دیا تھا۔ وہ نہر الدینار کے ارادے سے روانہ ہوا اور گھنے درختوں اور جھاڑیوں کی پناہ لیکر وہیں مقیم ہو گیا۔

صاحب الزنج کے سر کی تشہیر

الموفق اس طرح واپس ہوا کہ خبیث کا سر اُسکے آگے ایک کشتی میں نیزے پر نصب تھا جسکو وہ نہر ابی الخصیب میں لیے جا رہا تھا۔ لوگ نہر کے دونوں کناروں سے اسکی طرف دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ وہ دجلے میں آیا اور اُسکی طرف روانہ ہوا۔ کشتیاں جن پر صبیح سویرے دجلے کی شرقی جانب عبور کیا گیا تھا واپس کر دی گئیں کہ اور لوگ بھی عبور کریں ۔۔۔ وہ اس طرح روانہ ہوا کہ خبیث کا سر اُسکے آگے ایک نیزے پر تھا اور سلیمان ابن جامع اور الہدانی کشتیوں میں ٹکے ہوئے تھے یہاں تک کہ اپنے محل میں الموفقیہ پہنچا۔ ابو العباس کو کشتیوں میں سوار ہونے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سر کو اور سلیمان بن جامع اور الہمدانی کو اُس کے حال پر برقرار رکھنے کا اور اُن کو نہر جَلّی میں لے جانے کا حکم دیا۔ نہر جَلّی الموفق کی پہلی چھاؤنی تھی۔ غرض یہ تھی کہ جو لوگ لشکر میں سب کی نگاہ اُن پر پڑے۔ ابوالعباس نے ایسا ہی کیا اور اپنے والد ابو احمد کے پاس واپس ہوا تو سلیمان اور الہمدانی کے قید کرنے کا اور سر کے درست اور صاف کرنے کا حکم دیا۔

زنجی گروہوں کی اطاعت

بیان کیا گیا ہے کہ اُن زنجیوں کے آنے کا سلسلہ بند ہو گیا جو خبیث کے ساتھ مقیم تھے اور اس کی صحبت اختیار کی تھی۔ اُسی روز اُن میں سے تقریباً ایک ہزار آئے۔ الموفق نے اُنھیں امان دینا اس لئے مناسب سمجھا کہ اُن کی کثرت بھی تھی اور اُن میں شجاعت بھی دیکھی کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کی شرارت کا اسلام اور اہل اسلام پر اندیشہ ہو۔ شنبے کے بقیہ دن اور یک شنبے اور دوشنبے کو جو زنجیوں کے سردار اور اُن کے آدمی آئے تھے وہ تقریباً پانچ ہزار زنجی تھے جو لوگ جنگ کے روز قتل اور غرق ہوئے اور جو گرفتار ہوئے تھے وہ اس قدر کثیر تھے کہ تعداد معلوم نہیں ہو سکتی۔ ایک جماعت تقریباً ایک ہزار زنجی کی جدا ہو گئی جو صحرائے خشک کی طرف چلی گئی۔ اُن میں اکثر پیاسے مر گئے۔ جو بچ گئے اُن پر اعراب نے قابو پا لیا اور چرا لے گئے۔

علی بن ابان اور انکلائے کی گرفتاری

الموفق کو المہلبی اور انکلائے کے مقام کی خبر پہنچی جہاں اُن لوگوں نے اُن بڑے بڑے زنجی سرداروں اور سپاہیوں کے ہمراہ قیام کیا تھا۔ بہادر غلاموں کو اُن کی تلاش میں پھیلا دیا کہ ہر طرف سے تنگ کریں جب اُنھیں یقین ہو گیا کہ کوئی جائے پناہ نہیں رہی ہے تو اُنھوں نے اپنے آپ کو حوالے کر دیا الموفق نے اُن پر اور جو اُن کے ساتھ تھے اُن پر قابو پا لیا یہاں تک کہ کوئی نہ چھوٹا۔ اور وہ بھی تقریباً اُسی تعداد میں تھے (۱۰۰۰) جو فاجر کے قتل کے بعد الموفق کی امان میں آئے تھے۔ الموفق کے حکم سے انکلائے اور المہلبی سخت پہرے میں قید رکھے گئے۔

قرطاس کا قتل

اُن لوگوں میں سے جو شنبے کے روز لشکر خبیث سے بھاگے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امان کی طرف مائل نہیں ہوئے تھے قرطاس بھی تھا جس نے الموفق کے تیر کا نشانہ تھا۔ یہ ہزیمت اُسے شام ہرمز تک لے گئی۔ ایک شخص نے پہچان لیا۔ جس نے اُسے لشکر خبیث میں دیکھا تھا۔ اُس نے عامل شہر کو خبر کر دی جس نے اُسے گرفتار کر کے پہرے میں روانہ کر دیا۔ ابو العباس نے اپنے والد سے یہ درخواست کی کہ اُس کے قتل پر مجھے مامور کیا جائے۔ اس بنا پر ابو العباس کے حوالے ہوا اور اُس نے قرطاس کو قتل کر ڈالا۔

درمویہ زنجی کی شر انگیزی

اسی سال درمویہ زنجی نے ابو احمد سے پناہ لی۔ اور یہ درمویہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ بڑا بہادر اور شجاع تھا۔ فاجر نے اپنی ہلاکت سے مدتوں پہلے اُسے نہر الفہرج کے آخری حصے میں جو دجلے کے غربی جانب بصرے میں ہے۔ روانہ کیا تھا۔ وہاں ایک دشوار گزار نخلستان میں کہ گنجان جھاڑیوں اور گھنے درختوں کی کثرت تھی۔ البطیحہ کے متصل وہ مقیم ہو گیا۔ درمویہ اور جو اُس کے ساتھ تھے چھوٹی اور ہلکی اور بڑی کشتیوں میں جو خود ہی بنائی تھیں راہگیروں پر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ سرکاری کشتی والے تلاش کرتے تو تنگ نہروں میں گھس جاتے۔ گنجان مقامات کی پناہ لیتے تھے۔ کسی نہر میں بوجہ تنگی کے چلنا دشوار ہوتا تو اپنی کشتیوں سے نکل جاتے اور انہیں اپنی پشت پر لاد کے انہیں دشوار گزار مقامات کی پناہ لیتے تھے۔ اس دوران میں البطیحہ کے دیہات اور اُس کے قرب و جوار میں لوٹ مار کرتے تھے اور قتل بھی کرتے تھے۔ اور جس پر قابو پاتے تھے اُس کا مال و متاع چھین لیتے تھے۔

درمویہ زنجی کی غارت گری

ایک زمانے تک یہی افعال کرتے رہے یہاں تک کہ فاجر کو قتل کر دیا گیا۔ وہ اسی مقام پر تھے۔ جو حادثہ گزرا انہیں اس کا کچھ علم نہ تھا خبیث کے قتل کے بعد اُس کا مستقر فتح ہو گیا۔ لوگ مطمئن ہو گئے۔ روزی کی تلاش میں منتشر ہوئے مال تجارت بار ہونے لگا اور راہگیر دجلے میں چلنے لگے تو درمویہ نے اُن پر حملہ کیا۔ قتل کیا اور لوٹ لیا۔ اس حرکت نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ شریروں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت نے غور سے اُس کے حرکات دیکھے اور قصد کیا کہ اسی کے ساتھ رہ کے خود بھی یہی حرکتیں کریں۔ الموفق نے جنگی غلاموں اور اُن کے قائم مقاموں کا جو لوگ تنگ نہروں اور جھاڑیوں کی جنگ کے آزمودہ کار تھے، ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ چھوٹی چھوٹی کشتیاں اور کئی قسم کے اسلحہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہیا کئے۔

درمویہ زنجی کی امان طلبی

اسی میں مشغول تھا کہ اُس کے پاس درمویہ کا قاصد آیا جس نے امان کی درخواست کی۔ الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ اُسے امن دے کے اُس شر کے مادے کو منقطع کر دے جس میں فاجر اور اُس کے گروہ کے لوگ تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ کے طلب امان کا سبب یہ تھا کہ جن لوگوں پر اُس نے حملہ کیا تھا اُن میں اُن لوگوں کی بھی ایک جماعت تھی جو الموفق کے لشکر سے مدینۃ السلام اپنے مکانات کے قصد سے روانہ ہوئی تھی کہ اُن میں عورتیں بھی تھیں۔ اُس نے اُن مردوں کو قتل کر دیا اور اُن کو لوٹ لیا اور اُن عورتوں پر غالب آ گیا جو اُن کے ہمراہ تھیں۔ جب وہ عورتیں اُس کے قبضے میں پہنچیں تو اُنھوں نے حالات بیان کئے۔ فاسق کے قتل اور المہلبی اور انکلائے اور سلیمان بن جامع اور دوسرے ساتھیوں اور سرداروں پر فتح حاصل ہونے کی، اُن میں سے اکثر کے الموفق کے امان میں جانے اور اُس کے اُنھیں قبول کر لینے اور اُن کے ساتھ احسان کی اُسے خبر دی۔ تو بجز اس کے کوئی تدبیر نہ بن پڑی کہ الموفق سے اپنے جرم کی معافی کی درخواست کرے اس بارے میں قاصد روانہ کیا اور اُسے جواب دیا گیا۔ امان کی خبر ملی تو وہ نکلا۔ اُس کے ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ الموفق کے لشکر میں آیا۔ اُن کی ایک جماعت پہنچی جس کی تعداد بہت تھی۔ محاصرے کی تکلیف و مضرت بھی نہ پہنچی تھی جیسی کہ خبیث کے باقی ساتھیوں کو پہنچی تھی۔ اس لئے کہ اُن لوگوں کے مال اور غلے پہنچتے رہتے تھے۔

درمویہ زنجی کو امان

بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ کو جب امن دے دیا گیا اور اُس کے اور اُس کے ہمراہیوں کے ساتھ احسان کیا گیا تو اُس نے لوگوں کا وہ تمام مال و اسباب جو اُس کے اور اُن لوگوں کے قبضے میں تھا ظاہر کر دیا اور کھلم کھلا ہر شے اُس کے مالک کو واپس کر دی۔ اُس سے اُس کی توبہ معلوم ہوئی تو اُسے اور اُس کے معزز ساتھیوں اور سرداروں کو خلعت اور صلہ دیا گیا۔ الموفق نے اُن کو اپنے غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کے ساتھ کر دیا۔

صاحب الزنج کے قتل کا اعلان

الموفق نے یہ حکم دیا کہ تمام اسلامی شہروں میں اہل بصرہ و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الابلہ و کور دجلہ اور اہل الاہواز و کور الاہواز اور اہل واسط اور اُس کے اطراف والوں میں جہاں زنجی داخل ہو گئے تھے۔ فاسق کے قتل کا اعلان ہو۔ اور اُن کو اپنے اپنے وطن واپس آنے کو کہا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ لوگ تیزی سے بڑھے اور تمام اطراف سے الموفقیہ میں آ گئے۔ خود الموفقیہ ہی میں مقیم رہا کہ اُس کے قیام کی وجہ سے لوگوں کے اطمینان و بحالی میں ترقی ہو۔ اُس نے بصرے اور الابلہ اور کور دجلہ پر اپنے موالی کے سرداروں میں سے ایک ایک ایسے شخص کو والی بنایا جس کا طریقہ پسندیدہ تھا اور جس کی خوش خصالی سے وہ واقف تھا اس کا نام العباس بن ترکس تھا۔ اُس کو بصرے منتقل ہونے اور وہاں قیام کرنے کا حکم دیا۔ بصرے اور الابلہ اور واسط اور کور دجلہ کا قاضی محمد بن حماد کو مقرر کیا۔

ابو العباس کی روانگی مدینۃ الاسلام

اپنے فرزند ابو العباس کو مدینۃ السلام روانہ کیا۔ اُس کے ہمراہ صاحب الزنج خبیث کا سر بھی تھا کہ لوگ اُسے دیکھ کر خوش ہوں۔ ابو العباس اپنے لشکر کے ہمراہ روانہ ہو کے اسی سال ۱۸ر جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو مدینۃ السلام پہنچا جہاں نہایت عمدہ ہیئت میں داخل ہوا۔ سر اُس کے آگے آگے ایک نیزے پر روانہ کیا گیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔

۲۹ر رمضان یوم چار شنبہ ۲۵۵ھ کو صاحب الزنج کا خروج ہوا تھا۔ اور ۲ر صفر ۲۷۰ھ یوم شنبہ کو وہ قتل کیا گیا۔ جب سے کہ اُس نے خروج کیا اُس دن تک کہ قتل کیا گیا چودہ سال چار ماہ چھ دن ہوئے۔ الاہواز میں ۱۷ر رمضان ۲۵۶ھ کو داخلہ ہوا۔ بصرے میں اُس کا داخلہ اور وہاں کے باشندوں کا قتل اور آتش زنی ۱۷ر شوال ۲۵۷ھ کو ہوئی تھی۔

ابو احمد الموفق کی شان میں قصیدے

الموفق اور اُس بدبخت کی شان میں شعرا نے بہت سے اشعار کہے اس میں سے یحییٰ بن محمد الاسلمی کا کلام یہ ہے:۔

"میں کہتا ہوں کہ خوشخبری دینے والا ایک ایسی جنگ کی خوشخبری لایا جس نے اسلام کو کمزور ہونے کے بعد طاقتور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ بہترین انسان (الموفق) کو اُن لوگوں کی جانب سے جن کی اُس نے حمایت کی ایسی جزا دے جو بہترین ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت جب کسی نے اللہ کے دین کی مدد نہ کی اُس نے تنہا اُس دین کی تجدید کی جو بوسیدہ ہو چلا تھا۔

اُس نے تنہا ملک کی مضبوطی کی جو اپنے غلبے کے بعد کمزور ہو چکا تھا۔ از سرِ نو وہ انتقام لئے جو دشمنوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

اُس نے تنہا عمارتوں کو واپس لیا جو ویران کر دی گئی تھیں کہ وہ سایہ پورا پورا واپس آئے جو منقطع ہو گیا تھا۔

وہ شہر اصلی حالت پر واپس آ جائیں جو ویران اور متعدد بار جلا دیے گئے تھے اُن کی شام اس طرح ہوئی تھی کہ ایک بیابان ہو گئے تھے۔

تاکہ ایسی جنگ سے مومنین کا دل ٹھنڈا کرے جس سے ہماری رونے والی آنکھوں کو ٹھنڈک آئے۔

کتاب اللہ کی ہر مسجد میں تلاوت کی جائے اور دشمنانِ خدا کو خائب و خاسر بنائے۔

الموفق نے اپنے احباب اور اپنی نعمت اور لذتِ دنیا سے منہ پھیر لیا اور غازی بن کر سامنے آ گیا۔"

ایک اور طویل قصیدے کا اقتباس یہ ہے:۔

" کاذب بے دین کے ستارے کہاں گئے جو نہ طبیب تھا نہ حاذق تھا۔

ایک ایسے مبارک ہاتھ والے سردار نے جو اپنے قول میں صادق ہے، اُسے صبح کے وقت نحوست میں داخل کر دیا۔

وہ اپنی جنگ میں اس طرح گھرا اور ایسے لوگوں کے قبضے میں تھا جو جنگ میں جنگل کے شیر ہیں۔

اُس نے کاسۂ موت سے ایک ایسا گھونٹ پیا جو چکھنے والے پر بدمزہ ہے۔"

یحییٰ بن خالد کا کلام یہ ہے:۔

" خلفا کے فرزند جو ستونِ ہدایت میں سے تھے۔ اور اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو ڈھانکے ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دشمنوں کو حرم سے دفع کرنے والے تھے اور روزِ جنگ کے لئے قابل ہدایت تھے۔

ایسا فرماں روا جس نے دین کو کہنہ ہونے کے بعد تازہ کر دیا اور دغابازوں سے قیدیوں کو رہا کرا لیا۔

تُو ہی زمانے سے پناہ دینے والا ہے۔ جب زمانہ غلبہ کرے اور تیرے ہی پاس رغبت کرنے والا سوال لے کر آتا ہے۔

تیری خوبی اللہ ہی کے لئے ہے تو خلفا کی اولاد میں سے ہے اپنے قصد کا پورا کرنے والا اور پاک لباس والا۔

تُو نے بے دینوں کے گروہ کو اس طرح فنا کر دیا کہ انھوں نے بحالتِ حیرانی اس طرح صبح کی کہ زوال کا یقین تھا۔

تُو نے محتاط رائے کے تیروں کو اُن پر برسا دیا اُنکے قلوب کو دہشت سے بھر دیا۔

جب ناپاک ملعون نے سرکشی کی تو اُس کا مشرقی تلوار سے اور لچکنے والے نیزے سے قصد کیا۔

اس حالت میں اُس کی گردن کی رگیں اور جوڑ بند کاٹ کے چھوڑ دیا کہ پرندے اُس کے گرد منڈلاتے ہیں۔

وہ اُن بھاری بیڑیوں کے ساتھ جنھوں نے اُسے سُست کر دیا ہے جہنم کی گرمی اور اُس کے گڑھے کی طرف مائل ہے۔

یہ سب اس وجہ سے ہے جو اُس نے کمایا اور جمع کیا۔ اور جن بُرے اعمال کا اُس نے ارتکاب کیا۔

تُو نے دین کی آنکھ کو اُس شخص سے ٹھنڈا کر دیا جس نے مکاری کی تھی۔ تو نے دین کو بچوں کے قاتل سے چھڑا دیا۔

المونق نے عراق میں حملہ کیا تو مغرب والوں کو بہادروں کے حملے نے پریشان کر دیا۔

خالد بن مروان کا کلام یہ ہے :۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" اے منزل ویران مجھے جواب دے (خدا کرے) تیرے صحنوں میں ہمیشہ بارش ہوتی رہے۔ مجھے پڑوسیوں کی اطلاع دے کہ وہ کہاں چل دیے۔ کیا دنیا پھر آئی اور کیا مسافر واپس ہوئے؟

مکان اپنی بربادی کے بعد کیونکر جواب دے۔ اُس کے باشندوں کے تو نشان بھی باقی نہیں۔

وہ ایسی منزلیں ہیں کہ مجھے رُلا دیا۔ دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی اور صبر جاتا رہا۔

اُنھیں زمانے کی گردشوں نے برباد کر دیا جس نے بہت عجلت کی۔ زمین والوں کے شر نے ہلاک کر دیا، زمانے نے نہیں کیا۔

دنیا خوش ہو گئی اور اُسکی سبزی پک گئی، ولیعہد کی برکت سے، اور حالت بدل گئی۔

جو لوگ بھاگے ہوئے تھے وہ اپنے دلوں میں پھر آ گئے۔ اور کسی مقام پر لعنوں کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ولی عہد کی تلوار سے ہدایت کا ہاتھ دراز ہو گیا۔ دین کا چہرہ روشن ہو گیا اور کفر کی بنیاد اُکھڑ گئی۔

ولی عہد نے اللہ کے راستے میں اُن لوگوں کے ساتھ جہاد کا حق ادا کر دیا۔ ایسی جان کے ساتھ حق جہاد ادا کیا کہ اُس کے لیے سلامت کی درازی اور مدد ہو۔"

یہ قصیدہ طویل ہے۔ یحییٰ بن محمد کا کلام یہ ہے:۔

" اے محبوبہ تو مجھ سے بیزار ہے اور میں تجھ سے بیزار ہوں۔ تو ایسے شخص کو ملامت نہ کر جس کو ملامت سے عزت ہے۔

میرے کوچ پر مجھے ملامت نہ کر کیونکہ میں ایسا شخص ہوں جو کجاوہ کسنے اور سفر کرنے اور کوچ کرنے کے لئے وقف ہے۔

کس جگہ مقام ہو جبکہ میرے لئے کوئی شہر اس طرح تنگ ہو۔ گویا کہ میں آنکھوں کی بینائی کے لیے ہوں اور گراں ہوں۔

اُس ہمت نے کسی کو بیدار نہ کیا۔ جس نے صاحب ہمت کو بیدار نہ پایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے اندر آنکھوں کی لذت سرایت کئے ہوئے ہو۔
وہ شخص آرام سے نہ سویا جس شخص نے اس خوف میں رات گزاری کہ اس کا
پڑوسی خوف کی حالت میں رات گزارتا ہے۔
یہ قصیدہ بھی طویل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

فسادات

رومیوں کی پیشقدمی و شکست

اسی سال ماہ ربیع الاوّل میں مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ تقریباً ایک لاکھ رومی باب قلیہ کے علاقے میں اُتر آئے ہیں جو طرطوس سے چھ میل ہے۔ اُن کا رئیس بطریق البطارقہ اندریاس ہے۔ اُس کے ساتھ چار دوسرے بطریق بھی ہیں۔ یازمان خادم رات کے وقت نکلا اور اُن پر شبخون مارا۔ اُس نے بطریق البطارقہ اور بطریق القباذیق اور بطریق الاطلق کو قتل کر دیا۔ بطریق قرہ مجروح ہو کر بچ گیا۔ اُن کی سونے چاندی کی سات صلیبیں لے لیں۔ جن میں سب سے بڑی سونے کی صلیب بھی ہے جو جڑاؤ ہے۔ پندرہ ہزار گھوڑے خچر بھی لے لئے اور زین بھی اسی قدر۔ مرصع تلواریں اور بہت سے برتن بھی۔ تقریباً دس ہزار ریشمی جھنڈے اور بہت سے ریشمی کپڑے اور سمور کے لحاف۔ ۱۰ ربیع الاوّل روز سہ شنبہ کو اندریاس کی جانب کوچ ہوا۔ رات کے وقت حملہ کیا گیا۔ بہت سے رومی قتل ہوئے۔ گمان یہ ہے کہ اُن میں سے ستر ہزار مقتول ہوئے۔

متفرق واقعات

اسی سال مدینۃ السلام میں ۲۰ جمادی الاولیٰ یوم پنجشنبہ کو ہارون بن ابی احمد الموفق کی وفات ہوئی۔

اسی سال ۶ شعبان کو بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن طولون کی موت کی خبر مدینۃ السلام میں آئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اُسکی وفات اسی سال ۱۸ ذی القعدہ یوم دوشنبہ کو ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال الحسن بن زید العلوی کی طبرستان میں وفات ہوئی یا رجب میں اور یا شعبان میں۔

نصف شعبان کو المعتمد بغداد میں داخل ہوا۔ قطربل کے قریب جلوس کے ساتھ اترا۔ محمد بن طاہر اس کے آگے آگے نیزہ لئے چل رہا تھا۔ پھر سامرا کی طرف روانہ ہوا۔

اسی سال ختم رجب پر یازمان کے ہاتھوں اہل ساتیدما کا فدیہ ادا ہوا۔

اسی سال ۲۱ شعبان یوم یک شنبہ کو بغداد میں ابوالعباس بن الموفق کے ساتھیوں نے صاعد بن مخلد سے جو الموفق کا وزیر تھا تنخواہوں کا مطالبہ کیا۔ صاعد کے ساتھی ان کی طرف گئے کہ انھیں دفع کریں۔ ابوالعباس کی پیادہ فوج پل کے مکان کی طرف چلی گئی۔ صاعد کے ساتھی سوق یحییٰ میں صدہا آدمیوں کے اندر ہو گئے آپس میں جنگ کی۔ ان میں مقتول بھی ہوئے اور مجروح بھی۔ پھر رات حائل ہو گئی۔ دوسرے دن صبح ہوئی تو انھیں تنخواہ دی گئی اور صلح ہو گئی۔

اسی سال شوال میں اسحاق بن کنداج اور ابن دعباش میں جنگ ہوئی۔ ابن دعباش ابن طولون کی جانب سے الرقہ اور اس کے اعمال اور سرحد اور العواصم پر مامور تھا اور ابن کنداج خلافت کی جانب سے موصل پر تھا۔

اسی سال بغداد میں اس کی غربی جانب البیاسریہ کی نہر عیسیٰ سے ایک بم پھوٹ گئی جس سے الکرخ میں دباغت کرنے والے اور لکڑی والے غرقہ ہو گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ سات ہزار مکان گر دیے یا قریب سات ہزار کے۔

اسی سال روم کا بادشاہ القسطنطین قتل کیا گیا۔

امیر حج ہارون بن محمد | اسی سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی ابن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ ابن العباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۱ھ کے واقعات

پہلا دن دوشنبہ ۲۹ حزیران ۱۱۵۵ سنہ مہذی القرنین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد و علی فرزندان الحسین کی مدینہ میں غارت گری

یکم محرم کو محمد و علی فرزندان الحسین بن جعفر بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی ابن حسین (رضی اللہ عنہم) مدینے میں داخل ہوئے۔ باشندوں کی ایک جماعت قتل کر ڈالی۔ مال کا مطالبہ کیا اور ایک جماعت سے وصول بھی کیا۔ اور اہل مدینہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں چار جمعوں تک نہ پہنچ سکے، نہ تو جمعہ ہوا نہ جماعت ہوئی۔

ابو العباس بن الفضل العلوی نے کہا ہے:

نیکی کرنے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا مکان ویران کر دیا گیا جس کی ویرانی نے مسلمانوں کو رُلا دیا۔

آنکھ کو مقام جبریل نے اور قبر مبارک نے رُلایا تو وہ روئی اور منبر مبارک رنے بھی رُلایا) اُس مسجد پر جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی جو ہمیشہ عبادت کرنے والوں ہی سے آباد رہی۔ اور اُس پاک سرزمین پر جس پر اللہ نے خاتم المرسلین سے برکت نازل کی۔

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اُس جماعت کو برباد کرے جنھوں نے اُسے ویران کیا۔ اور ہلاک ہونے والے کی اطاعت کی۔"

عمر بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم

اسی سال خراسان کے وہ حجاج جو بغداد میں آئے تھے المعتمد کے پاس لائے گئے۔ اُس نے اُنھیں بتایا کہ عمر بن اللیث کو جو کچھ اُس کے سپرد تھا اُس سے معزول کر دیا۔ اُس پر لعنت کی اور اُنھیں یہ خبر دی کہ خراسان کو محمد بن طاہر کے سپرد کیا ہے۔ یہ واقعہ ۲۶ شوال کو ہوا۔ اُس نے منبروں پر بھی عمر بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لعنت کی گئی۔

اسی سال ۲۱ شعبان کو صاعد بن مخلد ابو احمد کی واسط کی چھاؤنی سے عمر بن اللیث کی جنگ کے لئے فارس کی جانب روانہ ہوا۔ ۱۰ رمضان کو اسی سال احمد بن محمد الطائی کو مدینے اور طریق مکہ کا عہدہ دار بنایا گیا۔

ابو العباس اور خمارویہ کی جنگ

اسی سال ابو العباس بن الموفق اور خمارویہ بن احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن طولون کے درمیان الطواحین میں جنگ ہوئی۔ ابو العباس نے خمارویہ کو شکست دی۔ خمارویہ مصر کی طرف بھاگنے کے لئے گدھے پر سوار ہوا۔ ابو العباس کے ساتھی لوٹ میں پڑ گئے۔ ابو العباس خمارویہ کے خیمے میں اس طرح اتر گیا کہ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی اس کی تلاش میں ہے۔ اس پر خمارویہ کا پوشیدہ لشکر نکل آیا۔ سعد الاعسر اور اس کے سردار دل اور اس لشکر میں تھی جو پہلے سے کمین گاہ میں بٹھا دیے گئے تھے۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے ہتھیار رکھ دیے تھے اور اتر گئے تھے کہ ان پر خمارویہ کے لشکر نے حملہ کر دیا وہ بھاگے اور یہ جماعت منتشر ہو گئی۔ ابو العباس اپنے ساتھیوں کی ایک قلیل جماعت کے ہمراہ طرسوس چلا گیا۔ اور دونوں لشکروں میں لشکر ابو العباس اور لشکر خمارویہ میں جو کچھ مال و اسباب و ہتھیار وغیرہ تھے سب لوٹ لئے گئے۔ یہ واقعہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اسی سال کی سولھویں شعبان کو ہوا۔

یوسف بن ابی الساج کی گرفتاری

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے جو والی مکہ تھا الطائی کے ایک غلام پر جس کا نام بدر تھا حملہ کیا جو حاجیوں کا مددگار بن کے نکلا تھا چنانچہ اسے یوسف نے قید کر دیا۔ لشکر کی ایک جماعت نے ابن ابی الساج سے جنگ کی اور حاجیوں نے ان کی مدد کی۔ الطائی کے غلام کو چھڑا لیا اور ابن ابی الساج کو گرفتار کر لیا جو قید کر کے مدینۃ السلام روانہ کر دیا گیا۔ یہ جنگ مسجد حرام کے دروازے پر ہوئی تھی۔

دیر عتیق کا انہدام و تعمیر

اسی سال عوام نے اس دیر عتیق کو تباہ کر دیا جو نہر عیسیٰ کے پیچھے تھا جس قدر اسباب اس میں تھا سب لوٹ لیا۔ دروازے اور لکڑیاں وغیرہ اکھاڑ ڈالیں کچھ چھتیں اور دیواریں بھی منہدم کر دیں۔ الحسین ابن اسماعیل جو محمد بن طاہر کی جانب سے بغداد کی پولیس کا حاکم تھا وہاں گیا اور جو حصہ بچ گیا تھا اس کے منہدم کرنے سے انھیں روکا۔ چند وقت تک وہ بھی اور عوام بھی آمد و رفت کرتے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ سلطانی لشکر کے اور ان لوگوں کے درمیان خونریزی ہو جائے۔ چند روز کے بعد عوام نے جو حصہ منہدم کر دیا تھا بنا دیا گیا اور اس کی عمارت تعمیر جیسا کہ بیان کیا گیا عبدون بن مخلد برادر صاعد بن مخلد کی قوت سے ہوئی۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسیٰ العباسی نے حج کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۲ھ کے واقعات

متفرق واقعات اس سال کا پہلا دن جمعہ ۱۸ حزیران ۸۹۵ء ذی القرینی کو ہوا۔

منجملہ واقعات اہل عرسوس کا ابو العباس بن الموفق کو طرسوس سے اُس اختلاف کی وجہ سے نکال دینا ہے جو اُس کے اور یازمان کے درمیان واقع ہو گیا تھا۔ وہ وہاں سے اسی سال کی پندرھویں محرم کو بغداد کے ارادے سے نکلا۔

اسی سال ۱۸ صفر یوم سہ شنبہ کو الموفق کی قید میں سلیمان بن وہب کی وفات ہوئی۔

اسی سال ۲۰ ماہ ربیع الآخر یوم پنجشنبہ کو عوام جمع ہوئے البیعہ (معبد یہود) کی جس قدر تعمیر ہوئی تھی اُسے منہدم کر دیا۔

اسی سال ایک شاری (خارجی) کو ماہ خراسان میں حاکم بنایا گیا۔ وہ دسکرۃ الملک گیا تھا کہ قتل کر دیا گیا اور لوٹ لیا گیا۔

اسی سال مدینۃ السلام میں حمدان بن حمدون ابن ہارون الشاری (خارجی) کی شہر موصل میں داخل ہونے کی خبر آئی۔ الشاری نے لوگوں کو مسجد جامع میں نماز پڑھائی۔

اسی سال ۲۱ جمادی الآخرہ کو ابو العباس بن الموفق الطوامیس میں ابن طولون کے ساتھ اپنی جنگ سے واپس ہو کر بغداد آیا۔

الذوابی العلوی پر عتاب اسی سال قید خانے میں اندر کی جانب سے نقب لگائی گئی تھا الذوابی العلوی کو دو آدمیوں کے ساتھ نکالا گیا۔ اُن لوگوں کے لئے گھوڑے مہیا کیے گئے تھے جو ہر شب کو کھڑے کیے جاتے تھے کہ نکلیں اور ان پر سوار ہو کر بھاگیں۔ مگر اُنھیں دیکھ لیا گیا اور شہر ابی جعفر المنصور کے دروازے بند کر دیے گئے۔ الذوابی کو اور جو لوگ اُس کے ساتھ نکلے تھے اُنھیں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ واقعہ الموفق کو لکھ دیا گیا جو واسط میں مقیم تھا۔ اُس نے یہ حکم دیا کہ الذوابی کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں جانب مخالف سے کاٹ دیا جائے۔ ۳ جمادی الآخرہ یوم دوشنبہ کو جانب غربی کے پل کی مجلس میں کاٹا گیا اور داغ دیا گیا۔ محمد بن طاہر بھی اپنے گھوڑے پر کھڑا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاعد بن مخلد کی فارس میں آمد

اسی سال رجب میں صاعد بن مخلد فارس سے آیا اور واسط میں داخل ہوا۔ الموفق نے تمام سرداروں کو اُس کے استقبال کا حکم دیا۔ اُن لوگوں نے استقبال کیا۔ پیادہ پا چلے اور اُس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

صاعد بن مخلد پر عتاب

اسی سال الموفق نے صاعد بن مخلد اور اُس کے اعزہ کو واسط میں گرفتار کر لیا۔ ۱۰ رجب روز دوشنبہ کو اُن کے مکانات لوٹ لیے۔ اُس کے دونوں بیٹے ابی عیسیٰ اور ابی صالح بغداد میں گرفتار کر لیے گئے۔ اُس کا بھائی عبدون اور اُس کے اعزہ سامرا میں۔ یہ سب ایک ہی دن میں ہوا اور یہ وہی دن ہے جس میں صاعد کو گرفتار کیا گیا اور الموفق نے اسماعیل بن بلبل کو کاتب بنایا اور اُسے صرف کتابت ہی پر رکھا نہ کسی اور کام پر۔

اسی سال یہ خبریں آئیں کہ جمادی الآخرہ میں مصر میں ایسے زلزلے آئے کہ مکانات اور جامع مسجد کو تباہ کر دیا۔ ان زلزلوں سے ایک دن میں ایک ہزار جنازے شمار کیے گئے۔

بغداد میں گرانی

اسی سال بغداد میں سودا گراں ہو گیا۔ اس لیے کہ اہل سامرا نے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ آٹے کی کشتیوں کو جانے سے روکا۔ الطائی نے جائداد والوں کو غلے کا بھوسا نکالنے اور اُس کی تقسیم کرنے سے روکا کیونکہ اُس کو سودوں کی گرانی کا انتظار تھا۔ اہل بغداد نے تیل، صابون اور کھجور وغیرہ کو سامرا کی جانب لادنے سے روکا۔ یہ نصف ماہ رمضان کو ہوا۔

گرانی کے خلاف عوام کا احتجاج

اسی سال سودے کی گرانی کی وجہ سے عوام نے شور مچایا اور الطائی پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ جامع مسجد سے نصف شوال کو اُس کے مکان کی طرف جو باب البصرہ اور باب الکوفہ کے درمیان تھا لوٹے۔ اس کے پاس الکرخ کی جانب سے آئے۔ الطائی نے اپنے ساتھیوں کو چھتوں پر چڑھا دیا۔ انھوں نے تیر مارے۔ اُس نے اپنے آدمیوں کو اپنے دروازے پر اور اپنے مکان کے سامنے کے میدان میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ کھڑا کیا۔ بعض عوام مقتول ہوئے اور ایک جماعت مجروح ہوئی۔ شام تک برابر خوں ریزی کرتے رہے۔ جب رات ہو گئی تو واپس ہوئے۔ دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز صبح کو آئے تو محمد بن طاہر سوار ہو کے گیا اور اس نے لوگوں کو تسکین دے کے واپس کیا۔

اسی سال ۱۹ شوال یوم سہ شنبہ کو اسماعیل بن بویہ الہاشمی کی وفات ہوئی۔

۲۲ شوال کو عبید اللہ بن عبد اللہ الہاشمی کی وفات ہوئی۔

زنجی سرداروں کا قتل

اسی سال واسط میں زنجیوں میں حرکت ہوئی۔ انھوں نے انکلائے یا منصور کی صدا لگائی۔ انکلائے اور المہلبی اور سلیمان بن جامع اور الشعرانی اور الہمدانی اور ان کے ہمراہ ایک دوسرا زنجی سردار محمد بن عبد اللہ بن طاہر کے مکان واقع مدینۃ السلام کے دار البطیخ میں الموفق کے ایک غلام فتح السعیدی کے زیر نگرانی قید تھے۔ الموفق نے فتح کو لکھا کہ وہ ان چھ آدمیوں کے سر روانہ کر دے۔ وہ ان کے پاس داخل ہوا۔ ایک ایک کو نکالتا جاتا تھا، جنھیں ایک غلام ذبح کرتا تھا۔ مکان کے چھ پچے کا ڈھکنا لگایا گیا۔ دھڑ اس میں ڈال کے ڈھکنا بند کر دیا گیا اور ان کے سروں کو الموفق کے پاس روانہ کر دیا گیا۔

زنجی سرداروں کی لاشوں کی تشہیر

اسی سال ان چھ متقولین کی لاشوں کے بارے میں محمد بن طاہر کے پاس الموفق کا خط آیا تو اس نے انھیں الجسر کے سامنے لٹکانے کا حکم دیا۔ وہ چھ پچے سے نکالی گئیں۔ سب جھلس گئی تھیں ان کی بو بدل گئی تھی اور بعضوں کی کھال بھی اتر گئی تھی۔ یہ لاشیں محملوں میں لادی گئیں۔ ان میں سے تین کو شرقی جانب نکالا گیا اور تین کو غربی جانب۔ یہ واقعہ اسی سال ۲۲ شوال کو ہوا۔ محمد بن طاہر بھی سوار ہو کے گیا تھا۔ اسی کے سامنے لٹکائے گئے۔

اسی سال مدینۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت درست ہو گئی، وہ آباد ہو گیا اور لوگ اس میں واپس آ گئے۔

اس سال زمستانی جہاد (صائفہ) یازمان نے کیا۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۳ھ کے واقعات

متفرق واقعات | اسی سال ماہ ربیع الاول کے سولھویں دن بدمعاش عمرو بن اللیث اور احمد ابن عبدالعزیز بن ابی دلف کے درمیان جنگ ہوئی۔

اسی سال الرقہ میں اسحاق بن کنداج اور محمد بن ابی الساج کے درمیان جنگ ہوئی اسحاق کو شکست ہوئی۔ یہ واقعہ ۱۰ جمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ کو ہوا۔

اسی سال طرطوس سے یازمان کے قاصد آئے۔ اور بیان کیا کہ روم کے سرکش (بادشاہ) کے تین بیٹوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ان میں سے ایک بادشاہ بن بیٹھا۔

لؤلؤ کی اسیری | اسی سال در ذی القعدہ کو ابو احمد نے لؤلؤ کو جو اس کے پاس امان لے کر ابن طولون کے پاس سے آیا تھا قید کر دیا اور اس کا کل مال لے لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ جس قدر مال لیا اس کی مقدار چار لاکھ دینار تھی۔ لوگوں سے لؤلؤ نے بیان کیا کہ میں نے سوائے اپنے مال کی کثرت کے اور کوئی ایسا گناہ معلوم نہیں کیا جس کی وجہ سے میں اس فعل کا مستوجب ہوا جو میرے ساتھ کیا گیا۔

اسی سال ۱۲ ذی الحجہ کو محمد بن ابی الساج اور اسحاق بن کنداج کے درمیان تیسری جنگ ہوئی جس میں کنداج کو شکست ہوئی۔

امیر حج ہارون بن محمد | اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ ابن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۴ھ کے واقعات

۱۸ ماہ ربیع الاول کو عمرو بن اللیث کی جنگ کے لیے ابو احمد کی روانگی ہوئی۔

یازمان کا جہاد | اسی سال یازمان نے جہاد کیا المسکنیہ پہنچ گیا۔ کفار کو اس نے قید کیا، اور مال غنیمت حاصل کیا اور خود اور تمام مسلمان محفوظ رہے۔ یہ واقعہ اسی سال ماہ رمضان میں ہوا۔

صدیق الغرغانی کی رہزنی | اسی سال صدیق الغرغانی سامرا کے مکانات میں گھسا۔ تجار کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال لوٹا اور لوگوں کے ساتھ بہت فساد کیا۔ یہی صدیق پہلے راستے کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک جنگی چور بن گیا جو ڈاکہ ڈالتا ہے۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۵ھ کے واقعات

صدیق الفرغانی پر عتاب الطائی کا لشکر سامرا روانہ ہوا کہ صدیق کے حادثے کا سدباب ہو۔ اپنے بھائی کو قید خانے سے رہا کرا لیا۔ جو اُس کے پاس قید تھا یہ واقعہ اسی سال محرم میں ہوا۔ الطائی نے صدیق کے پاس قاصد بھیجا، وعدے کیے، احسان کیا اور اُسے امن دیا۔ صدیق نے امان میں اُس کے پاس داخل ہونے کا ارادہ کر لیا تو ایک غلام نے جس کا نام ہاشم تھا ڈرایا۔ وہ جیسا کہ بیان کیا گیا بہادر تھا اس لیے اُس نے اس کی بات کو قبول نہ کیا۔ اور سامرا میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ داخل ہو کے الطائی کے پاس چلا گیا۔ الطائی نے اُسے اور اُس کے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا۔ صدیق کا ایک ہاتھ ایک پاؤں، ہاشم کا ایک ہاتھ ایک پاؤں اور اُس کے ساتھیوں کا ایک ایک ہاتھ ایک ایک پاؤں کاٹ دیے بھاری قید محملوں میں لاد کر مدینۃ السلام اس طرح روانہ کر دیا کہ اُن کے کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں کھلے ہوئے تھے تاکہ لوگ انھیں دیکھیں۔ اس کے بعد وہ قید کر دیے گئے۔

اسی سال یازمان نے بحری جہاد کیا۔ رومیوں کی چار کشتیاں گرفتار کر لیں۔

الطائی اور فارس العبدی کی جنگ اسی سال فارس العبدی نے بدمعاشی کی سلسلہ کے علاقے میں فساد کیا اور سامرا سے کرخ تک چلا گیا۔ آل خشنج کے مکانات لوٹ لیے الطائی اُس کی طرف روانہ ہوا۔ وہ اُس کو الحدیثہ میں ملا۔ دونوں نے جنگ کی۔ الطائی نے اُسے شکست دی اور اُس کی جماعت کو گرفتار کر لیا۔ الطائی دجلے کی طرف چلا گیا۔ اپنی چھوٹی کشتی میں داخل ہوا کہ دجلے کو عبور کرے۔ اُسے العبدی کے ساتھیوں نے پالیا۔ وہ لوگ کشتی کے پچھلے حصے میں لٹک گئے۔ الطائی نے اپنے آپ کو دجلے میں ڈال دیا۔ دریا کو پیر کر عبور کیا۔ جب اُس سے نکلا تو اپنی ڈاڑھی سے پانی جھٹکا اور کہا۔ "العبدی کا خیال کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ کیا میں مچھلی سے زیادہ تیراک نہیں ہوں"۔ الطائی شرقی جانب اُتر گیا اور العبدی اُس کے مقابل جانب غربی رہا۔

الطائی کی گرفتاری

الطائی کی مایوسی کے بارے میں علی بن محمد بن منصور بن نصر ابن نباتہ نے ذیل کے اشعار کہے:۔

"الطائی مقابلے کو آیا ہے (خدا کرے) وہ اقبال مند نہ ہو۔ اُس نے بُرے کام کیے اچھا نہ کیا۔

گو وہ اپنے نرم الفاظ کی وجہ سے ایک لڑکی ہے جو غم کی مشقت کو چباتی ہے"۔

اسی سال ابو احمد نے الطائی کے بیڑی ڈالنے اور اُس کے قید کرنے کا حکم دیا۔ ۱۴ رمضان کو یہ کیا گیا اور اُس کی ہر چیز پر مُہر لگا دی گئی۔ وہ کوفے اور اسکے دیہات کا اور راہ خراسان اور سامرا کا اور بغداد کی پولیس کا اور بادوریا اور قطربل اور مسکن کے خراج کا اور کچھ جاگیر خاص کا والی تھا۔

ابو العباس کی گرفتاری

اسی سال ابو احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس کو قید کیا تو اُس کے ساتھیوں نے شور کیا اور ہتھیار اُٹھا لیے اور اُس کے غلام سوار ہو گئے۔ اس کی وجہ سے بغداد میں پریشانی ہو گئی۔ ابو احمد سوار ہو کے باب الرصافہ پہنچا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے ابو العباس کے ساتھیوں اور اُس کے غلاموں سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کیا تم لوگ اپنے آپ کو میرے بیٹے پر مجھ سے زیادہ شفیق سمجھتے ہو؟ وہ میرا بیٹا ہے مجھے اس کے درست کرنے کی ضرورت ہوئی۔ یہ سُن کے لوگ پلٹ گئے اور ہتھیار رکھ دیے۔ یہ واقعہ اسی سال ۹ شوال یوم سہ شنبہ کو ہوا۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۶ھ کے واقعات

مدینۃ السلام کی پولیس عمر بن الفرج کے تحت کی گئی اور اسی سال اُن جھنڈوں اور پردوں اور ڈھالوں پر جو الجسر کی مجلس میں ہوتے ہیں اُس کا نام لکھا گیا۔ یہ محرم میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد الموفق کی روانگی الجبل

اسی سال ۱۴ ربیع الاول کو ابو احمد مدینۃ السلام سے الجبل روانہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی وہاں روانگی کا سبب یہ ہوا کہ الماذرائی کاتب اذکوتکین نے اُسے یہ خبر دی کہ وہاں پر بہت مال ہے۔ اگر وہ روانہ ہوا تو سب مل جائے گا۔ وہ اُس طرف گیا مگر اُس مال میں سے کچھ نہ پایا۔ جب نہ پایا تو الکرج روانہ ہوگئے احمد بن عبد العزیز بن ابی دلف کے ارادے سے اصبہان چلا۔ احمد بن عبد العزیز مع اپنے لشکر و عیال کے کسی طرف ہٹ گیا۔ اپنا مکان مع فرش کے چھوڑ گیا کہ جب ابو احمد آئے تو اس میں اُترے۔

محمد بن ابی الساج کی ابو احمد کی اطاعت

ابو احمد کے باب خراسان سے اپنے خیمے سے روانہ ہونے سے قبل اُس کے پاس محمد بن ابی الساج آیا جو ابن طولون سے چند لڑائیاں کرنے کے بعد بھاگا تھا، جن کے آخر میں ابی الساج اپنے ساتھیوں کی قلت اور ابن طولون کے آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے اُس کے مقابلے سے عاجز ہوگیا تھا۔ ابو احمد سے ملا تو اُس نے اُسے اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ خلعت دیا اور اپنے ہمراہ الجبل لے گیا۔

اسی سال ۱۵ ربیع الآخر میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کو عمرو بن اللیث کی جانب سے بغداد کی پولیس کا والی بنایا گیا۔

سات قبروں کے پھٹنے کا واقعہ

اسی سال نہر الصلہ کے ایک ٹیکرے کی سات قبروں کے پھٹ جانے کی خبر آئی۔ وہ ٹیکرا تل بنی شفیق کے نام سے مشہور تھا اُن سات قبروں میں سات صحیح و سالم جسم تھے۔ جن پر نئے اور نرم کفن تھے، جن سے مشک کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ اُن میں ایک جوان تھا جس کے سر پر پٹے تھے۔ پیشانی اور دونوں کان اور دونوں رخسارے اور ناک دونوں ہونٹ اور ٹھوڑی اور اُس کی آنکھوں کی پلکیں صحیح و سالم تھیں۔ دونوں ہونٹوں پر پانی کی تری تھی۔ گویا اُس نے پانی پیا ہے۔ اور گویا سرمہ لگایا ہے۔ کولھے پر تلوار کا زخم تھا، دوبارہ اُسے کفنا دیا گیا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے بیان کیا کہ اُن میں سے کسی کے بال کھینچے تو اُس نے اُس کے بال کی جڑ کو زندوں کی طرح مضبوط پایا بیان کیا گیا ہے کہ وہ ٹیکرا جو ان قبروں سے پھٹ گیا وہ پتھر کے حوض کے مشابہ تھا، جو دانت کے رنگ کا تھا جس پر کچھ تحریر تھی جو معلوم نہ ہوتی تھی کہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال اُن پردوں اور جھنڈوں اور ڈھالوں کے پھینک دینے کا جو پولیس کی چوکیوں میں تھے جن پر عمرو بن اللیث کا نام تھا اور اُس کا ذکر ترک کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۱ر شوال کو ہوا۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اور وہی مکے اور مدینے اور طائف کا والی تھا۔

۲۷۷ھ کے واقعات

خمارویہ کی یازمان کو مدد

یازمان نے طرسوس میں خمارویہ بن احمد بن طولون کے حق میں دعا کی اور اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ خمارویہ نے تیس ہزار دینار اور پانچ سو کپڑے اور ڈیڑھ سو گھوڑے اور ڈیڑھ سو بارانیاں (لبادے یا واٹر پروف) اور ہتھیار اُس کے پاس بھیجے۔ جب یہ چیزیں پہنچیں تو اُس نے اُس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد اُسے پچاس ہزار دینار بھیجے۔

وصیف اور بربروں کی جھڑپیں

ربیع الآخر کے شروع میں ابن ابی الساج کے خادم وصیف اور ابی العشر کے بربری ساتھیوں کے درمیان شر ہوا۔ اُنھوں نے آپس میں جنگ کی۔ خادم کے چار غلام اور بربریوں میں سے سات مقتول ہوئے۔ یہ جنگ شماس کے اُس دروازے پر ہوئی جو باب الکوفہ کی سڑک کی طرف ہے۔ ابو العشر سوار ہو کر گیا اور اُن سے گفتگو کی تو وہ لوگ منتشر ہو گئے۔ دو دن کے بعد اُنھوں نے دوبارہ شر کیا۔ ابو العشر پھر اُن کے پاس سوار ہو کر گیا اور اُس نے اُنھیں تسکین دی۔

یوسف بن یعقوب کی ولایت مظالم

اسی سال یوسف بن یعقوب کو مظالم کا والی بنایا گیا۔ اُس نے حکم دیا کہ اعلان کیا جائے کہ جس کسی کا کوئی مقدمہ امیر الناصر لدین اللہ کے پہنچے کا ہو یا اور کسی شخص کے پہنچے کا ہو تو وہ حاضر ہو۔ پولیس کے حاکم کو یہ حکم دیا کہ قیدیوں میں کسی کو اُس وقت تک رہا نہ کرے جب تک اُن کے واقعات پیش کرنے کے بعد یوسف اُن کی رہائی کو مناسب نہ سمجھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبان کے پہلے روز ابن طولون کا ایک سردار بغداد آیا جس کے ہمراہ سوار و پیادہ کا بہت بڑا لشکر تھا۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۸ھ کے واقعات

وصیف خادم کی بربروں سے مصالحت وصیف خادم کے ساتھیوں اور بربر اور موسیٰ بن اغلب مفلح کے درمیان پے در پے چار روز تک جنگ ہوئی۔ پھر انھوں نے صلح کر لی۔ دس سے کچھ زائد آدمی مقتول ہوئے۔ یہ واقعہ محرم کے شروع میں ہوا۔ شرقی جانب قصر میں اور یونس کے ساتھیوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں ایک شخص قتل ہوا۔ پھر وہ لوگ جدا ہو گئے۔

وصیف کی روانگی واسط اسی سال ابن ابی الساج کا خادم وصیف ابی العشر کے حکم سے واسط روانہ ہوا کہ اس کا مددگار ہو جائے۔ اس نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو منتخب کیا تھا اور انھیں بڑے بڑے انعامات دیے تھے، وظائف جاری کیے تھے۔ ابو احمد کے آنے کی خبر پہنچی تو وہ ڈرا کہ ابو احمد کے بیت المال میں جو کچھ تھا وہ اس نے تلف کر دیا تھا خلعت و انعام و صلہ و اکرام میں سب کچھ خرچ کر ڈالا تھا۔ جائداد والوں سے ان کی زمینوں کے غیر معین سال کا خراج طلب کیا اور اس مطالبے میں ایک جماعت کو قید کر دیا۔ اس کی جانب سے انتظام پر الموئل مامور تھا۔ اس نے لوگوں پر ظلم کیا۔ ہنوز یہ مطالبات وصول نہ ہونے پائے تھے کہ ابو احمد آ گیا۔ ناچار وہ اپنے مطالبے سے رک گیا۔ وصیف کی آمد ۲۸ محرم یوم جمعہ کو ہوئی تھی۔

اسی سال ۲۸ محرم کو ایک ستارہ طلوع ہوا جس میں بال نظر آتے تھے۔ پھر وہ بال پیشانی کے بال بن گئے۔

ابو احمد الموفق کی علالت اسی سال ابو احمد الموفق سے عراق واپس آیا۔ اسے اتنا شدید درد نقرس تھا کہ سوار ہونے پر قادر نہ تھا۔ ایک چھتری دار تخت بنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا جس پر بیٹھتا تھا۔ ہمراہ ایک خادم تھا جو ٹھنڈی چیزوں سے اُس کے پاؤں کو ٹھنڈا کرتا تھا۔ اس حال کو پہنچ گیا کہ وہ اس پر برف رکھتا تھا۔ اس کے بعد یہ مرض داء الفیل (فیل پا) بن گیا۔ اُس کا تخت چار رجال اُٹھایا کرتے تھے۔ اُس پر میں میں کی باری ہوتی تھی۔ کبھی کبھی مرض کی شدت ہو جاتی تھی تو وہ اُنھیں یہ حکم دیتا تھا کہ وہ اُسے رکھ دیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے ایک روز اُن لوگوں سے کہا جو اُس کو اُٹھاتے تھے کہ تم میری محبت سے میرے لادنے پر مضطرب ہو۔ میں تم میں سے کسی ایک کے مثل کو اُٹھاؤں تو تھک جاؤں۔ اب میں کسی قدر آرام میں ہوں۔ اسی مرض میں کہا کہ میرا دفتر ایک لاکھ تنخواہ داروں پر مشتمل ہے۔ اُن میں سے کسی نے مجھ سے زیادہ بُری حالت کے ساتھ صبح نہیں کی۔

ابو احمد کی نہروان میں آمد

اسی سال ۲۷ محرم دو شنبہ کو ابو احمد النہروان آیا۔ لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ نہروان روانہ ہوا۔ پھر نہر دیالی پھر دجلے میں الوعظرانیہ تک۔ شب جمعہ کو الفرک گیا۔ ۲ صفر یوم جمعہ کو اپنے مکان میں داخل ہوا۔ ۸ صفر پنجشنبہ کا دن ہوا تو ابو العقر کے اپنے گھر سے واپس آنے کے بعد ابو احمد کی موت کی خبر شائع ہو گئی۔ اس نے ابو العباس کی حفاظت میں پیش بندی کی تھی۔ دروازے مقفل کر دیے گئے۔ ابو العقر بن الفیاض کو اپنے مکان لے گیا۔ وہی اُس کی طرف باقی تھا۔ اُس روز ابو العقر اپنے گھر ہی میں رہا۔ ابو احمد کی موت کی خبر بڑھتی رہی حالانکہ اُس پر غشی طاری تھی۔

ابو العباس کی رہائی

ابو العقر نے جمعہ کے دن المدائن قاصد بھیجا۔ وہاں سے المعتمد اور اُس کے لڑکوں کو روانہ کیا گیا۔ اُنھیں ابو احمد کے گھر لائے۔ ابو العقر اپنے ہی گھر میں مقیم رہا۔ ابو احمد کے گھر نہیں گیا۔ جب ابو احمد کے غلاموں نے جو ابو العباس کی طرف مائل تھے اور ابو العباس کے غلاموں کے اُن رئیسوں نے جو حاضر تھے حالت دیکھی تو دروازوں کے قفل توڑ ڈالے۔

اُس غلام سے مذکور ہے جو ابو العباس کے ساتھ حجرے میں تھا کہ جب ابو العباس نے قفلوں کی آواز سنی کہ وہ توڑے جاتے ہیں تو اُس نے کہا کہ ان لوگوں کا سوا میری جان کے اور کچھ ارادہ نہیں ہے۔ اُس نے تلوار لے لی اور اُسے سونت لیا اور اس طرح حملے کے لیے تیار ہو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھ گیا کہ تلوار اُس کی آغوش میں تھی۔ مجھ سے کہا کہ "تو کنارے ہٹ جا۔ بخدا وہ ضرور مجھے صدمہ پہنچائیں گے۔ جب تک مجھ میں کچھ بھی جان ہوگی"۔ جب دروازہ کھل گیا تو سب سے پہلے جو شخص اُس کے پاس داخل ہوا وہ وصیف موشکیر تھا جو ابوالعباس کا غلام تھا۔ جب اُس نے اُسے دیکھا تو تلوار اپنے ہاتھ سے رکھ دی اور اُس نے یہ جان لیا کہ ان کا ارادہ سوائے خیر کے کچھ نہیں ہے۔ قید سے نکال کے اُن لوگوں نے اُس کو اُس کے باپ کے پاس بٹھا دیا جو سختی کے آخری وقت میں تھا۔ جب ابواحمد نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اُسے افاقہ ہوگیا تو اُسے دیکھا۔ پھر اُسے اپنے نزدیک کیا۔

جس روز المعتمد کو لانے کے لیے بھیجا گیا تھا وہ جمعے کا دن تھا۔ وہ اُسی دن نصف النہار کے وقت جمعے کی نماز کے قبل ۹ صفر کو مدینۃ السلام پہنچا۔ ہمراہ اُس کا بیٹا جعفر المفوض الی اللہ ولی عہد اور اُس کے بیٹے عبدالعزیز اور محمد اور اسحاق بھی تھے۔ وہ ابوالصقر کے پاس اُترا۔

ابوالصقر کو ابواحمد کی حیات کی اطلاع

ابوالصقر کو یہ خبر پہنچی کہ ابواحمد نہیں مرا تو اُس نے اسماعیل بن اسحاق کو روانہ کیا کہ خبر دریافت کرے۔ یہ شنبے کا دن تھا۔ ابوالصقر نے سرداروں اور لشکر کو جمع کیا۔ اُس کا مکان اور اُس کے گرداگرد آدمیوں اور ہتھیاروں سے بھر گیا۔ اُس کے گھر سے الجسر تک یہی حال تھا۔ دونوں پُل کاٹ دیے گئے۔ ایک جماعت شرقی جانب الجسر پر ٹھیری ہوئی ابوالصقر کے ساتھیوں سے جنگ کر رہی تھی۔ جس میں مقتول بھی ہوئے اور مجروح بھی۔ شرکب کا بھائی ابوطلحہ مع اپنے ساتھیوں کے باب البستان میں مقیم تھا۔ اسماعیل نے واپس آکے ابوالصقر کو بتایا کہ ابواحمد زندہ ہے۔ سرداروں میں سب سے پہلے جو اُس کی طرف روانہ ہوا وہ محمد بن ابی الساج تھا۔ جس نے نہر عیسیٰ کو عبور کیا۔ اس کے بعد اُن لوگوں میں سے جو عبور کرتے تھے کچھ لوگ ابواحمد کے دروازے کی طرف زمین پر چلتے تھے۔ کچھ لوگ اپنے مکان لوٹتے تھے اور کچھ لوگ بغداد سے نکل جاتے تھے جب ابوالصقر نے یہ دیکھا اور اُسے ابواحمد کی حیات کی صحت ہوگئی تو وہ اور اُس کے دونوں بیٹے ابواحمد کے محل کو روانہ ہوئے۔ ابواحمد نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا اور نہ کوئی بُرائی کی۔ وہ ابواحمد کے گھر میں ٹھیر گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعتمد کی قصر ابو احمد میں آمد

المعتمد نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا رہ گیا ہے تو وہ اور اس کے بیٹے اور بکتمر اترے۔ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ انہیں ابو لیلی بن عبدالعزیز بن ابی دلف کی تیز رفتار کشتی ملی۔ اس نے انہیں اپنی کشتی میں سوار کر لیا اور اپنے مکان لے گیا۔ وہ علی بن جہشیار کا مکان تھا جو الجسر کے سرے پر تھا۔ المعتمد نے اس سے کہا کہ میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اس نے اسے اور اس کے ہمراہیوں کو اپنے گھر سے ابو احمد کے مکان پر اتار دیا۔

ابو العصقر کی بربادی

ابو العصقر کا مکان اور جو کچھ اس میں جمع تھا سب لوٹ لیا گیا یہاں تک کہ اسکی عورتیں برہنہ پا اور بغیر چادر کے نکلیں۔ اس کے کاتب محمد بن سلیمان کا مکان لوٹا گیا۔ ابن الواثقی کا مکان لوٹ کر جلا دیا گیا۔ اسکے اعزہ کے مکانات بھی لوٹ لیے گئے۔ قید خانوں کے دروازے توڑ ڈالے گئے۔ دیواروں میں نقبیں لگا دی گئیں۔ جو لوگ وہاں تھے سب نکل گئے اور جو لوگ قید خانے میں تھے وہ بھی نکل گئے۔ الجسر کی دونوں چوکیاں لوٹ لی گئیں۔ اور جو کچھ تھا سب لے لیا گیا۔ وہ مکانات بھی لوٹ لیے گئے جو ابو العصقر کے مکان کے قریب تھے۔

ابو العباس اور ابو العصقر کو عطیہ خلعت

ابو احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس اور ابو العصقر کو خلعت دیا۔ وہ دونوں خلعت پہن کر سوق الثلاثاء (بازار سہ شنبہ) باب الطاق تک سوار ہو کر گئے۔ ابو العصقر ابو العباس کے ہمراہ اس کے مکان پر جو صاعد کا گھر تھا گیا۔ دیکھا کہ لٹ چکا ہے۔ شاہ کے گھر سے اسکے پاس ایک بوریا لائے تو وہ اس پر بیٹھ گیا۔

ابو العباس نے اپنے غلام بدر کو پولیس کا والی بنایا اور محمد بن خاقم بن شاہ کو شرقی جانب پر اور عیسیٰ النوشری کو غربی جانب پر اپنا نائب بنایا۔ یہ اسی سال ۱۴ صفر کو ہوا۔

ابو احمد الموفق کی وفات

اسی سال ۲۲ صفر یوم چہار شنبہ کو ابو احمد الموفق کی وفات ہوئی۔ الرصافہ میں اپنی والدہ کی قبر کے پاس شب پنجشنبہ کو دفن کیا گیا۔ ابو العباس نے پنجشنبے کو تعزیت کے لیے دربار عام کیا۔

ابو العباس کی ولیعہدی کی بیعت

اسی سال پنجشنبے کو سرداروں اور غلاموں نے المعتضد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ابو العباس کی ولی عہدی کی بیعت کی اور المعتضد باللہ اس کا خطاب ہوا۔ لشکر کے لئے عطا نکالی گئی۔ جمعے کو المعتمد کے لئے پھر المفوض کے لیے پھر ابو العباس المعتضد کے لیے خطبہ پڑھا گیا۔

ابو الصقر پر عتاب

اسی سال ۲۶ صفر دوشنبے کو ابو الصقر اور اس کے اعزہ کو قید کر لیا گیا اور ان کے مکانات لوٹ لیے گئے۔ الفرات کے بیٹے تلاش کیے گئے۔ دیہات کا دفتر انہی کے سپرد تھا۔ وہ لوگ چھپ گئے۔

متفرق واقعات

اسی سال ۲۷ صفر سہ شنبے کو عبید اللہ بن سلیمان بن وہب کو خلعت دیا گیا اور اسے وزارت کا والی بنایا گیا۔

اسی سال محمد بن ابی الساج نے کسی کو واسطہ بھیجا کہ وہ اس کے غلام وصیف کو مدینۃ السلام میں لوٹا دے مگر وصیف الاہواز چلا گیا اور بغداد پلٹنے سے انکار کیا۔ اس نے الطیب کو لٹوا دیا اور السوس میں فساد کیا۔

اسی سال ابو احمد بن محمد بن الفرات کو قید کر کے مال کا مطالبہ کیا گیا۔ الزخل بھی قید کر دیا گیا۔ کچھ مال پر بھی قبضہ ہوا۔

اسی سال الصفار (عمرو بن اللیث) کے بھائی علی بن اللیث کے قتل کی خبریں آئیں رافع بن ہرثمہ نے اپنے کسی حق کی وجہ سے جو اس پر واجب تھا قتل کر دیا گیا اور اس کے بھائی کو چھوڑ دیا۔

اسی سال مصر سے خبریں آئیں کہ نیل کا پانی اتر گیا اور سودا گراں ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

فتنۂ قرامطہ

ابتدائی حالات اسی سال ایک قوم کی حرکت کی خبریں آئیں جو کوفے کے دیہات میں القرامطہ کے نام سے مشہور تھے۔ اُن کی ابتدا یہ ہوئی کہ ایک شخص خوزستان سے کوفے کے دیہات میں آیا اور ایک مقام پر جس کا نام النہرین تھا قیام کیا۔ زہد اور تنگدستی ظاہر کرتا تھا۔ کھجور کے پتے بُنتا تھا۔ اپنی کمائی سے کھاتا تھا اور نماز بکثرت پڑھتا تھا۔ اسی حالت پر ایک مدت تک قائم رہا۔ جب کوئی پاس بیٹھتا تو اُس سے دینی امور کا تذکرہ کرتا۔ دُنیا سے نفرت دلاتا اور یہ بتاتا تھا کہ لوگوں پر فرض نمازیں ہر دن اور رات میں پانچ ہیں۔ یہ بات پھیل گئی تو اُس نے اُن سے کہا کہ وہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امام کی طرف دعوت دے گا۔ وہ جماعت اُس کے پاس بیٹھتی رہی۔ وہ اُن کو ایسی خبر دیتا تھا جس سے اُن کے دل لگے رہیں۔ وہ اُس گاؤں میں ایک سبزی فروش کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ اُس کے قریب ایک کھجور کا باغ تھا جسے تجار کی ایک جماعت نے خرید کر گودام بنایا تھا۔ جس میں کھجوروں کے بوجھ جمع کرتے تھے جو وہ کاٹتے تھے۔ وہ لوگ بقال کے پاس آئے اور اُس سے یہ درخواست کی کہ اُن کے لیے کوئی ایسا شخص تلاش کرے جو اُن کی کاٹی ہوئی کھجور کی حفاظت کر سکے۔ اُس نے اُس شخص کی طرف اشارہ کیا کہ اگر اُس نے تمہاری کھجور کی حفاظت قبول کر لی تو یہ ایسا ہے جیسا تم چاہتے ہو۔ اُن لوگوں نے اُس سے گفتگو کی۔ اُس نے چند معین درہم پر اُس کی حفاظت قبول کر لی۔ وہ اُنکی حفاظت کرتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کے اکثر حصے میں نماز پڑھا کرتا تھا اور روزہ رکھتا تھا۔ افطار کے وقت بقال سے ایک رطل کھجور لے لیتا تھا۔

قرامطہ کی عزت و توقیر

اُن لوگوں نے اُس کی اُجرت کا حساب کیا اور اُسے دے دیا۔ اُس نے بقال سے جتنی کھجوریں لی تھیں اُس کا حساب کیا اور اُس میں سے اُس نے اُن گٹھلیوں کی قیمت کم کر لی جو وہ بقال کو دے دیتا تھا۔ گٹھلیوں کے بارے میں اُس کے اور بقال کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ تجار نے سنی تو انھوں نے اُسے مارا کہ کیا تو ہماری کھجوریں کھانے پر راضی نہیں ہوا کہ گٹھلیاں بھی بیچ ڈالیں۔ بقال نے اُن سے کہا کہ یہ نہ کرو کیونکہ اُس نے تمھاری کھجوریں چھوئی بھی نہیں۔ پورا قصہ بیان کیا تو لوگ اُس کے مارنے پر نادم ہوئے اور معافی کی درخواست کی۔ اُس نے معاف کر دیا۔ اس کی وجہ سے اہل قریہ میں اُس کی بزرگی اور بڑھ گئی اور وہ اُس کے زہد سے واقف ہو گئے۔

قرامطہ کی علالت

وہ بیمار ہوا اور راستے میں پڑ گیا۔ اُس قریے میں ایک شخص تھا جو بیلوں پر بار کرتا تھا اور اُس کی آنکھیں بہت سرخ تھیں۔ اہل قریہ اُسے آنکھوں کی سرخی کی وجہ سے کرمیتہ کہتے تھے۔ کرمیتہ کے معنی عجمی عوام کے نزدیک سرخ آنکھ والے کے ہیں۔ بقال نے اُس کرمیتہ سے اس بارے میں گفتگو کی کہ وہ اس بیمار کو اپنے گھر اُٹھا لے جائے اور اپنے گھر والوں کو اُس کی تیمارداری کی ہدایت کرے۔ وہ اُس کے پاس مقیم رہا، یہاں تک کہ تندرست ہو گیا۔ اُس کے گھر پر رہتے ہوئے اہل قریہ کو اپنے طریقے کی دعوت دی۔ اور اُن سے اپنا مذہب بیان کیا۔ علاقے کے باشندوں نے اُسے قبول کر لیا۔

قبول مذہب کا محصول

ہر آدمی سے جو اُس کے مذہب میں داخل ہوتا ایک دینار لیتا تھا اور یہ گمان کرتا تھا کہ یہ امام کے لیے لیتا ہے۔ اسی حالت میں وہ اُس قریے کے باشندوں کو دعوت دیتا رہا اور وہ اُسے قبول کرتے رہے۔

بارہ نقیب

اُس نے بارہ نقیب بنائے، جن کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو اپنے دین کی دعوت دیں۔ اُن سے کہا کہ "تم لوگ ایسے ہو جیسے عیسیٰ ابن مریم کے حواری"۔ علاقے کے کاشتکار اپنے کاموں سے رُک گئے۔ کیونکہ اُس نے دوسری پانچ نمازیں مقرر کیں اور بیان کیا کہ وہ اُن پر فرض ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرامطہ کی گرفتاری

اس علاقے میں ہیثیم کی بھی جائداد تھی۔ اُسے کاشتکاروں کے کام میں کوتاہی کی اطلاع ہوئی تو اُس نے سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا، ایک طریقہ دین کا ظاہر کیا اور بتایا کہ اللہ نے جو کچھ اُن پر فرض کیا وہ رات دن میں پانچ نمازیں ہیں۔ وہ اُن نمازوں میں لگ کر اپنے کاموں سے رُک گئے۔ اُس نے کسی کو اُس کی تلاش میں روانہ کیا۔ وہ گرفتار کر کے اُس کے پاس لایا گیا۔ حال دریافت کیا اُس نے اپنا قصہ سنایا۔ ہیثیم نے قسم کھائی کہ اُسے قتل کر دے گا۔ وہ اُس کی کوٹھری میں قید کر دیا گیا۔ دروازے میں قفل لگا دیا۔ کنجی اُس کے تکیے کے نیچے رکھ دی۔ خود شراب میں مشغول ہو گیا۔

قرامطہ کا فرار

کسی لونڈی نے جو گھر میں تھی قصہ سُنا تو اُس پر ترس آیا۔ ہیثیم سو گیا تو اُس نے تکیے کے نیچے سے کنجی نکال لی۔ دروازہ کھول کے اُسے نکال دیا۔ دروازہ مقفل کر دیا اور کنجی پھر اپنی جگہ پر رکھ دی۔ الہیثیم نے صبح کو کنجی مانگی۔ دروازہ کھولا تو اُسے نہ پایا۔ یہ خبر پھیل گئی تو اُس علاقے کے باشندے فتنے میں مبتلا ہو گئے کہ وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اسکے بعد وہ دوسرے مقام پر ظاہر ہوا۔ اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت ملی۔ قصہ دریافت کیا۔ اُس نے کہا کہ "کوئی شخص میرے ساتھ بُرائی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اُس پر قادر ہو سکتا ہے"۔ لوگوں کی نگاہ میں اس کی عظمت بڑھ گئی۔ اپنی جان کا خوف ہوا تو علاقہ شام کی طرف نکلا۔ پھر اُسکی خبر نہ معلوم ہوئی۔

قرامطہ کی وجہ تسمیہ

اُس بیل والے شخص کے نام پر جس کے گھر میں وہ رہا تھا، اُس کا نام کرمیتہ رکھ دیا۔ بعد کو اس لفظ میں تخفیف کر لی گئی۔ لوگ اُسے قرمطہ کہنے لگے۔ اس قصے کو ہمارے ایک ساتھی نے اُس شخص سے نقل کیا جس نے اُس سے بیان کیا کہ وہ محمد بن داؤد بن الجراح کے پاس موجود تھا کہ اُس نے قید سے قرامطہ کی ایک جماعت کو بلایا۔ اُن سے زکرویہ کو دریافت کیا۔ یہ اُس وقت کے بعد کا واقعہ ہے کہ محمد بن داؤد نے زکرویہ کو قتل کر دیا تھا۔ قرمطہ کھا اور اُس کے قصے کو دریافت کیا۔ اُن لوگوں نے اپنے میں سے ایک بوڑھے کی طرف اشارہ کیا کہ "یہ زکرویہ کا پُرانا ساتھی ہے۔ بہ نسبت اور لوگوں کے اُس کے قصے سے زیادہ خبردار ہے۔ تو جو چاہتا ہے اُس سے دریافت کر"۔ اُس نے اُس سے دریافت کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اُس نے اس قصے کی خبر دی۔

محمد بن داؤد کا بیان محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ قرمطہ کوفے کے دیہات کا ایک شخص تھا جو دیہات کے مختلے اپنے بیلوں پر لادا کرتا تھا۔ اس کا نام حمدان اور لقب قرمط تھا۔

اب قرامطہ کا حال اور اُن کا مذہب شائع ہوگیا۔ کوفے کے دیہات میں اُن کی کثرت ہوگئی۔ احمد بن محمد الطائی کو اُن کے حال کی اطلاع ہوئی تو اُس کے حکم سے اُن میں کے شخص کے لیے ایک دینار سالانہ وظیفہ مقرر کیا گیا۔ اسکی وجہ سے مال کثیر جمع ہو جاتا تھا۔

نیا دین ایک قوم کوفے سے آئی اور قرامطہ کی شکایت کی کہ "اُنھوں نے سوائے اسلام کے ایک نیا دین ایجاد کیا ہے۔ وہ لوگ اُمتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سوائے اس کے جو اُن کی بیعت کرلے، تلوار چلانا مناسب سمجھتے ہیں۔ الطائی اُن کا حال چھپاتا ہے" اس شکایت پر التفات نہ کیا گیا اور نہ اُن کی بات سُنی گئی تو وہ لوٹ گئے۔ اُن میں سے ایک شخص ایک طویل مدت تک مدینۃ السلام میں مقیم رہ کر شکایت کرتا رہا اور یہ سمجھتا رہا کہ اُسے الطائی کے خوف سے اپنے شہر کی طرف لوٹنا ممکن نہیں۔ ان لوگوں نے قرامطہ کا جو مذہب بیان کیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ کتاب لائے تھے جس میں یہ مضمون تھا:

قرمطی شریعت (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) الفرج بن عثمان کہتا ہے جو اُس قریے کا باشندہ ہے جس کا نام نصرانہ ہے۔ جو مسیح کی طرف دعوت دینے والا ہے وہی عیسیٰ ہے۔ وہی کلمہ، وہی مہدی، وہی احمد بن محمد الحنفیہ اور وہی جبریل۔ اُس نے بیان کیا کہ مسیح اُس کے لئے ایک انسان کے جسم میں ظاہر ہوا اور اُس سے کہا کہ تو ہی الداعیہ (دعوت دینے والا) اور تو ہی حجت ہے، تو ہی ناقہ ہے اور تو ہی دابۃ الارض، تو ہی روح القدس اور تو ہی یحییٰ بن زکریا ہے۔

اُسے یہ بتایا کہ نماز چار رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں طلوع آفتاب کے قبل اور دو رکعتیں اُس کے غروب کے قبل۔

ہر نماز میں اذان یہ ہے کہ کہے: اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشهد ان لا اله الا الله (دو مرتبہ) اشهد ان آدم رسول الله۔ اشهد ان نوحًا رسول الله۔ اشهد ان ابراهيم رسول الله۔ اشهد ان موسیٰ رسول الله۔ واشهد ان عیسیٰ رسول الله واشهد ان محمدًا رسول الله واشهد ان محمد بن احمد الحنفیہ رسول الله۔

ہر رکعت میں استفتاح پڑھا جائے جو اُن چیزوں میں سے ہے کہ محمد ابن احمد الحنفیہ پر نازل کی گئی ہیں۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور حج بیت المقدس کا اور جمعہ دوشنبے کو ہے جس میں کوئی عمل نہ کیا جائے۔ اور سورۃ یہ ہے:

الحمد لله بكلمته وتعالى باسمه المتخذ لاوليائه باوليائه قل ان الاهلة مواقيت للناس ظاهرها ليعلم عدد السنين والحساب والشهور والايام وباطنها اوليائی الذين عرّفوا عبادی سبيلی اتقون يا اولی الالباب۔ وانا الذی لا اسئل عما افعل وانا العليم الحكيم۔ وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلائی ومحنتی واختياری القيته فی جنتی واخلدته فی نعمتی ومن زال عن امری وكذب رسلی اخلدته مهاتافی عذابی واتمت اجلی واظهرت امری علی السنة رسلی۔ وانا الذی لم يجعل علیّ جبار الا وضعته ولا عزيز الا اذللته وليس الذی احتجّ علی امر ودوام علی جهالته وقالوا لن نبرح عليه عاكفين وبه مومنين اولئك هم الكافرون۔

"یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے اُس کے کلمے کے سبب سے۔ وہ اپنے اس نام کی وجہ سے برتر ہے جو وہ اپنے اولیاء کے لئے اپنے اولیاء کے سبب سے بنانے والا ہے کہہ دے کہ چاند لوگوں کے لیے وقت کی شناخت کا آلہ ہیں۔ ان چاندوں کا ظاہر یہ ہے کہ سالوں کا اور مہینوں اور دنوں کا شمار اور حساب معلوم ہو۔ باطن یہ ہے کہ میرے اولیاء وہ ہیں جنھوں نے میرے بندوں کو میرا راستہ پہچنوا دیا۔ اے صاحبان عقل مجھی سے ڈرو۔ اور میں وہ ہوں کہ میں جو کچھ کرتا ہوں مجھ سے اسکی باز پرس نہیں کی جا سکتی۔ میں علم و حکمت والا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وہ ہوں کہ اپنے بندوں کو آزماتا ہوں۔ اپنی مخلوق کا امتحان کرتا ہوں۔ جو شخص میری بلا اور محنت اور میری مرضی پر صبر کرتا ہے اُسے اپنی جنت میں ڈال دیتا ہوں اور اپنی نعمت میں ہمیشہ رکھتا ہوں۔ اور جو میرے حکم سے ہٹ گیا اور اُس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو اُسے ذلیل کر کے ہمیشہ کے لئے اپنے عذاب میں ڈال دیتا ہوں۔ میں نے اپنی مدت پوری کر دی اور اپنے رسولوں کی زبان پر اپنا حکم ظاہر کر دیا۔ میں وہ ہوں کہ میرے آگے جو متکبر تکبر کرتا ہے اُسے پست کر دیتا ہوں اور جو عزت والا عزت کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ذلیل کر دیتا ہوں۔ وہ شخص جس نے اصرار کیا اور ہمیشہ اپنی جہالت پر قائم رہا وہ اس کے حکم پر نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم اُسی پر بیٹھنے والے ہیں اور اُسی پر ایمان لانے والے ہیں وہی لوگ کافر ہیں"۔

اس کے بعد رکوع کرے اور اپنے رکوع میں کہے" سبحان ربی رب العزۃ و تعالیٰ عما یصف الظالمون" اس کو دو مرتبہ کہے۔ جب سجدہ کرے تو کہے اللہ اعلیٰ اللہ اعلیٰ۔ اللہ اعظم۔ اللہ اعظم۔

اُس کی شریعت یہ ہے کہ روزہ سال میں دو دن ہے۔ مہرجان (ایرانیوں کی عید) کو اور نوروز کو ہے۔ نبیذ (تاڑی) حرام ہے اور شراب حلال ہے۔ جنابت (حاجت غسل) غسل نہیں ہے۔ صرف ایسا ہی وضو ہے جیسا نماز کے لئے ہے۔ یہ کہ جو اس سے جنگ کرے گا، وہ مستوجب قتل ہوگا۔ اور جو اُس کے مخالف سے جنگ نہ کرے گا اُس سے جزیہ لیا جائے گا۔ ذی ناب (درندے) اور ذی مخلب (گوشت خوار پرندے) کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

قرمطہ اور صاحب الزنج کی ملاقات

قرمطہ کا کوفے کے دیہات میں صاحب الزنج کے قتل سے پہلے جانا ہوا تھا۔ یہ اس لئے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے نکرویہ کے بزرگ سے نقل کیا کہ مجھ سے قرمطہ نے کہا کہ میں صاحب الزنج کے پاس گیا اور اُس سے یہ کہا کہ میں ایک مذہب پر ہوں۔ میری پشت پر ایک لاکھ تلواریں ہیں۔ لہٰذا مجھ سے گفتگو کر۔ اگر ہم لوگ اُس مذہب پر متفق ہو گئے تو مع اپنے ہمراہیوں کے تیری طرف مائل ہو جاؤں گا۔ اور اگر دوسری بات ہوئی تو میں تیرے پاس سے واپس جاؤں گا۔ امان لینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد میں نے ظہر کے وقت تک اُس سے بحث کی۔ آخری گفتگو میں معلوم ہوا کہ وہ میرے طریقے کے خلاف ہے۔ وہ نماز کے لیے کھڑا ہوا تو میں خشکی میں روانہ ہوا اور اُس کے شہر سے باہر چلا گیا۔ اور کونے کے دیہات میں پہنچ گیا۔

یازمان کی وفات اسی سال ۲۵ جمادی الآخرہ کو احمد الجیفی شہر طرسوس میں داخل ہوا۔ اُس نے یازمان کی ہمراہی میں گرمستانی جہاد کیا۔ وہ سلندو پہنچ گیا۔ انھیں مجاہدین میں یازمان مر گیا۔ اُس کی موت کا سبب یہ ہوا کہ منجنیق کے پتھر کا ایک ٹکڑا اُس کی پسلیوں میں لگا جبکہ وہ سلندو کے قلعے پر مقیم تھا تو لشکر نے کوچ کر دیا حالانکہ وہ اُس کی فتح کے قریب تھے۔ وہ راستے ہی میں جمعے کی صبح کو ۱۴ رجب کو وفات پا گیا۔ اور لوگوں کے کندھوں پر لاد کر طرسوس لایا گیا۔ پھر وہاں دفن کیا گیا۔

امیر حج ہارون بن محمد اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۹ھ کے واقعات

حکم ہوا کہ مدینۃ السلام میں کوئی شخص راستے پر نہ بیٹھے۔ نہ مسجد جامع میں کوئی قصہ گو یا نجومی یا زاجر (شگون لینے والا) داخل ہو۔ کتاب فروشوں کو اس امر کی قسم دی گئی کہ وہ کلام اور جدل اور فلسفے کی کتابیں نہ بیچیں گے۔

جعفر المفوض کی ولیعہدی سے معزولی اسی سال ۲۲ محرم کو جعفر المفوض ولی عہدی سے معزول کیا گیا۔ اسی روز المعتضد کے لئے بیعت کی گئی کہ المعتمد کے بعد وہی ولی عہد ہے۔ جعفر کی معزولی اور المعتضد کی تولیت کے فرمان لکھے گئے اور شہروں میں روانہ کر دیے گئے۔ جمعے کو المعتضد کی ولی عہدی کا خطبہ پڑھا گیا۔ المعتضد کی جانب سے بھی عاملوں اور والیوں کو خطوط لکھے گئے کہ امیر المومنین نے اُسے ولی عہد بنا دیا ہے۔ جس امر و نہی و ولایت و معزولی کی الموفق کو توفیق ملی تھی، وہ اس کے سپرد کیا گیا ہے۔

جرادہ کاتب کی گرفتاری اسی سال ۵ ربیع الاوّل کو ابو العنبر کے کاتب جرادہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتار کیا گیا۔ الموفق نے اُسے رافع بن ہرثمہ کے پاس روانہ کیا تھا۔ وہ اپنی گرفتاری سے چند روز قبل مدینۃ السلام میں آ گیا تھا۔

ابو طلحہ منصور وعقامہ کی اسیری

اسی سال ۱۴ر جمادی الاولیٰ کو ابو طلحہ منصور بن مسلم شہرزور سے واپس آیا جو اُس کے ماتحت کیا گیا تھا۔ اُسے اور اُس کے کاتب عقامہ کو گرفتار کیا گیا۔ اور دونوں قید خانے کے حوالے کر دیے گئے یہ واقعہ ۲۶ر جمادی الاولیٰ کو ہوا۔

محمد بن موسیٰ الاعرج اور مکنون کی جنگ

اسی سال ۲۱ر جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو طرسوس میں محمد بن موسیٰ اور الموفق کے مولیٰ راغب کے غلام مکنون کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ طغج بن جف حلب میں راغب سے ملا تو اُس نے اُسے یہ بتایا کہ خمارویہ بن احمد تجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ اُسکی جانب سے اُن چیزوں کا وعدہ کیا جو وہ چاہتا تھا۔ راغب حلب سے مصر جانے کے لیے اپنے پندرہ غلاموں کے ہمراہ نکلا۔ اُس نے اپنے خادم مکنون کو اُس لشکر کے ساتھ جو ہمراہ تھا اور اپنے مال اور ہتھیار کے ساتھ طرسوس روانہ کر دیا۔ طغج نے محمد بن موسیٰ الاعرج کو ایک خط لکھا کہ اُس نے راغب کو روانہ کر دیا اور اُس کے ہمراہ جس قدر مال و ہتھیار اور غلام تھے وہ اُس کے غلام مکنون کے ساتھ ہیں اور وہ طرسوس روانہ ہو گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ وہ اُس پر اور جو کچھ اُس کے ساتھ ہے سب پر داخل ہوتے ہی قبضہ کر لے اہل طرسوس نے الاعرج پر حملہ کر دیا اور اُس کے اور مکنون کے درمیان حائل ہو گئے الاعرج کو اُنھوں نے گرفتار کر لیا۔ پھر اُسے مکنون کے ہاتھ میں قید کر دیا اور جان لیا کہ راغب کے ساتھ حیلہ چل گیا۔

محمد بن موسیٰ الاعرج کی رہائی و معزولی

خمارویہ بن احمد کو جو کچھ الاعرج کے ساتھ کیا گیا اُس کی خبر دی اور اُنھوں نے اُس پر پہرہ مقرر کر دیا ہے۔ تو راغب کو رہا کر دے کہ وہ ہمارے پاس آ جائے تو ہم الاعرج کو رہا کر دیں۔ خمارویہ نے راغب کو رہا کر کے طرسوس روانہ کر دیا اور احمد بن طغان کو بھی ہمراہ کر دیا جو سرحدوں کا والی تھا۔ الاعرج کو معزول کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب راغب طرسوس پہنچا محمد بن موسیٰ نے الاعرج کو رہا کر دیا اور احمد بن طغان طرسوس کا اور سرحدوں کا والی بن کر ۱۳ر شعبان یوم سہ شنبہ کو طرسوس میں داخل ہوا۔ اُس کے ہمراہ راغب بھی تھا۔

المعتمد علی اللہ کی وفات

اسی سال ۱۹ر رجب شب دوشنبہ کو المعتمد کی وفات ہوئی۔ اُس نے یک شنبے کو الحمنی کے ساحل پر بہت سی شراب پی اور رات کا کھانا بہت کھا گیا۔ پھر رات ہی میں مر گیا۔ اُس کی خلافت جیسا کہ بیان کیا گیا۔ تئیس سال اور چھ روز رہی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

خلیفہ المعتضد باللہ

بیعت خلافت اسی شب کی صبح کو ابوالعباس المعتضد باللہ سے بیعت خلافت کی گئی۔ اُس نے اپنے غلام بدر کو پولیس کا اور عبید اللہ بن سلیمان ابن وہب کو وزارت کا اور محمد بن شاہ میکال کو محافظین (یعنی باڈی گارڈ) کا ناظم مقرر کیا۔ حجابت خاصہ اور حجابت عامہ کی نظامت صالح کو دی۔ اور خاصہ اور عامہ کے دربانوں کا صالح عرف الامین کو والی بنایا جو "امین" مشہور تھا۔ صالح نے خفیف السمرقندی کو اپنا نائب بنایا۔

امارت خراسان پر عیسیٰ النوشری کا تقرر اسی سال ۲ شعبان کو معتضد کے پاس عمرو بن اللیث کا قاصد آیا اور تحفے لایا اور ولایت خراسان کی درخواست کی۔ معتضد نے عیسیٰ النوشری کو قاصد کے ہمراہ روانہ کیا اور اس کے ہمراہ خلعت اور خراسان کی گورنری کا فرمان اور جھنڈا بھی تھا۔ سفرائے خلافت رمضان میں اُس کے پاس پہنچے اُسے خلعت دیا گیا اور جھنڈا تین دن اُس کے مکان کے صحن میں نصب رہا۔

اسی سال نصر بن احمد کی موت کی خبر آئی اور نہر بلخ کے اُس طرف کا جو ملک اُس کے سپرد تھا اُس کا انتظام اُس کے بھائی اسماعیل بن احمد نے کیا۔

خمارویہ بن احمد کی سفارت اسی سال الحسین ابن عبداللہ عرف ابن الجصاص مصر سے خمارویہ بن احمد ابن طولون کا قاصد بن کر دوشنبہ ۳ شوال کو آیا۔ اُس کے ہمراہ ہدایا تھے۔ بہترین اشیا میں سے بیس بوجھ خچروں پر تھے۔ دس خادم تھے دو صندوق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جن میں کپڑے تھے۔ بیس آدمی بیس عمدہ گھوڑوں پر مع اُن زینوں کے جو کثیر چاندی کے زیور سے آراستہ تھے۔ اُن کے ہمراہ چاندی کے نیزے تھے اور ریشمی قبائیں اور آراستہ پٹکے لگائے ہوئے تھے۔ سترہ گھوڑے مع زین و باگ کے تھے جن میں سے پانچ سونے کی اور باقی چاندی کی تھیں۔ اور سینتیس گھوڑے مع مشہور جھولوں کے تھے اور پانچ خچر مع زین و عنان کے اور زرافہ (شتر مرغ) تھے۔ یہ سفارت معتضد کے پاس پہنچی تو اُس نے اُسے اور اُس کے ہمراہی سات آدمیوں کو خلعت دیا۔ ابن الجصاص نے خمارویہ کی لڑکی کی شادی کا علی بن المعتضد کے ساتھ پیام دیا تو معتضد نے کہا کہ میں اُس سے شادی کروں گا چنانچہ اُس سے شادی کر لی۔

متفرق واقعات اسی سال احمد بن عیسیٰ ابن الشیخ کے قلعہ ماردین کو محمد بن اسحاق بن کنداج سے لے لینے کی خبر آئی۔

اسی سال ابراہیم بن محمد بن المدبر کی وفات ہوئی اور وہ دفتر جاگیر کا والی تھا۔ پھر اس کی جگہ محمد بن عبدالحمید کو والی بنایا گیا اور اس کی موت چہار شنبہ ۱۶ یا ۱۷ شوال کو ہوئی۔

اسی سال ۲۳ شوال یوم شنبہ کو الموفق کے مولیٰ راشد کو الدینور کا والی بنایا گیا اور اسے خلعت دیا گیا۔ پھر راشد ۱۰ ذی القعدہ یوم شنبہ کو اپنے علاقے کی جانب گیا۔

اسی سال یوم النحر کو المعتضد اس عید گاہ کی طرف سوار ہوا جسے اُس نے الحسنی کے قریب بنایا تھا اور اس کے ہمراہ سردار اور لشکر بھی سوار ہو کے گیا۔ پھر اُس نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ مذکور ہے کہ اُس نے پہلی رکعت میں چھ تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں ایک۔ اس کے بعد وہ منبر پر چڑھا تو اس کا خطبہ نہیں سنا جا سکا۔ پرانی عید گاہ معطل کر دی گئی پھر اُس میں نماز نہیں پڑھی گئی۔

اسی سال احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو رافع بن ہرثمہ کی جنگ کے لیے لکھا گیا اور رافع الری میں تھا۔ چنانچہ احمد اس کی جانب روانہ ہوا۔ پھر ۲۳ ذی القعدہ یوم پنجشنبہ کو اُن کا مقابلہ ہوا، اور رافع بن ہرثمہ کو شکست ہوئی اور وہ الری سے نکل گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابن عبدالعزیز اس میں داخل ہو گیا۔

امیر حج ہارون بن محمد | اس سال بھی ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اور یہ اُس کا آخری حج تھا جس کو اس نے کیا۔ ۲۶۴ھ سے اس سنہ تک اُس نے لوگوں کو سولہ حج کرائے (یعنی ۲۶۴ھ سے ۲۷۹ھ تک)۔

۲۸۰ھ کے واقعات

شیلمہ کی گرفتاری | جو واقعات ہوئے اُن میں ایک واقعہ عبداللہ بن المہتدی اور محمد بن الحسن ابن سہل عرف شیلمہ کی گرفتاری ہے۔ شیلمہ صاحب الزنج کے ہمراہ اُسکے آخری زمانے تک رہا پھر الموفق سے مل گیا۔ جس نے اُس کو جان و مال کی امان دی۔ گرفتار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ کسی امن لینے والے نے معتضد سے اُس کی چغلی کھائی کہ وہ کسی ایسے شخص کی خلافت کی دعوت دیتا ہے جس کا نام معلوم نہیں۔ اُس نے لشکر کی ایک جماعت کو آمادۂ فساد کر دیا ہے۔ اس کے ہمراہ صیدنانی کو اور اُس کے بھتیجے کو بھی۔ جو مدینے کا رہنے والا تھا گرفتار کر لیا۔

شیلمہ پر عتاب | معتضد نے اُس سے اقرار کرایا مگر اُس نے کسی بات کا اقرار نہ کیا۔ اُس شخص کو دریافت کیا جس کی خلافت کی وہ دعوت دیتا تھا مگر اُس نے کچھ اقرار نہ کیا اور کہا کہ اگر میرے دونوں قدموں کے نیچے وہ شے ہو جس سے میں اُنھیں اُٹھالوں اور اگر تو مجھے شکنجے میں بھی کسے تب بھی ہرگز اُس کی خبر نہ دوں گا۔ خلیفہ نے حکم دیا آگ سلگائی گئی۔ اِس کے بعد اُسے خیموں کی لکڑیوں میں سے کسی لکڑی سے باندھا گیا اور آگ پر گھمایا گیا یہاں تک کہ اُس کی کھال کٹ گئی پھر اُس کی گردن ماردی گئی بعد اُسے الجسر الاسفل کے قریب غربی جانب لٹکا دیا گیا۔

عبداللہ بن المہتدی کی گرفتاری و رہائی | ابن المہتدی کو اُس وقت تک قید رکھا گیا جب تک اُس کی برأت کا علم نہ ہوا۔ پھر اُسے رہا کر دیا گیا۔ ۱۰ محرم کو اُسے لٹکایا گیا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ معتضد نے شیلمہ سے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو ابن المہتدی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دیتا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھ سے جو نقل کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ میں تو آل ابی طالب سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے بھتیجے سے اقرار کرایا تھا جس نے اعتراف کر لیا تھا۔ اس بنا پر اس سے کہا کہ تیرے بھتیجے نے تو اقرار کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ نوخیز لڑکا ہے۔ اُس نے یہ بات قتل کے خوف سے کہہ دی ہے۔ اس کی بات مانی نہیں جائے گی۔ پھر اس کا بھتیجا اور عبید نانی مدت طویل کے بعد رہا کر دیے گئے۔

بنی شیبان کی سرکوبی

یکم صفر یوم یکشنبہ کو معتضد بغداد سے بنی شیبان کے ارادے سے روانہ ہوا۔ وہ بشرین ہارون کے باغ میں اُترا۔ وہاں سے چہارشنبہ کو روانہ ہوا، اور قصر خلافت اور بغداد کا اپنے حاجب صالح الامین کو قائم مقام بنا دیا۔ پھر اُس نے جزیرے سے اس مقام کا قصد کیا جسے شیبان نے جائے پناہ بنایا تھا جب انھیں اِس ارادے کی خبر ملی تو اپنے مال اور عیال اپنے ساتھ کر لیے۔ معتضد کا فرمان آیا کہ وہ السن کے اعراب کی طرف رات کو روانہ ہوا۔ ان پر حملہ کیا اور بہتیرے قتل کیے اور بہتیرے دریائے زابین میں غرق ہو گئے۔ عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔ لشکر کو اس قدر غنیمت ملی کہ باربرداری دشوار ہو گئی۔ اتنے اونٹ اور اتنی بھیڑ بکریاں ملیں کہ ایک ایک بکری ایک درہم کو اور ایک اونٹ پانچ درہم کو بیچا گیا۔ عورتوں اور بچوں کے متعلق یہ حکم دیا گیا کہ وہ اس وقت تک محفوظ رکھے جائیں جب تک بغداد پہنچائے جائیں۔

بنی شیبان کی معتضد سے امان طلبی

معتضد موصل کی طرف روانہ ہوا۔ جب بغداد واپس آیا تو اُس سے بنی شیبان نے ملاقات کی جو معافی کی درخواست لے کے آئے تھے۔ انھوں نے ضمانتوں کا بھی وعدہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ نے اُن میں سے پانچ سو آدمی بطور یرغمال کے لے لیے۔ معتضد مدینۃ السلام کے ارادے سے لوٹا تو ۷ ماہ ربیع الاول یوم چہارشنبہ کو احمد بن ابی الاصبغ اُس کے پاس وہ مال لایا جس پر اُس نے احمد بن عیسیٰ ابن الشیخ سے فیصلہ کیا تھا جس کو اُس نے اسحاق بن کنداج سے لیا تھا۔

عبیداللہ بن الحسین پر عتاب

ماہ ربیع الاول میں یہ خبر آئی کہ محمد بن ابی الساج نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت محاصرہ اور شدید جنگ کے بعد جو اُن کے درمیان ہوئی المراغہ فتح کر لیا۔ اور عبداللہ ابن الحسین کو پناہ دینے کے بعد مع اُس کے ساتھیوں کے گرفتار کر لیا۔ بیڑیاں پہنا دیں قید کر دیا۔ اس کے تمام مال کا اس سے اقرار کرا لیا اور اس کے بعد اُسے قتل کر دیا۔

متفرق واقعات ماہ ربیع الآخر میں احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کی وفات کی خبر آئی۔ اُس کی وفات آخر ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

لشکر نے اپنی تنخواہیں طلب کیں۔ اسماعیل بن محمد المنشی کا مکان لوٹ لیا۔ عبدالعزیز کے دونوں بیٹوں عمرو بکر نے ریاست پر جھگڑا کیا۔ عمرا زخود حکومت کا نگران کار بن بیٹھا۔ معتضد نے اس کی ولایت کے لیے نہیں لکھا تھا۔

اسی سال محمد بن ثور نے عمان فتح کیا اور وہاں کے باشندوں کی ایک جماعت کے سر روانہ کیے۔ بیان کیا گیا کہ اسی سال جعفر بن المعتمد کی ۱۲ ماہ ربیع الآخر یوم یکشنبہ کو وفات ہوئی۔ اس کا قیام معتضد کے مکان میں تھا کہ نہ وہ نکلتا تھا اور نہ ظاہر ہوتا تھا اور معتضد نے بارہا اُس کے ساتھ نبیذ پی تھی۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں عمرو بن اللیث کے جمادی الاولیٰ میں نیشاپور میں داخل ہونے کی خبر آئی۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے موصل کے راستے سے بتیس خارجیوں کو بھیجا جن میں سے پچیس کی گردن مار دی گئی اور اُنھیں لٹکا دیا گیا اور سات کو نئے قید خانے میں قید کر دیا گیا۔

اس سال ۵ رجب کو گرمتانی مجاہدین کوہ کے خمارویہ کی جانب سے احمد بن ابا طرسوس میں داخل ہوا۔ پھر بدر الحمامی داخل ہوا۔ دونوں نے مل کر العیفی امیر طرسوس سے جہاد کیا اور لڑتے لڑتے البلقسورتک پہنچ گئے۔

اسی سال اسماعیل بن احمد کے بلاد ترک میں جنگ کرنے کی اور جیسا کہ بیان کیا گیا، اُن کی دار السلطنت فتح کرنے کی اور اُس کے اور اُس کی ملکہ خاتون کے اور تقریباً دس ہزار کے قید کرنے کی خبر آئی، اُن میں سے ایک کثیر مخلوق کو اُس نے قتل کر دیا اس قدر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے غنیمت میں ملے جن کی تعداد نہیں معلوم ہو سکتی۔ ہر ایک مسلمان سوار کو غنیمت کی تقسیم میں ہزار ہزار درہم ملے۔

۲۸ رمضان کو اسی سال المونق کے مولیٰ راشد کی الدینور میں وفات ہوئی اور اُسے ایک تابوت میں بغداد لایا گیا۔

اسی سال ۱۴ شوال کو مسرور البلخی کی وفات ہوئی۔

زلزلہ سے تباہی اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ذی الحجہ میں دیبل سے ۱۴ شوال کو چاند گرہن کے متعلق خط آیا۔ پھر آخر شب کو روشنی ہو گئی تو اُن کو اس شب کی صبح اس طرح ہوئی کہ دنیا تاریک تھی اور یہ تاریکی اُن پر قائم رہی۔ پھر جب عصر کے قریب ہوا تو ایک سیاہ آندھی چلی جو ثلث شب تک رہی۔ پھر جب تہائی رات ہوئی تو زلزلہ آیا۔ اس حالت میں صبح ہوئی کہ شہر تباہ ہو چکا تھا۔ مکانات میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا جو بقدر سو گھر کے تھے۔ اس خط کے لکھنے کے وقت تک تیس ہزار آدمی دفن کیے گئے تھے جو ملبے کے نیچے سے نکلتے تھے اور دفن کیے جاتے تھے۔ گرنے کے بعد اُن پر پانچ مرتبہ زلزلہ آیا۔ اُن میں سے بعض سے مذکور ہے کہ وہ تمام لوگ جو ملبے کے نیچے سے نکالے گئے ڈیڑھ لاکھ مُردے تھے۔

امیر حج ابو بکر محمد بن ہارون اس سال ابو بکر محمد بن ہارون عرف ابن ترنجہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۱ھ کے واقعات

ترک بن العباس کی کارگزاری ۹ محرم کو ترک بن العباس کا جو دیار مضر پر عامل سلطان تھا مدینۃ السلام میں سمیاط کے حاکم ابو الاغر کے ساتھیوں میں سے کچھ اوپر چالیس آدمیوں کو اونٹوں پر لایا، جن کے سر پہ لمبی ٹوپیاں اور ریشمی عبائیں تھیں، اُن کو قصر خلافت میں پہنچایا گیا پھر وہ قید خانہ جدید میں واپس کیے گئے اور اس میں قید کر دیے گئے۔ ترک کو خلعت دیا گیا اور وہ اپنے مکان واپس آ گیا۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیف اور عمر بن عبدالعزیز کی جنگ

اسی سال اس جنگ کی خبر آئی جو ابن ابی الساج کے خادم وصیف کی عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف سے ہوئی تھی۔ اور وصیف نے عمر کو شکست دی تھی۔ وصیف اسی سال ماہ ربیع الآخر میں اپنے مولیٰ محمد بن ابی الساج کے پاس چلا گیا۔

احمد بن محمد الطائی کی وفات

اسی سال جیسا کہ کہا گیا نصف جمادی الآخرہ یوم پنجشنبہ کو گرمستانی جہاد کے لیے خمارویہ کی جانب سے طغج بن جف طرسوس میں داخل ہو کے جہاد کیا۔ پھر طرالون پہنچا اور ملوریہ کو فتح کر لیا۔ ۲۵ تاریخ کو احمد بن محمد الطائی کا کوفے میں انتقال ہوا اور وہیں اس مقام پر دفن کیا گیا جو مسجد السہلہ کہلاتا ہے۔

اسی سال الرے اور طبرستان کا پانی خشک ہو گیا۔

عمر بن عبدالعزیز کی مراجعت بغداد

اسی سال ۱۲ رجب کو معتضد ولایت الجبل کی طرف روانہ ہوا۔ پھر الدینور کے علاقے کا قصد کیا۔ ولایات رے۔ قزوین۔ زنجان ابہر۔ قم۔ ہمذان۔ دینور ابو محمد علی بن المعتضد کے سپرد کیے اس کے کاتبوں کو احمد بن ابی الاصبغ کی نگرانی میں دیا اور لشکر کی تنخواہ اور رے کی جاگیر کو الحسین بن عمرو النصرانی کے سپرد کیا۔ اور عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے اصبہان اور نہاوند اور الکرج سپرد کیا اس نے غلے کی کمی اور سودے کی گرانی کی وجہ سے واپسی میں عجلت کی۔ ۲۷ رمضان یوم چہار شنبہ کو بغداد میں آ گیا۔

الحسن بن علی کورہ کی امان طلبی

اسی سال رافع کے عامل الرے الحسن بن علی کورہ نے تقریباً ایک ہزار آدمی کے ہمراہ علی بن المعتضد سے امان طلب کی۔ اس نے سب کو خلیفہ کے پاس روانہ کر دیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں اعراب سامرہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے ابن سیما الف کو گرفتار کیا اور لوٹا۔

فرمان خلافت

۲۴ ذی القعدہ کو المعتضد حمدان بن حمدون کے ارادے سے دوبارہ موصل کی طرف نکلا یہ خبر ملی تھی کہ وہ ہارون الشاری الحازقی (خارجی) کی طرف مائل ہو گیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے لیے دعا کی ہے۔ کرخ جدان سے نجاح الحرمی خادم کے پاس اس جنگ کے متعلق جو اس کے اور کردوں اور اعراب کے درمیان ہوئی المعتضد کا فرمان آیا اور وہ جنگ ختم ذی القعدہ یوم جمعہ کو ہوئی تھی۔

"(بسم اللہ الرحمن الرحیم) میرا یہ فرمان شب جمعہ کا ہے۔ اللہ نے کہ اُسی کے لیے حمد ہے، کُردوں اور بدویوں پر ہماری مدد کی اور ان کے بہت بڑے گروہ اور اہل و عیال پر ہم کو فتح دی۔ خواب دیکھا کہ ہم لوگ گائیں اور بکریاں چرا رہے ہیں، جیسا کہ ہم ان کو اوّل چراتے تھے۔ اور نیزے اور تلواریں ان میں مداتی رہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان رات حائل ہو گئی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر آگ روشن کر دی گئی۔ صبح کو رسائی ہوئی۔ میرا لشکر الکرخ تک تلاش کرتا تھا اور ہمارا حملہ اُن پر ہوتا تھا۔ ہم نے اُن کو پچاس میل تک قتل کیا۔ اُن میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ اللہ ہی کے لیے حمد کثیر ہے۔ بیشک اللہ کا شکر ہم پر واجب ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیٰ محمد نبیہ وآلہ وسلم کثیرا۔"

کردوں اور بدویوں کا اتحاد

کردوں اور بدویوں کو جب المعتضد کے روانہ ہونے کی خبر پہنچی تھی تو اُنھوں نے آپس میں قسم کھائی تھی کہ وہ ایک خلق پر بھی قتل کریں گے اور وہ متفق ہو گئے تھے۔ اُنھوں نے اپنے لشکر کو تین حصوں میں تیار کیا تھا کہ ایک حصہ ایک کے بعد ہو۔ عیال و اولاد کو آخری حصے میں کر دیا تھا۔ پہلے معتضد نے صرف سواروں کے ساتھ اپنا لشکر روانہ کیا۔ اُس نے اُن پر حملہ کیا اور لوگوں کو قتل کیا مخلوق کثیر دریائے زاب میں غرق ہو گئی۔

معتضد کی قلعۂ ماردین پر فوجکشی

معتضد قلعۂ ماردین کے قصد سے موصل کی طرف نکلا جو حمدان بن حمدون کے قبضے میں تھا۔ جب اُسے معتضد کی آمد کی خبر پہنچی تو بھاگا اور اپنے بیٹے کو وہاں چھوڑ گیا۔ معتضد کا لشکر قلعے پر اُترا۔ جو لوگ اُس میں تھے اُس دن اُنھوں نے ان لوگوں سے جنگ کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو معتضد سوار ہوا اور قلعے پر چڑھ کے دروازے تک پہنچ گیا۔ پھر اُس نے پکارا "اے ابن حمدون!" اُس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے جواب دیا "لبیک"! (حاضر) اُس نے کہا کہ تیری بربادی ہو دروازہ کھول۔ اُس نے کھول دیا۔ معتضد دروازے میں ہیٹھ گیا اور جو اُس میں داخل ہوا اُسے حکم دیا کہ قلعے میں جو کچھ مال و اسباب ہو سب کو منتقل کر دے۔ پھر وہ منہدم کر دیا گیا۔ حمدان بن حمدون کے پیچھے کسی کو روانہ کیا اُس نے سخت جستجو کی اور اس کے وہ مال جو چھپا رکھے تھے لے لیے گئے۔ آخر اس پر بھی فتح حاصل ہو گئی۔

قلعہ الحسنیہ کی تاراجی

معتضد ایک بستی کی طرف روانہ ہوا جس کا نام الحسنیہ تھا۔ ایک شخص جس کا نام شداد تھا اتنے بڑے لشکر کے ہمراہ تھا کہ بیان کیا گیا کہ وہ دس ہزار آدمی تھے۔ اسی بستی میں اُس کا ایک قلعہ بھی تھا۔ معتضد کو اس پر بھی فتح ہوئی اور اس کو اُس نے گرفتار کر لیا پھر اس کا قلعہ منہدم کر دیا۔

متفرق واقعات

اسی سال طریق مکہ سے یہ خبر آئی کہ المصعد میں لوگوں کو سخت سردی اور خوب بارش کی مصیبت آئی۔ ایسی سردی جس میں پانچ سو آدمیوں سے زیادہ پر مصیبت گزری۔

اسی سال شوال میں مسلمانوں نے رومیوں سے جہاد کیا۔ چنانچہ اُن لوگوں میں بارہ روز تک جنگ جاری رہی۔ پھر مسلمان فتح مند ہوئے۔ کثیر غنیمت پائی اور واپس ہو گئے۔

۲۸۲ھ کے واقعات

نوروز میں خراج کی ابتدا کی ممانعت

اسی سال محرم میں معتضد کا یہ حکم تھا کہ اطراف اور شہروں کے عاملوں کو یہ فرمان لکھے جائیں کہ وہ اس نوروز میں خراج کی ابتدا ترک کر دیں جو عجم کا نوروز کہلاتا ہے اور اُسے حزیران کی گیارھویں تاریخ تک مؤخر کر دیں۔ اس تاریخ کا نام نوروز معتضدی رکھا گیا۔ اس کے متعلق موصل سے فرمان لکھ دیے گئے۔ معتضد بھی وہیں تھا۔ فرمان یوسف بن یعقوب کے پاس آیا جس میں یہ تھا کہ مقصد لوگوں کے ساتھ آسانی اور اُن کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔ حکم تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ فرمان پڑھ کر لوگوں کو سنائے۔ اُس نے یہی کیا۔

بنت خمارویہ بن احمد بن طولون کی بغداد میں آمد

اسی سال ابن الجصاص مصر سے ابوالجیش خمارویہ ابن احمد بن طولون کی اس بیٹی کو لایا جس سے معتضد نے نکاح کیا تھا اس کے ہمراہ اس کی ایک پھوپھی بھی تھی۔ بغداد میں اُن کا قدوم ۲ محرم یوم یکشنبہ کو ہوا۔ لڑکی کو شب یکشنبہ کو داخل کیا گیا اور وہ صاعد بن مخلد کے گھر میں اس حالت میں اُتری کہ معتضد موصل میں تھا۔

اسی سال لوگوں کو اُس رسم سے روکا گیا جو نوروز عجم میں کیا کرتے تھے کہ پانی ڈالتے اور آگ بلند کرتے تھے۔

حمدان بن حمدون کی سرکشی

اسی سال معتضد نے موصل سے اسحاق بن ایوب کو اور حمدان بن حمدون کو اپنے پاس آنے کو لکھا۔ اسحاق بن ایوب تو فوراً اس طرف بڑھا، مگر حمدان بن حمدون اپنے قلعے میں محفوظ ہو گیا اور اپنے مال اور عورتوں کو غائب کر دیا۔ معتضد نے وصیف موشکیر اور نصر القشوری وغیرہ کے ہمراہ اُس کی طرف لشکر روانہ کیے۔ وہ لوگ اتفاقاً الحسن بن علی کورہ کے ساتھ اس وقت پہنچے کہ اس کے ساتھی حمدان کے قلعے پر مقیم تھے جو موصل کے علاقے میں موضع دیرالزعفران میں تھا اور الحسین ابن حمدان اس میں تھا جب الحسین نے لشکر کے ابتدائی حصے کو آتا ہوا دیکھا تو امان مانگی چنانچہ اُسے امان دی گئی اور الحسین المعتضد کے پاس چلا گیا اور قلعے کو سپرد کر دیا۔ اس کے منہدم کرنے کا حکم دیا گیا۔ وصیف موشکیر نے حمدان کی تلاش میں تیزی سے روانگی کی۔ وہ ایک مقام پر چلا گیا تھا جو دجلہ اور ایک بڑی نہر کے درمیان باسودین کے نام سے مشہور تھا۔ پانی زائد تھا۔ وصیف کے ساتھیوں نے عبور کیا۔ اُس نے انھیں دیکھ لیا۔ وہ اور اُس کے ساتھی سوار ہو گئے اور اپنی جان کی حفاظت تو کی مگر اُس کے اکثر آدمی قتل کر دیے گئے۔

حمدان بن حمدون کا فرار

حمدان نے اپنے آپ کو اُس کشتی میں ڈال دیا جو اُس کے لیے دجلہ میں تیار تھی۔ اس کے ہمراہ اُس کا نصرانی کاتب زکریا ابن یحییٰ بھی تھا۔ اپنے ہمراہ مال بھی لاد لیا اور دجلہ کی غربی جانب دیار ربیعہ کے علاقے میں عبور کر گیا اعراب سے مل جانے کا قصد کیا ہی تھا کہ اس کے اور شرقی جانب کے کردوں کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکاوٹ کر دی گئی تھی۔ اُسی کے نقش قدم پر لشکر کی ایک چھوٹی سی جماعت نے بھی عبور کیا اور پیچھے پیچھے روانہ ہو کے اُس دیر کے سامنے پہنچ گئے جس میں وہ اُترا تھا۔ جب اُس نے دیکھا تو دیر سے نکل کر بھاگا ہمراہ اُس کا کاتب بھی تھا۔ دونوں نے اپنے آپ کو کشتی میں ڈال دیا اور مال کو دیر میں چھوڑ دیا جو معتضد کے پاس روانہ کر دیا گیا۔

حمدان بن حمدون کی گرفتاری

خلافت کے سپاہی اُس کی تلاش میں خشکی پر بھی اور پانی میں بھی روانہ ہوئے۔ اُس سے ملے تو وہ تباہی کی حالت میں کشتی سے دجلہ کی شرقی جانب اپنی ایک زمین کی طرف نکلا۔ پھر اپنے وکیل کے گھوڑے پر سوار ہو کے ساری رات چلتا رہا یہاں تک کہ اسحاق بن ایوب کے پاس اُس سے پناہ مانگنے کے لئے پہنچا جو معتضد کے لشکر میں تھا۔ اسحاق نے اُسے المعتضد کے خیمے میں حاضر کر دیا۔ اُس نے اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔ اور سواروں کو اُس کے اعزہ کی تلاش میں ہر طرف روانہ کیا۔ اس کے کاتب پر اور چند رشتہ داروں پر اور اُس کے غلاموں پر قابو پا لیا گیا۔ کردوں کے رؤسا وغیرہم پے در پے امان میں داخل ہونے کے لیے آنے لگے یہ واقعہ اسی سال کے آخر محرم کا ہے۔

اسی سال ربیع الاوّل میں مکتمر بن طاستمر کو گرفتار کر لیا گیا۔ بیڑیاں ڈال کر اُسے قید کر دیا گیا اور اس کا مال اور جائداد اور مکانات ضبط کر لیے گئے۔

بنت خمارویہ کی منتقلی

اسی سال خمارویہ ابن احمد کی بیٹی کو معتضد کے پاس ۲۴ ربیع الآخر کو منتقل کیا گیا اور بغداد کے دونوں جانب میں یہ ندا دی گئی کہ یوم یک شنبہ کو کوئی شخص دجلہ میں عبور نہ کرے۔ ان راستوں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ جو ساحل کے متصل تھے۔ دجلہ تک پہنچنے والے راستوں پر قناتیں لگا دی گئیں۔ دجلہ کے دونوں کناروں پر پہرہ مقرر کر دیا گیا کہ لوگ اپنے مکانوں سے کناروں پر ظاہر ہوں۔ جب تاریکی پھیل گئی تو ایوانِ خلافت سے کشتیاں آئیں۔ جن میں خادم تھے اور اُن کے ہمراہ شمعیں تھیں۔ صاعد کے مکان کے آگے کھڑے ہو گئے۔ چار آتش انداز کشتیاں تیار کی گئی تھیں جو صاعد کے مکان سے بندھی ہوئی تھیں۔ جب کشتیاں آئیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آتش انداز کشتیاں روانہ کی گئیں اور کشتیاں اُن کے آگے روانہ ہوئیں۔ دوشنبہ کو حرّہ (لڑکی) نے ایوان میں قیام کیا۔ ۵ ربیع الاوّل سہ شنبہ کو جلوہ ہوا۔

متفرق واقعات اسی سال المعتضد الحیل روانہ ہوا۔ الکرج پہنچا اور اُس نے ابن ابی دلف کے مال لے لیے اور عمر بن عبدالعزیز ابن ابی دلف کو ایک فرمان لکھا جس میں اس سے وہ جواہرات طلب کیے تھے جو اُس کے پاس تھے۔ عمر نے جواہرات واپس کر دیے۔

اسی سال معتضد کی روانگی کے بعد ابن طولون کے غلام لؤلؤ کو رہا کیا گیا اور اُسے گھوڑوں اور خچروں کی سواری دی گئی۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج کو الفتح القلانسی کی مدد کے لیے الصیمرہ روانہ کیا گیا۔ مگر وہ اُن لوگوں کے ہمراہ جنھوں نے اس کی اطاعت کی اپنے بھائی محمد کے پاس المرافقہ بھاگ گیا اور راستے میں سلطان کا کوئی مال ملا تو اُسے اس نے لے لیا۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر نے اس پر ایک نظم کہی تھی۔

اسی سال معتضد نے عبید اللہ بن سلیمان وزیر کو اپنے فرزند ابو محمد کے پاس رے روانہ کیا۔

اسی سال محمد بن زید العلوی نے طبرستان سے محمد بن ورد العطار کے پاس بتیس ہزار دینار روانہ کیے کہ وہ انھیں بغداد اور کوفے اور مکّے اور مدینے میں اُس کے اہل و عیال پر تقسیم کر دے۔ پھر اُس کی چغلی کھائی گئی تو اُسے بدر کے مکان پر حاضر کیا گیا باز پرس کی گئی تو اُس نے بیان کیا کہ وہ ہر سال اسی قدر مال اُس کے پاس روانہ کیا کرتا ہے۔ جو حسب معمول مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ بدر نے معتضد کو اس سے آگاہ کیا۔ کہ وہ آدمی اور مال اُس کے قبضے میں ہے۔ اُس کی رائے دریافت کی کہ اس کے متعلق کیا حکم دیتا ہے۔

المعتضد کا خواب ابو عبداللہ الحسنی سے مذکور ہے کہ المعتضد نے بدر سے کہا کہ اے بدر تجھے وہ خواب یاد نہیں جو میں نے تجھ سے بیان کیا تھا۔ اُس نے کہا اے امیر المومنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں" اُس نے کہا کیا تجھے یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے یہ بیان کیا تھا کہ الناصر نے مجھے بُلایا اور مجھ سے کہا کہ جان لے کہ یہ حکومت عنقریب تیرے پاس آئے گی تو تُو غور کرلے کہ تُو آلِ علی بن ابی طالب کے ساتھ کیسا رہتا ہے۔ پھر اُس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں بغداد سے باہر ہوں اپنے لشکر کے ہمراہ النہروان کا ارادہ کر رہا ہوں۔ لوگ میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ ناگاہ ایک ایسے شخص پر میرا گزر ہوا جو ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے۔ میری طرف التفات نہیں کرتا۔ اس کی بے پروائی پر تعجب کیا۔ اس کے سامنے آیا اور آگے کھڑا ہو گیا جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے کہا کہ سامنے آ۔ میں اُس کے سامنے آیا تو مجھ سے کہا کہ کیا تُو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا میں علی بن ابی طالب ہوں۔ یہ پھاوڑہ لے اور اسے زمین پر مار۔ میں نے اُس سے لیا اور چند ضربیں ماریں۔ مجھ سے کہا کہ عنقریب تیری اولاد میں سے اُتنے لوگ بقدر ان ضربوں کے جو تو نے ماری ہیں خلیفہ ہوں گے۔ تُو اُن کو میری اولاد کے ساتھ نیکی کی وصیت کر دے۔ بدر نے کہا کہ میں نے عرض کی، ہاں اے امیر المومنین تُو نے بیان کیا ہے۔ کہا پھر مال کو بھی رہا کر دے اور اُس شخص کو بھی رہا کر دے۔ اُسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھی کو طبرستان میں یہ لکھ دے کہ وہ جو کچھ روانہ کیا کرتا ہے اُسے کھلم کھلا روانہ کیا کرے اور محمد بن درد جو تقسیم کرتا ہے اُسے کھلم کھلا تقسیم کیا کرے۔ محمد اس کے متعلق جو کچھ چاہے اُسکی اعانت کا حکم دیا۔

اسی سال ۱۹ر شعبان کو ابو طلحہ منصور بن مسلم کی المعتضد کی قید میں وفات ہوئی۔

اسی سال ۸ر رمضان کو عبید اللہ بن سلیمان وزیر الرے سے چل کر بغداد آیا تو اُسے خلعت دیا گیا۔

جعفر بن المعتضد کی ولادت

اسی سال ۲۲ر رمضان کو ام القاسم بنت محمد بن عبد اللہ کی جاریہ ناعم کے یہاں المعتضد سے بچہ پیدا ہوا جس کا نام اُس نے جعفر رکھا۔ المعتضد نے اس جاریہ کا نام شغب رکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خمارویہ بن احمد کا قتل

اسی سال ۱۸ ذی الحجہ کو ابراہیم بن احمد المافدائی دمشق سے خشکی کے راستے سے آیا۔ گیارہ دن میں بغداد پہنچا۔ معتضد کو یہ اطلاع دی کہ خمارویہ ابن احمد اپنے بستر پر ذبح کر دیا گیا۔ جسے اُس کے خدم خاصہ میں سے کسی خادم نے ذبح کر دیا۔ یہ بھی کہا گیا کہ اُس کا قتل ۳ ذی الحجہ کو ہوا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابراہیم دمشق سے بغداد سات دن میں آیا اور اُن خادموں میں سے جو اُس کے قتل میں متہم تھے کچھ اوپر بیس خادم قتل کیے گئے۔ معتضد نے ابن الجصاص کے ہمراہ خمارویہ کو کچھ تحفے بھیجے تھے اور اُسے اُس کے نام کا پیام سپرد کیا تھا۔ ابن الجصاص اس کام کے لیے چل دیا۔ جب سامرا پہنچا تو المعتضد کو خمارویہ کے قتل کی خبر پہنچی تو اُس نے اُسے لکھا کہ واپس آجائے۔ ۲۳ ذی الحجہ کو وہ لوٹا اور بغداد میں داخل ہوا۔

۲۸۳ھ کے واقعات

الحسین بن حمدان کی المعتضد سے درخواست

۱۷ محرم کو معتضد کا ہارون الشاری کے سبب الموصل کی طرف روانہ ہوا۔ اس پر فتح ہوئی۔ فتح کے متعلق معتضد کا فرمان بغداد میں ۹ ربیع الاول یوم سہ شنبہ کو پہنچا۔ فتح مند ہونے کا سبب یہ ہوا کہ اُس نے اپنے گھر والے اور دوسرے ساتھیوں کی سوار و پیادہ جماعت کے ہمراہ الحسین بن حمدان بن حمدون کو اس طرف روانہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ الحسین بن حمدان نے معتضد سے کہا کہ اگر میں اُسے امیر المومنین کے پاس لے آیا تو امیر المومنین سے میری تین حاجتیں ہیں۔ کہا بیان کر۔ کہا اُن میں پہلی میرے والد کی رہائی ہے۔ دو حاجتیں اور ہیں جنھیں میں اُس سے امیر المومنین کے پاس لانے کے بعد مانگوں گا۔ معتضد نے جواب دیا کہ وہ تیرے ہی لیے ہے تو جا۔ الحسین نے کہا کہ مجھے ایسے تین سو سواروں کی ضرورت ہے جنھیں انتخاب کروں گا۔ معتضد نے مع موشیکر کے تین سو سواران کے ہمراہ روانہ کیے۔ اُس نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ امیر المومنین یہ حکم دیں کہ میں اُسے جو حکم دوں اُس میں وہ میری مخالفت نہ کرے۔ معتضد نے موشیکر کو اس کا حکم دے دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحسین بن حمدان کی مہم

الحسین روانہ ہوا۔ دجلہ کے ایک گھاٹ تک پہنچ کے وصیف (موشیکر) اور اُس کے ساتھیوں کو گھاٹ پر ٹھہرنے کا حکم دیا کہ ہارون کے لیے اگر وہ بھاگے تو سوائے اس کے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے لہٰذا تو ہرگز اس مقام سے نہ ٹلنا۔ ہارون تیرے پاس گزرے تو اُسے عبور کرنے سے روکنا کہ میں تیرے پاس آجاؤں یا تجھے یہ خبر پہنچے کہ میں قتل کر دیا گیا۔ حسین ہارون کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ اُس سے ملا جنگ کی، دونوں کے درمیان قتل بھی ہوئے۔ ہارون الشاری بھاگا وصیف گھاٹ پر تین روز تک ٹھہرا۔ اُس کے ساتھیوں نے اُس سے کہا کہ اس پٹ پر مقام میں ہمارا قیام بہت ہو گیا ہے اور اُس نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے ہم اس امر سے بے خوف نہیں ہیں کہ حسین الشاری کو گرفتار کرے تو فتح اسی کی ہو گی نہ کہ ہم کو۔ بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ اُن کے نشانِ قدم پر چلیں۔ اُس نے اُن کا کہنا مان لیا اور روانہ ہو گیا۔

ہارون الشاری کی گرفتاری

ہارون الشاری بھاگ کر گھاٹ کے مقام پر آیا اور عبور کر گیا حسین اس کے پیچھے آیا تو اُس نے اُس مقام پر جہاں وصیف اور اُس کے ساتھیوں کو چھوڑا تھا کسی کو نہیں پایا۔ نہ اُسے ہارون کی کوئی خبر معلوم ہوئی اور نہ اس نے اس کا کوئی نشان دیکھا۔ ہارون کا حال دریافت کرنے لگا۔ اس کے عبور پر واقف ہو کے اُس نے بھی اُس کے نشان پر عبور کیا اور قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں آیا۔ دریافت کیا تو اُن لوگوں نے اُس کا حال چھپایا اُس نے اُن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور اُنھیں بتایا کہ معتضد اُن کی تلاش میں ہے۔ اُنھوں نے اُسے بتایا کہ وہ اُن کے آگے بڑھ گیا ہے۔ اُس نے اُن کا گھوڑا لے لیا اور اپنا گھوڑا جو تھک گیا تھا اُن کے پاس چھوڑ دیا۔ اُس کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد اُسے ملا۔ الشاری تقریباً سو آدمیوں کے ہمراہ تھا۔ الشاری نے اُسے قسم دی اور دھمکایا مگر اُس نے اس کی جنگ کے سوا اور کچھ نہ مانا۔ آخر اُس سے جنگ کی۔

حمدان بن حمدون کی رہائی

مذکور ہے کہ حسین بن حمدان نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے ساتھی بھی اس پر جھپٹ پڑے اور اس کو گرفتار کر لیا۔ صحیح وسالم بغیر کسی عہد وپیمان کے معتضد کے پاس لے آیا، تو معتضد نے حمدان بن حمدون کی بیڑیاں کھولنے کا اور اس کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا کہ آئے تو وہ اسے رہا کرے اور خلعت دے جب الشاری گرفتار ہو گیا اور معتضد کے قبضے میں چلا گیا تو وہ مدینۃ السلام کی طرف لوٹا۔ ۲۲ ربیع الاول کو وہاں پہنچا اور باب الشماسیہ پر اترا اور وہیں لشکر تیار کیا۔

الحسین بن حمدان کے اعزاز میں اضافہ

معتضد نے الحسین بن حمدان کو خلعت دیا سونے کا طوق پہنایا۔ اور اس کے امراء کی ایک جماعت کو بھی خلعت دیا۔ ایک ہاتھی ریشمی کپڑوں سے آراستہ کیا گیا اور الشاری کے لیے ہودج بنایا گیا، اس میں بٹھایا گیا، ریشم کی قبا پہنائی گئی۔ سر پر ریشم کی بہت بلند ٹوپی تھی۔

دفتر میراث بند کرنے کا حکم

اسی سال ۲۰ جمادی الاولیٰ کو معتضد نے سہام میراث میں سے زائد حصوں کو ذوی الارحام پر تقسیم کرنے کے لیے تمام اطراف میں فرمان لکھنے کا اور دفتر میراث کے بند کرنے کا اور ان کے عاملوں کے واپس کرنے کا حکم دیا۔ اسکے متعلق فرمان جاری کر دیے گئے اور منبروں پر پڑھ کر سنائے گئے۔

عمرو بن اللیث کا محاصرہ نیشاپور

اسی سال عمرو بن اللیث نیشاپور سے نکلا تو رافع بن ہرثمہ نے اس کا قصد کیا۔ عمرو نے محمد بن زید الطالبی اور اس کے باپ کے لیے خطبہ پڑھا۔ کہ اے اللہ حق کی دعوت دینے والے کی اصلاح فرما۔ ۱۰ ماہ ربیع الآخر کو عمرو نیشاپور لوٹا۔ بستی کے باہر پڑاؤ کیا۔ چھاؤنی پر خندق بنائی اور اہل نیشاپور کا محاصرہ کر کے ٹھیر گیا۔

محمد بن اسحاق و دیگر سرداروں کی بغداد میں آمد

اسی سال ۴ جمادی الآخرہ کو محمد بن اسحاق بن کنداجیق اور خاقان المفلحی اور محمد بن کمشجور عرف بندقہ اور بدر بن جف برادر طغج اور ابن صبیح سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ مصر سے بحالت امان بغداد آئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کا المعتضد کے پاس بحالت امان آنے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے ابن خمارویہ بن احمد بن طولون کے لشکر پر اچانک حملہ کرنے کا ارادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تو اس سے اُن کی چغلی کھائی، لوگ اُسی روز نکلے۔ البریہ روانہ ہوئے۔ اپنے مال و اہل و عیال کو چھوڑ دیا۔ کچھ دن بھٹکتے پھرے۔ اُن کی ایک جماعت پیاس سے مر گئی۔ طریق مکہ پر کوفے سے دو تین منزل اوپر نکلے۔ سلطنت نے محمد بن سلیمان سردار لشکر کو کوفے روانہ کیا۔ اُس نے اُن کے نام لکھ لیے۔ کوفے سے تنخواہ مقرر کی گئی۔ جب بغداد کے قریب پہنچے تو اُن کے پاس تنخواہیں اور خیمے اور کھانا روانہ کیا گیا۔ جس روز وہ داخل ہوئے اُسی روز معتصد کے پاس پہنچا دیے گئے۔ اس نے انھیں خلعت دیا۔ ہر سردار کو اسپ سواری مع زین و لگام کے دی اور باقی لوگوں کو بھی خلعت دیا۔ اُن کی تعداد ساٹھ تھی۔

۱۶ر تاریخ یوم شنبہ کو عبید اللہ بن سلیمان نذیر ابن ابی دلف کی جنگ کے لیے جو اصبہان میں تھا الجبل روانہ ہوا۔

رومی فرمانروا کی مسلمانوں سے امداد طلبی

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا طرسوس سے ایک مراسلہ آیا کہ صقالبہ نے مخلوق کثیر کے ساتھ رومیوں سے جنگ کی کچھ لوگوں کو قتل کیا اور اُن کے بہت سے دیہات تباہ کر دیے۔ یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ تک پہنچ گئے۔ رومیوں نے پناہ لی اور شہر کے دروازے بند کر لیے۔ رومی سرکش (بادشاہ) نے صقالبہ کے بادشاہ کے پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا دین اور تمھارا دین ایک ہے پھر کیوں ہم لوگ آپس میں لوگوں کو قتل کریں۔ صقالبہ کے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ میرے باپ دادا کا ملک ہے اور میں تجھ سے بغیر اس کے باز نہ رہوں گا۔ جب صقالبہ سے خلاصی نہ مل سکی تو رومیوں نے مسلمانوں کو جمع کیا جو اس کے پاس تھے۔ انھیں ہتھیار دے دیے اور ان سے صقالبہ کے خلاف اپنی مدد کی درخواست کی۔ مسلمانوں نے مدد کی اور صقالبہ کو شکست دی۔ جب شاہ روم نے یہ دیکھا تو اُسے وہ اپنے اوپر ٹھدا۔ اُن کے پاس قاصد بھیجا انھیں واپس کر دیا۔ اُن سے ہتھیار لے لیے اور اس خوف سے کہ اُس پر خروج نہ کریں شہروں میں منتشر کر دیا۔

ابن خمارویہ کا قتل

اسی سال کے نصف رجب کو مصر سے یہ خبر آئی کہ مغاربہ اور بربر کے لشکر نے ابن خمارویہ کے لشکر پر حملہ کر دیا کہ "ہم لوگ اپنے اوپر تیری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت سے راضی نہیں ہیں تو ہم سے کنارے ہٹ جا تو ہم تیرے چچا کو والی بنالیں۔" اُس کے کاتب علی بن احمد الماذرائی نے اُن لوگوں سے گفتگو کی اور اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ اسی روز اُس کے پاس واپس ہو جائیں۔ وہ لوگ واپس ہو گئے۔ دوسرے دن لوٹے تو ایک لشکر اس کے چچا کے خلاف روانہ ہوا جس کے متعلق اُن لوگوں نے بیان کیا تھا کہ وہ اُسے امیر بنائیں گے۔ اُس نے اُس کی بھی گردن مار دی اور اپنے ایک دوسرے چچا کی بھی گردن مار دی۔ دونوں کے سروں کو اُن کے پاس پھینک دیا۔ لشکر نے ابن خمارویہ پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ اُس کی ماں کو بھی قتل کر ڈالا۔ اُس کا مکان لوٹ لیا۔ معسکر کو لوٹ لیا۔ اُس میں آگ لگا دی اور ہارون بن خمارویہ کو اپنے بھائی کی جگہ بٹھا دیا۔

اسی سال رجب میں معتضد نے نہر دجیل سے نہر نکالنے اور اُسے انتہا تک پہنچانے اور اُس کے دہانے کی پتھر کی چٹان توڑنے کا جو پانی کو روکتی تھی حکم دیا۔ کچھ اوپر چار ہزار دینار جمع کر کے اُس پر صرف کیے گئے۔ اور یہ کام زیرک کاتب اور المعتضد کے ایک خادم کے سپرد کیا گیا۔

رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ

اسی سال شعبان میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان احمد بن طغان کے ہاتھوں پر فداء واقع ہوا (یعنی قیدیوں کا باہم مبادلہ ہوا) اس کے متعلق طرسوس سے آنے والے مراسلے میں یہ مضمون تھا:

"(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) میں تجھے آگاہ کرتا ہوں کہ احمد بن طغان نے لوگوں میں اعلان کیا کہ وہ ۱۴ شعبان ۲۸۳ھ یوم پنجشنبہ کو فداء میں حاضر ہوں گے۔ ۵ شعبان یوم جمعہ کو لامس کی طرف نکلا جو مسلمانوں کی چھاؤنی ہے اور لوگوں کو اسی روز اپنے ہمراہ نکلنے کا حکم دیا۔ اُس نے نماز جمعہ پڑھی اور مسجد جامع سے سوار ہوا۔ ہمراہ راغب اور اُس کے موالی بھی تھے۔ شہر کے معززین اور موالی سردار و مجاہدین رضا کار بھی نہایت عمدہ ہیئت میں نکلے۔ لوگ ۸ شعبان دوشنبہ تک لامس کی طرف نکلتے رہے۔ فریقین کے درمیان بارہ دن تک فداء ہوتا رہا۔ اُن مسلمان بچوں اور عورتوں اور مردوں کی کل تعداد جن کی طرف سے فدیہ دیا گیا دو ہزار پانچ سو چار تھی۔ ۲۳ شعبان یوم سہ شنبہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے شاہ روم کے سفیر سمیون کو رہا کیا۔ اس کے عوض میں رومیوں نے یحییٰ بن عبدالباقی سفیر اسلام کو رہا کیا جو معاملۂ فداء میں بھیجا گیا تھا۔ امیر اور اس کے ساتھ کے لوگ واپس ہوئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن طغان اپنے اس فدار سے واپس ہونے کے بعد اسی مہینے میں دریا سے نکلا اور طرسوس میں اپنے عمل پر دمیانہ کو نائب کر دیا۔ اس کے بعد یوسف بن الباغمردی کو طرسوس پر روانہ کیا۔ اور وہ خود اس کی طرف نہیں لوٹا۔

عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو امان

اسی سال ۱۰ رمضان یوم جمعہ کو مدینۃ السلام کی جامع مسجد کے منبر پر ایک مراسلہ پڑھ کر سنایا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف ۲۷ شعبان یوم شنبہ کو بدر اور عبیداللہ بن سلیمان کے امان میں امیرالمومنین کا مطیع و منقاد اور سامع بن کر اور اس کی طاعت میں ان دونوں کے ہمراہ اس کے دروازے پر جانے کو واجب جان کر چلا گیا۔ عبیداللہ بن سلیمان اس کی طرف نکلا تو وہ اس سے ملا اور اس کے ساتھ بدر کے خیمے میں چلا گیا۔ بدر نے اس سے اور اس کے اہل بیت سے اور اس کے ساتھیوں سے امیرالمومنین کی بیعت لی۔ خلعت دیا اور اس خیمے کی طرف واپس ہوئے جو ان کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اس کے قبل بکر بن عبدالعزیز بدر اور عبیداللہ ابن سلیمان کی امان میں داخل ہو گیا تھا۔ ان دونوں نے اسے اس کے بھائی عمر کے عمل پر اس شرط سے والی بنایا تھا کہ وہ اس کی طرف نکلے گا اور اس سے جنگ کرے گا۔ جب عمر امان میں داخل ہو گیا تو دونوں نے بکر سے کہا کہ تیرا بھائی سلطنت کی طاعت میں داخل ہو گیا ہے۔ ہم دونوں نے تجھے محض اس بنا پر اس کے علاقے کا والی بنایا تھا کہ اس نے نافرمانی کی تھی۔ اب تو امیرالمومنین کی رائے پر انحصار ہے تم دونوں کے معاملے میں جو مناسب سمجھے سب سے برتر ہے۔ لہٰذا تم دونوں اس کے دروازے پر چلو۔ عیسیٰ النوشری کو اصفہان کا والی بنایا گیا اور یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے ہے۔ بکر بن عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ بھاگ گیا۔

بکر بن عبدالعزیز کا فرار

یہ واقعہ معتضد کو لکھا گیا تو اُس نے بدر کو ایک فرمان لکھا جس میں اُسے اپنے مقام پر ٹھیرنے کا حکم تھا۔ یہاں تک کہ اُسے بکر کی خبر معلوم ہو کہ انجام کار کیا ہوتا ہے۔ بدر مقیم ہو گیا۔ اور عبیداللہ بن سلیمان نذیر ابو محمد علی بن المعتضد کی طرف چلا جو رے میں تھا۔ بکر بن عبدالعزیز بن ابی دلف الاہواز میں چلا گیا۔ معتضد نے اُس کی تلاش میں وصیف موشیکر کو روانہ کیا جو بغداد سے روانہ ہو کے حدود فارس میں پہنچا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُس سے مل گیا اور اس پر حملہ نہیں کیا۔ دونوں نے اپنے ساتھی کے قریب رات گزاری۔ بکر رات کو کوچ کر گیا۔ وصیف نے اُس کا تعاقب نہیں کیا۔ بکر اصفہان چلا گیا اور وصیف بغداد کی طرف پلٹ آیا۔ معتضد نے بدر کو لکھا جس میں اُسے بکر کی تلاش اور اس کے عرب کی تلاش کا حکم تھا۔ بدر نے عیسیٰ النوشری کو اس کا حکم دیا۔ بکر بن عبدالعزیز نے چند اشعار کہے جن کا مطلع یہ تھا:۔

"تو اپنی ملامت مجھ سے دور رکھ کیونکہ یہ ملامت کا وقت نہیں ہے۔
افسوس ہے کہ میں ملامت کرنے والوں کے لیے ایک نادر چیز ایجاد کرتا ہوں"۔

ان اشعار میں وہ اپنے مقابلے سے نوشری کے بھاگ جانے کا ذکر کرتا ہے۔ وصیف کو اپنے مقابلے سے باز رہنے پر ابھارتا ہے اور بدر کو دھمکاتا ہے۔

اسی سال ۸ شوال یوم جمعہ کو علی بن محمد بن ابی الشوارب کا انتقال ہوا۔ اسی روز ایک تابوت میں سامرا لایا گیا۔ مدینۃ ابو جعفر میں وہ چھ مہینے تک قاضی رہا تھا۔ اسی سال ۲۶ شوال یوم دوشنبہ کو حسن بن عبدالعزیز بن ابی دلف اصبہان سے آتے ہوئے بغداد میں داخل ہوا۔ بیان ہے کہ معتضد نے سرداروں کو اُس کے استقبال کا حکم دیا القاسم بن عبیداللہ اور سرداروں نے اُس کا استقبال کیا۔ معتضد نے اس کے لیے دربار کیا۔ صلہ دیا خلعت بخشا۔ اسپ تازی مع زین و لگام زر عطا فرمایا۔ اُس کے دونوں بیٹوں کو اور اُس کے بھتیجے احمد بن عبدالعزیز کو اور اُس کے سرداروں میں سے دو آدمیوں کو بھی خلعت دیا اور اُس مکان میں اُتارا جو الجسر کے سرے کے پاس عبیداللہ بن عبیداللہ کا تھا کہ پہلے سے اُس کے لیے آراستہ کیا گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن اللیث کا معروضہ

اسی سال ایوان خلافت میں سرداروں کو وہ معروضہ پڑھ کر سنایا جو عمرو ابن اللیث کے پاس سے اس مضمون کا آیا تھا کہ اس نے رافع بن ہرثمہ پر حملہ کیا۔ اسے شکست دی۔ وہ بھاگ کر چلا گیا۔ اور اس خیال میں ہے کہ اس کا تعاقب کرے۔ یہ جنگ ۲۵ رمضان کو ہوئی تھی۔ اور یہ معروضہ ۱۲ ذی القعدہ یوم سہ شنبہ کو سنایا گیا تھا۔ ۱۷ ذی القعدہ یکشنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا المعتضد کے پاس جب کہ وہ الحلبہ میں تھا عمرو بن اللیث کا ایک معروضہ آیا تو وہ دار العامہ واپس ہوا۔ سرداروں کو عمرو بن اللیث کا معروضہ پڑھ کر سنایا جس میں اس نے یہ اطلاع دی تھی کہ اس نے شکست کے بعد رافع کے پیچھے محمد بن عمرو البلخی کو ایک اور سردار کے ہمراہ روانہ کیا۔ رافع طوس کی طرف چلا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس سے جنگ کی تو وہ بھاگا۔ اس کا پیچھا کیا تو وہ خوارزم میں گھس گیا۔ پھر خوارزم میں قتل کر دیا گیا۔ اس مریضے کے ہمراہ اس کی مہر بھی روانہ کی تھی۔ اور بیان کیا تھا کہ یہ قاصد سر کے بارے میں جو کچھ حکم ہوگا اسے پہنچا دے گا۔

اسی سال ۲۲ ذی القعدہ یوم جمعہ کو رافع بن ہرثمہ کے قتل کے متعلق خطوط منبروں پر پڑھ کر سنائے گئے۔

۲۸۴ھ کے واقعات

رافع بن ہرثمہ کے سر کی تشہیر

۱۲ محرم یوم پنجشنبہ کو عمرو بن اللیث کا قاصد المعتضد کے پاس رافع بن ہرثمہ کا سر لایا۔ جانب شرقی کی مجلس (چوکی) میں جو خشکی پر تھی اس کے لٹکانے کا پھر اسے جانب غربی کر دینے کا اور وہاں رات کو لٹکانے کا پھر اسے واپس کرنے کا حکم دیا گیا۔ قاصد کو خلعت دیا گیا۔

راغب اور دمیانہ کی جنگ

۷ صفر پنجشنبہ کو طرسوس میں راغب اور دمیانہ کے درمیان سخت خوں ریزی ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ سبب یہ ہوا کہ الموفق کے مولیٰ راغب نے خمارویہ بن احمد کے لیے دعا چھوڑ دی، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعتضد کے مولیٰ بدر کے لیے دعا کی۔ اُس کے اور احمد بن طغان کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔ جب ابن طغان ۲۸۳ھ کے غزا سے واپس ہوا تو براہ دیا سواد ہوکے طرسوس میں داخل نہیں ہوا۔ اور چلا گیا۔ دمیانہ کو طرسوس کے انتظام کے لیے نائب کر گیا۔ جب اس سال کا صفر ہوا تو اس نے یوسف بن الباغمردی کو روانہ کیا کہ وہ طرسوس پر اس کی نیابت کرے۔ وہ داخل ہوا اور دمیانہ اس کی وجہ سے قوی ہو گیا تو اُن لوگوں نے راغب کی دعا کو جو وہ بدر کے لیے کرتا تھا ناپسند کیا۔ جس سے اُن کے درمیان فتنہ واقع ہوا اور راغب اُن پر فتح مند ہوا۔ اُس نے دمیانہ اور ابن الباغمردی اور ابن الیتیم کو مقید کر کے المعتضد کے پاس روانہ کر دیا۔

عیسیٰ النوشری کا بکر بن عبد العزیز پر حملہ

اسی سال ۲۰ر صفر یوم دوشنبہ کو البجل سے ایک مراسلہ آیا کہ عیسیٰ النوشری نے ۲۸۲ھ اصبہان میں بکر بن عبد العزیز بن ابی دلف پر حملہ کیا۔ اس کے آدمیوں کو قتل کیا اور اس کے لشکر کو تباہ کر دیا اور وہ قلیل جماعت کے ساتھ بچ گیا۔

اسی سال ۱۴ر ربیع الاوّل یوم پنجشنبہ کو ابو عمر یوسف بن یعقوب کو خلعت دیا گیا۔ مدینۂ ابو جعفر المنصور کا بجائے علی بن محمد بن ابی الشوارب کے قاضی بنایا گیا، اور قطربل، مسکن، برزجسابور، المراذانین کا عہدۂ قضا بھی سپرد کیا گیا۔ اسی روز اُس نے اہل مقدمہ کے لیے جامع مسجد میں اجلاس کیا۔ مدینۂ ابو جعفر جب سے کہ ابن ابی الشوارب کا انتقال ہوا بغیر قاضی ہی کے رہا تھا۔ ایسے پندرہ مہینے چار دن گزرے۔

غالب نصرانی کی حضور صلعم کی شان میں گستاخی

اسی ماہ کی ۱۳ر تاریخ یوم چہارشنبہ کو غالب نصرانی طبیب سلطانی کا ایک خادم نصرانی جس کا نام وصیف تھا گرفتار کیا گیا۔ اُس پر یہ شہادت گزری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ اسی بنا پر قید کر دیا گیا۔ اس کے دوسرے روز اس خادم کے سبب سے عوام کے کچھ لوگ جمع ہوئے۔ ابو القاسم ابن عبید اللہ کا شعور بچایا اور اس شہادت کی وجہ سے جو اُس کے خلاف دی گئی اس پر حد قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام کی برہمی جب اسی ماہ کی ۱۷ تاریخ یک شنبہ کا دن ہوا تو باب الطاق کے باشندے الیردان اور اس کے متصل کے بازاروں میں جمع ہوئے۔ آپس کے لوگوں کو بلایا۔ باب خلافت کو چلے۔ ابو الحسین ابن الوزیر ملا تو اس کو آواز دی۔ ابن المقتدر نے تسلی دی کہ المعتضد کو اس کی خبر پہنچا دی گئی ہے۔ عوام نے اس کو جھٹلایا اور اسے اتنا سخت و سست کہا کہ اسے ناگوار ہوا۔ اس کے آدمیوں اور مددگاروں پر حملہ کر دیا وہ لوگ بھاگ کے المعتضد کے قصر الثریا تک گئے۔ پہلے اور دوسرے دروازے سے داخل ہو گئے تو اندر جانے سے روک دیا گیا۔ روکنے والوں پر حملہ آور ہوئے۔ قصر سے نکل کے کسی نے واقعہ دریافت کیا تو انھوں نے بتایا۔ اس نے المعتضد کو لکھ بھیجا ایک جماعت کو اندر آنے کی اجازت ملی۔

حاضر ہونے پر خلیفہ نے واقعہ دریافت کیا۔ انھوں نے بیان کیا۔ خلیفہ نے خفیف السمرقندی کو ان کے ساتھ یوسف قاضی کے پاس روانہ کیا اور خفیف کو یہ حکم دیا کہ وہ یوسف کو اس معاملے میں غور کرنے کا حکم دے اور اس باب میں جو خبر ملے اس سے آگاہ کرے۔ خفیف ان لوگوں کے ساتھ یوسف کے پاس روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کے اس قدر ہجوم کیا کہ قریب تھا کہ اسے بھی قتل کر دیں اور یوسف کو بھی۔ مگر یوسف ان سے بچ گیا ایک دروازے میں گھسا اور اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد نہ خادم کا کوئی ذکر ہوا اور نہ اس کے بارے میں عوام کا اجتماع ہوا۔

اہل طرسوس کا وفد اسی سال کے اسی مہینے میں بیان کیا گیا ہے کہ اہل طرسوس کی ایک جماعت نے حکام کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ان پر کسی کو والی مقرر کیا جائے، کیونکہ ان کا شہر بغیر والی کے ہے۔ طرسوس اس کے قبل ابن طولون کے قبضے میں تھا۔ اس نے بدسلوکی کی تو رعایا نے عامل کو شہر سے نکال دیا۔ ابن طولون نے نامہ و پیام کا سلسلہ جاری کیا۔ احسان کے وعدے کیے۔ مگر رعایا اڑی رہی۔ اس کے کسی غلام کو بھی اپنے شہر میں داخل ہونے دیں۔ صاف کہہ دیا کہ تیری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آخر ابن طولون باز آ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال ۲۷ ماہ ربیع الآخر یوم پنجشنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا۔ مصر میں ایک تاریکی اور آسمان میں ایسی گہری سرخی ظاہر ہوئی کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو دیکھتا تھا تو اُسے سرخ نظر آتا تھا۔ اسی طرح دیواریں بھی۔ مصر سے آخر عشا تک یہی حال رہا۔ لوگ اپنے مکانوں سے نکل کر اللہ کی جناب میں دست بدعا تھے اور گریہ و زاری کر رہے تھے۔

نوروز کی رسوم کی ممانعت

۱۳ جمادی الاولیٰ یوم چہارشنبہ مطابق ۱۱ حزیران کو بغداد کے محلوں اور بازاروں میں شب نوروز میں آگ جلانے اور نوروز کے دن رنگ کھیلنے کی ممانعت کا اعلان کیا گیا۔ پنجشنبہ کو بھی اسی قسم کا اعلان کیا گیا۔ جمعہ کو عشا کے وقت ہوا تو مدینۃ السلام کی شرقی جانب سعید بن لیسکین افسر پولیس کے دروازے پر یہ اعلان کیا گیا کہ امیر المومنین نے آگ جلانے اور رنگ کھیلنے میں لوگوں کو آزاد کر دیا ہے۔ عوام اتنا کھیلے کہ حد سے گزر گئے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ الجسر کی چوکی پر پولیس کے آدمیوں پر بھی رنگ ڈال دیا۔

حبشی خدام کی اہانت پر سزا

اسی سال عوام الناس نے حبشی خدام میں سے جسے دیکھا اُسے یا عقیق کی صدائے غریب سے پکارا۔ وہ لوگ اس سے غضبناک ہوتے تھے۔ المعتضد نے ایک حبشی خادم کو جمعہ کو رات کے وقت ایک رقعے کے ساتھ ابن حمدون مصاحب کے پاس روانہ کیا۔ یہ خادم الجسر کے شرقی جانب کے سرے پر پہنچا تھا کہ عوام میں سے کسی نے یا عقیق پکارا۔ خادم نے گالی دی اور اُسے ذلیل کیا۔ عوام کی ایک جماعت جمع ہو گئی۔ خادم کو گرا کے مارا۔ وہ رقعہ کھو گیا جو اس کے ہمراہ تھا۔ خادم نے واپس آ کے اُس پر جو گزری تھی اُس کی خبر دی۔ المعتضد نے طریف المخلدی خادم کو سوار ہو کے ہر اُس شخص کے گرفتار کرنے اور تازیانے مارنے کا حکم دیا۔ جو خدام کے ساتھ سختی کرے۔ طریف ۱۳ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو سوار و پیادہ کی ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہوا۔ ایک حبشی خادم کو اپنے آگے روانہ کیا۔ وہ اس حکم کی بنا پر کہ اُس شخص کو گرفتار کر لیا جائے جس نے خادم کو یا عقیق کہہ کے پکارا تھا۔ باب الطاق تک گیا۔ مذکور ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے باب الطاق پر سات آدمیوں کو گرفتار کیا۔ اُن میں سے کوئی رقاعی بھائی تھا اُنھیں شرقی جانب کی پولیس کی چوکی میں تازیانے مارے گئے طریف عبور کر کے الکرخ پہنچا تو وہاں بھی یہی کیا۔ پانچ آدمیوں کو گرفتار کر کے الشرقیہ کی پولیس کی چوکی میں تازیانے مارے سب کو اونٹوں پر لادا گیا اور یہ منادی کی گئی کہ "یہ اُس شخص کی سزا ہے جو خاندانِ خلافت کے ساتھ سختی کرے اور اُنھیں یا عقیق پکارے"۔ دن بھر قید رکھے گئے۔ رات کو رہا کر دیے گئے۔

حضرت معاویہ بن سفیان کو دعا دینے کی ممانعت

اسی سال المعتضد باللہ نے منبروں پر حضرت معاویہ بن سفیان پر لعنت کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور اس کے متعلق ایک فرمان لکھنے کا حکم دیا کہ لوگوں کو پڑھ کر سُنایا جائے۔ عبید اللہ بن سلیمان بن وہب نے عوام کے اضطراب کا خوف دلایا کہ اندیشہ ہے کہ فتنہ ہو گا۔ مگر اُس نے التفات نہ کیا۔

مذکور ہے کہ جب المعتضد نے اس امر کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے جو بات کی وہ عوام کو اپنے کام میں مشغول رہنے، تقیہ اور شہادت میں حکام کے پاس اجتماع کو ترک کرنے کا حکم دیا۔ بجز اس صورت کے کہ وہ شاہد حال ہوں اور اُن سے کوئی شہادت طلب کی جائے۔ قصہ گویوں کو راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت کر دی۔ اس کے متعلق تحریریں تیار کی گئیں جو مدینۃ السلام کے دونوں طرف محلوں اور بازاروں اور کوچوں میں اسی سال ۲۴ جمادی الاولیٰ یوم چہار شنبہ کو پڑھ کر سُنائی گئیں۔ ۲۶ جمادی الاولیٰ یوم جمعہ کو قصہ گویوں کو دونوں جامع مسجدوں میں بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ حلقہ اقتا والے اور اسی قبیل کے دوسرے لوگ دونوں مسجدوں میں بیٹھنے سے روکے گئے۔ تاجروں کو اُن مساجد کے صحن میں بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ جمادی الآخرہ میں لوگوں کو کسی قصہ گو وغیرہ کے پاس جمع ہونے کی ممانعت کا اعلان کیا گیا اور قصہ گویوں اور حلقے والوں کو بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ گیارھویں تاریخ کو جمعہ کو ہوئی۔ ہر دو جامع مسجد میں یہ اعلان کیا گیا کہ جو لوگ مناظرہ یا بحث کے لیے جمع ہوں گے سلطنت اُن سے بری الذمہ ہے۔ جو شخص یہ کرے گا وہ اپنے لیے ذمہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال کر دے گا۔ اور پانی والوں کو اور جو لوگ دونوں جامع مسجدوں میں پانی پلاتے تھے اُن سب کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ حضرت معاویہ پر رحمت نہ بھیجیں (یعنی رحمۃ اللہ علیہ نہ کہیں) اور نہ بھلائی کے ساتھ اُن کا ذکر کریں۔

چرچے ہونے لگے کہ حضرت معاویہ کی لعنت کے متعلق جس کتاب کے لکھنے کا المعتضد نے حکم دیا ہے وہ بعد نماز جمعہ منبر پر پڑھ کر سُنائی جائے گی۔ جب لوگوں نے نماز جمعہ پڑھ لی تو منبر و مقصورہ کی طرف بڑھے کہ کتاب کی قرأت سُنیں، مگر وہ نہیں پڑھی گئی۔

المعتضد باللہ کی کتاب کی نقل

مذکور ہے کہ المعتضد نے اُس کتاب کے نکالنے کا حکم دیا، جو لعن معاویہ میں المامون کے حکم سے لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب اس کے حکم سے دفتر سے نکالی گئی۔ اس کے جمع کرنے والوں سے اُس کتاب کی نقل لے لی گئی۔

" (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) سب تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جو بزرگ و برتر ہے، علم و حکمت والا ہے، عزت و رحمت والا ہے جو اپنی روحانیت میں تنہا و یکتا ہے، اپنی قدرت کے سبب سے غلبہ رکھنے والا ہے۔ اپنی خواہش و حکمت سے پیدا کرنے والا ہے۔ سینے میں گزرنے والی اور دلوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے: کوئی مخفی سے مخفی بات اس سے پوشیدہ نہیں۔ بلند آسمانوں اور پست زمینوں میں ذرّے کے برابر بھی کوئی شے اُس سے غائب نہیں کیونکہ ہر شے اُس کے احاطۂ علم میں ہے۔ ہر شے اُس کے شمار میں ہے۔ ہر شے کی اُس نے غایت مقرر کر دی ہے۔ وہ علم و خبر والا ہے۔

سب تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے، جس نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اپنے بندوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا۔ مطیع کی طاعت بھی اُس کے علم سابق میں ہے۔ نافرمان کی نافرمانی پر بھی اُس کا حکم گزر چکا ہے۔ اُس نے اُن سے وہ سب بیان کر دیا جسے وہ کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس سے وہ بچیں۔ نجات کے راستے بتا دیے۔ ہلاکت کے راستوں سے ڈرا دیا۔ اُن پر حجت کو غالب کر دیا۔ اُن کے لیے معذرت کو مقدم کیا۔ جس دین کو خود اُس نے پسند فرمایا تھا وہی اُن کے لیے منتخب کیا اور اس کی وجہ سے اُن کا اکرام کیا۔ اپنی رسّی کے پکڑنے والوں اور اپنے کڑے کے تھامنے والوں کو اپنا ولی اور اہل طاعت بنایا۔ انکار اور مخالفت کرنے والوں کو اپنا دشمن اور اہل معصیت بنایا کہ جو ہلاک ہو وہ بھی دلیل سے ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل سے زندہ رہے۔ بیشک اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

سب تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی تمام مخلوق سے برگزیدہ کیا۔ اُنھیں اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔ اپنے تمام بندوں کی طرف ہدایت کے لیے پسندیدہ دین کے ساتھ اُن کو مبعوث کیا۔ اُن پر نہایت صاف اور واضح کتاب نازل فرمائی۔ اُن کے لیے مدد اور طاقت پہنچانے کا اعلان کیا۔ غلبہ اور مضبوط دلیل سے اُن کی تائید کی۔ جس نے ہدایت پائی اُسی کی سبب سے ہدایت پائی اور وہی نابینائی سے بچا جس نے اُسے قبول کر لیا۔ وہ گمراہ ہوا جس نے اس سے پشت پھیری اور روگردانی کی۔ یہاں تک کہ اللہ نے اپنے امر کو غالب فرمایا، اپنی مدد کو غالب کر دیا، اور اُسے مغلوب کر دیا جس نے اُسکی مخالفت کی۔ اُن سے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اُن پر اپنے رسولوں کو ختم کر دیا اور اُنھیں اس حالت میں اُٹھا لیا کہ وہ اُس کا حکم پہنچانے والے، اُس کی رسالت کی تبلیغ کرنے والے، اپنی اُمّت کے خیر خواہ۔ پسندیدہ پلٹنے والوں کے برگزیدہ انجام کی اور اُس کے انبیائے مرسلین کے اور اُس کے کامیاب بندوں کی منازل میں سے سب سے برتر منزل کی راہ پانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ایسی رحمت نازل کرے جو افضل اور اتم اور بزرگ و برتر اور پاک و صاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اور اُن کی آل پاک پر۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے امیر المومنین اور اُس کے نیک اور ہدایت یافتہ بزرگوں کو خاتم النبیین و سید المرسلین کا وارث اور دین کا قائم کرنے والا، اپنے مومن بندوں کے لیے عدل کرنے والا، حکمت کی امانتوں اور نبوت کی میراثوں کا محفوظ کرنے والا بنایا، اُمت میں خلیفہ بنایا، جس کی مدد و عزت حفاظت تائید اور غلبے سے کی گئی کہ اللہ اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہو۔

امیر المومنین کو اُس گروہ کی خبر پہنچی ہے جس پر عوام کی ایک جماعت ہے کہ اُن کے دین میں داخل ہو گیا ہے، اُس فساد کی اطلاع ملی ہے جو ان کے عقیدے میں داخل ہو گیا ہے اور اس تعصب سے آگاہی ہوئی ہے، جس پر اُن کی نفسانی خواہشیں غالب آ گئی ہیں اور جس کو اُن کی زبانیں بے سمجھے بوجھے بیان کر رہی ہیں۔ اس میں انھوں نے گمراہی کے پیشوا کی بغیر دلیل اور بے سوچے تقلید کر لی ہے۔ قابل پیروی سنت کی مخالفت کر کے ہوائے بدعت کو اختیار کر لیا ہے۔ اللہ عزّ و جلّ کا ارشاد ہے "اور اُس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی ہدایت کو ترک کر کے اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کر لی۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا"۔ جنھوں نے جماعت سے نکل کر فتنے کی طرف تیزی سے سبقت کی ہے۔ نااتفاقی کو اختیار کیا ہے۔ کلمے کو پراگندہ کیا ہے۔

اُن لوگوں کی دوستی کو ظاہر کیا ہے جن سے اللہ نے دوستی منقطع کر دی، اُس کی پناہ کو منقطع کر دیا، اُسے ملت سے نکال دیا اور اُس پر لعنت کرنا واجب کر دیا۔

اور اُس کی تعظیم کی ہے جس کے حق کو اللہ نے کم کیا ہے اُسکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملے کو کمزور کیا ہے، اس کی دیوار کو کمزور کیا ہے، جو بنی امیہ کا شجرۂ ملعونہ ہے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے جس کی وجہ سے اللہ نے انھیں ہلاکت سے نکالا ہے، جن کی وجہ سے اللہ نے اُن پر اپنی بکثرت نعمتیں نازل کی ہیں، جو برکت و رحمت کے اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ فضل والا اور عظمت والا ہے"۔

امیر المومنین کو اس کے متعلق جو خبر ملی اُس کو اُس نے بہت بڑا جانا، اُس کا انکار کرنے میں اپنے اوپر دین میں حرج اور اُس شخص کے لیے فساد سمجھا جس کے سپرد اللہ نے اپنی حکومت کر دی۔ مخالفین کے درست کرنے میں۔ جاہلوں کے سمجھانے میں۔ شک کرنے والوں پر حجت قائم کرنے میں۔ اور منکرین پر دست درازی کرنے میں اللہ نے اُس پر جو کچھ واجب کیا اُسے بیکلد کر دینا سمجھا۔

اے گروہ انسان! امیر المومنین تمہاری طرف اس امر کے ساتھ رجوع ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے دین کے ساتھ مبعوث کیا اور انھیں یہ حکم دیا کہ اس حکم کی اچھی طرح تبلیغ کر دیں جس کو انھوں نے اپنے گھر والوں اور قرابت داروں سے شروع کیا۔ انھیں اپنے پروردگار کی طرف بلایا، اُن کو ڈرایا، خوش خبری دی، خیر خواہی کی اور انھیں نیک راستہ بتایا۔ وہ لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا، آپ کے قول کی تصدیق کی، آپ کے حکم کا اتباع کیا، وہ ایک قلیل جماعت تھی جو آپ کی والد کی اولاد میں سے تھے۔ بعض وہ تھے کہ آپ کی اُن باتوں پر ایمان لائے جو آپ اپنے پروردگار کے پاس سے لائے تھے۔ اُن لوگوں میں بعض وہ تھے کہ آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مددگار تھے۔ اگرچہ انھوں نے آپ کے دین کا اتباع نہیں کیا۔ ان میں سے جسے اللہ نے منتخب کیا وہ اپنے اُس علم کی وجہ سے کہ اُسے پہلے سے ہے اور جس کے بارے میں اس کی مشیت نافذ ہو چکی ہے کہ خاص اُسی کو وہ اپنی خلافت اور اپنے نبی کی میراث سپرد کرے گا۔

اُن میں سے جو مومن تھے وہ آپ کی مدد اور حمایت میں پوری کوشش کرنے والے تھے۔ اُن لوگوں کو دفع کرتے تھے جو آپ سے مخالفت کریں۔ انھیں جھڑکتے تھے جو آپ کو عیب لگائیں اور آپ سے عداوت کریں۔ وہ لوگ جو آپ کی مدد کرتے تھے، نصرت کرتے تھے وہ آپ کے قابل اعتماد ہو جاتے تھے، جنھیں آپ کی مدد کی گتھا کشی ہوتی تھی وہ آپ سے بیعت کر لیتے تھے، آپ کے دشمنوں کے حالات کی جستجو کرتے تھے اور پس پشت بھی آپ کے لیے ویسی ہی تدبیر کرتے تھے، جیسی کہ نظر کے سامنے آپ کے لیے کوشاں رہتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ مدت پوری ہو گئی، ہدایت پانے کا وقت آ گیا، تو وہ اللہ کے دین، اُس کے رسول کی تصدیق، اُس پر ایمان لانے میں پوری بصیرت، عمدہ ہدایت اور رغبت کے ساتھ داخل ہوئے۔ اللہ نے انھیں اہل بیت رحمت اہل بیت دین کر دیا، اُن سے ناپاکی کو دور کر دیا اور انھیں ایسا پاک کر دیا جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔ اُن کو معدن حکمت وارث نبوت اور موضع خلافت بنا دیا، اُن کی فضیلت کو واجب کر دیا اور اپنے بندوں پر اُنکی اطاعت لازم کر دی۔

آپ کے خاندان کے وہ لوگ جنھوں نے آپ سے عداوت کی، مخالفت کی، تکذیب کی، آپ سے جنگ کی، اُن کی تعداد بہت زیادہ ہے، اُن کا گروہ بہت بڑا ہے۔ جو بدگوئی اور تکذیب سے آپ کا مقابلہ کرتے تھے۔ آپ کی ایذا اور دھمکانے کا قصد کرتے تھے، عداوت کی وجہ سے آپ سے جھگڑتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، جنگ قائم کرتے تھے۔ جو آپ کا قصد کرتا تھا اُسے آپ سے لڑتے تھے اور جو آپ کی پیروی کرتا تھا اُسے دُکھ پہنچاتے تھے۔

اس بارے میں سب سے زیادہ عداوت کرنے والا، سب سے بڑا آپ کا مخالف اور اُن میں سب سے پہلا ہر ایک جنگ اور ہر لڑائی میں کہ کوئی جھنڈا اسلام کے خلاف بلند نہ ہوتا تھا جو اُس کے ہاتھ میں نہ ہوتا ہو۔ بدر و احد و خندق اور فتح مکہ کی ہر مقام جنگ میں جو اُس جنگ کا رئیس اور سردار ہوتا تھا وہ بنی امیہ کا ابوسفیان بن حرب اور اس کے گروہ تھے جن پر کتاب اللہ میں لعنت کی گئی۔ جن پر مختلف مقامات و مواضع میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے ہوا کہ اُن کا کفر و نفاق اور اُن کا حال پہلے سے اللہ کے علم میں تھا۔ اُس نے مجاہد ہو کر جنگ کی، یا مشقت اُٹھا کے مدافعت کی، یا مخالف بن کر مقیم رہا۔ یہاں تک کہ اُسے تلوار نے مغلوب کر دیا، اور اس طرح اللہ کا حکم بلند ہو گیا کہ ان کو ناگوار تھا تو وہ بغیر اُس پر اعتقاد رکھنے کے اسلام کا قائل بن گیا اور اُس کفر کو پوشیدہ کیے رہا جسے اُس نے بُرا نہ کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے اُسے پہچان لیا۔ اُسے مولفۃ القلوب کے لقب سے ممتاز کر دیا، اور اُسے اور اُس کے بیٹے کو باوجود اس کا علم رکھنے کے قبول کر لیا۔ ان آیات میں سے جن میں اللہ نے اپنے رسولؐ کی زبان سے اُن پر لعنت کی اور اس کے متعلق قرآن نازل کیا یہ ہے، (والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن و نخوفھم فما یزیدھم الا طغیانا کبیرا) اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم اُنھیں ڈراتے ہیں، مگر ان میں سوائے زبردست سرکشی کے اور کچھ نہیں بڑھتا۔

مکسی کے درمیان اختلاف نہیں کہ اس سے اللہ کی مراد بنی اُمیہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنھیں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حالت کے متعلق ارشاد ہے جبکہ وہ ایک گدھے پر سوار آ رہا تھا، معاویہ اُسے کھینچ رہا تھا۔ اُس کا بیٹا یزید اُسے ہنکا رہا تھا کہ کھینچنے والے اور سوار ہانکنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

منجملہ اُن کے اس قول جسے راوی روایت کرتے ہیں کہ "اے اولاد عبد مناف! اسے کرہ کے لینے کی طرح جلدی لے لو۔ کیونکہ نہ وہاں جنّت ہے اور نہ دوزخ"۔ یہ ایسا صریح کفر ہے جس کی وجہ سے اسے اللہ کی طرف سے لعنت ملتی ہے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل میں کفر کرنے والوں کو داؤد اور عیسیٰؑ بن مریمؑ کی زبان پر ملی۔ یہ اس وجہ سے کہ اُنھوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ حد سے بڑھا ہی کرتے تھے۔

منجملہ اُن کے وہ ہے جو راویوں نے اس کی بصارت جانے کے بعد احد کی گھاٹی پر اُس کے کھڑے ہونے اور اُس کے اپنے سردار سے کہنے کے متعلق روایت کیا ہے کہ اسی مقام پر ہم نے محمدؐ اور اُن کے اصحاب کو دفع کیا تھا۔

منجملہ اُن کے وہ خواب ہے جو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دیکھا جس سے آپ نہایت غمگین ہوئے۔ حتّیٰ کہ اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی:۔ وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس (اور جو ہم نے آپ کو دکھایا (یعنی معراج) وہ صرف لوگوں کے امتحان کے لیے ہے) راویوں نے بیان کیا کہ آپ نے بنی اُمیّہ کے ایک گروہ کو اپنے منبر کودتے ہوئے دیکھا۔

منجملہ اُن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا الحکم بن ابی العاص کو اس حکایت کی وجہ سے مردود کر دینا ہے جبکہ آپ نے اُسے دیکھا کہ وہ متردد ین ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کی دعوت کے ساتھ اُسے باقی رہنے والی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانی بنا دیا۔ آپ نے اُس سے فرمایا کہ "تُو ایسا ہی رہ جیسا کہ ہے"۔ وہ اپنی ساری عمر اسی پر باقی رہا۔ یہاں تک کہ مروان سے سب سے پہلا فتنہ اسلام میں اسی کے افتتاح سے ہوا۔ بعد جو محترم خون اُس میں بہایا بعد کو بہایا گیا وہ اسی کے اسباب جمع کرنے سے۔

منجملہ اُن کے وہ ہے جو اللہ نے اپنے نبی پر سورۃ القدر نازل فرمایا ہے کہ (لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ) شب قدر بنی اُمیہ کی سلطنت کی ہزار راتوں سے بہتر ہے۔

منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بلایا کہ وہ آپ کا حکم آپ کے سامنے لکھے مگر اُس نے آپ کے حکم کو ٹال دیا اور اپنے کھانے کا بہانہ کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ اُس کے شکم کو پُر نہ کرے"۔ وہ ایسا ہی رہا کہ سیر نہ ہوتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ مجھ کو کھانا سیری کے لیے نہیں نازل کیا گیا مگر اُس نے تھکا دیا۔

منجملہ اُن کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس پہاڑی راستے سے میری اُمت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا حشر میرے دین کے خلاف ہوگا"۔ یہ معاویہ نکلا۔

منجملہ اُن کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ معاویہ کو میرے منبر پر دیکھنا تو اُسے قتل کر دینا۔

منجملہ اُن کے وہ حدیث مرفوع مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "معاویہ آگ کے ایک صندوق میں ہے جو اُس کے سب سے نیچے کے درجے میں ہے جو یا حنان یا منان کی صدا لگاتا ہے کہ یا اللہ اس وقت مجھ پر رحم کر، حالانکہ اسکے قبل میں نے نافرمانی کی تھی اور میں مفسدین میں سے تھا۔

منجملہ اُن کے آپ کا اُس جنگ کی وجہ سے بڑی ہونا ہے جو ایسے شخص سے ہوئی کہ باعتبار مرتبے کے اسلام میں مسلمانوں سے افضل تھے جو سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے اُس کی طرف سبقت کرنے والے تھے، جن کا اثر اس میں سب سے اچھا تھا۔ یہ علی بن ابی طالب تھے جن سے وہ ان کے حق میں اپنے باطل سے نزاع کرتا تھا، اُن کے مددگاروں سے اپنے بے راہوں اور گمراہوں کے ذریعے سے جہاد کرتا تھا اور اُسی کا ارتکاب کرتا تھا جس کا ارتکاب وہ اور اُس کے باپ کرتے رہے جو اللہ کے نور کا گل کرنا اور اُس کے دین کا انکار کرنا تھا۔ حالانکہ اللہ کو سوائے اپنے نور کے پورا کرنے کے اور سب چیزوں سے انکار ہے۔ جو اپنے اُس مکر و بغاوت سے بے وقوفوں کو مائل کرتا تھا، نادانوں کو فریب دیتا تھا۔ جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے خبر دے دی ہے۔ آپ نے عمار سے فرمایا کہ "تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی، تو انھیں جنت کی طرف بلائے گا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے"۔ جس نے دنیا کو اختیار کیا تھا، آخرت سے اُسے انکار تھا، جو اسلام کے حلقے سے خارج تھا، جو حرام خون کو حلال سمجھتا تھا یہاں تک کہ اُس نے اپنے فتنے میں اور اپنی گمراہی کے راستے میں اُن مسلمانوں کے اتنے خون بہائے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ایسے مسلمانوں کے خون بہائے جو یگانہ دیدہ تھے اللہ کے دین کے محافظ تھے، اُس کے حق کے مددگار تھے، یہ شخص اللہ سے جہاد کرنے والا، اس امر کی کوشش کرنے والا تھا کہ اللہ کی نافرمانی کی جائے اُس کی اطاعت نہ کی جائے، اُس کے احکام اس طرح باطل ہو جائیں کہ پھر نہ قائم ہوں۔ اس طرح اُس کے دین کی مخالفت ہو کہ پھر دین ہی باقی نہ رہے، گمراہی کا بول بالا ہو، باطل کی دعوت بلند ہو۔ حالانکہ اللہ ہی کا بول بالا ہے اُسی کا دین منصور ہے، اُسی کا حکم مانا جاتا ہے اور نافذ ہے اور اُسی کا حکم غالب ہے۔ اُس شخص کا مکر مغلوب اور باطل ہے جو اللہ سے عداوت کرے۔

یہاں تک کہ اُس نے اُن تمام جنگوں کے اور جو اُن کے بعد ہوئیں سب کے بار برداشت کیے۔ اُن خونوں کا طوق اور جو اُن کے بعد ہوئے اپنی گردن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈالا، ایسے فساد کے طریقے ایجاد کیے کہ اُن کا بھی گناہ اُس پر ہے اور قیامت تک اس کا بھی گناہ اُس پر ہے جو اُس پر عمل کرے گا۔ ایسے شخص کے لیے اُس نے محرموں کو حلال کر دیا جس نے اس کا ارتکاب کیا، اہل حقوق کے حقوق کو روکا، اسے مہلت دینے سے دھوکے میں ڈالا۔ اُس کے لیے ڈھیل دینے سے مکاری کی۔ حالانکہ اللہ اُس کی گھات میں ہے۔

اُن امور میں سے جن کی وجہ سے اللہ نے اُس پر لعنت واجب کر دی اُس کا اُن اہل فضیلت و دیانت نیک صحابہ و تابعین کا قتل کرنا ہے جو صبر کے ساتھ قتل کیے گئے مثلاً عمرو بن الحمق اور حجر بن عدی۔ ان کو محض اس لیے قتل کیا کہ عزت اور ملک اور غلبہ اُسی کا ہو، حالانکہ اللہ ہی کے لیے ملک و قدرت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جو مومن کو عمداً قتل کریگا اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس پر اللہ کا غضب ہے اور لعنت ہے اور اللہ نے اُس کے لیے عذاب دردناک تیار کیا ہے"۔

منجملہ ان امور کے جن کی وجہ سے وہ اللہ و رسولؐ کی لعنت کا مستحق ہے، اُس کا زیاد ابن سمیہ کو، اللہ پر جرأت کر کے، بیٹا پکارنا ہے حالانکہ اللہ فرماتا ہے کہ "اُنھیں اُن کے باپ کے نام سے پکارو، یہی اللہ کے نزدیک زیادہ درست ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کو باپ بنایا اور اپنے آقا کے سوا اپنے کو کسی اور سے منسوب کیا"۔ اور فرماتے ہیں کہ "بیٹا (جو زنا سے ہو) ماں کا ہے اور زانی کی سزا یہ ہے کہ اُس پر سنگ باری ہو"۔ اُس نے اللہ عزوجل کے حکم کی اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو، علانیہ مخالفت کی، اولاد کو غیر صاحب الفراش کے لیے کر دیا اور نافرمانی کرنے والے کو اس طرح کر دیا کہ اُس کی نافرمانی اُسے مضر نہ ہو۔ اپنی اس دعوت کی وجہ سے اُس نے اللہ و رسول کے محارم میں سے اُم حبیبہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ دوسرے اُن معززین میں جن کو اللہ نے محترم کیا داخل کر دیا۔ ان کے ذریعے سے اُس نے وہ قرابت ثابت کی جس کو اللہ نے بعید کیا۔ اُس کی وجہ سے وہ امر مباح کر لیا جس کو اللہ نے حرام کیا، جو اُن امور میں سے تھا کہ اسلام میں اس کے مثل محلل نہیں آیا اور اس کے مشابہ کوئی دین کو بدلنے والا نہیں ملا۔

منجملہ اُن کے اللہ کے دین کے لیے اُس کا اپنے بیٹے یزید کو اختیار کرنا ہے اور اللہ کے بندوں کو اُس کی طرف دعوت دینا ہے، جو بکثرت شراب خوار متکبر، مرغ والا، بندر والا، چیتے والا تھا۔ اُس کا بہترین مسلمانوں سے قہر و غلبہ و دہشت و خوف و جبر و اکراہ سے اُس کی بیعت لینا ہے۔ حالانکہ وہ اُس کی نادانی کو جانتا تھا۔ اُسکی خباثت و ظلم سے آگاہ تھا۔ اُسکے نشہ و فسق و فجور و کفر کو دیکھتا تھا۔ پھر جب اُسے وہ قدرت حاصل ہوگئی جو اُس نے اپنی طرف سے اُسے دی، اُس کے لیے اُسے درست کر دیا۔ اس کے بارے میں اللہ و رسول کی نافرمانی کی، تو اُس نے مشرکین کا انتقام مسلمانوں سے لینا چاہا۔ اہل الحرہ پر ایسا حملہ کیا جس سے بدتر اسلام میں نہیں ہوا۔ اُس میں صالحین کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اُس سے زیادہ فحش نہیں کیا گیا۔ اس کے ذریعے سے اُس نے اپنے نفس کے بندوں اور اپنے کینے کو تسکین دی اور یہ گمان کیا کہ اولیاء اللہ سے انتقام لے لیا اور اللہ کے دشمنوں کی منزل کو پہنچ گیا۔ اُس نے اپنے کفر کا اعلان کر کے اور شرک کا اظہار کر کے چند اشعار کہے۔

یہ دین کا خلاصہ ہے اور اُس شخص کا قول ہے جو نہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، نہ اُس کے دین کی طرف، نہ اُس کی کتاب کی طرف، نہ اُس کے رسول کی طرف، نہ اللہ پر ایمان لاتا ہے، نہ اُس پر جو اللہ کے پاس سے آیا۔ اس کا شدید ترین جرم، عظیم ترین قتل حضرت حسین بن علی و ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوں ریزی ہے۔ باوجود اُن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق اور مرتبے کے اور دین میں اُن کے مرتبہ و فضیلت کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے اور اُن کے بھائی کے لیے جوانان اہل جنت کی سرداری کی شہادت کے اللہ تعالیٰ پر جرأت کے باعث اللہ کے دین پر کفر کے سبب، اللہ کے رسول کی عداوت رکھنے کی بنا پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو مشقت میں ڈالنے اور اُن کے احترام میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے یہ حرکتیں اُس سے ہوئیں۔ اہل بیت نبوت کو اس طرح تہ تیغ کر رہا تھا کہ گویا کفار ترک و دیلم کی جماعت کو قتل کرتا تھا کہ نہ وہ اللہ کے انتقام سے ڈرتا اور نہ اُس کی گرفت کا اندیشہ کرتا تھا۔ اللہ نے اُس کی عمر قطع کر دی، اُس کی جڑ اور شاخ اُکھاڑ دی، جو کچھ اس کے ہاتھ میں تھا چھین لیا اور اس کے لیے اپنے عذاب سے وہ تیار کیا جس کا اللہ کی جانب سے اپنی نافرمانی کی وجہ سے وہ مستحق تھا۔

یہ وہ امور ہیں جو بنی مروان سے سرزد ہوئے، جن کی فہرست یہ ہے:

کتاب اللہ کو بدل دینا۔

اُس کے احکام کو معطل کر دینا۔

اللہ کے مال کو اپنے آپس میں دولت بنا لینا۔

اللہ کے گھر کو منہدم کرنا۔

حرام کو حلال کر لینا۔

خانۂ کعبہ پر منجنیق اور اُس پر آگ ڈالنا کہ انھیں اُس کے جلنے اور تباہ ہونے کی بھی پروا نہ تھی۔

اللہ نے جو حرام کیا اُس کو حلال کر لیا، حرام کے مرتکب ہوئے جس نے اللہ کی پناہ لی اُس کو قتل کرنے اور ہلاک کر ڈالنے میں سرگرم رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو اللہ نے امن دیا اُسے خوف دلاتے رہے۔

عذاب جب اُن کے لیے ثابت ہوگیا اللہ کے انتقام کے مستحق ہوگئے، زمین کو ظلم و تعدی سے بھر دیا، اللہ کے بندوں کے ساتھ عام طور پر ظلم و جبر کرنے لگے تو اُن پر اللہ کی ناراضی ہوئی، اللہ کی جانب سے اُن پر خلیہ نازل کر دیا گیا۔ اللہ نے اُن کے لیے اپنے نبی کی اولاد میں سے اور اُس کے اہل وراثت میں سے ایسے شخص کو تیار کیا جس نے اُنھیں اپنی خلافت کے ذریعے سے اُن لوگوں سے نجات دی جیسا کہ اللہ نے اُن کے اسلاف مومنین اور آبا مجاہدین کو اُن کے پیشرو کافروں کے لیے تیار کیا تھا۔ اللہ نے اُن کے ذریعے سے اُن لوگوں کا خون بہایا تھا جو مرتد ہوگئے تھے، جیسا کہ اُن کے آبا کے ذریعے سے اُن کے کافر و مشرک آبا کا خون بہایا تھا۔ اللہ نے ظالموں کی جماعت کی جڑ کاٹ دی، اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔

اللہ نے کمزوروں کو طاقت دے دی۔ حق کو وہ حق دلایا جس کے مستحق تھے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ نے کہا ہے کہ "ہم چاہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کمزور سمجھے جاتے ہیں، اور اُنھیں پیشوا بنائیں، اور اُنھیں وارث بنائیں۔"

لوگو! خوب سمجھ لو اللہ عزوجل نے اسی لیے امر کیا ہے کہ اطاعت کی جائے۔ اسی لیے فرمان نافذ کیا ہے کہ اُسے مانا جائے، اسی لیے حکم دیا ہے کہ قبول کیا جائے، اُس نے اپنے نبی کی سنت کے اختیار کرنے کو لازم کیا ہے کہ اُس کا اتباع کیا جائے۔ جو لوگ گمراہ ہوئے اُن میں سے اکثر نے اُسے مطوی کر دیا اور بہت سے اہل جہالت و نادانی ہٹ گئے کہ اُن لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اپنے عالموں اور عابدوں کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار بنا لیا تھا۔ حالانکہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ "کفر کے پیشواؤں سے جہاد کرو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے گروہ انسان اُن باتوں سے باز آؤ جو اللہ کو تم سے ناراض کرتی ہیں۔ اور اُن چیزوں کی طرف رجوع کرو جو تم سے اُسے راضی کرتی ہیں۔ خدا سے اُن چیزوں پر راضی رہو جو اُس نے تمہارے لیے پسند کیں، اُسی کو اختیار کرو جس کا اُس نے تمھیں حکم دیا۔ اُس سے بچو جس سے اُس نے منع کیا۔ راہِ راست، دلیل ظاہر، راہ واضح اور اُن اہل بیت رحمت کی پیروی کرو جن کی وجہ سے ابتدا میں اللہ نے تمھیں راہ راست دکھائی اور آخر میں تمھیں ظلم و جور سے اُنہی کی بدولت رہائی دی۔ امن و عافیت و عزت تک اُنہی کی طفیل پہنچایا اور دین و دنیا میں تمھیں نیک خصال کیا۔

اُس پر لعنت کرو جس پر اللہ و رسول نے لعنت کی، اُس سے مفارقت اختیار کرو جس کی مفارقت کے بغیر تم اللہ کی قربت نہیں حاصل کر سکتے۔

اے اللہ لعنت کر ابو سفیان بن حرب اور اُس کے بیٹے معاویہ پر، یزید ابن معاویہ پر، مروان بن الحکم پر اور اُس کے بیٹے پر۔ اے اللہ لعنت کر کفر کے اماموں، گمراہی کے پیشواؤں، دین کے دشمنوں، رسولؐ سے لڑنے والوں، احکام میں تغیر کرنے والوں، کتاب کے بدلنے والوں اور محترم خون بہانے والوں پر۔

اے اللہ ہم تیرے دشمنوں کی دوستی سے، تیرے گنہگاروں سے چشم پوشی کرنے سے، تیرے سامنے اپنی بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ تُو نے کہا ہے کہ "تو کسی جماعت کو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں ایسا نہ پائے گا کہ وہ اُن لوگوں سے محبت کریں جو اللہ و رسولؐ کے دشمن ہیں۔

لوگو! حق کو پہچانو اور اہل حق کو پہچانو۔ گمراہی کے راستوں میں غور کرو اور اُن کے چلنے والے کو پہچانو۔ کیونکہ لوگوں سے اُن کے اعمال صاف صاف بیان کر دیے جاتے ہیں اور اُن کے آباء اُنھیں گمراہی اور نیکی میں مبتلا کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اللہ کے راستے میں تمہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے، کوئی طالب خواہش نفسانی کو ہوا و ہوس کا خواستگار ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی راہ سے تمہیں بھٹکا دے۔ کسی ایسے کا مکر جو تم سے مکر کرتا ہے، اس شخص کی اطاعت جس کی فرمانبرداری تمہیں اپنے پروردگار کی نافرمانی تک لے جاتی ہے اللہ نہ کرے کہ تمہیں اللہ کے دین سے نہ ہٹائے۔

لوگو! ہماری وجہ سے اللہ نے تمہیں ہدایت دی، ہمیں تم لوگوں میں اللہ کے حکم کے محافظ ہیں۔ ہمیں رسول اللہ کے وارث اور اللہ کے دین کو قائم کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اس بات سے واقف ہو جاؤ جس سے ہم تمہیں واقف کرائیں، اُس پر عمل کرو جو ہم تمہیں حکم دیں۔ کیونکہ جب تک تم اللہ کے خلفاء کی اور ائمۂ ہدیٰ کی بطور ایمان و تقویٰ کے اطاعت کرتے رہو گے تو امیر المومنین اللہ سے تمہارے لیے گناہوں سے حفاظت کی دعا کرے گا، اُس سے تمہاری توفیق کی دعا کرے گا۔ تمہارے نیک ہونے کے لیے اور اپنے دین کی تم پر حفاظت کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یہاں تک کہ تم اُس سے اس حالت میں ملو کہ اُس کی طاعت کے مستحق ہو کہ اُس کی رحمت کے اُمیدوار بنو۔ اللہ ہی تم میں امیر المومنین کے لیے کافی ہے، اُسی پر اُس کا بھروسا ہے تمہارے معاملات میں جو اللہ نے اُس کے سپرد کیے ہیں اُسی سے وہ مدد چاہتا ہے۔ سوائے اللہ کے امیر المومنین کے لیے نہ قوت ہے نہ پناہ۔ والسلام علیکم"

بقلم ابوالقاسم عبیداللہ بن سلیمان ۲۸۴ھ

کتاب کے متعلق یوسف بن یعقوب کا مشورہ

مذکور ہے کہ عبید اللہ بن سلیمان نے یوسف بن یعقوب قاضی کو بلا کے حکم دیا کہ المعتضد نے جو کچھ ارادہ کیا ہے اس کے باطل کرنے میں حیلہ پیدا کرے۔ یوسف بن یعقوب نے اس معاملے میں المعتضد گفتگو کی کہ "اے امیر المومنین مجھے یہ خوف ہے کہ عوام میں اضطراب پھیل جائے گا اور ا کتاب کے سننے کے وقت اُن میں ایک حرکت پیدا ہو جائے گی۔" خلیفہ نے جواب دیا کہ اگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام متحرک ہوئے یا کلام کیا تو میں شمشیر زنی کروں گا۔" قاضی نے کہا" امیر المومنین، اُن طالبیین کے بارے میں کیا کیا جائے گا جو ہر علاقے میں بغاوت کرتے رہتے ہیں اور لوگ اُن کی قرابت رسول اور اُن کے اعمال حسنہ کی وجہ سے اُن کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اس کتاب میں اُنھیں کو پیش کیا گیا ہے۔ جب لوگ یہ سُنیں گے تو اُن کی طرف اور زیادہ مائل ہو جائیں گے، اُن کی زبانیں بھی اور زیادہ کشادہ ہو جائیں گی، اور آج سے زیادہ اُن کی حجت قوی ہو جائے گی۔" المعتضد رُک گیا اور اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ اس کتاب کے متعلق اس کے بعد کوئی حکم دیا۔

متفرق واقعات اسی سال ۱۶ رجب یوم جمعہ کو جعفر بن بغلاغز کمینہ عمرو بن اللیث کے پاس جو نیشاپور میں تھا المعتضد کی جانب سے خلعت و تحائف اور ولایت رے کا جھنڈا لے کے روانہ ہوا۔

اسی سال بکر بن عبد العزیز بن ابی دلف طبرستان میں محمد بن زید العلوی سے مل گیا۔ بدر اور عبید اللہ بن سلیمان بکر کی حالت کے انجام کے انتظار میں اور الجبل کی درستی کے لیے ٹھیرے رہے۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا الموفق کے مولیٰ راغب اور ابن کلوب کے ہاتھ پہ رومیوں کے شہروں میں سے قرۃ فتح ہوا۔ یہ رجب کے جمعہ میں ہوا۔

شعبان کی ۱۲ تاریخ شب چہار شنبہ کو شب پنجشنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا ایک شخص المعتضد کے قصر الثریا میں اس طرح ظاہر ہوا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ کوئی خادم گیا کہ دیکھے وہ کون ہے، اُس شخص نے اُسے ایک ایسی تلوار ماری کہ کمر کے پٹکے کو کاٹ کے اس کے بدن تک پہنچ گئی۔ خادم اس کے پاس سے پلٹ کر بھاگا۔ وہ شخص باغ کے کسی چمن میں پوشیدہ ہو گیا، بقیہ شب اُس کو تلاش کیا گیا اور صبح کو بھی مگر اُس کے نشان قدم کی بھی اطلاع نہ ملی۔ المعتضد کو تردد ہوا۔ لوگ اس کے متعلق طرح طرح کی خیال آفرینیاں کرنے لگے۔ یہاں تک کہا کہ وہ جن ہے۔ اس کے بعد بھی یہ شخص بہت مرتبہ ظاہر ہوا۔ المعتضد نے دیوار پر پہرہ مقرر کر دیا، دیوار اُس کے بالائی حصے کو مضبوط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا، اس پر پرنالوں کی طرح بنا دیا کہ اگر کتا بھی چڑھے اُس پر نہ ٹھہر سکے۔ قید خانے سے چوروں کو لایا گیا۔ اس بارے میں گفتگو کی گئی کہ کیا نقب لگا کے چڑھ کر یہ ممکن ہے کہ اس میں داخل ہو۔

اسی سال ۲۲ شعبان یوم شنبہ کو کرامۃ بن مرنے کوفے سے ایک جماعت کو مقید کر کے روانہ کیا جن کے متعلق بیان کیا گیا کہ وہ قرامطہ ہیں۔ اُنھوں نے ابو ہاشم بن صدقہ کاتب کی نسبت اقرار کیا کہ وہ ان سے خط و کتابت کرتا تھا اور وہ اُن کے رؤسا میں سے ہے۔ اُسے گرفتار کر لیا گیا اور مقید کر کے المطامیر میں قید کر دیا گیا۔

اسی سال یوم شنبہ ۷ رمضان کو اُس شخص کی وجہ سے جو اس کے لیے ظاہر ہوا کرتا تھا المعتضد کے قصر الثریا میں مجنونوں اور جھاڑ پھونک والوں کو جمع کیا گیا۔ وہ لوگ داخل کیے گئے۔ المعتضد ایک شہ نشین پر سے اُن کے سامنے آیا پھر جب اُس نے اُنھیں دیکھا تو ایک عورت جو مجنونوں میں سے اُن کے ہمراہ تھی گر پڑی، گھبرا گئی اور اُس کی چادر کھل گئی۔ معتضد ڈر کے وہاں سے چلا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُن میں سے ہر ایک کے لیے اُس نے پانچ پانچ درہم کا حکم دیا اور وہ لوگ واپس کر دیے گئے۔ قبل اس کے کسی کو جھاڑ پھونک والوں کے پاس روانہ کیا تھا کہ اُس شخص کا حال دریافت کرے کہ آیا یہ ممکن ہے کہ اپنے علم سے اُس کی خبر دیں۔ ایک جماعت نے بیان کیا کہ وہ کسی مجنوں پر کوئی عمل (تعویذ) کریں گے۔ وہ گر پڑا تو اس جنی سے اُس شخص کی خبر دریافت کی جائے گی کہ وہ کون ہے مگر جب معتضد نے اس عورت کو دیکھا جو گر پڑی تو اُن لوگوں کے واپس کرنے کا حکم دے دیا۔

ابو لیلی حارث بن عبدالعزیز کی اسیری

اسی سال ذی القعدہ میں اصبہان سے الحارث بن عبدالعزیز بن ابی دلف عرف ابو لیلی کے شفیع خادم پر حملہ کرنے کی خبر آئی جو مقرر کیا گیا تھا۔ اُس نے اُسے قتل کر دیا۔ اس کے بھائی عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف نے گرفتار کر کے الذر میں آل ابی دلف کے قلعے میں اُسے قید کر دیا تھا۔ تمام اشیاء جو آل ابی دلف کی تھیں مال و جواہرات اسباب نفیس وہ سب قلعے میں تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن مولیٰ شفیع ان اشیاء اور قلعے کی حفاظت پر مامور تھا، اُس کے ساتھ عمر کے غلاموں اور خاص آدمیوں کی بھی ایک جماعت تھی۔ جب عمر نے خلافت سے امن لے لیا اور بکر نافرمانی کر کے بھاگ گیا تو قلعہ مع اپنے اشیاء کے شفیع کے قبضے میں رہ گیا۔ ابولیلیٰ نے اپنی رہائی کے بارے میں اُس سے گفتگو کی۔ اُس نے انکار کیا کہ میں تیرے بارے میں اور جو کچھ میرے قبضے میں ہے اُس کے بارے میں سوائے اس کے کچھ نہ کروں گا جو مجھے عمر حکم دے۔

ابولیلی کی جاریہ کا بیان

ابولیلی کی ایک جاریہ سے مذکور ہے کہ ابولیلی کے ساتھ قید میں ایک چھوٹا سا غلام بھی تھا جو اس کی خدمت کرتا تھا اور ایک دوسرا تھا جو اپنی ضروریات کے لیے نکل جاتا تھا، اس کے پاس نہیں سوتا تھا، اُس کے پاس چھوٹا غلام سوتا تھا۔ ابولیلی نے اُس غلام سے کہا جو اپنی ضروریات کے لیے نکل جاتا تھا کہ سوہان (سوہن) میرے پاس کسی بہانے سے میرے پاس پہنچا دے۔ اُس نے کھانے میں چھپا کے پہنچا دیا، اور شفیع خادم ہر رات سونے کا ارادہ کرتا تھا تو اُس کوٹھری میں آتا تھا جس میں ابولیلی تھا، اُسے دیکھ لیتا تھا۔ خود اپنے ہاتھ سے کوٹھری کے دروازے میں قفل لگا دیتا تھا اور پھر جا کے سو رہتا تھا۔ اُس کے بستر کے نیچے ایک ننگی تلوار رہتی تھی۔ ابولیلی کی درخواست پر اُس کے پاس ایک کمسن جاریہ پہنچائی گئی۔

شفیع خادم کا قتل

ابولیلی کی جاریہ ولفاد نے اس جاریہ سے نقل کیا کہ ابولیلی نے بیڑی کو اُس سوہان سے ریت ریت کے ایسا کر لیا کہ جب چاہتا اپنے پاؤں سے نکال لیتا تھا۔ شفیع خادم کسی شب کو ابولیلی کے پاس آیا۔ ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگا ابولیلی کے کہنے سے اُس نے چند پیالے شراب کے پیے۔ پھر اُٹھا تو حسب حکم میں نے اُس کا بچھونا بچھا دیا، اُس نے بچھونے پر آدمی کی جگہ کپڑے کر دیے اور اُن کپڑوں پر لحاف ڈھانک دیا مجھے یہ حکم دیا کہ بچھونے کی پائنتی بیٹھ جاؤں، جب شفیع مجھے دیکھتے اور دروازے میں قفل ڈالنے آئے اور تجھ سے میرے بارے میں دریافت کرے تو کہنا کہ وہ سو گیا۔ ابولیلی کوٹھری سے نکل کر فرش و اسباب کے بیچ میں چھپ گیا جو اُس سائبان میں تھا جس میں اس کوٹھری کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروازہ تھا۔ شفیع آیا، اُس نے بچھونا دیکھا اور جاریہ سے دریافت کیا، تو اُس نے بتایا کہ وہ سو گیا ہے، اُس نے دروازے میں تقفل دیا۔ سب لوگ سو گئے تو ابولیلی نے نکل کے شفیع کے بچھونے سے تلوار لی اور اُس پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ غلام جو اُس کے گرد سو رہے تھے گھبرا کر اُٹھ بیٹھے۔ ابولیلی اُن سے ایک کنارے ہو گیا۔ تلوار اُس کے ہاتھ میں تھی اور کہا کہ "میں ابولیلی ہوں، میں نے شفیع کو قتل کر دیا ہے، اگر تم میں سے کوئی میری طرف بڑھے گا تو اُسے بھی قتل کر دوں گا۔ تم لوگ امن میں ہو، لہٰذا اس گھر سے نکل جاؤ کہ میں جو چاہتا ہوں وہ کروں، اُنھوں نے قلعے کا دروازہ کھولا اور باہر ہو گئے، وہ آ کے قلعے کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ لوگ جو قلعے میں تھے جمع ہو گئے، اُس نے اُن سے گفتگو کی، احسان کا وعدہ کیا اور اُن سے قسمیں لیں۔ صبح ہوئی تو قلعے سے اُترا، کُردوں کو بلا بھیجا، اُنھیں جمع کیا کچھ دیا اور حکومت کا مخالف ہو کر نکلا۔ کہا گیا ہے کہ خادم کو قتل کرنے کا واقعہ اسی سال شب شنبہ ۱۸ ذی القعدہ کو پیش آیا۔ اُس نے خادم کو اُس چھری سے ذبح کیا جسے اُس کے پاس اُس غلام نے پہنچایا تھا۔ خادم کے بستر کے نیچے سے تلوار لے لی اور اُسے لے کے غلاموں کی طرف کھڑا ہوا۔

نجومیوں کی غلط پیشنگوئی

اسی سال نجومیوں نے لوگوں کو اکثر اقلیموں کے غرق ہو جانے کا خوف دلایا کہ "اقلیم بابل میں سے سوائے قلیل حصے کے کچھ نہیں بچے گا، اور یہ سب بارش کی کثرت اور نہروں اور چشموں اور کنوؤں میں پانی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہو گا، مگر اس سال قحط پڑ گیا، بہت ہی تھوڑی بارش ہوئی۔ چشموں اور نہروں اور کنوؤں کا پانی خشک ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں کو نماز استسقاء کی ضرورت پڑی۔ بغداد میں کئی مرتبہ نماز استسقاء پڑھی گئی۔

ابولیلی کا قتل

اسی سال ۲۹ ذی الحجہ کو بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ النوشری اور ابولیلی بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے درمیان جنگ ہوئی۔ یہ جنگ پنجشنبہ کو اصبہان سے دو فرسخ اس طرف ہوئی۔ ابولیلی کے حلق میں ایک تیر لگا جس نے اُسے چھید دیا، وہ اپنے گھوڑے سے گرا، ساتھی بھاگ گئے، اُس کا سر لے لیا گیا اور اُسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصبہان روانہ کر دیا گیا۔

امیر حج محمد بن عبداللہ اس سال محمد بن عبداللہ بن داؤد الہاشمی عرف اترجہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۵ھ کے واقعات

طائیوں کا قافلۂ حجاج پر حملہ صالح بن مدرک الطائی نے طائیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ ۱۸ محرم چہارشنبہ کو الاجفر میں حجاج پر ڈاکہ ڈالا۔ قافلہ سالار نے مقابلہ کیا، اعراب کو قافلے پر فتح ہوئی۔ جس قدر مال و اسباب تجارت تھا سب لے لیا۔ آزاد اور باندی عورتوں کی ایک جماعت کو بھی گرفتار کر لیا۔ کہا گیا ہے کہ جو کچھ لوگوں سے لیا وہ بیس لاکھ دینار کا تھا۔

اسمٰعیل بن احمد کی معزولی اسی سال ۲۳ محرم کو المعتضد کے مکان میں خراسان کے حجاج کو ماوراءالنہر بلخ پر کمینہ عمرو بن اللیث کی تولیت اور اسماعیل بن احمد کی معزولی کے متعلق فرمان پڑھ کر سنایا گیا۔

ابولیلی کے سر کی تدفین اسی سال ۵ صفر کو الجبل سے المعتضد کے مولیٰ بدر اور عبیداللہ بن سلیمان کی جانب سے وصیف کامہ ایک جماعت سرداران لشکر کے ساتھ بغداد آیا اور الحارث بن عبدالعزیز بن ابی ولف عرف ابولیلی کا سر لایا جسے المعتضد کے محل الثریا میں لے گئے۔ اس کے بھائی نے سر کو مانگا تو دے دیا گیا، دفن کی اجازت چاہی تو مل گئی۔ اسی روز عمرو بن عبدالعزیز اور آنے والے سرداروں کو خلعت دیا گیا۔

آندھی اور پتھروں کی بارش اسی سال بیان کیا گیا ہے کہ کوفے سے ڈاک کے افسر نے لکھا کہ ۲۰ ربیع الاول شب یکشنبہ کوفے کے اطراف میں ایک روز آندھی آئی جو مغرب تک رہی، پھر سیاہی چھا گئی۔ لوگ اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری کرتے رہے، اس کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی جس میں ہولناک گرج اور پے در پے بجلی کی چمک تھی۔ ایک گھنٹے کے بعد قریۂ احمد آباد اور اس کے نواح میں سیاہ و سفید پتھر گرے، جن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ مختلف تھے، بیچ میں ایک تنگ نشان تھا کہ عطر فروشوں کے پتھروں کے مشابہ معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے اُس میں سے ایک پتھر روانہ بھی کیا تھا جو دفاتر میں اور لوگوں کے سامنے گشت کرایا گیا اور سب نے اُسے دیکھا۔

امارت طرسوس پر ابن الاخشاد کا تقرر

اسی ماہ کی ۲۱ر تاریخ کو ابن الاخشاد بغداد سے ان لوگوں کے ہمراہ طرسوس پر امیر بن کے روانہ ہوا جو وہاں سے یہ درخواست کرنے آئے تھے کہ اُن پر کوئی والی مقرر کیا جائے۔ اُسی روز بغداد سے المعتضد کا مولیٰ فاتک موصل اور دیار ربیعہ اور دیار مضر اور شامی سرحدوں اور جزیرے کے عمال کی نگرانی اور ان مقامات کے ڈاک کے معاملات کی اصلاح پر غور کرنے کے لیے روانہ ہو

آندھی سے تباہی

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا بصرے سے یہ خبر آئی کہ وہاں بعد نماز جمعہ ۲۵ر ربیع الاوّل کو ایک زرد آندھی اُٹھی، پھر سبز ہوگئی، پھر سیاہ، پھر لگاتار اتنی بارشیں ہوئیں کہ لوگوں نے نہیں دیکھی تھیں۔ اس کے بعد اتنے بڑے بڑے اولے پڑے کہ ایک اولے کا وزن کہا گیا ہے کہ ڈیڑھ سو درہم تھا۔ اس آندھی نے نہر حسین کے پانچسو کھجور کے درخت اُکھاڑ دیے، اور نہر معقل کے سو درخت۔

اسی سال حلوان بن الخلیل بن ریمال کی وفات ہوئی۔

بکر بن عبدالعزیز کی وفات

۵ر جمادی الآخرہ کو یہ خبر آئی کہ بکر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کی طبرستان میں کسی بیماری سے وفات ہوگئی اور وہ وہیں دفن کر دیا گیا۔ جو شخص یہ خبر لایا تھا بیان کیا گیا ہے کہ اُسے ایک ہزار دینار دیے گئے۔

اسی سال المعتضد نے محمد بن ابی الساج کو آذربیجان اور آرمینیہ کا والی بنایا جس نے اُس پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا اور مخالفت کی تھی۔ اُسے سواریاں اور خلعت بھیجے گئے۔

راغب کی بحری جنگ

اسی سال ۳ر شعبان کو یہ خبر آئی کہ الموفق کے مولیٰ راغب نے بحری جنگ کی۔ اللہ نے اُسے بہت سی کشتیوں پر اور جو رومی اُن میں تھے۔ اُن پر فتح عطا فرمائی۔ تین ہزار رومی کہ اُن کشتیوں میں تھے سب کی گردن ماردی، کشتیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلادیں، رومیوں کے بہت سے قلعے فتح کر لیے اور مسلمان صحیح وسالم واپس ہوئے۔

امارت آمد پر محمد بن احمد بن عیسیٰ کا تقرر

اسی سال ذالحجہ میں احمد بن عیسیٰ بن شیخ کی وفات، اُس کے بیٹے محمد بن احمد بن عیسیٰ کے آمد اور علاقہ متصلہ پر کہ اُس کے باپ کے قبضے میں تھا، تغلب کرنے کی خبر آئی۔

اسی سال ۱۹ ذی الحجہ کو المعتضد بغداد سے نکلا، ہمراہ اُس کا بیٹا ابو محمد اور سردار اور غلام بھی نکلے۔ بغداد میں صالح الامین دربان کو اپنا نائب بنایا۔ مقدمات فوجداری اور دونوں پلوں کے معاملات وغیرہ اس کے سپرد کیے۔

ہارون بن خمارویہ کی المعتضد سے درخواست

اسی سال ہارون بن خمارویہ بن طولون اور اس کے ساتھ کے مصری سرداروں نے وصیف قاطرمیز کو المعتضد کے پاس روانہ کر کے مصر و شام کا جو علاقہ اُن کے قبضے میں تھا اُس کو ٹھیکے کے طور پر دینے کی درخواست کی تھی اور ہارون اسی طور پر رکھا گیا تھا جس طور پر اُس کا باپ تھا۔ وصیف بغداد آیا تو المعتضد نے اُسے واپس کیا۔ اُس کے ہمراہ عبداللہ بن الفتح کو بھی روانہ کیا۔ کہ اُن سے بالمشافہ گفتگو کرے اور اُن سے شرائط طے کرے۔ وہ دونوں اس کام کے لیے اسی سال کے آخر میں نکلے۔

اسی سال ذی الحجہ میں ابن الاخشاد نے اہل طرسوس وغیرہم سے جنگ کی سیلندو تک پہنچ گیا۔ جو فتح ہو گیا۔ طرسوس میں اُس کی واپسی ۲۸۶ھ میں ہوئی تھی۔

امیر حج محمد بن عبداللہ

اسی سال محمد بن عبداللہ بن داؤد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۶ھ کے واقعات

محمد بن ابی الساج نے اپنے بیٹے ابو المسافر کو اُس اطاعت و وفاداری کا ضامن بنا کر بغداد روانہ کیا جس کا اُس نے حکومت سے ذمہ لیا تھا۔ مذکور ہے کہ وہ اسی سال ۷ محرم یوم سہ شنبہ کو اس طرح آیا کہ اُس کے ہمراہ گھوڑوں اور اسباب وغیرہ کے تحفے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھے۔ المعتضد اُس زمانے میں بغداد سے غائب تھا۔

معتضد کا محاصرہ آمد

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں یہ خبر آئی کہ المعتضد باللہ آمد تک پہنچ گیا۔ لشکر کو وہاں ٹھیرایا۔ محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ نے المعتضد اور اس کے ساتھ کے گروہوں پر شہر آمد کے دروازے بند کر دیے۔ المعتضد نے لشکر کو اُس کے گرداگرد منتشر کر کے اُن کا محاصرہ کر لیا۔ یہ واقعہ ربیع الاوّل کے چند دن باقی تھے جب ہوا۔ اُس کے بعد لڑائیاں ہونے لگیں، منجنیقیں نصب کی گئیں۔ اہل آمد نے بھی اپنی دیوار شہر پناہ پر منجنیقیں نصب کیں اور اُن سے سنگ باری کی۔

ابن احمد بن عیسیٰ کی امان طلبی

۱۹ر جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو محمد بن احمد بن عیسیٰ نے المعتضد کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے لیے اور اپنے گھر والوں اور اہل آمد کے لیے امان طلب کی۔ اُس نے قبول کر لیا۔ اُسی روز محمد بن احمد بن عیسیٰ اور اُس کے ہمراہی اور ساتھی نکل کر المعتضد کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے اُسے اور اُس کے ساتھ کے رؤسا کو خلعت دیے۔ وہ اُن خیموں میں ٹھیرے جو اُن کے لیے لگائے گئے تھے۔ المعتضد اپنے لشکر سے ابن عیسیٰ بن شیخ کے مکانات کی طرف منتقل ہو گیا۔ اُس نے اس واقعے کے متعلق ۲۰ر جمادی الاولیٰ یوم یکشنبہ کو بغداد لکھا۔

اسی سال ۲۵ر جمادی الاولیٰ کو آمد کی فتح کے متعلق المعتضد کا فرمان بغداد آیا جسے جامع مسجد کے منبر پر پڑھ کر سنایا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

ہارون بن خمارویہ کی تجدید ولایت کی درخواست

اسی سال المعتضد کے پاس جبکہ وہ آمد میں مقیم تھا ہارون بن خمارویہ کے نام کے خطوط کے جوابات لے کر عبداللہ بن الفتح واپس آیا۔ اور اُسے یہ بتایا کہ ہارون نے وعدہ کیا ہے کہ وہ قنسرین اور العواصم کے عاملوں کو سپرد کر دے گا اور بغداد کے بیت المال میں ساڑھے چار لاکھ دینار سالانہ روانہ کرے گا۔ وہ درخواست کرتا ہے کہ مصر و شام پر اُس کی ولایت کی تجدید کر دی جائے۔ المعتضد اپنے خدام میں سے کسی کو اس کے پاس روانہ کرے۔ معتضد نے اس درخواست کو قبول کر لیا اور اُس کے پاس بدر القدامی اور عبداللہ بن الفتح کو پروانۂ ولایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلعت کے ساتھ روانہ کر دیا۔ وہ دونوں اُسے لے کے آمد سے مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ المعتضد کے عاملوں نے جمادی الاولیٰ میں ہاروں کے ساتھیوں سے قنسرین اور العواصم کے اعمال کا جائزہ لے لیا۔ المعتضد نے جمادی الاولیٰ کے بقیہ ایام اور جمادی الآخرہ کے تئیس دن تک آمد میں قیام کیا۔ ۲۳ تاریخ یوم شنبہ کو الرقہ کی جانب کوچ کیا اور اپنے فرزند علی کو مع ماتحت لشکر کے وہاں کے اور قنسرین اور العواصم اور دیار ربیعہ اور دیار مضر کے انتظام کے لیے چھوڑ دیا۔ اُس زمانے میں علی بن المعتضد کا کاتب الحسین بن عمرو نصرانی تھا۔ ان علاقوں کے معاملات میں غور اور اُن کے عمال سے مراسلت الحسین بن عمرو کے سپرد کی گئی۔ المعتضد کے حکم سے آمد کی شہر پناہ منہدم کر دی گئی۔

عمرو بن اللیث کے تحفے

اسی سال کمینہ عمرو بن اللیث کا ہدیہ نیشاپور سے بغداد پہنچا چالیس لاکھ درہم اور بیس گھوڑے مع زین اور جڑاؤ لگام کے اور ڈیڑھ سو گھوڑے مع کامدار جھولوں کے اور کپڑے اور خوشبو اور باز اور شکرے بھیجے تھے۔ یہ واقعہ ۲۲ جمادی الآخرہ یوم پنجشنبہ کو ہوا۔

جنابی قرمطی کا ظہور

اسی سال بحرین میں قرامطہ میں سے ایک شخص ظاہر ہوا جس کا عرف ابو سعید الجنابی تھا۔ اعراب اور قرامطہ کی ایک جماعت اُس کے پاس جمع ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس سال کے شروع میں اُس نے خروج کیا تھا۔ جمادی الآخرہ میں اُس کے ساتھیوں کی کثرت ہو گئی، اس کی حالت مضبوط ہو گئی۔ اُس نے اپنے گرد کے دیہات والوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد موضع القطیف گیا جس کے اور بصرے کے درمیان چند منزلیں تھیں، جو لوگ تھے اُنھیں بھی قتل کر دیا۔ مذکور ہے کہ اُس کا ارادہ بصرے کا تھا۔ احمد بن محمد بن یحییٰ الواثقی نے جو اُس وقت معاون بصرہ اور کور دجلہ کا حاکم تھا حکومت کو ان قرامطہ کا ارادہ جو اُسے معلوم ہوا تھا لکھ دیا۔ حکام نے اُسے اور محمد بن ہشام کو جو وہاں کے اعمال صدقات وخراج وجاگیر پر مامور تھا بصرے پر شہر پناہ بنانے کو لکھا اس کے خرچ کا اندازہ چودہ ہزار دینار کیا گیا۔ اسی قدر خرچ سے وہ بنائی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعراب بنی شیبان کی غارت گری

اسی سال رجب میں بنی شیبان کے اعراب کی ایک جماعت الانبار گئی۔ دیہات کو لوٹا، جو لوگ مل گئے انھیں قتل کیا اور مویشی کو ہنکالے گئے۔ احمد بن محمد ابن کشمجور جو وہاں کے معاون پر مامور تھا نکلا مگر ان کے مقابلے کی طاقت نہ تھی، عرضداشت بھیجی جس میں اُن کے معاملات کی اطلاع دی تھی، مدینۃ السلام سے نفیس المولدی اور احمد بن محمد الزرنجی اور المظفر بن حاج کو اُس کی مدد کے لیے تقریباً ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ روانہ کیا گیا۔ وہ اعراب کے مقام تک پہنچ گئے۔ الانبار کے ایک موضع میں جو المنقبۃ کہلاتا تھا جنگ کی مگر اعراب نے انھیں شکست دے دی اور اُن کے ساتھیوں کو قتل کیا۔ اُن میں سے اکثر فرات میں غرق ہو گئے یا منتشر ہو گئے۔ اس واقعے کی اور اعراب کے اُن کو بھگا دینے کی خبر کے متعلق ابن حاج کا عریضہ ۲۴ رجب دوشنبہ کو آیا۔ اعراب ٹھیر کر اس علاقے میں فساد کرتے اور دیہات میں بغاوت کرتے رہے۔ المعتضد نے الرقہ سے العباس بن عمرو الغنوی اور خفیف الاذ کو تکینی اور سرداروں کی ایک جماعت کو ان کے قتال کے لیے اُن کی جانب روانہ کیا۔ یہ سردار اسی سال کے آخر شعبان میں پہنچے۔ اعراب کو اُن کی خبر پہنچ گئی، تو وہ اس مقام سے جو الانبار کے دیہات میں تھا کوچ کر کے عین التمر کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں اُتر گئے۔ سردار الانبار میں داخل ہو کے ٹھیر گئے۔ اعراب نے عین التمر اور کوفے کے اطراف میں ویسا ہی فساد کیا جیسا کہ اُنھوں نے الانبار کے علاقے میں کیا تھا۔ یہ واقعہ شعبان کے بقیہ ایام اور رمضان میں ہوا۔

راغب کی گرفتاری و وفات

اسی سال المعتضد نے ابو احمد کے مولیٰ راغب کو جو طرسوس میں تھا کسی کو بھیج کر اپنے پاس الرقہ میں آنے کا حکم دیا۔ وہ پہنچا تو اُسے ایک روز تک اپنے لشکر میں رہنے دیا۔ دوسرے روز اُسے گرفتار کر کے قید کر دیا اور وہ سب لے لیا جو اُس کے ہمراہ تھا۔ بغداد میں ۹ شعبان یوم دوشنبہ کو اُس کی خبر پہنچی۔ چند روز کے بعد راغب مر گیا۔ ۲۴ رجب یوم سہ شنبہ کو طرسوس میں راغب کے غلام مکنون اور اُس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کا مال لے لیا گیا گرفتار کرنے پر ابن الاخشاد مقرر کیا گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مونس خازن کی اعراب پر فوجکشی

اسی سال ۲۰ رمضان کو المعتضد نے کوفے کے اطراف اور عین التمر میں مونس خازن کو اعراب کی جانب روانہ کیا، سرداروں میں سے العباس بن عمرو اور خفیف الاذ کوتکینی وغیرہما کو اُس کے ساتھ کر دیا۔ مونس اور اُس کے ہمراہی روانہ ہو کے موضع نینوٰی میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اعراب اپنے مقام سے کوچ کر گئے ہیں۔ بعض طریق مکہ کے بیابان میں اور بعض شام کے بیابان میں داخل ہو گئے ہیں۔ پھر وہ چند روز تک ٹھیر کے مدینۃ السلام روانہ ہوئے۔

عمال کا عزل و نصب

اسی سال شوال میں المعتضد اور عبید اللہ بن سلیمان نے دفتر مشرق محمد بن داؤد بن الجراح کے سپرد کیا۔ احمد بن محمد بن الفرات کو اُس سے معزول کیا گیا۔ دفتر مغرب علی بن عیسیٰ داؤد بن الجراح کے سپرد کیا اور ابن الفرات کو اس سے معزول کیا گیا۔

۲۸۷ھ کے واقعات

ابن احمد بن عیسیٰ کی گرفتاری

المعتضد نے محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ اور اُس کے اعزہ کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے اُنھیں بیڑیاں پہنا دیں اور ابو طاہر کے مکان میں قید کر دیا۔ کوئی قرابت دار بیان کیا گیا ہے کہ عبید اللہ بن سلیمان کے پاس گیا اور اُسے یہ اطلاع دی کہ محمد اپنے ساتھیوں اور عزیزوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بھاگنے پر تیار ہے۔ عبید اللہ نے المعتضد کو لکھا۔ المعتضد نے اُسے لکھا جس میں گرفتار کر لینے کا حکم تھا۔ اُس نے اسی سال ۴ محرم چہار شنبہ کو ایسا کیا۔

اعراب کی سرکوبی

اسی سال کے اسی مہینے میں ابو الاغر کا ایک معروضہ آیا کہ قبیلۂ طے والے جمع ہو کے آپس میں متفق ہو گئے، جن اعراب پر قادر ہوئے اُن سے مدد مانگی، حاجیوں کے قافلے کو روکا۔ حاجی کے سے مدینۃ السلام واپس ہوتے ہوئے المعدان سے کچھ اوپر دس میل آگے بڑھ گئے تو اُنھوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اعراب کے پیادے و سوار نے اس طرح مقابلہ کیا کہ ہمراہ خیمہ اور عورتیں اور اونٹ بھی تھے۔ پیادے تین ہزار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زائد تھے۔ پنجشنبہ ۲۷ ذی الحجہ کو دن بھر جنگ ہوتی رہی۔ رات کو علیحدہ ہو گئے جب صبح ہوئی تو جمعے کی صبح سے نصف النہار تک جنگ کی۔ اللہ نے اپنے دوستوں پر مدد نازل کی۔ اعراب پشت پھیر کر بھاگے اور پھر جمع نہیں ہوئے۔ حاجی صحیح وسالم روانہ ہو گئے۔ اُس نے اپنا معروف سعید بن الاصطر بن عبید الاعلیٰ کے ہمراہ روانہ کیا جو اُس کے چچا کی اولاد اور معززین میں سے تھا۔ اور صالح بن مدرک کے گرفتار کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ ۲۷ محرم یوم شنبہ کو ابو الاغر اس طرح مدینۃ السلام پہنچا کہ اس کے آگے صالح بن مدرک کا سر جنش کا سر اور صالح کے ایک حبشی غلام کا سر اور چچازاد بھائیوں میں سے چار قیدی تھے۔ وہ المعتضد کے محل میں گیا۔ تو اُس نے خلعت دیا۔ اُسے سونے کا طوق پہنایا گیا۔ سر البحر الاعلیٰ کے سر سے پر لٹکا دیے گئے اور قیدی قید خانے میں داخل کر دیے گئے۔

براز الروز میں محل کی تعمیر

اسی سال ۱۶ صفر کو براز الروز کے ایک بعید مقام سے المعتضد بغداد میں داخل ہوا۔ براز الروز کے اُس مقام پر جسے اُس نے پسند کیا تھا ایک محل تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ وہاں آلات روانہ کر دیے گئے اور اسکی تعمیر کی ابتدا کر دی گئی۔

قرامطہ کا زور

اسی سال کے ربیع الاوّل میں بحرین میں قرامطہ کا زور ہو گیا ہجر کے گرد و نواح کو گوٹا۔ بعض لوگ بصرے کے قریب ہو گئے۔ احمد بن محمد بن یحییٰ الواثقی نے مدد کی درخواست کی۔ اسی ماہ کے آخر میں اُس کے پاس آٹھ کشتیاں روانہ کی گئیں جن میں تین سو آدمی تھے۔ المعتضد نے ایک لشکر کے انتخاب کا حکم دیا کہ اُسے بصرے روانہ کرے۔

۱۰ ماہ ربیع الآخر یوم یک شنبہ کو المعتضد کے مولیٰ بدر نے محل میں اجلاس کیا۔ امور خاصہ و عامہ اور خراج و جاگیر و معاون کے امور میں غور کیا۔

۱۱ ماہ ربیع الآخر یوم دوشنبہ کو محمد بن الحمید کاتب مر گیا جو زمام مشرق و مغرب کے دفتر کا والی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی ماہ کی ۱۳ تاریخ یوم چہار شنبہ کو جعفر بن محمد بن حفص اس دفتر پہ والی بنایا گیا۔ وہ اسی روز دفتر گیا اور اس میں اجلاس کیا۔

امارت یمامہ و بحرین پہ ابن عمرو الغنوی کا تقرر

اسی سال ربیع الآخر میں المعتضد نے عباس بن عمرو الغنوی کو یمامہ اور بحرین پہ اور ابو سعید الجنابی اور اس کے ہمراہ قرامطہ کی جنگ پر والی بنایا۔ تقریباً دو ہزار آدمی اس کے ساتھ کیے۔ عباس نے چند روز تک الفرک میں پڑاؤ کیا۔ ساتھی جمع ہو گئے تو بصرے چلا گیا۔ وہاں سے بحرین و یمامہ روانہ ہوا۔

اسی سال بیان کیا گیا ہے کہ دشمن (قیصر روم کا لشکر) طرسوس کے باب قلمیہ تک پہنچ گیا۔ ابو ثابت جو ابن الاخشاد کی موت کے بعد امیر طرسوس تھا روانہ ہوا کے دشمن کی تلاش میں نہر الرسیحان تک پہنچ گیا، پھر ابو ثابت گرفتار ہو گیا اور اس کے ساتھ لوگوں پہ مصیبت آ گئی۔ ابن کلوب درب السلامہ میں جنگ کر رہا تھا۔ پھر جب وہ اپنی جنگ سے لوٹا تو باشندگان سرحد کے مشائخ کو جمع کیا کہ وہ کسی حاکم کا انتخاب کریں جو ان کے معاملات کا انتظام کرے، ان کی رائے علی بن الاعرابی پر متفق ہو گئی۔ انھوں نے ابو ثابت کے بیٹے کے باختلاف کے بعد اس کو اپنا والی بنا لیا۔ مذکور ہے کہ اس کے باپ نے اسے نائب بنا دیا تھا۔ اس نے شہر والوں سے لڑنے کے لیے ایک جماعت جمع کر لی۔ ابن کلوب کے بیچ بچاؤ سے ابو ثابت کا بیٹا راضی ہو گیا۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الآخر میں ہوا۔

النفیل اسی زمانے میں بلاد روم میں جنگ کر رہا تھا، وہ طرسوس واپس آیا خبر آئی کہ ابن ثابت کو اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو قونیہ کے قلعے سے قسطنطنیہ روانہ کر دیا گیا۔

ماہ ربیع الآخر میں اسحاق بن ایوب مر گیا جس کے سپرد دیار ربیعہ کے معاملے تھے۔ جو کچھ اس کے سپرد تھا وہ عبداللہ بن الہیثم بن عبداللہ المعتمر کے سپرد کر دیا گیا۔

عمرو بن اللیث اور اسمٰعیل بن احمد کی جنگ

۲۵ جمادی الاولیٰ یوم چار شنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ بارگاہ خلافت میں یہ عریضہ آیا کہ اسمٰعیل بن احمد نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمینہ عمرو کو گرفتار کیے کے اُس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔

اسماعیل و عمرو کا واقعہ یہ ہے کہ عمرو نے خلافت سے درخواست کی تھی، جس کی بنا پر اُس کو ماوراء النہر کا والی بنا دیا گیا۔ وہ فیشا پور ہی میں تھا کہ خلعت حکومت اور ماوراء النہر کا پرچم ولایت پہنچا۔ عمرو وہاں سے اسماعیل بن احمد کی جنگ کے لیے نکلا۔ اسماعیل بن احمد نے اُسے لکھا کہ "تو کشادہ دنیا کا والی بنایا گیا ہے میرے قبضے میں صرف ماوراء النہر ہے اور میں ایک سرحد میں ہوں، لہٰذا جو کچھ تیرے قبضے میں ہے اُسے پر قناعت کر اور مجھے اس سرحد پر رہنے دے"۔ عمرو نے انکار کر دیا۔ نہر بلخ اور اُس کے عبور کی دشواریوں کا حال بیان کیا گیا تو اُس نے کہا کہ "اگر میں چاہوں تو مال کے توڑوں سے اُس کا بند باندھوں اور عبور کروں"۔ غرور کروں گا۔ جب اسماعیل مایوس ہو گیا تو اپنے ہمراہیوں کو، وہاں کے رہنے والوں کو اور دہقانوں کو جمع کیا۔ نہر عبور کر کے غربی جانب گیا۔ عمرو آ کے بلخ میں اُتر گیا۔ اسماعیل نے تمام اطراف کو اُس پر بند کر دیا۔ محاصرے کی سی حالت ہو گئی۔ عمرو اپنے کردار پر شرمندہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے اسماعیل سے جنگ سے باز رہنے کی خواہش کی مگر اسماعیل نے انکار کیا۔ ان دونوں کے درمیان کثیر قتال ہوا۔ عمرو کو شکست ہوئی۔ وہ پشت پھیر کر بھاگا۔

عمرو بن اللیث کی گرفتاری

راستے میں ایک ایسی جھاڑی میں گذرا جس کو کہا گیا کہ وہ فریب ہے۔ اُس نے اپنے عام ہمراہیوں سے کہا کہ تم لوگ کھلے راستے میں چلو۔ خود ایک قلیل جماعت کے ہمراہ جھاڑی میں داخل ہوا تھا کہ اُس کا گھوڑا دلدل میں پھنس کے گر پڑا۔ اور عمرو کی جان بچنے کی کوئی تدبیر نہ رہی۔ ہمراہی اس طرح چلے گئے کہ اُس کی طرف رُخ بھی نہ کیا۔ اسماعیل کے ساتھی آ گئے۔ انھوں نے اُسے گرفتار کر کے قید کر لیا۔

www.KitaboSunnat.com

جب اس کی خبر المعتضد کو پہنچی تو بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے اسماعیل کی تعریف اور عمرو کی مذمت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیف کی معتضد سے درخواست

اسی سال ۲۹ر جمادی الاولیٰ کو سلطان کے پاس یہ خبر آئی کہ ابن ابی الساج کا خادم وصیف برزعہ سے بھاگ کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ محمد بن ابی الساج کو چھوڑ کر ملطیہ چلا گیا اور المعتضد کو لکھا کہ اُسے سرحدوں کا والی بنا دے کہ ان کا انتظام کرے۔ المعتضد نے اُسے ایک فرمان لکھا جس میں اپنے پاس آنے کا حکم تھا۔ اُس کے پاس رشیق الحرمی کو روانہ کیا۔

بنت خمارویہ بن طولون کی وفات

اسی سال ۷ر رجب کو خمارویہ بن طولون کی بیٹی کی جو المعتضد کی زوجہ تھی وفات ہوئی اُسے قصر الرصافہ کے اندر دفن کیا گیا۔

وصیف کے وفد کی آمد

۱۰ر رجب کو تین آدمیوں کا وفد آیا جن کو ابن ابی الساج کے خادم وصیف نے المعتضد کے پاس بھیج کر یہ درخواست کی تھی کہ وہ اُسے سرحدوں کا والی بنا دے اور اس کے پاس خلعت روانہ کرے۔ مذکور ہے کہ المعتضد نے پیامبروں سے اُس سبب کے اقرار کرانے کا حکم دیا۔ جس کی وجہ سے وصیف نے اپنے ساتھی ابن ابی الساج سے جدائی اختیار کی اور سرحدوں کا قصد کیا۔ زد و کوب کے ذریعے اُن سے اقرار کرایا گیا تو اُنھوں نے بیان کیا کہ اُس نے باہم اس امر پر اتفاق ہونے کی وجہ سے جدائی اختیار کی کہ جب اُس مقام پر جائے جہاں اب ہے تو اُس کا ساتھی مل جائے۔ دونوں دیار مضر گئے اور زبردستی اُس پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ لوگوں میں شائع ہو گیا۔ اور لوگ اُس کے متعلق آپس میں بات چیت کرنے لگے۔

اسی سال ۱۱ر رجب کو حامد بن العباس کو فارس میں خراج و جاگیر پر والی بنایا گیا جو کمینہ عمرو بن اللیث کے قبضے میں تھا۔ اس کی ولایت کے فرمان اس کے بھائی احمد بن العباس کو دے دیے گئے۔ واسط اور کور دجلہ کے والی ہونے کے باعث اُس وقت حامد واسط میں مقیم تھا۔ عیسیٰ النوشری کو جو اصبہان میں تھا فارس کی معونت پر والی بن کر وہاں جانے کو لکھا گیا۔

قرامطہ سے مقابلہ

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا العباس بن عمرو الغنوی مع اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر کے جو اُس کے ساتھ کیا گیا تھا اور مع بصرے کے رضا کار مجاہدین کے جو عجلت کے ساتھ اُس کے ہمراہ ہوئے تھے، ابوسعید جنابی اور اُس کے ساتھی قرامطہ سے مقابلے کو چلے۔ ابوسعید کے مخبر ملے۔ العباس نے اپنی جماعت کو چھوڑ دیا اور اُن کی طرف روانہ ہوا۔ وہ ابوسعید اور اس کے ہمراہیوں سے شام کے وقت ملا۔ آپس میں جنگ کی رات نے دونوں کو روک دیا۔ ہر فریق اپنے اپنے مقام پر واپس ہوا۔ جب رات ہوگئی تو بنی ضبہ کے وہ اعراب جو العباس کے ہمراہ تھے بصرے واپس ہوگئے۔ وہ تقریباً تین سو تھے۔ بصرے کے رضا کاروں نے اُن کی پیروی کی۔ صبح ہوئی تو عباس نے سویرے ہی قرامطہ سے جنگ کی۔ قرامطہ نے سختی سے مقابلہ کیا۔

عباس بن عمرو الغنوی کی شکست و گرفتاری

العباس کے میسرے کے سردار نے جو احمد بن عیسیٰ بن شیخ کا غلام نجاح تھا اپنے ساتھیوں کو تقریباً سو آدمی کی جماعت کے ہمراہ ابوسعید کے میمنے پر حملہ کیا۔ وہ اُن میں گھس گئے تو وہ اور اُس کے تمام ساتھی قتل کر دیے گئے۔ الجنابی اور اُس کے ساتھیوں نے العباس کے ساتھیوں پر حملہ کیا تو اُنھیں شکست ہوئی۔ العباس گرفتار ہوگیا اور اُس کے ساتھیوں میں سے بھی تقریباً سات سو آدمی گرفتار ہوگئے۔ العباس کے لشکر میں جو کچھ تھا اُس پر الجنابی نے قبضہ کر لیا۔

اسیران جنگ کا انجام

جنگ کا دوسرا دن ہوا تو العباس کے جو ساتھی گرفتار ہوئے تھے وہ الجنابی کے پاس حاضر کیے گئے۔ اُس نے سب کو قتل کر دیا۔ پھر ایندھن کا حکم دیا جو اُن پر ڈالا گیا اور اُنھیں جلا دیا گیا۔ یہ واقعہ جیسا کہ بیان کیا گیا رجب کے آخر میں ہوا، اور اُس کی خبر بغداد میں ۴ شعبان کو آئی۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا الجنابی ہجر کی طرف گیا۔ وہاں داخل ہوا، باشندوں کو امن دیا۔ اس کے بعد یہ اُس کے العباس کی جنگ سے پلٹنے کے بعد ہوا۔

عباس کے شکست خوردہ ساتھیوں کا خاتمہ

العباس بن عمرو کے شکست خوردہ ساتھی بصرے کے ارادے سے واپس ہوئے۔ اُن میں سے سوائے چند کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی نہ بچا تھا جو بغیر زاد راہ و آب و لباس کے تھے۔ بصرے سے ایک جماعت تقریباً چار سو کجاوے کے ہمراہ جن پر کھانا پانی اور کپڑا تھا ان کی جانب نکلی۔ ان پر بنو اسد نے حملہ کیا اور ان کجاووں کو مع ان اشیاء کے جو ان پر تھیں لے لیا اور ان کجاووں کے ہمراہ جو لوگ تھے ان میں سے ایک جماعت کو اور ابو العباس کے پیچھے ہوئے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ یہ واقعہ رمضان میں ہوا۔

اہل بصرہ میں خوف و ہراس

بصرے میں اس کی وجہ سے شدید اضطراب ہوا۔ لوگوں نے وہاں سے منتقل ہو جانے کا قصد کیا۔ احمد بن محمد الواثقی نے جو بصرے کے معاون کا متولی تھا، انھیں اس سے روکا، انھیں اپنے اوپر قرامطہ کے حملے کا اندیشہ ہوا۔

عباس بن عمرو الغنوی کی رہائی

اسی سال ۸ رمضان کو جیسا کہ بیان کیا گیا بارگاہ خلافت میں الابلہ سے العباس بن عمرو کے بحری سواریوں میں سے ایک سواری میں پہنچنے کے متعلق ایک عریضہ آیا کہ ابو سعید الجنابی نے اسے اور اس کے ایک خادم کو رہا کر دیا۔

۱۱ رمضان کو ابو العباس بن عمرو مدینۃ السلام پہنچا اور الثریا میں المعتضد کے حضور باریاب ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ جنگ کے بعد چند روز تک الجنابی کے پاس رہا۔ اس نے بلا کے کہا کہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے رہا کر دوں۔ اس نے کہا ہاں۔ اس نے کہا جا اور جو کچھ تو نے دیکھا وہ اس سے بیان کر دے، جس نے تجھے میرے پاس روانہ کیا۔ اور اسے کجاووں پر سوار کرا کے اپنے آدمی اس کے ہمراہ کر دیے۔ جس قدر زاد راہ اور پانی کی انھیں حاجت تھی وہ ان کے ساتھ بار کر دیا۔ ان آدمیوں کو جنھیں اس کے ہمراہ روانہ کیا یہ حکم دیا کہ وہ اسے اس کے امن کے مقام تک پہنچا دیں۔ وہ اسے لے چلے، یہاں تک کہ وہ کسی ساحل تک پہنچا۔ اور وہاں ایک کشتی پا گیا۔ وہ اس میں سوار ہو کے الابلہ روانہ ہو گیا۔ المعتضد نے اسے خلعت دے کے واپس کر دیا۔

۱۱ شوال یوم پنجشنبہ کو المعتضد نے اپنے باب الشماسیہ کے خیمے سے ابن ابی الساج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خادم وصیف کی تلاش میں کوچ کیا۔ اس کو پوشیدہ رکھا اور یہ ظاہر کیا کہ اُس کا قصد دیار مضر کے علاقے کا ہے۔

قرامطہ کا مسلمانوں پر ظلم و ستم

اسی ماہ کی ۱۲ تاریخ یوم جمعہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا یہ خبر آئی کہ قرامطہ نے اہل جنبلاء کے دیہات پر اُن کے والی بدر غلام الطائی پر حملہ کیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے قتل کر دیا اور مکانوں میں آگ لگا دی۔

خادم وصیف کی گرفتاری

۱۴ ذی القعدہ کو المعتضد وصیف خادم کی تلاش میں کنیسۃ السوداء میں اُترا۔ یوم دوشنبہ و سہ شنبہ و چہار شنبہ کو قیام کیا یہاں تک کہ لوگ ملے اور اُس نے المصیصہ کے راستے میں کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ جاسوس آئے کہ خادم عین زربہ کا ارادہ کرتا ہے۔ سرحد والے اور باخبر لوگ ۱۷ ذی القعدہ پنجشنبہ کو الرکاضہ میں حاضر کیے گئے۔ اُن سے عین زربہ کا متوسط ترین راستہ دریافت کیا تو اُن لوگوں نے اُسے جیحان کے راستے سے منع کیا۔ اُس نے اپنے بیٹے علی کو اور اس کے ہمراہ الحسن بن علی کو پہلے، جعفر کو اُس کے پیچھے، محمد بن کشمجور کو جعفر کے پیچھے اُس کے پیچھے خاقان المفلحی کو، پھر مونس خادم کو، پھر مونس خازن کو روانہ کیا، پھر الحجر کے غلاموں کے ہمراہ۔ اُن لوگوں کے نشان قدم پر خود روانہ ہوا۔ عین زربہ سے گذر گیا اُس کے لیے وہاں ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ اُس میں خفیف السمرقندی کو مع اُس کے گروہ کے چھوڑ دیا۔ خود سرداروں کے نشان قدم پر خادم کے قصد سے روانہ ہوا۔ جب نماز عصر ہو گئی تو اُس کے پاس خادم کی گرفتاری کی خوش خبریاں آئیں۔ اس کو اُنھوں نے المعتضد کے پاس پہنچا دیا تو اُس نے مونس خادم کے سپرد کر دیا۔ جو اُس زمانے میں لشکر کی پولیس کا حاکم تھا۔ اُس نے خادم کے ساتھیوں کے لیے وعدۂ امان کا اور لشکر میں اس شخص سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کیا جس کے کجاوے میں خادم کے لشکر کی لوٹ کی کوئی چیز پائی جائے اور وہ اُسے اُس کے ساتھیوں کے پاس نہ پہنچا دے۔ بہت سے آدمیوں کو لوگوں نے وہ مال لوٹا دیا جو اُن کے لشکر سے لوٹا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل عین زربہ کی معتضد سے درخواست

بیان کیا گیا ہے کہ یہ جنگ اور وصیف خادم کی گرفتاری ۱۷ ذی القعدہ یوم پنجشنبہ کو ہوئی۔ اس دن سے کہ جس دن المعتضد نے اپنے باب الشماسیہ کے خیمے سے کوچ کیا تھا خادم کی گرفتاری تک چھتیس دن ہوئے تھے، جب المعتضد نے خادم کو گرفتار کر لیا تو بیان کیا گیا ہے کہ وہ عین زربہ واپس ہوا۔ وہاں اس نے دو روز قیام کیا تیسرے دن کی صبح ہوئی تو عین زربہ کے باشندے اس کے پاس جمع ہوئے۔ انھوں نے اپنے شہر میں غلے کی تنگی کی وجہ سے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ کوچ کر جائے اس نے تیسرے دن وہاں سے کوچ کیا اور سوائے ابن المبارک کے نائب ابو الاغر کے مع اپنے تمام لشکروں کے المصیصہ میں اترا۔ کیونکہ ابو الاغر کو روانہ کر دیا تھا کہ وہ خادم کے راستے کو بند کر دے کہ مرعش اور ملطیہ کے علاقے میں نہ جا سکے۔

وصیف خادم کے ساتھیوں کو امان

خادم نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عیال کو مرعش روانہ کر دیا تھا۔ خادم کے ساتھیوں کو جو بھاگ گئے تھے جب اس امان کی جس کا المعتضد نے ان کے لیے وعدہ کیا تھا اور ان کے اسباب انھیں واپس کرنے کا حکم دیا تھا، خبر پہنچی تو وہ لوگ ان کی امان میں داخل ہو کر المعتضد کے لشکر میں مل گئے۔ کہا گیا ہے کہ المعتضد کا نزول المصیصہ میں ۲۰ ذی القعدہ پنجشنبہ کو ہوا تھا۔ اور وہ دوسرے یک شنبے تک وہاں مقیم رہا۔ اس نے معوزین طرسوس کو اپنے پاس آنے کو لکھا۔ جو لوگ پاس آئے ان میں سے المنغیل بھی تھا جو اس سرحد کے رؤسا میں سے تھا۔ اس کا ایک بیٹا اور ایک اور شخص جس کا نام ابن المہندس تھا اور ان کے ہمراہ ایک جماعت بھی تھی، یہ لوگ دوسروں کے ہمراہ قید کیے گئے اور ان میں سے اکثر رہا کر دیے گئے جن کو قید کیا تھا اپنے ہمراہ بغداد لے گیا۔ اس نے کچھ ان کے خلاف پایا اس لیے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ان لوگوں نے وصیف خادم سے خط و کتابت کی تھی۔

بحری کشتیوں کا اتلاف

المعتضد نے ان تمام بحری سواریوں اور ان کے آلات کے جلانے کا حکم دیا جن میں مسلمان جنگ کیا کرتے تھے۔ مذکور ہے کہ دمیانہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام یاسمان ہی تھا، جس نے اُسے اس چیز کا مشورہ دیا جو اہل طرسوس کے خلاف اس کے دل میں تھی۔ وہ سب جلا دیا گیا۔ اُن بحری سواریوں میں تقریباً پچاس وہ قدیم کشتیاں تھیں جن پر رقم کثیر صرف کی گئی تھی کہ ایسا بیڑہ اس وقت میں نہیں بن سکتا۔ یہ سب جلادی گئیں۔ اُس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ اُن کے بازوؤں کو توڑ دیا۔ اس سے رومی طاقتور ہو گئے۔ اور وہ بحری جنگ سے مطمئن ہو گئے۔ المعتضد نے شامی سرحدوں کو انھیں سرحد والوں کی متفقہ درخواست پر حسن بن علی کے سپرد کیا۔

المعتضد کی المصیصہ سے مراجعت

المعتضد نے جیسا کہ کہا گیا المصیصہ سے ۲ر ذی الحجہ کو خندق الحسین میں اُترا۔ پھر اسکندریہ میں، پھر بغراس میں، پھر انطاکیہ میں، وہاں قربانی کے دن (۱۰ر ذی الحجہ) تک قیام کیا۔ دوسرے دن (۱۱ر ذی الحجہ) کی صبح کو کوچ کیا۔ ارتاح میں اُترا، پھر الاثارب میں، پھر حلب میں، وہاں دو روز مقیم رہا، پھر القناحرہ کی طرف کوچ کیا، پھر خساف اور صفین کی طرف، وہاں کی جزیرے والی سمت میں اور دوسری جانب میں امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں۔ پھر بالس کی طرف، پھر دوسر کی طرف، پھر لبلبن دامان کی طرف، پھر الرقہ کی طرف جہاں ۲۸ر ذی الحجہ تک مقیم رہا۔

محمد بن زید علوی کی پیشقدمی

۲۵ر شوال کو خبر آئی کہ زید العلوی کو قتل کر دیا گیا۔

مذکور ہے کہ محمد بن زید کو جب اسماعیل بن احمد کے عمرو بن اللیث کو گرفتار کر لینے کی خبر پہنچی تو وہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ خراسان کی جانب یہ گمان کر کے نکلے کہ اسماعیل بن احمد اپنے اُسی عمل سے آگے نہ بڑھے گا جس پر وہ کینہ عمرو بن اللیث کے زمانۂ ولایت خراسان میں والی تھا۔ خراسان میں کوئی مدافعت کرنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ عمرو گرفتار ہو گیا ہے۔ اور وہاں سلطنت کی جانب سے کوئی حائل نہیں ہے۔ جرجان تک پہنچ کے وہاں مقیم ہو گئے۔

ابن زید علوی کا قتل

اسماعیل نے اُن کو لکھ کر طبرستان واپس جانے اور جرجان کو اپنے لیے چھوڑ دینے کی درخواست کی۔ ابن زید نے انکار کیا۔ اسماعیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا، ایک شخص کو جو رافع کی ولایت خراسان کے زمانے میں رافع بن ہرثمہ کا نائب تھا، جس کو محمد بن ہارون پکارا جاتا تھا، محمد بن زید کی جنگ کے لیے نامزد کیا۔ اُس نے اُس کے لیے منظور کیا۔ اُس نے اپنے آدمیوں اور لشکر میں سے بہت بڑی جماعت اُس کے ساتھ کر دی اور اُسے ابن زید کی جنگ کے لیے روانہ کر دیا۔ محمد بن ہارون حبیب ابن زید کی جانب روانہ ہوا تو دونوں کا باب جرجان پر مقابلہ ہوا۔ اُنھوں نے نہایت شدید قتال کیا۔ محمد بن ہارون کے لشکر کو شکست ہوئی۔ وہ لوٹا تو علوی کی صفیں ٹوٹ چکی تھیں۔ محمد بن زید کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور وہ پشت پھیر کر بھاگے۔ اُن میں سے جیسا کہ بیان کیا گیا بہت سے آدمی مقتول ہوئے۔ ابن زید کو تلوار کے چند زخم لگے اور اُن کے بیٹے زید گرفتار ہو گئے۔ محمد بن ہارون نے لشکر اور جو کچھ اس میں تھا گھیر لیا۔ اس جنگ کے چند روز کے بعد محمد بن زید اُنہی زخموں سے مر گئے۔ چنانچہ وہ باب جرجان پر دفن کیے گئے۔ اُن کے بیٹے زید کو اسماعیل بن احمد کے پاس روانہ کر دیا گیا اور محمد بن ہارون طبرستان روانہ ہو گیا۔

قرامطہ پر حملہ ۱۲ ذی القعدہ یوم شنبہ کو الطائی کے غلام بدر نے رود میسان وغیرہ کے نواح میں قرامطہ پر اُن کی غفلت کی حالت میں حملہ کیا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا اُس نے اُن میں قتل عظیم برپا کیا۔ پھر دیہات کے ویران ہو جانے کے اندیشے سے چھوڑ دیا۔ کیونکہ وہ لوگ اُس کے کاشتکار اور پیشہ ور لوگ تھے۔ اُن کے رؤسا کو اُن کے ٹھکانوں میں تلاش کیا اُن میں سے جس پر قابو ملا اُسے قتل کر دیا۔

امیر حج محمد بن عبداللہ اس سال محمد بن عبداللہ بن دائود نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۸ھ کے واقعات

آذربائیجان میں وبا بیان کیا گیا ہے کہ آذربائیجان میں وبا واقع ہونے کی خبر پہنچی جس سے مخلوق کثیر ہلاک ہو گئی، یہاں تک کہ لوگوں کو کپڑا تک نہ ملا کہ کفن دیتے، پہننے کے کپڑوں اور کمبلوں کا کفن دیا۔ اس نوبت تک پہنچے کہ انھیں کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُردوں کا دفن کرنے والا نہیں ملتا تھا۔ سارستوں میں پڑا ہوا چھوڑ دیتے تھے۔

اسی سال طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث کے ساتھی فارس میں داخل ہو گئے اور وہاں سے اُنھوں نے خلافت کے عاملوں کو نکال دیا۔ یہ واقعہ اسی سال ۱۸ر صفر کو ہوا۔

اسی سال آذربیجان میں محمد بن ابی الساج کی جس کا لقب افشین تھا وفات ہوئی۔ اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت اور اُس کے غلام جمع ہوئے۔ اُنھوں نے دیوداد بن محمد کو اپنا امیر بنا لیا۔ یوسف بن ابی الساج نے اختلاف کی وجہ سے اُنھیں چھوڑ دیا۔

عمرو بن اللیث کی بغداد میں آمد

۲۸ر ماہ ربیع الآخر کو الاہواز کے ڈاک کے افسر کا خط آیا جس میں اُس نے یہ بیان کیا تھا کہ طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث کے ساتھی الاہواز کے ارادے سے سنبیل تک پہنچ گئے۔ شروع جمادی الاولیٰ میں عمرو بن اللیث عبداللہ بن الفتح نے جسے اسماعیل بن احمد کے پاس روانہ کیا تھا اور اسماعیل بن احمد کے غلام اشناس نے بغداد میں داخل کیا۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ اسماعیل بن احمد نے اسے اپنے پاس اسیر ہو کر رہنے میں اور امیر المومنین کے دروازے پر روانہ کر دینے میں اختیار دیا تھا۔ اُس نے اپنی روانگی کو اختیار کیا تو اُس نے روانہ کر دیا۔

۲ر جمادی الآخرہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا الاہواز کے ڈاک کے افسر کا خط آیا کہ "طاہر بن محمد بن عمرو کے پاس اسماعیل بن احمد کا خط آیا ہے جس میں اُس نے اطلاع دی ہے کہ خلافت نے اُسے سجستان کا والی بنا دیا ہے، اور وہاں روانہ ہونے کا حکم دیا ہے۔ طاہر کے پاس وہ فارس کو جانے والا ہے کہ اُس پر حملہ کر کے سجستان کو واپس جائے۔ طاہر نکلا اور اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو جو ارجان میں اپنے لشکر میں مقیم تھا ایک خط لکھا جس میں اُسے مع اپنے ہمراہیوں کے اپنے پاس فارس کی جانب واپس آنے کا حکم تھا۔"

اسی سال المعتضد نے اپنے مولیٰ بدر کو فارس کا والی بنایا اور اُسے طاہر بن محمد کے زبردستی قبضہ کر لینے کی وجہ سے وہاں جانے کا حکم دیا۔ ۹ر جمادی الآخرہ کو خلعت دیا۔ سرداروں کی ایک جماعت اُس کے ساتھ کر دی۔ وہ فوج اور غلاموں کے بڑے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمٰعیل بن احمد، اشناس اور ابن فتح کے لیے خلعت

اسی سال ۱۰ر جمادی الآخرہ کو عبداللہ بن الفتح اور اسماعیل کا غلام اشناس، اسماعیل بن احمد بن سامان کے پاس المعتضد کی جانب سے خلعت لیکر روانہ ہوئے۔ زرہ اور تاج اور تلوار جو سونے سے بنائے گئے تھے اور سب پر جواہر جڑے تھے اور ہدایا اور تیس لاکھ درہم بھی تھے کہ خراسان کے اس لشکر میں تقسیم کرے جنھیں سجستان کی جانب طاہر بن محمد بن عمرو کے ساتھیوں کی جنگ کے لیے جو وہاں تھے روانہ کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مال جس کو المعتضد نے اُس کے پاس روانہ کیا تھا وہ ایک کروڑ درہم تھے جن میں سے اُس نے کچھ بغداد سے روانہ کیے اور باقی کے لیے الجبل کے عاملوں کو لکھ دیا اور اُنھیں یہ حکم دیا گیا کہ اسے پیامبروں کے حوالے کر دیں۔

اسی سال رجب میں المعتضد کا مولیٰ بدر ارغش فارس کے قریب تک پہنچ گیا۔ طاہر بن محمد بن عمرو کے جو متعلقین تھے وہاں سے ہٹ گئے۔ بدر کے ساتھی داخل ہو گئے اور اس کے عاملوں نے وہاں سے خراج وصول کیا۔

ایک علوی کا صنعاء پر حملہ

اسی سال ۲ر رمضان کو بیان کیا گیا کہ مکے کے عامل عج بن عاج کا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ بنی یعفر نے ایک شخص پر جس نے زبردستی صنعاء پر قبضہ کر لیا تھا حملہ کیا۔ بیان کیا گیا کہ وہ علوی تھا۔ اُن لوگوں نے اُسے شکست دے دی تو اُس نے ایک بستی کی پناہ لی جسے اُس نے محفوظ کر لیا تھا۔ لوگ اُس کے پاس گئے اُس پر حملہ کیا، اُسے پھر بھگا دیا۔ اُس کے ایک بیٹے کو گرفتار کر لیا۔ مگر وہ تقریباً پچاس آدمیوں کے ہمراہ بچ گیا۔ بنو یعفر صنعاء میں داخل ہو گئے۔ وہاں اُنھوں نے المعتضد کے نام کا خطبہ پڑھا۔

متفرق واقعات

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے جو ایک قلیل جماعت کے ہمراہ تھا اپنے برادر زاد دیوداد بن محمد پر حملہ کیا حالانکہ اُس کے ہمراہ اُس کے باپ محمد بن ابی الساج کا لشکر تھا۔ اُس کا لشکر بھاگ گیا اور دیوداد ایک قلیل جماعت کے ہمراہ رہ گیا۔ یوسف نے اُس سے اپنے ہمراہ قیام کی درخواست کی۔ اُس نے انکار کیا اور موصل کا راستہ اختیار کیا۔ ۲۳ر رمضان یوم پنجشنبہ کو اسی سال بغداد آیا۔ یہ جنگ اُن دونوں کے درمیان آذربیجان کے نواح میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی۔

اسی سال الحسن بن علی کورہ کے عامل نزار بن محمد نے زمستانی جہاد کیا۔ رومیوں کے بہت سے قلعے فتح کیے۔ طرسوس میں سو کفار اور کچھ اوپر ساٹھ کفار شرفا اور پادریوں میں سے اور بہت سی صلیبیں اور اُن کے جھنڈے داخل کیے۔ پھر اُنھیں بغداد روانہ کر دیا۔

۱۲ ذی الحجہ کو الرقہ سے تاجروں کے خطوط آئے کہ رومی بہت سی کشتیوں کے ساتھ آئے۔ اُن کی ایک جماعت بنشکی پر علاقہ کنسوم تک آ گئی۔ وہ پندرہ ہزار سے زائد مسلمانوں کو ہنکا لے گئے۔ جن میں مرد عورت اور بچے تھے۔ ایک جماعت ذمیوں کی بھی گرفتار کر لی۔

اسی سال ابو سعید الجنابی کے ساتھی بصرے کے قریب ہو گئے۔ اہل بصرہ کی پریشانی بہت بڑھ گئی۔ وہاں سے بھاگنے اور منتقل ہو جانے کا قصد کیا مگر والی نے روکا۔

اسی سال آخر ذی الحجہ میں ابن ابی الساج کا خادم قتل کر دیا گیا۔ اُس کی لاش روانہ کر دی گئی جو شرقی جانب لٹکا دی گئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مرا اور قتل نہیں کیا گیا۔ جب مر گیا تو اُس کا سر کاٹ لیا گیا۔

امیر حج ابو بکر ہارون بن محمد اس سال ابو بکر ہارون بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۹ھ کے واقعات

ابن ابی فوارس قرامطی پر عتاب کوفے کے دیہات میں قرامطہ پھیل گئے۔ اُن کی جانب احمد بن محمد الطائی کے غلام شبل کو روانہ کیا گیا اور اُسے اُن کی تلاش کا حکم دیا گیا اُس نے جس پر قابو پایا اُسے گرفتار کر کے باب خلافت روانہ کر دیا۔ اُن کے ایک رئیس پر قابو پا گیا جس کا عرف ابن ابی فوارس تھا، اُسے بھی اُن کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ المعتضد نے اُسے ۲۲ محرم کو بلایا تو اُس نے بدزبانی کی۔ حسب حکم اُس کی ڈاڑھیں اُکھاڑ دی گئیں۔ اُس کے ایک ہاتھ کو صبح کے وقت مُد (وزنی باٹ) سے بیکار کر دیا گیا اور دوسرے میں پتھر لٹکا دیا گیا اسی حال میں نصف النہار سے مغرب تک چھوڑ دیا گیا۔ دوسرے روز اُس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے گئے اور گردن مار کر شرقی جانب لٹکا دیا گیا۔ چند روز بعد اس کی لاش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الباسریہ روانہ کر دی گئی۔ وہاں قرامطہ کے ساتھ لشکا دیا گیا۔

۲ ربیع الاول کو باب الشماسیہ میں جن لوگوں کے مکان دُوکان تھی اُنھیں اپنے مکان دُوکان سے نکال دیا گیا کہ اپنے غلے کے برتن لے لو اور نکل جاؤ۔ اس لیے کہ المعتضد نے یہ سوچا تھا کہ وہاں پر وہ اپنے لیے ایک محل تعمیر کر کے سکونت اختیار کرے۔ شہر پناہ کی دیوار کے مقام پر خط لگا دیا گیا۔ اور اس کا بعض حصہ کھود دیا گیا۔ دجلے کے کنارے ایک چبوترہ بنانے کی ابتدا کی گئی جس کی تعمیر کا المعتضد نے حکم دیا تھا کہ منتقل ہو کر محل کی تعمیر سے فراغت ہونے تک وہاں مقیم رہے۔

المعتضد کی وفات

اسی سال ربیع الآخر شب دوشنبہ کو المعتضد کی وفات ہوئی۔ صبح ہوئی تو یوسف ابن یعقوب اور ابو حازم عبدالحمید بن عبدالعزیز اور ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب کو حاضر کیا گیا۔ نماز جنازہ علی القاسم بن عبیداللہ بن سلیمان وزیر اور ابو حازم اور ابو عمر اور گھر والے اور خاص لوگ حاضر ہوئے۔ اُس نے یہ وصیت کی تھی کہ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان میں دفن کیا جائے۔ وہاں قبر کھودی گئی۔ قصر الحسنی سے رات کے وقت اُٹھایا گیا اور وہیں اُس کی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

اسی سال ۲۳ ربیع الآخر کو جو ۲۸۹ھ تھا قصر الحسنی میں القاسم بن عبیداللہ بن سلیمان نے دربار کیا۔ اور لوگوں کو اجازت دی گئی۔ سب نے المعتضد کی تعزیت اور المکتفی کی نئی حکومت کی تہنیت کی۔ اُس نے کاتبوں اور سرداروں کو المکتفی باللہ کی تجدید بیعت کا حکم دیا۔ سب نے اس کو قبول کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۷

خلیفہ المکتفی باللہ

بیعت خلافت المعتضد کی وفات ہو گئی تو القاسم بن عبید اللہ نے المکتفی کو اس حادثے کے عریضے لکھے اور اُسی وقت روانہ کر دیے۔ المکتفی الرقہ میں مقیم تھا۔ یہ خبر پہنچی تو اُسی روز اپنے کاتب الحسین بن عمرو النصرانی کو جو لوگ اُس کے لشکر میں تھے اُن سے بیعت لینے اور اُن کے لیے عطا مقرر کرنے کا حکم دیا۔ الحسین نے یہی کیا۔ وہ الرقہ سے روانہ ہو کر بغداد کی جانب نکلا۔ دیار ربیعہ و دیار مضر اور مغرب کے علاقوں میں ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جو انھیں قابو میں رکھے۔ ۸ جمادی الآخرہ یوم سہ شنبہ کو المکتفی قصر الحسنی میں داخل ہوا۔ ان قید خانوں کے منہدم کرنے کا حکم دیا جو اُس کے باپ نے اہل جرایم کے لیے تیار کیے تھے۔ اسی روز المکتفی نے اپنی زبان سے القاسم کی ابن عبید اللہ کے لیے کفیت مقرر کی اور اُسے خلعت دیا۔ اسی روز کمینہ عمرو بن اللیث مرا اور دوسرے روز قصر الحسنی کے قریب دفن کیا گیا۔

عمرو بن اللیث کے قتل کا حکم بیان کیا گیا ہے کہ المعتضد نے اپنی موت کے قریب کہ بولنے سے قاصر ہو گیا تھا، صافی الحرمی کو اشارے سے عمرو بن اللیث کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اُس نے اپنا ہاتھ اپنی گردن اور آنکھوں پہ رکھ کر الاعور (کانے) عمرو بن اللیث کا ذبح مراد لیا تھا۔ مگر صافی نے المعتضد کا حال معلوم ہونے اور اُس کی وفات کی نزدیکی کی وجہ سے یہ نہیں کیا اور اُس نے عمرو کے قتل کو ناپسند کیا۔

عمرو بن اللیث کا قتل المکتفی بغداد میں داخل ہوا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ القاسم بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبیداللہ سے عمرو کے متعلق دریافت کیا کہ آیا وہ زندہ ہے؟ اُس نے کہا۔ ہاں۔ مکتفی اُسکی زندگی سے مسرور ہوا اور بیان کیا کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اُس کے ساتھ احسان کرے۔ عمرو اپنے زمانۂ قیام رے میں المکتفی کو ہدیہ بھیجا کرتا تھا اور بکثرت تکریم کرتا تھا۔ اُس نے اُس کے بدلے کا ارادہ کیا۔ مذکور ہے کہ القاسم بن عبیداللہ نے اس کو ناپسند کیا۔ مخفی طور پر کسی کو عمرو کے پاس بھیجا جس نے اُسے قتل کر دیا۔

محمد بن ہارون کا رے پر قبضہ

اسی سال ۲۹ رجب کو یہ خبر آئی کہ اہل الرے کی ایک جماعت نے محمد بن ہارون سے خط و کتابت کی جس کو اسماعیل بن احمد حاکم خراسان نے محمد بن زید العلوی کے قتل کے بعد طبرستان پر عامل بنایا تھا۔ محمد بن ہارون معزول کر دیا گیا۔ اہل رے نے اس سے درخواست کی کہ یہاں آئے۔ اس لیے کہ اوکر تمش ترک نے جو اُن پر والی بنایا گیا تھا بیان کیا گیا ہے کہ اُن لوگوں کے ساتھ بد سلوکی کی تھی۔ اُس نے جنگ کی پھر محمد بن ہارون نے شکست دی، اُسے اُس کے دو بیٹوں کو اور شاہی سرداروں میں سے ایک سردار کو جس کا نام ابردن تھا برادر کیغلغ تھا قتل کر دیا۔ محمد بن ہارون الرے میں داخل ہو کے اُس پر غالب آ گیا۔

اسی سال رجب میں بغداد میں زلزلہ آیا اور یہ زلزلہ بہت دنوں تک رہا۔

اسی سال المعتضد کے غلام بدر کا قتل ہوا۔

القاسم اور بدر میں مخاصمت

سبب یہ ہوا کہ القاسم بن عبیداللہ نے المعتضد کے بعد خلافت کو المعتضد کی اولاد کے علاوہ کسی اور کے سپرد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس معاملے میں بدر سے گفتگو کی تھی، مگر بدر نے انکار کیا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ خلافت اپنے اُس آقا کی اولاد سے پھیر دوں جو میرا ولی نعمت ہے۔ جب القاسم نے یہ دیکھا اور جان لیا کہ اُسے بدر کی مخالفت کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ بدر المعتضد کے لشکر کا افسر، معاملات پر غالب تھا اور جتنے غلام و خدام تھے سب اُس کی اطاعت کرتے تھے۔ قاسم کو بدر سے کینہ ہو گیا۔

بدر سے المکتفی کو نفرت

المعتضد کی موت کا حادثہ اس وقت پیش آیا کہ بدر فارس میں تھا۔ القاسم نے المکتفی کے لیے خلافت کا انتظام کیا اور اُسی وقت اُس سے بیعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلی جبکہ وہ الرقہ میں تھا۔ المکتفی اور بدر کے درمیان اُس کے والد کی حیات ہی میں نفرت تھی۔ القاسم نے جب المکتفی کے باپ کے غلاموں نے اُس کی بیعت کرلی اور اُس نے اُن سے بیعت لے لی تو جو کچھ کیا وہ المکتفی کو لکھ دیا۔ المکتفی بغداد آیا۔ بدر اب تک فارس ہی میں تھا، بغداد میں آگیا تو القاسم نے جو کچھ بدر سے بیان کیا تھا اُس سے اپنی جان بچانے کے لیے بدر کے ہلاک کرنے کی کوشش کی کہ مبادا وہ المکتفی کے پاس آئے اور المعتضد کی زندگی میں جو القاسم کا یہ ارادہ تھا کہ خلافت کو اُس کی موت کے بعد اُس کی اولاد سے پھیر دے، اس کی اُسے اطلاع کردے۔

بدر کے خلاف سازش المکتفی نے محمد بن کشجور اور ایک جماعت کے ذریعے سامان سرداروں کو نامہ و پیام روانہ کیے جو بدر کے ساتھ تھے جس میں انھیں اپنے پاس آنے اور بدر سے جدا ہو جانے کا حکم تھا۔ سرداروں کو یہ شقے خفیہ طور پر پہنچا دیے گئے۔ الموفق کے خادم یانس کو روانہ کیا گیا۔ اس کے ہمراہ ایک کروڑ درہم بھی تھے کہ وہ ان کو المکتفی کی بیعت کے لیے انعام میں صرف کرے۔ یانس انھیں لے کے نکلا، الاہواز پہنچا تو بدر نے اُس کے پاس کسی ایسے شخص کو روانہ کیا جس نے اُس سے مال چھین لیا۔ یانس مدینۃ السلام واپس ہو گیا۔ پھر جب المکتفی کے شقے سرداروں کو پہنچے جو بدر کے ساتھ تھے تو ایک جماعت نے بدر کو چھوڑ دیا اور اُس سے پھر کر مدینۃ السلام آگئے۔ ان میں سے العباس بن عمرو الغنوی اور خاقان المفلحی اور محمد بن اسحاق بن کنداج اور خفیف الاذ کو تکینی اور کچھ لوگ ان کے علاوہ تھے جب وہ لوگ مدینۃ السلام پہنچ کے خلیفہ کے حضور میں باریاب ہوئے۔ خلیفہ نے اُن میں سے کچھ اوپر تیس آدمیوں کو خلعت دیا۔ سرداروں کی ایک جماعت کو فی کس ایک لاکھ درہم اور دوسروں کو اس سے کم انعام دیا۔ بعض کو خلعت دیا اور انعام کچھ نہیں دیا۔

بدر رجب میں واسط کا ارادہ کرکے واپس ہوا۔ المکتفی کو بدر کے واسط آنے کی خبر پہنچی تو اُس نے بدر کے مکان پر پہرہ مقرر کر دیا۔ اس کے سرداروں اور غلاموں کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ نحریر الکبیر اور عریب الجبلی اور منصور بن اُخت عیسیٰ النوشری قید کر دیے گئے ان سرداروں کو المکتفی نے اپنے پاس بلایا کہ "میں تم پر کسی کو امیر نہیں بناؤں گا، جسے کوئی حاجت ہو وزیر سے عرض کرے کیونکہ اُسے تمہاری حوائج پوری کرنے کا حکم دیا گیا ہے"۔ ڈھالوں اور جھنڈوں سے بدر کا نام مٹا دینے کا حکم دیا۔ اس پر المعتضد باللہ کا مولیٰ ابو النجم مقرر تھا۔ بدر نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتفی کو ایک عریضہ لکھا جسے اُس نے زیدان السعیدی کو دیا اور اُسے تیز دوڑنے والی سواریوں پر سوار کیا۔ جب یہ عریضہ المکتفی کو پہنچا تو اُس نے لے لیا اور زیدان پر پہرہ مقرر کر دیا۔ الحسن بن علی کورہ کو ایک لشکر کے ہمراہ واسط کی طرف روانہ کیا۔ مذکور ہے کہ المکتفی نے اُسے پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

بلد کو مکتفی کی پیشکش

اسی سال ۲۹ شعبان کو مغرب کے وقت محمد بن یوسف کو ایک پیام کے ساتھ بلد کے پاس روانہ کیا۔ المکتفی نے بلد کے پاس جس وقت وہ فارس سے جدا ہوا تھا ایک پیام بھیجا کہ "وہ جس علاقے کی ولایت چاہے منظور ہے، خواہ اصبہان ہو، یا رے یا الجبال جہاں چاہے مع پیادہ و سواروں کے جن کو وہ چاہے لے جا سکتا ہے، اُس علاقے کا والی بن کر مع اُن لوگوں کے قیام کرے"۔ بلد نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے اپنے آقا کے دروازے پر جانا ضروری ہے۔ القاسم بن عبیداللہ کو اس کی شکایت کرنے کا موقع مل گیا۔ اُس نے المکتفی سے کہا کہ "امیر المومنین ہم نے اُس کے سامنے یہ پیش کیا کہ وہ جس علاقے میں جانا چاہے ہم اُس کے سپرد کر دیں مگر اُس نے سوائے تیرے دروازے پر آنے کے اور سب سے انکار کر دیا"۔ خلیفہ کو بلد کے کہنے سے ڈرایا اور اُس کی جنگ سے دہشت دلائی۔

بلد کے لیے المکتفی کا امان نامہ

بلد کو یہ خبر پہنچی کہ اُس کے مکان پر پہرہ مقرر کر دیا گیا اور اُسکے غلاموں اور عورتوں کو قید کر دیا گیا تو اُسے شر کا یقین ہو گیا۔ اُس نے کسی اور کو روانہ کیا جو اُس کے بیٹے ہلال کی رہائی کی تدبیر کرے۔ القاسم بن عبیداللہ کو اطلاع ہوئی۔ تو اُس کی حفاظت کا حکم دیا۔ ابو حازم قاضی شرقیہ کو بلایا، اُسے بلد کے پاس جانے، اُس سے ملنے اُس کا دل خوش کرنے، اُس کو اور اُس کی جان و مال و اولاد کو امیر المومنین کی جانب سے امان دینے کا حکم دیا۔ مذکور ہے کہ ابو حازم نے اُس سے کہا کہ مجھے اس بات کی امیر المومنین سے سننے کی ضرورت ہے کہ بلد کو امیر المومنین کا بالمشافہ پیغام پہنچا دوں۔ اُس نے جواب دیا کہ تو واپس جا کہ میں اس معاملے میں تیرے لیے امیر المومنین سے اجازت لے لوں۔ بعد کو ابو عمر محمد بن یوسف کو بلایا اور اُسے بھی وہی حکم دیا جیسا ابو حازم کو دیا تھا۔ اُس نے فوراً قبول کر لیا۔ القاسم بن عبیداللہ نے المکتفی کی جانب سے ایک امان نامہ ابو عمر کو دیا۔ وہ اُسے بلد کے پاس لے گیا۔ جب بلد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسط سے جدا ہوا تو اُس کے ساتھی اور اکثر غلام جدا ہو گئے۔ جیسے جیسی النوشری اور اُس کا داماد یانس جس نے امن لے لیا تھا، احمد بن سعدان، نحریر الصغیر، یہ لوگ بحالت امان المکتفی کے خیمے میں چلے گئے۔

سرداروں کی گرفتاری

اسی سال کے رمضان کی دوسری تاریخ ہوئی تو المکتفی بغداد سے اپنے خیمے کی طرف جو نہر دیالے میں تھا نکلا اور اس کے ہمرکاب تمام لشکر بھی نکلا۔ اُس نے اسی مقام پر پڑاؤ کیا۔ اُس جماعت کو جو اُس کے خیمے میں آگئی تھی جن کے میں نے نام لیے اور سرداروں اور لشکر کی ایک جماعت کو خلعت دیا۔ ایک جماعت پر پہرہ مقرر کر دیا، نو کے بیڑیاں ڈال دیں اور انھیں بیڑیاں پہنے ہوئے نئے قید خانے روانہ کرنے کا حکم دیا۔

بدر کی روانگی بغداد

بیان کیا گیا ہے کہ ابو عمر محمد بن یوسف سے واسط کے قریب ملاقات کی اور اُسے امان نامہ دے دیا۔ جو کچھ القاسم بن عبیداللہ نے کہا تھا اُس کی خبر المکتفی کی جانب سے دی۔ اسی کے ہمراہ بدر کی حراقہ (آگ لگانے والی کشتی) میں سوار ہو گیا وہ اُسے شرقی جانب لیے جا رہا تھا۔ غلام جن کے ہاتھ میں چپو تھے مع لشکر کی ایک جماعت کے اور کردوں کی مخلوق کثیر اور الجبل کے باشندے اس کی رفتار کے ساتھ ساتھ دجلے کے کنارے پر چل رہے تھے۔ بدر اور ابو عمر کے درمیان یہ امر قرار پایا کہ بدر سطیح و فرانبردار بن کے بغداد میں چلے۔ بدر نے دجلے کو عبور کیا اور النعمانیہ تک پہنچ گیا۔ اُس نے اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہتھیار اتار ڈالیں اور کسی سے جنگ نہ کریں۔ جو امان نامہ ابو عمر اُس کے پاس لایا تھا اُس کی اُنھیں خبر دی۔

بدر کا قتل

اُس وقت کہ چل رہا تھا اُس کے پاس محمد بن اسحاق بن کنداج ایک کشتی میں آیا۔ ہمراہ غلاموں کی بھی ایک جماعت تھی، وہ حراقہ (بدر کی کشتی) میں آگیا۔ اُس نے بدر کی خبر دریافت کی۔ اُس نے اُس کا دل خوش کرنے کو دل پسند باتیں کیں۔ حالانکہ ان تمام معاملات میں وہی سرگروہ بنا ہوا تھا۔ القاسم بن عبیداللہ نے یہ حکم دے کے اُسے روانہ کیا تھا کہ "جب تو بدر کے ساتھ اکٹھا ہو جائے اُس کے ہمراہ کسی مقام تک جائے تو مجھے آگاہ کر دینا۔" اُس نے کسی کو بھیج کر اطلاع دی۔ القاسم بن عبیداللہ نے لؤلؤ کو بلایا جو خلیفہ کا غلام تھا، اُس سے کہا کہ "میں نے تجھے ایک کام کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامزد کیا ہے۔" اُس نے کہا "بسر و چشم"۔ کہا "تو جا، ابن کندا جیق سے بدر کو بچا اور اُس کا سر میرے پاس لے آ۔" وہ ایک نہایت تیز رفتار کشتی میں روانہ ہو کے سیب بنی کوما اور اضطربد کے درمیان بدر اور اُس کے ہمراہیوں کے سامنے آ گیا۔ اپنی کشتی سے بدر کی کشتی میں منتقل ہو گیا۔ بدر سے کہا کھڑا ہو۔ اُس نے کہا کیا خبر ہے؟ کہا تیرے لیے کوئی خوف نہیں ہے۔ پھر اُسے وہ اپنی کشتی میں لے کے جزیرہ الصافیہ تک لے گیا۔ جزیرے میں نکالا، خود بھی نکلا، تلوار مانگی، اُسے میان سے باہر کر لیا۔ جب بدر کو قتل کا یقین ہو گیا تو اُس نے درخواست کی کہ "اتنی مہلت دے دے کہ دو رکعت نماز ادا کر لے"۔ یہ مہلت مل گئی۔ اُس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اُس کے پاس آ گیا تو اُس نے اُس کی گردن مار دی۔ یہ واقعہ ۶ رمضان یوم جمعہ کو زوال سے پہلے ہوا۔

بدر کی املاک کی ضبطی

بدر کا سر لے کے اپنی تیز رفتار کشتی (طیار) میں سوار ہو کے المکتفی کی چھاؤنی میں آیا جو نہر دیالے میں تھی۔ بدر کا سر ہمراہ تھا۔ لاش وہی چھوڑ دی گئی جو وہیں پڑی رہی۔ اُس کے اعزہ نے کسی کو بھیجا جس نے خفیہ طور پر لاش اُٹھا لی اور ایک صندوق میں رکھ لی حج کا زمانہ آیا تو چھپا کے مکے روانہ کر دی۔ کہا گیا ہے کہ بدر کی لاش مکے ہی میں مدفون ہوئی۔ یہی اُس نے وصیت بھی کی تھی۔ اپنے قتل سے قبل تمام غلاموں کو آزاد کر دیا تھا قتل کے بعد حکومت نے بدر کی جاگیر اور جائداد اور مکانات اور اُس کے تمام مال پر قبضہ کر لیا۔ قتل کی خبر المکتفی کو اسی سال ۷ رمضان کو پہنچی تو اُس نے واپسی کے لیے مدینۃ السلام کی طرف کوچ کیا۔ جو لشکر ہمرکاب تھا وہ بھی چلا۔ بدر کا سر اُس کے پاس چھاؤنی سے کوچ کرنے سے پہلے پہنچا دیا گیا۔ اُس نے حکم دیا تو صاف کیا گیا اور خزانے میں رکھ دیا گیا۔ ابو عمر قاضی اپنی شتاب کاری سے ملول و غمگین ہو کر دو شنبے کو اپنے مکان واپس آیا۔ لوگوں نے اس کے بارے میں چرچے کیے کہ وہی بدر کے قتل کا سبب ہوا۔

بدر کے قتل پر مرثیہ

اس باب میں متعدد نظمیں ہوئیں جو کچھ کہا گیا اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"مدینۃ المنصور کے قاضی سے کہہ دے کہ کس دلیل سے تُو نے امیر کے سر لینے کو حلال کر دیا۔ تیری وہ قسمیں کہاں گئیں، جن پر خدا گواہ ہے کہ وہ ایک بدکار کی قسم تھی تیری وہ قسمیں کہاں گئیں۔ جن پر خدا گواہ ہے کہ وہ ایک بدکار کی قسم تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے ہاتھ اُس کے ہاتھوں سے جدا نہ ہوتے تھے جب تک تو نے تخت کے بادشاہ کو نہیں دیکھا تھا۔

اے بے حیا اور اے سب سے زیادہ جھوٹے اور اے جھوٹی شہادت دینے والے۔

ے قاضیوں کا فعل نہیں ہے، اس جسارت کو کون اچھا سمجھے گا۔

تُو نے بہترین ماہ کے روشن حصے میں کس فعل کا ارتکاب کیا۔

جس کو تُو نے رمضان میں قتل کیا وہ تو سجدۂ مغفرت کر کے روزے کی حالت میں چلا گیا۔

اے یوسف بن یعقوب کی اولاد! اہل بغداد تم سے دھوکے میں رہے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے گروہ کو ہلاک کرے اور مجھے اس فریب کی زندگی ہی میں تمہاری ذلت دکھائے۔

تاکہ وہ منکر نکیر کے بعد حاکم عادل کے روبرو جواب دینے کے لیے تیار کیا جائے۔

تم سب کے سب ابو حازم پر قربان ہو جو تمام امور میں درست ہے۔"

زیدان السعیدی اور مصاحبین بدر کی گرفتاری

۱۰ رمضان کو زیدان السعیدی جو بدر کی جانب سے قاصد بنا کے المکتفی کے پاس بھیجا گیا تھا مع بدر کے اُن نو سرداروں کے جن کے نیزے ڈالی گئی تھیں اور اُن سات مصاحبوں کے جو اُن کے بعد اس کشتی میں گرفتار کیے گئے تھے جس میں تھا اور وہ مقید کر کے بصرے روانہ کر دیے گئے، وہاں کے قید خانے میں بند کر دیے گئے۔

مذکور ہے کہ لؤلؤ جو بدر کے قتل پر مقرر کیا گیا وہ محمد بن ہارون کا وہی غلام تھا جو محمد بن زید طبرستان میں اور اکرتمش کو رے میں قتل کر کے محمد بن ہارون کے غلاموں کی ایک جماعت کے ہم بحالت امان بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا تھا۔

عبدالواحد بن ابی احمد کا قتل

اسی سال ۱۷ رمضان شب دوشنبہ کو عبدالواحد بن ابی احمد الموفق جیسا کہ بیان کیا گیا قتل کر دیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ جب وہ گرفتار کیا گیا تو اُس کی ماں نے ہمراہ ایک دا مونس کے گھر پہ بھیج دیا تھا، مگر اُسے اور دایہ کو جدا جدا کر دیا گیا۔ وہ دو یا تین دن رہی پھر اپنی بیوی کے مکان پر واپس کر دی گئی۔ عبدالواحد کی والدہ نے جب اس کا حال دریافت کیا تو کہہ دیا گیا کہ وہ المکتفی کے مکان میں بخیریت ہے۔ وہ اس کی زندگی کی اُمیدوار رہی۔ جب المکتفی مر گیا تو مایوس ہو گئی اور اُس کا ماتم کیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...ن جستان ...ی شکست

اسی سال کے ۲۱ شعبان کو اسماعیل بن احمد حاکم خراسان کی جانب سے اُس جنگ کی خبر کے متعلق خلافت میں عرضداشت پہنچی جو طبرستان میں اس کے ساتھیوں اور ابن جستان الدیلمی کے درمیان ہوئی تھی کہ اس کے ...اتھیوں نے ابن جستان کو شکست دی۔ یہ عریضہ بغداد کی دونوں جامع مسجدوں میں پڑھ کر سنایا گیا۔

...سحاق الفرغانی اور ...بوالاغر کی جنگ

بدر قتل کر دیا گیا تو ایک شخص جس کا نام اسحاق الفرغانی تھا بدر کے ساتھیوں میں سے تھا۔ وہ ایک جماعت کے ہمراہ حکومت کی مخالفت پر ...ادہ ہو کے البادیہ کے نواح میں چلا آیا۔ وہاں ابوالاغر سے جنگ ہوئی جس میں ابوالاغر نے شکست ...ائی اور اُس کے ساتھیوں اور سرداروں کی ایک جماعت قتل ہوئی۔ مونس خازن کو بہت بڑی ...اعت کے ہمراہ اسحاق الفرغانی کی جنگ کے لیے کوفے روانہ کیا گیا۔ ختم ذی القعدہ پر خاقان المفلحی ...خلعت دیا گیا اور اُسے الرے کی معونت کا والی بنایا گیا۔ پانچ ہزار آدمی اُسکے ماتحت کیے گئے۔

...کرویہ کا خروج

اسی سال شام میں ایک شخص ظاہر ہوا جس نے اعراب کی بہت بڑی جماعت ...ع کر لی۔ اُنھیں دمشق میں لایا جہاں ہارون بن خمارویہ بن احمد طولون کی جانب سے طغج بن جف ...مور تھا۔ یہ اس سال کے آخر میں ہوا۔ اُس کے اور طغج کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں جس میں ...ہا جاتا ہے کہ مخلوق کثیر قتل ہوئی۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ زکرویہ بن مہرویہ ہی قرمط کا باعث تھا۔ جب المعتضد کی جانب سے ...وفے کے دیہات میں جو قرامطہ تھے اُن کی جانب پے در پے لشکروں کی روانگی ہونے لگی۔ اُن کی ...لاش میں اصرار اور قتل کی گرم بازاری ہوئی تو زکرویہ نے دیکھا کہ کوفے کے دیہات میں نہ (قرامطہ کی) ...وئی مداخلت کرنے والا ہے اور نہ کوئی اطمینان کی صورت ہے۔ اس نے کوفے کے قریب اسد و طے، ...میم وغیرہم، قبائل عرب کے ورغلانے کی کوشش کی اور اُنھیں اپنی دعوت دی۔ یہ یقین دلایا کہ ...دیہات میں جو قرامطہ ہیں سب شریک ہو جائیں گے بشرطیکہ عرب اُسے مان لیں، مگر اُن لوگوں نے ...نہیں مانا۔ قبیلۂ کلب کی ایک جماعت تھی جو السماوہ کے خشکی کے راستے کی حفاظت کرتی تھی ...جو کوفے و دمشق کے درمیان قدمر وغیرہما کی سڑک پر تھا۔ قاصدوں کو اور تجار کے مال کو اپنے اونٹوں ...پر لادا کرتی تھی۔ زکرویہ نے اپنی اولاد کو اُن کے پاس بھیجا۔ اُن لوگوں نے بیعت کر لی اور اُن میں شامل ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیؓ ابن ابی طالب اور محمد بن اسماعیل بن جعفرؒ سے اپنے آپ کو منسوب کر لیا۔ بیان یہ کیا کہ انہیں حکومت کی جانب سے خوف ہے اور وہ اُن کی پناہ لیں گے۔ کلبیوں نے اس کو قبول کر لیا قرامطہ کی دعوت دینے کی کوشش بھی کی مگر اُس کو کسی نے قبول نہ کیا۔ البتہ بنی العطیف بن منمغم بن عدی ابن خباب کہ قبیلہ کلب ہی کے ایک جدو تھے مع اپنے موالی کے ساتھ ہو گئے

ابن زکرویہ کی بیعت

اواخر ۲۸۹ھ میں السماوہ کے علاقے میں ابن زکرویہ سے بیعت کر لی جس کا نام یحییٰ لقب کنیت ابو القاسم تھی۔ اُن لوگوں نے اُس مکر کی وجہ سے جس کا جال ان میں پھیلایا تھا اُسے شیخ کا لقب دیا تھا۔ اُس نے بھی اپنے آپ کو یہی لقب دیا تھا اور یقین دلایا تھا کہ وہ ابو عبداللہ ابن محمد بن اسماعیل بن جعفرؒ بن محمدؒ ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ بھی یقین دلایا تھا کہ وہ محمدؒ بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیلؒ بن جعفرؒ بن محمدؒ بن علیؓ ابن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمد بن اسماعیل کا کوئی بیٹا نہ تھا جس کا نام عبداللہ ہو یقین دلایا کہ اس کا باپ عرف ابو محمود اس کا سبب ہے۔ دیہات اور مشرق و مغرب میں اس کے لیک لاکھ چشمے ہیں۔ وہ جس اونٹنی پر سوار ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ جب لوگ اس کے پیچھے چلیں گے تو کامیاب ہوں گے۔

دام تزویر

غیب کی باتیں کہیں اُن کے سامنے اپنا ایک ناقص بازو ظاہر کیا کہ وہ ایک نشان ہے۔ بنی الاصبغ کی ایک جماعت اس کی طرف مائل ہو گئی اس کے ساتھ خلوص ظاہر کیا۔ اُن کا نام فاطمین رکھا گیا اور اُس کا دین اختیار کر لیا۔ المعتضد باللہ کے مولیٰ سبک الدیلمی نے دیار مضر کی فرات کے غربی جانب الرصافہ کے علاقے میں اُن کا قصد کیا۔ اُنھوں نے دھوکے سے اُس کو قتل کر دیا، الرصافہ کی مسجد کو جلا دیا۔ یہ میں جہاں گذرتے تھے تعرض کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ شام کے علاقے تک پہنچ گئے جو ہارون بن خمارویہ کی جاگیر میں تھا اور اُس نے اُس کا انتظام طغج بن جف کے سپرد کر دیا تھا۔ یہاں اُس نے قیام کیا۔ طغج کے ہر لشکر کو جس نے مقابلہ کیا شکست دی۔ اُسے اُسی کے شہر دمشق میں محصور کر دیا۔

ابن زکرویہ کا قتل

مصریوں نے ابن طولون کے غلام بدر الکبیر کو مقابلے کے لیے روانہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اس کی جنگ کے لیے طبخ کے ساتھ ہو گیا، اُس نے دمشق کے قریب اُن پر حملہ کیا۔ اللہ نے اپنے دشمن یحییٰ بن زکرویہ کو قتل کر دیا۔

قتل کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ کسی بربری نے اُسے چھوٹے نیزے سے مارا اور کسی آگ لگانے والے نے تعاقب کر کے اُس پر آتشیں پچکاری چلائی۔ یہ اُس وقت کی بات ہے کہ لڑائی زوروں پر تھی۔ جنگ مصریوں تک پہنچ گئی تو وہ لوگ ہٹ گئے۔

حسین بن زکرویہ بنی علیص اُن کے موالی، اور بنی الاصبغ نے اتفاق کر کے "شیخ" کے بھائی "حسین بن زکرویہ" اپنا سرہنگ بنایا۔ اُس نے اُنھیں یقین دلایا کہ وہ احمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے۔ اس کی عمر کچھ اوپر بیس سال کی تھی۔ الشیخ نے پہلے ہی بنی العلیص کے موالی کو روانہ کر دیا تھا۔ اُنھوں نے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور اُنھیں ذلیل سمجھا۔ الحسین بن زکرویہ سے جس کا نام احمد بن عبداللہ بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر رکھا گیا تھا۔ اس کے بھائی کے بعد بیعت کر لی۔ اُس نے اپنے چہرے میں ایک خال ظاہر کیا جس کو بیان کیا کہ یہ نشان ہے اور اس پر اس کے چچا کا بیٹا عیسیٰ بن مہرویہ جس کا نام عبداللہ ہے آگیا ہے۔ یقین دلایا کہ وہ عبداللہ بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے۔ اُس نے اُسے المدثر کا لقب دیا اور اُس سے عہد کیا۔ بیان کیا کہ جس سورت میں المدثر کا ذکر ہے اُس کے یہی معنی ہیں۔ اور اُس نے اپنے موالیوں میں سے ایک لڑکے کا لقب المطوق رکھا۔ مسلمان قیدیوں کا قتل اُس کے سپرد کیا۔ وہ مصریوں پر اور حمص اور شام کے لشکر پر غالب آگیا۔ ان مقامات کے منبروں پر اُس کا نام امیرالمومنین لیا جاتا تھا۔ یہ تمام واقعات ۲۸۹ھ میں اور ۲۹۰ھ میں ہوئے۔

متفرق واقعات اسی سال نویں ذی الحجہ کو بغداد میں لوگوں نے گرمی کے لباس میں عصر کی نماز پڑھی۔ عصر کے وقت شمالی آندھی آئی جس سے اس قدر سردی ہو گئی کہ لوگوں کو سردی کی شدت کی وجہ سے آگ کی اور آگ سے تاپنے کی اور روئی دار کپڑوں اور جبوں کے پہننے کی حاجت ہوئی۔ سردی بڑھتی رہی یہاں تک کہ پانی جم گیا۔

اسی سال رے میں اسماعیل بن احمد اور محمد بن ہارون کے درمیان جنگ ہوئی۔ ابن ہارون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت تقریباً آٹھ ہزار کے ساتھ تھا۔ محمد بن ہارون بھاگا اور اُس کے ساتھی آگے چلے گئے تقریباً ایک ہزار اُس کے پیچھے ہو گئے اور الدیم کی طرف چلے گئے۔ وہاں وہ پناہ گزین ہو کر داخل ہو گیا۔ اسماعیل بن احمد رے میں آ گیا۔ جو لوگ بھاگے تھے اُن میں سے تقریباً ایک ہزار آدمی جیسا کہ بیان کیا گیا حکام کے دروازے پر چلے گئے۔

اسی سال ۱۴ر جمادی الآخرہ کو جزیرے کی سرحدوں پر گرمائی جہاد کے لیے القاسم بن سیما کو مقرر کیا گیا اور اُسے بتیس لاکھ دینار کا اختیار دیا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک اس سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۰ھ کے واقعات

۲ر محرم کو المکتفی نے اسماعیل بن احمد کے پاس خلعت اور ولایت رے کا فرمان ایک قاصد کے ساتھ بھیجا اور عبداللہ بن الفتح کے ہمراہ تحفے روانہ کیے۔

قرامطہ پر ابوالاغر کی فوج کشی اسی سال ۲۵ر محرم کو بیان کیا گیا ہے کہ الرقہ سے علی بن عیسیٰ کا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ ابن زکرویہ قرمطی عرف شیخ ایک بڑے مجمع کے ساتھ الرقہ میں آیا۔ سپاہ خلافت کی ایک جماعت نکلی جن کا رئیس المکتفی کا غلام سبک تھا۔ اُس پر اُنھوں نے حملہ کیا۔ سبک مارا گیا، سپاہی بھاگ گئے۔ ۶ر ربیع الآخر کو یہ خبر آئی کہ طغج بن جف نے دمشق سے قرمطی کے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجا جن کا سرغنیل "بشیر" نامی ایک غلام تھا، قرمطی نے اُن سے جنگ کی، لشکر کو شکست دی اور بشیر کو قتل کر دیا۔

۱۷ر ماہ ربیع الآخر کو ابوالاغر کو خلعت دے کے شام کے نواح میں قرمطی کی جنگ کے لیے روانہ کیا گیا۔ وہ دس ہزار آدمیوں کے ساتھ حلب گیا۔

۱۹ر ربیع الآخر کو ابوالعشائر احمد بن نصر کو خلعت دیا گیا اور اُسے طرسوس کا والی بنایا گیا اور مظفر بن حاج کو اہل سرحد کی شکایت کی وجہ سے وہاں سے معزول کر دیا گیا۔

قرامطہ کے متعلق تجار دمشق کی اطلاع اسی سال کے نصف جمادی الاولیٰ کو دمشق سے سوداگروں کے خطوط بغداد آئے جن پر ۲۳ر ربیع الآخر کی تاریخ تھی۔ خبر دی تھی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ شیخ قرمطی نے طغج بن جف کو کئی مرتبہ شکست دی۔ سوائے چند کے اس کے تمام ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ وہ قلیل جماعت کے ساتھ رہ گیا اور نکلنے سے باز آ گیا۔ صرف عام لوگ جمع ہو جاتے ہیں پھر قتال کے لیے نکلتے ہیں۔ اور وہ بھی ہلاکت کے قریب ہیں۔

اسی روز بغداد کے تاجروں کی ایک جماعت جمع ہوئی۔ یوسف بن یعقوب کے پاس گئے اور خطوط سنائے۔ اُس سے وزیر کے پاس جانے کی درخواست کی کہ اہل دمشق کے حال کی خبر دے۔ اُس نے وعدہ کیا۔

www.KitaboSunnat.com

عمال کا عزل و نصب | ۲۳ جمادی الاولیٰ کو ابو حازم اور یوسف اور اُس کا بیٹا محمد ایوان حکومت میں حاضر کیے گئے۔ طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث کا ساتھی بھی حاضر کیا گیا اُسے فارس کے مال کا ٹھیکہ دار بنایا گیا۔ المکتفی نے طاہر کو اعمال فارس کا عہدہ دیا۔ اُس کے ساتھی کو خلعت دیا، خلعت مع فرمان تقرر اس کے پاس روانہ کر دیے گئے۔

ابو سعید خوارزمی کا فرار | جمادی الاولیٰ میں مدینۃ السلام سے امن لینے والا سردار جس کا عرف ابو سعید الخوارزمی تھا، بھاگ گیا۔ اُس نے موصل کا راستہ اختیار کیا تو عبداللہ عرف غلام ثوبان کو، جس کے سپرد نگہبانی کے معاون اور اس کے متصل علاقے کے اعمال سامرا اور موصل کی حد تک تھے، اُس کے روکنے اور گرفتار کرنے کے لیے لکھا گیا۔ اُنھوں نے یہ گمان کیا تھا کہ عبداللہ نے اُسے روک لیا ہے۔ ابو سعید نے اُسے دھوکہ دیا یہاں تک کہ دونوں بغیر جنگ کے جمع ہو گئے۔ ابو سعید نے اُس پر ناگہانی حملہ کر کے قتل کر دیا۔

ابو سعید شہر زور کی طرف چلا گیا۔ وہ اور ابن ابی ربیع الکردی جمع ہوئے۔ اُس نے اُسے داماد بنا لیا۔ دونوں کے دونوں حکومت کی نافرمانی پر متفق ہو گئے۔ ابو سعید اس کے بعد قتل کر دیا گیا۔ جو لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تھے سب منتشر ہو گئے۔

۱۰ جمادی الآخرہ کو ابو العشائر اپنے طرسوس کے عمل پر روانہ ہوا۔ اُس کے ہمراہ جہاد کے لیے رضا کار مجاہدین کی ایک جماعت بھی تھی اور المکتفی کی جانب سے ملک روم کے لیے ہدایا بھی تھے۔

المکتفی کی روانگی سامرا | ۲۰ جمادی الآخرہ کو مصر کے بعد المکتفی سامرا کے قصد سے وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتقل ہونے کے لیے عمارت بنانے کے ارادے سے نکلا۔

۲۵ر جمادی الآخرہ یوم پنجشنبہ کو داخل ہوا۔ اُن خیموں کی طرف لوٹا جو اُس کے لیے الجوسق (محل) میں لگائے گئے تھے۔ القاسم بن عبیداللہ کو اور تعمیر کا تخمینہ کرنے والوں کو بلایا۔ اُن لوگوں نے تعمیر کا اور اُس پر خرچ کرنے کے لیے جتنے مال کی ضرورت ہوگی سب کا اندازہ کیا۔ موازنہ کثیر اور مدت تکمیل تعمیر طویل دکھائی۔ القاسم اس بارے میں خلیفہ کی رائے کو بدلنے اور خرچ کو بہت گراں بتانے لگا۔ تمام مصارف اندازے سے باہر نکلے، لہٰذا اس ارادے سے باز رکھا۔ اُس نے ناشتہ کیا اور سو گیا۔ جب اپنی نیند سے اُٹھا تو سوار ہو کر ساحل کی طرف گیا، ایک بادبان میں سوار ہوا اور القاسم بن عبیداللہ کو بھی کشتی میں روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بہت سے لوگوں نے جب اور دن کو لوٹتا ہوا پایا تو وہ سامرا پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے لوٹ گئے۔

ابن عبیداللہ کے فرزندوں کے لیے اعزاز و خلعت

۸ر رجب کو القاسم بن عبیداللہ کے لڑکوں کو خلعت دیا گیا، بڑے کو شہزادوں اور بیگموں کی جاگیر و تنخواہ کا والی بنایا گیا چھوٹے کو ابو احمد بن المکتفی کے کاتبوں کا میر منشی بنایا گیا۔ یہ اعمال الحسین بن عمرو النصرانی کے سپرد تھے جو ان دونوں سے معزول کر دیا گیا۔ القاسم بن عبیداللہ نے الحسین بن عمرو پر یہ تہمت لگائی تھی کہ اُس نے المکتفی سے اُس کی چغلی کھائی ہے۔ الحسین بن عمرو نے المکتفی کے سامنے القاسم بن عبیداللہ سے صفائی کر لی تھی۔ مگر القاسم اُس کے خلاف تدبیر کرتا رہا اور المکتفی کے دل کو اس سے بیزار کرتا رہا یہاں تک کہ جو چاہا کیا۔

قتل ابن زکرویہ

۱۲ر شعبان یوم جمعہ کو مدینۃ السلام کی دونوں جامع مسجدوں میں یحییٰ بن زکرویہ المقلب بالشیخ کے قتل کے متعلق دو خط پڑھ کر سنائے گئے۔ مصریوں نے باب دمشق پر اُس کو قتل کر دیا۔ یہ جنگ اُس کے اور اہل دمشق اور اُن کے مصری مددگاروں میں برابر ہوتی رہی۔ اس نے قرمطی لشکروں کو شکست دے دی۔ ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ یحییٰ بن زکرویہ ایک کجاوہ دار اونٹ پر سوار ہوتا تھا، ڈھیلے کپڑے پہنتا تھا، بدوی طریقے کا عمامہ باندھتا تھا اور ناک پر کپڑا باندھے رہتا تھا۔ اپنے ظاہر ہونے سے قتل ہونے تک کبھی گھوڑے پر سوار نہیں ہوا۔ ساتھیوں کو یہ حکم دیا تھا کہ اُس وقت تک کسی سے جنگ نہ کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ کوئی اُن پر حملہ ہی کر دے، جب تک وہ اپنی جانب سے اپنے اونٹ کو نہ بھیجے"۔ کہا تھا کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں شکست نہیں ہوگی۔

مذکور ہے کہ جب وہ اُن اطراف میں سے کسی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا تھا جہاں اُس سے جنگ کرنے والے ہوتے تھے تو اُس طرف والوں کو شکست ہو جاتی تھی۔ اسی عمل سے اُس نے اعراب کو گمراہ کر دیا تھا۔

الحسین بن زکرویہ کی امارت

جب وہ دن ہوا جس میں یحییٰ بن زکرویہ المقلب بالشیخ قتل کیا گیا اور لوگ اس کے بھائی الحسین بن زکرویہ کی طرف بھاگے تو اُس نے اپنے بھائی الشیخ کو مقتولین میں تلاش کیا، اُسے پایا تو چھپایا، الحسین بن زکرویہ نے اپنے آپ کو خود ہی مقرر کر لیا، اپنا نام احمد بن عبداللہ رکھ لیا۔ کنیت ابوالعباس رکھی۔ بدر کے ساتھیوں کو الشیخ کے قتل کا علم ہوا تو تلاش تلاش کی مگر نہ پائی۔ الحسین ابن زکرویہ نے بھی ویسی ہی دعوت دی جیسی اُس کے بھائی نے دی تھی۔ اہل بادیہ اور دوسرے لوگوں میں سے اکثر نے اُسے مان لیا اور اُس کی شوکت بہت بڑھ گئی۔ وہاں سے نکل کے دمشق کی طرف چلا گیا۔

الحسین بن زکرویہ کا حمص پر قبضہ

مذکور ہے کہ دمشق کے باشندوں نے اُس سے خراج پر صلح کر لی جو ادا بھی کر دیا۔ وہاں سے حمص کے اطراف میں جا کر زبردستی قبضہ کر لیا۔ منبروں پر اُس کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ اپنا نام المہدی رکھ لیا۔ شہر حمص گیا تو باشندوں نے اُس کی اطاعت کر لی۔ اُس کے خوف سے شہر کا دروازہ کھول دیا۔ وہ داخل ہو گیا۔

الحسین بن زکرویہ کا قتل عام

حماۃ اور معرۃ النعمان وغیرہما گیا، باشندوں کو، عورتوں کو اور بچوں کو قتل کر ڈالا۔ بعلبک گیا اور وہاں کے اکثر باشندوں کو قتل کر دیا۔ ان میں سے سوائے چند کے کوئی باقی نہ رہا۔ سلمیہ گیا تو باشندوں نے جنگ کی: اسے داخل ہونے سے روکا، اُس نے صلح کر لی اور انھیں امان دے دی تو دروازہ کھول دیا اور وہ داخل ہو گیا۔ وہاں جو بنی ہاشم تھے انھیں سے ابتدا کی، اُن کی بڑی جماعت تھی جن سب کو اُس نے قتل کر دیا۔ دوسرے درجے پر اہل سلمیہ کو لیا اور ان سب کو قتل کر دیا۔ جانوروں اور کاتبوں کے بچوں کو بھی قتل کیا۔ وہاں سے اس حالت میں نکلا کہ کوئی آنکھ دیکھنے والی نہ تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطراف کے دیہات میں قتل کرتا، قید کرتا، آگ لگاتا اور راستے کو خوف دلاتا چلا گیا۔

ابوالحسن طبیب کا ایک زخمی عورت کے متعلق بیان

باب المحول کے ایک طبیب سے جس کا نام ابوالحسن تھا مذکور ہے کہ چہرے کے سیاہ نشان والے قرمطی اور اس کے ساتھیوں کے بغداد میں داخل کیے جانے کے بعد میرے پاس ایک عورت آئی، اس نے مجھ سے کہا کہ میرے شانے میں کچھ ہو گیا ہے، اس کا علاج کر دے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا زخم۔ میں نے کہا میں تو آنکھ کا معالج ہوں۔ یہاں ایک عورت ہے جو عورتوں کا علاج کرتی ہے اور زخموں کی بھی دوا کرتی ہے، تو اس کے آنے کا انتظار کر۔ وہ بیٹھ گئی۔ میں نے اسے درد مند اور بے تاب اور گریاں دیکھا تو اس سے حال دریافت کیا کہ تیرے زخم کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا میرا قصہ طویل ہے۔ میں نے کہا مجھ سے بیان کر اور سچ سچ بیان کر۔ جو لوگ میرے پاس تھے وہ ہٹ گئے تھے۔ اس نے کہا کہ میرا ایک بیٹا تھا جو کھو گیا، اس کی جدائی دراز ہو گئی، میرے پاس اپنے چھوٹے بچائیوں کو چھوڑ گیا۔ میں تنگ ہوئی (حاجتمند ہو گئی) اور اس کی مشتاق ہوئی۔ وہ الرقہ کے نواح میں گیا تھا، میں موصل میں شہر و نواح میں اور الرقہ کے اطراف میں تمام مقامات پر اسے تلاش کرتی ہوئی اور اس کو پوچھتی ہوئی نکلی مگر پتا نہ لگا۔ الرقہ سے تلاش میں نکلی تو قرمطی کے لشکر میں گھومتے اور اسے تلاش کرتے لگی۔ یکایک میں نے اسے دیکھا اور لپٹ گئی۔ میں نے کہا میرے بیٹے۔ اس نے کہا میری ماں۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا میرے بھائی کیا ہوئے؟ میں نے کہا بخیریت ہیں۔ اس کے بعد جو تنگی ہمیں لاحق ہوئی تھی اس کی میں نے شکایت کی۔ مجھے وہ اپنے ٹھکانے پر لے گیا، میرے سامنے بیٹھ گیا اور حالات دریافت کرنے لگا۔ میں نے اسے خبر دی۔ اس نے کہا یہ باتیں چھوڑ مجھے یہ بتا کہ تیرا دین کیا ہے؟ میں نے کہا اے میرے بیٹے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں؟ اس نے کہا بھلا میں تجھے کیسے نہ پہچانوں گا؟ میں نے کہا پھر کیوں میرا دین پوچھتا ہے، تو مجھے بھی جانتا ہے اور میرا دین بھی جانتا ہے۔ کہا ہم جس دین میں تھے وہ بالکل باطل ہے دین تو وہ ہے جس میں ہم لوگ اب ہیں۔ مجھے یہ گرال گذرا اور تعجب ہوا۔ جب اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو نکلا اور چھوڑ گیا، گوشت روٹی اور جو میرے لیے مناسب تھا بھیجا اور کہا اسے پکا، مگر میں نے اسے چھوا تک نہیں۔ اس نے خود ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکایا اور اپنے مکان کی درستی کی۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، وہ نکل کر گیا۔ وہ شخص اس سے کہہ رہا تھا کہ یہ جو تیرے پاس آئی ہے کیا اچھا ہوتا اگر کچھ عورتوں کے معاملات کے قابل ہوتی۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا میرے ہمراہ چل۔

ایک ہاشمی عورت کا واقعہ

میں روانہ ہوئی تو اس نے مجھے ایک مکان میں داخل کیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ہے، صدمہ میں مبتلا ہے۔ میں اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ اور اس سے باتیں کرنے لگی مگر وہ مجھ سے بات نہ کرتی تھی۔ جو مجھے اس کے پاس لایا تھا اس نے کہا کہ اس سے باتیں کرنا تیرا فرض نہیں، تو اس کی حالت کی اصلاح کر اور گفتگو کو چھوڑ میں ٹھیر گئی یہاں تک کہ اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے اس کا حال درست کیا، باتیں کیں۔ اس کے ساتھ مہربانی کرنے لگی اور اس سے کہنے لگی کہ اے عورت مجھ سے ناراض نہ ہو کیونکہ تجھ پر میرا حق واجب ہے۔ مجھے اپنے حال سے اور اپنے قصے سے آگاہ کر کہ اس بچے کا والد کون ہے؟ اس نے کہا کہ تو اس لیے اس کے باپ کو دریافت کرتی ہے کہ اس سے کچھ مطالبہ کرے؟ میں نے کہا نہیں، البتہ میں یہ چاہتی ہوں کہ تیرا حال معلوم کروں۔ اس نے بیان کیا کہ "میں ایک ہاشمی عورت ہوں"۔ سر اٹھایا تو میں نے اس کے چہرے کو سب سے زیادہ حسین دیکھا۔ "یہ قوم ہم لوگوں کے پاس آئی، میرے ماں باپ بھائی شوہر سب کو ذبح کر دیا، ان کے رئیس نے مجھ کو گرفتار کر لیا، میں پانچ دن اس کے پاس رہی پھر اس نے مجھے نکال دیا اور اپنے ساتھیوں کے حوالے کر دیا کہ اس کو پاک کر دو، انھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تو میں روئی۔ اس کے سرداروں میں سے ایک شخص اس کے سامنے تھا۔ اس نے کہا اسے مجھے دے دے۔ اس نے کہا لے لے۔ اس نے مجھے لے لیا۔ سامنے اس کے ساتھیوں میں سے تین آدمی کھڑے تھے انھوں نے اپنی تلواریں میان سے باہر کر لیں کہ ہم لوگ اسے تیرے سپرد نہ کریں گے، یا تو ہمیں دے دے ورنہ ہم اسے قتل کریں گے۔ انھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا اور شور مچایا، ان کے رئیس قرمطی نے انھیں بلایا اور واقعہ دریافت کیا۔ انھوں نے اسے خبر دی، اس نے کہا کہ وہ تم چاروں کے لیے ہے۔ انھوں نے مجھے لے لیا۔ میں ان چاروں کے ساتھ مقیم ہوں اور بخدا میں نہیں جانتی کہ یہ لڑکا ان میں سے کس کا ہے۔" شام کے بعد ایک شخص آیا تو اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے کہا کہ اُسے مبارک باد دے۔ میں نے اُسے بچے کی مبارک باد دی، اُس نے مجھے ایک چاندی کا سکہ دیا۔ دوسرا اور تیسرا آیا، میں اُن میں سے ہر ایک کو مبارک باد دیتی رہی اور مجھے چاندی کا سکہ دیتا رہا۔ جب پچھلی رات ہوئی تو ایک شخص کے ہمراہ ایک جماعت آئی، اُس کے آگے آگے شمع تھی، ریشمی کپڑے پہنے تھا جن میں سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ مجھ سے کہا اُسے مبارک باد دے۔ میں اُٹھی اور کہا خدا تیرا چہرہ روشن کرے، سب تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے یہ بیٹا عطا کیا۔ میں نے اُسے دعا دی تو اُس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں ایک ہزار درہم تھے۔ وہ شخص کوٹھری میں سو گیا۔

ضعیفہ کی قرمطی سردار سے درخواست

میں اُس عورت کے ساتھ ایک کوٹھری میں سو گئی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے عورت سے کہا اے عورت تجھ پر میرا حق واجب ہے لہٰذا میرے معاملے میں اللہ اللہ کر کے مجھے چھڑا دے۔ اُس نے کہا تجھے کس سے چھڑا دوں۔ میں نے اُسے اپنے بیٹے کا حال بتایا کہ "میں تو اُس کے شوق میں تھی اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کیں اس کی کوئی چیز میرے لینے میں نہیں ہے، میری کمزور بیٹیاں ہیں جنھیں میں بُرے حال میں اپنے پیچھے چھوڑ آئی ہوں، تو مجھے یہاں سے چھڑا دے، اپنی بیٹیوں تک پہنچ جاؤں۔" اُس نے کہا۔ "اُس آدمی کو پکڑ جو اُس جماعت کے آخر میں آیا تھا اور اُس سے اُس کی درخواست کر تو وہ تجھے چھڑا دے گا۔" دن بھر ٹھیری رہی یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ جب وہ واپس آیا تو میں اُس کے آگے گئی، ہاتھ اور پاؤں چوما اور کہا "اے میرے سردار میرا حق تجھ پر واجب ہے۔ اللہ نے مجھے تیرے ہاتھ سے جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے بے نیاز کر دیا ہے، میری کمزور اور محتاج لڑکیاں ہیں، اگر تو مجھے جانے کی اجازت دے دے گا تو میں تیرے پاس اپنی لڑکیوں کو بھی لے آؤں گی کہ وہ تیری خدمت کریں اور تیرے سامنے رہیں۔" اُس نے کہا تُو (ایسا) کرے گی؟ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو بُلایا اور کہا اس کے ساتھ جاؤ یہاں تک کہ اُسے فلاں فلاں مقام پر پہنچا دو۔ پھر اُسے چھوڑ کے واپس آ جاؤ۔

ضعیفہ کے زخمی ہونے کا سبب

اُنھوں نے مجھے ایک گھوڑے پر سوار کیا اور لے چلے۔ ہم جا رہے تھے کہ یکایک میں نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ مہینہ مارتا چلا آتا ہے۔ حالانکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم لوگ، جیسا کہ مجھے میرے ساتھ والی جماعت نے خبر دی، دس فرسخ چلے تھے کہ مجھ سے مل گیا اور کہا کہ "او بدکار تیرا یہ خیال ہے کہ تو جائے گی اور اپنی لڑکیوں کو لائے گی؟" اپنی تلوار میان سے باہر نکالی کہ مجھے مارے، مگر اُس جماعت نے روک لیا، پھر بھی تلوار کی نوک میرے شانے میں اُتر گئی۔ اُس جماعت نے بھی اپنی تلواریں سونت لیں وہ میرے پاس سے ہٹ گیا۔ وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ اُنھوں نے مجھے اُس مقام تک پہنچا دیا جو اُن کے سردار نے نامزد کیا تھا، وہاں تک پہنچا کے مجھے چھوڑ دیا اور چلے گئے۔ اب میں یہاں آئی ہوں اور اپنے زخم کے علاج کے لیے پھری ہوں تو مجھ سے اسی مقام کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے میں یہاں آئی ہوں۔ یہ بھی کہا کہ جب امیرالمومنین کے پاس قرمطی کو اور اُس کے قیدی ساتھیوں کو لایا گیا تو میں نکلی کہ اُنھیں دیکھوں میں نے اپنے بیٹے کو ایک اونٹ پر لمبی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا کہ چلا رہا ہے حالانکہ وہ ایک نوجوان آدمی تھا میں نے اُس سے کہا کہ خدا تیرے لیے آسانی مکرے اور تجھے رہائی دے۔ حبیب نے کہا کہ جب علاج کرنے والی عورت آئی تو میں اس عورت کے ساتھ اُس کی طرف جانے کو اُٹھ کھڑا ہوا، اور اُس کے لیے اُسے نصیحت کی۔ اُس نے اُس کے زخم کا علاج کیا اور ایک مرہم دیا۔ میں نے علاج کرنے والی عورت سے اُس عورت کے واپس ہونے کے بعد دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ میں نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا اور اُس سے کہا کہ سانس لے، اُس نے سانس لی تو میرے ہاتھ کے نیچے زخم سے ہوا نکلی۔ میں نہیں سمجھتی کہ وہ اُس سے اچھی ہو جائے گی۔ وہ چلی گئی پھر ہمارے پاس پلٹ کر نہیں آئی۔

الحسین بن عمرو النصرانی کا بغداد سے اخراج

اسی سال ۱۹ رشوال کو القاسم بن عبیداللہ نے الحسین بن عمرو النصرانی کو گرفتار کیا اور اُسے قید کر دیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ وہ اُس کے معاملے میں برابر المکتفی سے چغلی کھاتا رہا اور اُس کی بُرائی کرتا رہا، یہاں تک کہ گرفتاری کی اجازت لے لی۔ جس وقت الحسین گرفتار کیا گیا تو الحسین بن عمرو النصرانی کاتب الشیرازی بھاگ گیا، اُسے تلاش کیا گیا، اُس کے پڑوسیوں کے مکان بند کر دیے گئے اور یہ اعلان کیا گیا کہ جو شخص اُسے پائے گا اُسے اتنا انعام ملے گا۔ مگر وہ نہیں ملا۔ اسی ماہ کی ۲۳ کو الحسین بن عمرو کو اس شرط پر اُس کے گھر واپس کیا گیا کہ وہ بغداد سے نکل جائے۔ اس جملے کے بعد کہ جس میں الحسین بن عمرو النصرانی نکلا اور بطور جلاء وطنی علاقۂ واسط کی طرف روانہ ہوا۔ اُس کا کاتب الشیرازی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ ذی القعدہ کو مل گیا۔

اہل مصر کی قرامطیوں کے خلاف شکایت

اسی سال ۲ رمضان کو المکتفی نے لشکر کو تنخواہیں دینے اور علاقۂ شام میں قرمطی کی جنگ کے لیے روانگی کی تیاری کا حکم دیا۔ ایک ہی دفعہ میں لشکر کے لیے ایک لاکھ دینار نکالے گئے۔ یہ اس لیے ہوا کہ اہل مصر نے المکتفی کو لکھ کر ابن زکرویہ عرف صاحب الشامہ سے جو انھوں نے مقابلہ کیا تھا اس کی شکایت کی کہ اس نے شہروں کو ویران کر دیا، لوگوں کو قتل کر دیا۔ اس کے قبل اس کے بھائی کا مقابلہ کیا تھا تو اس وقت بھی یہی مصیبت نازل ہوئی تھی کہ ان میں سے سوائے قلیل تعداد کے کوئی نہیں بچا۔

۵ رمضان کو المکتفی کے خیمے نکالے گئے اور باب الشماسیہ میں لگا دیے گئے۔ ۷ تاریخ کی پچھلی شب کو المکتفی باب الشماسیہ کے خیمے کی جانب نکلا۔ ہمراہ اس کے سردار اور غلام اور لشکر بھی تھے۔ ۱۲ رمضان کو المکتفی سحر کے وقت باب الشماسیہ کے خیمے سے نکل کے موصل کے راستے پر روانہ ہوا۔

قرامطیوں کا ابوالاغر کے لشکر پر حملہ

اسی سال کے نصف رمضان کو ابوالاغر حلب روانہ ہوا۔ حلب کے قریب وادی بطنان میں اترا، ساتھ ہی اس کے تمام ساتھی اترے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے اپنے کپڑے اتار دیے اور جنگل میں داخل ہو کر اس کے پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے لگے، وہ دن شدید گرمی کا تھا۔ اسی حالت میں تھے کہ یکایک القرمطی عرف صاحب الشامہ کا لشکر آ گیا، وہ شخص جس کا عرف المطوق تھا ان کی طرف بڑھا اور اسی حالت میں ان پر حملہ کر دیا، اس نے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا، لشکر کو لوٹ لیا۔ ابوالاغر اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بچ گیا۔ اور حلب میں داخل ہو گیا۔ اس کے ہمراہ بقدر ایک ہزار آدمی کے بچ گئے۔ حالانکہ وہ دس ہزار پیادہ و سوار کے ہمراہ تھا اور فرغانی سرداروں اور سپاہیوں کی ایک جماعت بھی اس کے ساتھ تھی جو باب خلافت پر مامور تھے۔ ان میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا۔ القرمطی کے ساتھی باب حلب کی طرف گئے تو ان سے ابوالاغر نے اور اس کے بقیہ ساتھیوں نے اور شہر والوں نے جنگ کی انھوں نے ان لوگوں سے وہ مال و اسباب و اسلحہ و سامان جو لے لیا تھا ایک جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد واپس کر لیا۔

المکتفی مع ہمراہی لشکر کے روانہ ہو کے الرقہ پہنچ گیا اور اُتر گیا۔ لشکروں کو القرمطی کی جانب یکے بعد دیگرے روانہ کیا۔

قرامطیوں کی شکست کی اطلاع

۲ شوال کو مدینۃ السلام میں القاسم بن عبید اللہ کی جانب سے ایک خط آیا جس میں یہ خبر تھی کہ اُس کے پاس دمشق سے ابن طولون کے ساتھی بدر الحمامی کا ایک خط آیا ہے۔ جس میں یہ خبر دی ہے کہ اُس نے القرمطی صاحب الشامہ پر حملہ کیا، اُسے شکست دی، اُس کے ساتھیوں میں تلوار چلائی، اُن میں سے جو بچ گیا وہ البادیہ کی طرف چلا گیا۔ امیر المومنین نے اُس کے پیچھے سرداروں میں سے الحسین بن حمدان بن حمدون وغیرہ کو روانہ کیا۔

قرامطی قلعہ پر حملہ

بیان کیا گیا ہے کہ اسی زمانے میں البحرین سے اُس کے امیر ابن بانوا کی جانب سے ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اُس نے قرامطہ کے ایک قلعے پر حملہ کیا جو لوگ اُس میں تھے اُن پر فتح پائی۔

اسی سال ۱۳ ذی القعدہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا البحرین سے ابن بانوا کا ایک دوسرا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اُس نے ابو سعید الجنابی کے قرابت داروں اور اس کے ولی عہد پر جو مقرر کیا گیا تھا حملہ کر کے اُسے شکست دی۔ اس شکست خوردہ کا مقام القطیف میں تھا۔ ساتھیوں کو شکست ہونے کے بعد وہ بھی مقتول پایا گیا۔ پھر اس کا سر کاٹ لیا گیا۔ اور وہ القطیف میں داخل ہو گیا اور اُسے فتح کر لیا۔

صاحب الشامۃ ابن زکرویہ کا عامل کے نام فرمان

اور صاحب الشامۃ کا اپنے کسی عامل کے نام خط یہ ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبد اللہ احمد بن عبد اللہ کی جانب سے جو مہدی ہے اور اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی گئی ہے، جو اللہ کے دین کا مددگار ہے۔ اللہ کے کام کو قائم کرنے والا ہے، اللہ کا حکم دینے والا ہے، اللہ کی اُس کتاب کی دعوت دینے والا ہے جو اللہ کے محترم امور کی حفاظت کرنے والی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ ہے۔ مسلمانوں کا امیر اور مومنین کا امام ہے، منافقین کو ذلیل کرنیوالا ہے تمام عالم پر اللہ کا خلیفہ ہے، ظالموں کی جڑ کاٹنے والا، حد سے بڑھنے والوں کا سر توڑنے والا، ملحدوں کا برباد کرنے والا، خلاف حق چلنے والوں کا قاتل، فساد کرنے والوں کا ہلاک کرنے والا، اہل بصیرت کا چراغ، طالبانِ نور کی روشنی اور مخالفین کا پراگندہ کرنے والا، سید المرسلین کی سنت کا انتظام کرنے والا، خیر الوصیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ اہل بیت الطیبین وسلم کثیرا کا بیٹا ہے۔ اُس کی جانب سے جعفر بن حمید الکردی کے نام۔

سلامٌ علیک۔ میں اُس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اُس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرے۔

امابعد۔ اللہ کے کافر دشمنوں کی جو خبریں تیری جانب ظاہر ہوئیں اور تیرے علاقے میں اُنھوں نے جو کچھ ظلم اور تباہی اور زمین میں فساد کیا اُس کی خبر مجھے دی گئی ہے ہمیں یہ بہت گراں معلوم ہوا اور ہم نے مناسب سمجھا کہ وہاں اپنے اُن لشکروں کو بھیجیں جو اللہ کے ظالم دشمنوں سے انتقام لیں کہ زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنے قائم مقام علیہ کو اور مومنین کی ایک جماعت کو شہر حمص کی جانب روانہ کر دیا اور لشکروں سے اُن کی امداد کی۔ ہم لوگ بھی اُن کے پیچھے ہیں۔ ہم نے اللہ کے دشمنوں کی تلاش میں خواہ وہ کہیں ہوں، اُنھیں تیرے علاقے میں جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طریق پر اچھے نتائج نکالے گا۔ مناسب یہ ہے کہ تو اپنا دل اور اپنے اُن ہمراہیوں کا دل جو ہمارے دوست ہیں، مضبوط رکھ اور اللہ پر اور اُس کی مدد پر بھروسا رکھ جس کو وہ ہر اُس شخص کے بارے میں جو اُس کی طاعت سے پھر گیا اور ایمان سے ہٹ گیا بار بار ہمارے پاس بھیجتا رہا ہے۔ اس علاقے کے حالات اور وہاں جو نئی بات ہو اُس کی ہمیں جلد اطلاع دے اور اس کے حالات میں سے ہم سے کچھ پوشیدہ نہ کر، انشاء اللہ۔

اے اللہ تو ہی ہر عیب سے بالکل پاک ہے۔ وہاں اُن کی دعا سلامتی ہے ہماری آخری دعوت یہ ہے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ میرے نانا محمد رسول پر درود بھیجے، صلی اللہ علیہ وعلیٰ اہل بیتہ وسلم کثیرا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامل کا صاحب الشامۃ کے نام خط اس کے عامل کے خط کی نقل یہ ہے جو اسی کے نام ہے،

"بسم اللہ الرحمن الرحیم عبداللہ احمد امام مہدی کے لیے جس کی اللہ کی طرف سے تائید کی گئی ہے۔

(اس کے بعد پورا خطاب خط کے القاب کے طور پر ہے جو اس کے عامل کے نام ہے اور جس کو ہم نے ابھی ابھی خط سابق میں نقل کیا ہے)

خیر الوصیین صلی اللہ علیہ وسلم و علی اہل بیتہ الطیبین وسلم کثیرا کے بیٹے کے نام۔

عامر بن عیسیٰ العنقائی کی جانب سے امیر المومنین پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

امابعد۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی عمر دراز کرے، اللہ اس کی عزت و تائید و مدد و سلامت و کرامت و نعمت و سعادت کو ہمیشہ رکھے، اس پر اپنی نعمتیں نازل کرے۔ اس کے ساتھ اپنا احسان اور زیادہ کرے اپنی بارگاہ میں اس کی فضیلت کو بڑھائے۔

میرے پاس میرے سردار امیر المومنین کا فرمان پہنچا، اللہ اس کی عمر دراز کرے، جس میں اس نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنا لشکر منصور اپنے کسی سپہ سالار کے ہمراہ ہمارے علاقے میں اللہ کے دشمن بنی القصیص اور خائن ابن رحیم کے جہاد کے لیے، خواہ وہ کہیں بھی ہوں ان کی تلاش کے لیے اور ان پر اور ان کے متعلقین پر اور ان کی امداد پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا ہے۔ مجھے اس نے اپنے فرمان میں (خدا ہمیشہ مجھے اس کی عزت دکھائے) اپنے عزیزوں اور ساتھیوں میں سے اس شخص کے ساتھ جس پر میں قادر ہوں ان کے مقابلے کے لیے اور لشکر کی مدد کرنے اور ان کے قوت پہنچانے اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے اور ہر اس امر کا قصد کرنے کا حکم دیا تھا جس کا وہ لوگ مشورہ دیں اور حکم دیں۔ میں نے یہ سب کچھ سمجھ لیا۔ امیر المومنین کو اللہ عزت دے۔

یہ فرمان میرے پاس اس وقت تک نہیں پہنچا جب تک کہ لشکر منصور نہیں پہنچا۔ وہ ابن رحیم کے علاقے میں کسی قدر کامیاب ہوا۔ وہ اس خط کو لوٹا لے گئے جو مسرور بن احمد الداعیۃ کی جانب سے ان کے پاس آیا تھا کہ وہ شہر اقامیہ میں اس کا اعلان کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس اسی خط کی نقل میں جس کے مضمون کا تذکرہ میں نے اپنے اسی خط کے شروع میں کیا ہے، مسرور بن احمد کا خط آیا جس میں اس نے مجھے تمام ساتھیوں اور قبیلوں کو جو تیار ہوں، جمع کر کے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا اور مخالفت سے ڈرایا تھا اس کا خط میرے پاس ایسے وقت آیا کہ ہمیں بہت کے ساتھ بے دین مفلح کے غلام سبک کے تقریباً ایک ہزار سوار و پیادہ کے ہمراہ شہر رقہ میں نازل ہونے کی خبر ملی تھی۔ وہ ہمارے شہر کے قریب ہو گیا ہے اور اس نے ہمارے علاقے میں خونریزی کی ہے۔

امیر المومنین اطال اللہ بقاہ کے غلام احمد بن الولید نے میرے پاس اپنے تمام ساتھیوں کو بھیج دیا ہے۔ میں نے بھی اپنے سب ساتھیوں کو بلا بھیجا ہے ہم نے ان سب کو اپنے پاس جمع کر لیا ہے مخبروں کو رقہ کے نواح میں روانہ کیا ہے کہ ہمیں اس خائن کے حالات معلوم ہوں کہ اس کا کہاں کا قصد ہے تو پھر ہمارا قصد بھی اسی طرف ہو ہمیں امید ہے کہ اللہ ہمیں اس پر فتح دے گا اور اپنی قدرت و احسان سے اس پر غلبہ عطا فرمائے گا اگر یہ حادثہ اور اس بے دین کا اس نواح میں نزول اور اس کا ہمارے شہر کے نزدیک آنا نہ ہوتا تو میں اپنے ساتھیوں کی جماعت کے ہمراہ شہر افامیہ روانہ ہونے میں کبھی تاخیر نہ کرتا کہ میرا تھ ان سرداروں کے ہاتھوں کے ساتھ ہوتا جو وہاں ان لوگوں سے جہاد کے لیے مقیم ہیں جو اس علاقے میں ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیتا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

میں نے اپنے سردار امیر المومنین اطال اللہ بقاہ کو مسرور بن احمد سے اپنے پیچھے رہنے کا سبب بتا دیا کہ وہ اس کے علم میں رہے پھر بھی اگر امام اللہ عزہ مجھے افامیہ کی روانگی کا حکم دے گا تو میری روانگی اس کی رائے سے ہوگی ان شاء اللہ میں اس پر عمل کروں گا جو مجھے حکم دے گا۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین پر کامل انعام کرے۔ اس کی عزت و سلامت کو ہمیشہ رکھے، اسی اپنی کرامت عطا کرے اور عافیت و مغفرت کا لباس پہنائے۔ والسلام علیٰ امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علیٰ محمد النبی وعلیٰ اہل بیتہ الطاہرین الاخیار۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسر جنگ محمد بن سلیمان کی روانگی

اسی سال القاسم بن عبید اللہ نے لشکروں کو صاحب الشامہ (قرمطی) کی جانب روانہ کیا، اس کی جنگ کا محمد بن سلیمان کو افسر بنایا، جس کے سپرد دفتر فوج تھا۔ تمام سرداروں کو اُس کے ساتھ کر دیا اور اُنھیں اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ وہ الرقہ سے ایک بڑے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ جو سردار اُس سے پہلے جا چکے تھے اُنھیں اس کی فرمانبرداری کے لیے لکھ دیا گیا۔

رومی قاصدوں کی آمد

اسی سال شاہ روم کے دو قاصد آئے جن میں ایک خادم تھا اور دوسرا نوجوان اُس نے اُن مسلمانوں کا فدیہ طلب کیا تھا جو وہاں قید تھے۔ ان دونوں کے ہمراہ شاہ روم کی جانب سے تحفے تھے اور مسلمان قیدی تھے جن کو اُس نے بارگاہ خلافت میں بھیج دیا تھا اُن دونوں نے جو مانگا اُسے قبول کیا گیا اور اُنھیں خلعت دیا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبد الملک

اس سال الفضل بن عبد الملک بن عبد اللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۱ھ کے واقعات

محمد بن سلیمان اور قرامطیوں کی جنگ

المکتفی کے مدینۃ السلام سے صاحب الشامہ کی جنگ کے لیے اُس کی الرقہ جانے اور اپنے لشکروں کو حلب اور حمص کے درمیان پھیلانے اور صاحب الشامہ کی جنگ پر محمد بن سلیمان کاتب کو والی بنانے اور لشکر اور سرداروں کا معاملہ اُسکے سپرد کرنے کے متعلق میرا بیان گذر چکا۔ جب یہ سال آیا تو وزیر القاسم بن عبید اللہ نے محمد بن سلیمان اور دوسرے سرداروں کو لکھا کہ صاحب الشامہ اور اُس کے ساتھیوں کا مقابلہ کریں۔ وہ لوگ اُس کی جانب روانہ ہو کے ایک ایسے مقام تک پہنچے کہ اُن کے اور حماۃ کے درمیان جیسا کہ کہا گیا بارہ میل تھے۔ اُسی مقام پر ۱۰ محرم یوم سہ شنبہ کو قرمطی کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا۔ قرمطی نے اپنے ساتھیوں کو آگے کر دیا تھا اور وہ خود ایک جماعت کے ہمراہ پیچھے رہ گیا تھا۔ اُس کے ساتھ وہ مال بھی تھا جو اُس نے جمع کیا تھا۔ اُس نے گاؤں کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔

صاحب الشامہ کا فرار

جنگ شروع ہو گئی اور خوب ہونے لگی۔ قرمطی کے ساتھیوں کو شکست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی، وہ قتل کیے گئے اور بکثرت گرفتار کیے گئے۔ باقی لوگ جنگلوں میں منتشر ہو گئے۔ خلافت کے سپاہیوں نے شب، محرم یوم چہار شنبہ کو ان کا تعاقب کیا۔ جب قرمطی نے وہ سراسیمگی و شکست دیکھی جو اُس کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تو کہا گیا ہے کہ اُس نے اپنے ایک بھائی پر جس کی کنیت ابو الفضل تھی مال کو لاد دیا اور اُسے یہ حکم دیا کہ جنگلوں میں چلا جائے۔ یہاں تک کہ جب وہ خود کسی مقام میں ظاہر ہو تو اُس کے پاس آجائے۔ وہ خود اور اُس کا چچا زاد بھائی المدثر اور اُس کا ساتھی المطوق اور اُس کا ایک رومی غلام سوار ہو گئے۔ اُس نے ایک رہبر لے لیا اور جنگل میں گذرتا ہوا کوفے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچا جو الدالیہ کے نام سے مشہور تھا اور طریق فرات کے اعمال میں سے تھا (یعنی اُس پرساء فرات کے عامل کے حاکم و عامل کی حکومت تھی)

صاحب الشامہ کی گرفتاری

اُن کے ہمراہ جو کچھ رسد و چارہ تھا سب ختم ہو گیا۔ اپنے ہمراہیوں میں سے کسی کو بھیجا کہ ضروری اشیا حاصل کرے۔ وہ الدالیہ میں جو دالیہ ابن طوق کے نام سے مشہور تھا ضروریات کی خریداری کے لیے داخل ہوا تو لوگوں کو اُس کی شکل اجنبی معلوم ہوئی۔ کچھ پوچھا تو وہ صاف نہ بول سکا۔ اُس کے علاقے کے اسلحہ خانے کے لشکر کو اُس کا حال بتایا گیا جس کا عرف ابی خنزہ تھا اور امیر المومنین المکتفی کے الرحبہ و طریق فرات کے عامل احمد بن محمد بن کشمرد کا نائب تھا۔ وہ ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہو کر آیا۔ اُس شخص سے اُس کا حال دریافت کیا۔ اُس نے خبر دی کہ صاحب الشامہ ایک ٹیلے کے پیچھے تین آدمیوں کے ہمراہ ہے۔ وہ اُن کی طرف روانہ ہوا اور اُنھیں گرفتار کر کے ابو خنزہ اور ابن کشمرد نے المکتفی کے پاس الرقہ روانہ کر دیا۔ قرمطی کے وہ ستون اور گروہوں میں سے جن پر اہل لشکر قادر ہوئے اُنھیں قتل اور قید کرنے کے بعد تلاش کرنے سے لوٹ آئے۔

فتح نامہ

محمد بن سلیمان نے وزیر کو فتح کے متعلق یہ لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے وہ عریضے کہ قرمطی اور اُس کے گروہوں کی خبر کے بارے میں وزیر کے پاس، اللہ اُسے عزت دے، پہلے بھیجے تھے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ پہنچ گئے ہوں گے۔ جب ۱۰ محرم یوم شنبہ ہوا تو میں نے وفاداروں کے تمام لشکر کے ہمراہ موضع المقروانہ سے العلیانہ کی طرف کوچ کیا۔ ہم نے انھیں اُن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مراتب کے موافق قلب اور میمنے اور میسرے وغیرہ میں مرتب کیا۔ میں دُور نہ ہوا تھا کہ یہ خبر آئی کہ کافر قرمطی نے اسمٰعیل بن النعمان کے بھائی کے بیٹے النعمان کو جو اُس کے تبلیغ کرنے والوں میں سے ہے، تین ہزار سواروں اور کچھ پیادوں کے ہمراہ روانہ کیا ہے جو موضع تمنع میں، کہ اُس کے اور حماۃ کے درمیان بارہ میل ہیں، اُترا ہے، اُس کے پاس وہ تمام سردار و پیادہ جو شہر النعمان اور الفصیصی کے نواح اور بقیہ اطراف میں تھے جمع ہو گئے ہیں۔ اس خبر کو میں نے تمام لوگوں اور سرداروں سے چھپایا اور اُسے ظاہر نہیں کیا۔ اُس رہبر سے جو میرے ہمراہ تھا اس موضع کا حال دریافت کیا کہ ہمارے اور اُس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اُس نے بیان کیا کہ چھ میل۔ میں نے اللہ عزوجل پر بھروسا کیا اور رہبر کو چلنے کا حکم دیا۔

ہم روانہ ہوئے، میں کافروں کے پاس پہنچا تو اُنھیں تیاری کی حالت میں پایا۔ ہم نے اُن کے مخبروں کو دیکھا، جب اُنھوں نے ہمیں آتا دیکھا تو وہ بھی ہماری طرف بڑھے اور ہم اُن کی طرف چلے۔ وہ چھ دستوں میں منتشر ہو گئے اور اُنھوں نے جیسا کہ مجھے اُن لوگوں نے خبر دی جن پر میں فتح مند ہوا، اپنے سرداروں سے مسرور العلیصی اور ابو الحمل اور ہارون العلیصی کے غلام اور ابو العذاب اور رجاء اور صافی اور ابو یعلی العلوی کو پندرہ سو سواروں کے ہمراہ اپنے میسرے پر کیا۔ ہمارے میمنے کے مقابل اپنے میسرے کے پیچھے چار سو سواروں کے ہمراہ ایک لشکر کو کمین بنایا۔ قلب میں النعمان العلیصی اور ابو الحطی اور الحماری اور اپنے بہادروں کی ایک جماعت کو چودہ سو سوار اور تین ہزار پیادے کے ہمراہ کیا۔ میمنے میں کلیب العلیصی اور السدید العلیصی اور الحسین بن العلیصی اور ابو الجراح العلیصی اور حمید العلیصی اور ایک جماعت کو چودہ سو سواروں کے ہمراہ کیا اور دو سو سواروں کو کمین بنایا۔ وہ برابر ہماری طرف بڑھتے رہے۔ ہم لوگ بغیر اس کے کہ جدا جدا ہو جائیں، اللہ عزوجل کے بھروسے پر اُن کی طرف چلتے رہے۔

میں نے وفاداروں اور غلاموں اور اُن کے علاوہ دوسرے لوگوں کو برانگیختہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور انھیں خوف دلایا، فریقین میں سے جب ایک نے دوسرے کو دیکھا تو اس لشکر کو جو اُن کے میسرے میں تھا تازیانے مار کر برانگیختہ کیا۔ اُس نے الحسین بن حمدان کا جو مینھے کے بازو میں تھا قصد کیا، الحسین نے، خدا اُس پہ برکت کرے اور اُسے جزائے خیر دے، خود بھی اور اُس کے مقام کے تمام ساتھیوں نے بھی اپنے نیزوں سے اُس کا مقابلہ کیا جو اُن کے سینوں میں توڑ دیے، وہ لوگ اُن کے مقابلے سے بھاگے قرامطہ نے اُن پر دوبارہ حملہ کیا تو انھوں نے تلواریں لے لیں اور منہ پہ مار کر روک لیا۔ شروع جنگ ہی میں کفار کے چھ سو سوار پھر پڑ گئے۔ الحسین کے ساتھیوں نے پانچسو آدمی اور چار سو چاندی کے طوق لے لیے۔ وہ لوگ پشت پھیر کر شکست اُٹھا کے پلٹے الحسین نے اُن کا تعاقب کیا تو اُس پر پلٹ پڑے اور برابر حملے پہ حملے کرتے رہے۔ اس دوران میں اُن کی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت پھٹتی رہی۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے انھیں فنا کر دیا اور ان میں سے سوائے چند کے جو دو سو سے بھی کم تھے کوئی نہ بچا۔

اس لشکر نے جو مینھے میں تھا قاسم بن سیما اور یمن خادم اور جو لوگ بنی شیبان اور بنی تمیم کے ان دونوں کے ہمراہ تھے اُن پر حملہ کیا۔ ان لوگوں نے نیزوں سے اُن کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ نیزے اُن کے سینے میں توڑ توڑ دیے۔ بعض سے بعض مل گئے۔ فاجروں کی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔ اُن کے حملے کے وقت خلیفہ بن المبارک اور لؤلؤ نے ان پر حملہ کیا میں نے اُسے تین سو سواروں کے ہمراہ خلیفہ اور اُس کے تمام ساتھیوں کا بازو بنا دیا تھا۔ حالانکہ وہ لوگ بنی شیبان و تمیم سے جنگ کر رہے تھے۔ کفار میں قتل عظیم برپا کیا۔ انھوں نے اُن کا تعاقب کیا۔ بنو شیبان نے اُن میں سے تین سو آدمی اور سو طوق گرفتار کیے اور خلیفہ کے ساتھیوں نے بھی اسی قدر گرفتار کیے۔ النعمان اور جو اسکے ہمراہ قلب میں تھے ہماری طرف بڑھے میں نے اور میرے ساتھ والوں نے حملہ کیا میں قلب اور مینھے کے درمیان تھا۔ نماقان اور نصر القشوری اور محمد بن کمشجور نے اور جو لوگ مینھے میں اُن کے ہمراہ تھے اور وصیف موشکیر اور محمد بن اسحٰق بن کنداجیق اور کیغلغ کے دونوں بیٹوں اور المبارک الفتی اور ربیعہ بن محمد اور مہاجر بن طلیق اور المظفر بن حاج اور عبداللہ بن حمدان ابو الکبیر اور وصیف البکتمری اور بشر البکتمری اور محمد بن کراتغان نے حملے کیے وہ سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میمنے کے بازو میں تھے جنھوں نے ان لوگوں پر حملہ کیا جو قلب میں تھے اور جو اُن لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے جنھوں نے الحسین ابن حمدان پر حملہ کیا تھا۔ وہ کفار کے سوار و پیادہ کو برابر قتل کرتے رہے، یہاں تک کہ پانچ میل سے زیادہ تک انھیں قتل کیا، میدان جنگ سے میں نصف میل آگے بڑھ گیا تو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار کی جانب سے آدمیوں اور گاؤں پر حملہ اور مکر کیا گیا ہوگا، میں رک گیا یہاں تک کہ وہ لوگ بھی مجھ سے مل گئے۔ میں نے انھیں اور تمام لوگوں کو اپنے پاس جمع کر لیا، میرے آگے آگے امیر المومنین کا نیزۂ مبارک تھا جسے میں نے اور لوگوں نے اوّل وقت میں اٹھایا تھا۔

عیسیٰ النوشری مع اپنے سوار و پیادہ کے جیسا کہ میں نے اُس کے لیے مقرر کر دیا تھا اُن کے پیچھے دیہات کی طرف سے میدان جنگ کو روکے رہا اور اپنے مقام سے نہیں ہٹا، یہاں تک کہ سب لوگ ہر مقام سے میرے پاس واپس آ گئے۔ میں نے اُسی مقام میں اپنا خیمہ نصب کیا جہاں میں ٹھیرا تھا یہاں تک کہ سب لوگ اُترے اور میں ٹھیرا رہا۔ میں نے نماز مغرب پڑھی، لشکر میں قرار آ گیا، مخبروں کو روانہ کیا، اور میں نے اس پر اللہ کی بہت حمد کی کہ اُس نے ہمارے لیے مدد مہیا فرمائی، امیر المومنین کے سرداروں اور اُس کے غلاموں نے اور عجم وغیرہ نے اس دولت مبارکہ کی مدد اور اسکی خیر خواہی میں کوئی ایسا مرتبہ نہیں چھوڑا کہ جس پر وہ نہ پہنچے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب پر برکت نازل کرے۔ جب لوگوں نے آرام کر لیا تو میں اور تمام سردار نکلے کہ صبح تک ہم لشکر کے باہر قیام کریں کہ مبادا کفار کوئی چال نہ چلیں۔

میں اللہ سے تمام نعمت اور توفیق شکر مانگتا ہوں، اللہ میرے سردار وزیر کو عزت دے، اب میں حماۃ کی جانب کوچ کرنے والا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلمیہ روانہ ہوں گا کیونکہ ان کفار میں سے جو اس کافر کے ہمراہ بچے ہیں وہ سلمیہ میں ہیں کیونکہ وہ کافر تین دن سے اس طرف گیا ہے۔ میں اس امر کا محتاج ہوں کہ وزیر تمام سرداروں اور تمام قبائل عرب کو بنی شیبان و تغلب و بنی تمیم کو حکمنامے روانہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اسکی جزائے خیر دے جو کچھ اُن سے اس جنگ میں ہوا، اُن میں سے کسی نے، نہ چھوٹے نے نہ بڑے نے کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ اللہ کے لیے حمد ہے اس پر جو اُس نے عطا فرمایا اور اسی سے میں تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں نے سر جمع کرنے کا حکم دیا تو ابو الجمل اور ابو العذاب اور ابو البغل کا سر بھی ملا اور کہا گیا کہ النعمان بھی قتل کر دیا گیا۔ میں نے اُسکی تلاش کے لیے اور اس کا سر لینے کے لیے اور اُسے اور سروں کے ساتھ امیر المومنین کی بارگاہ میں روانہ کرنے کا حکم دیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ"

صاحب الشامہ کی روانگی بغداد

۱۴ محرم یوم دوشنبہ کو صاحب الشامہ کو الرقہ کی طرف لوگوں کے سامنے ایک حد کو جان والے اونٹ پر نکالا گیا۔ وہ حریر کی لمبی ٹوپی اور دیبا کی عبا پہنے تھا۔ اس کے آگے آگے المدثر اور المطوق دو اونٹوں پر تھے۔ المکتفی نے اپنے لشکروں کو محمد بن سلیمان کے ہمراہ چھوڑ دیا اور خود اپنے خاص غلاموں اور خادموں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ القاسم بن عبید اللہ بھی اس کے ہمراہ الرقہ سے بغداد روانہ ہوا۔ اسی کے ساتھ القرمطی ابو المدثر اور المطوق اور اس جنگ کے قیدیوں کی ایک جماعت بھی روانہ کی گئی۔ یہ واقعہ اسی سال اوائل صفر میں ہوا، جب بغداد پہنچا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے یہ قصد کیا کہ القرمطی کو دقل (کھجور کے لٹھے) پر مصلوب کر کے اور دقل کو ہاتھی کی پشت پر کر کے مدینۃ السلام میں داخل کرے۔ اُس نے دروازوں کی اُن محرابوں کے منہدم کرنے کا حکم دیا جن میں سے ہاتھی گزرے کیونکہ وہ دقل سے پست تھیں۔ جیسے باب الرصافہ اور باب الطاق وغیرہما۔ بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ نے اُسکے اس فعل کو ناپسند کیا۔ یاسمان کے غلام دمیانہ نے ایک کرسی بنائی اور یہ کرسی ہاتھی کی پشت سے باندھ دی گئی، بیان کیا گیا ہے کہ ہاتھی کی پشت سے اسکی بلندی ڈھائی گز تھی۔

صاحب الشامہ کی بغداد میں آمد

۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو صبح کے وقت المکتفی مدینۃ السلام میں داخل ہوا، اور اُس نے قیدیوں کو بیڑیاں پہنا کر اور المطوق کو اونٹوں پر اپنے آگے کیا۔ وہ حریر کی عبائیں اور حریر کی لمبی ٹوپیاں پہنے تھے، اُن کے درمیان ایک لڑکا تھا جسکی ڈاڑھی نہیں نکلی تھی، اُسکے مُنہ میں ایک گاؤدم لکڑی کر دی گئی تھی اور وہ دہانے کے طور پر اُسکی گدی سے باندھ دی گئی تھی۔ یہ اس لیے کہ وہ الرقہ میں داخل کیا گیا تو جب لوگ اس پر بد دعا کرتے تھے تو وہ اُن کو گالیاں دیتا تھا اور اُن پر تھوکتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ کیا گیا کہ وہ کسی انسان کو گالی نہ دے۔

قرامطی عمال کی گرفتاری

المکتفی نے مصلائے عتیق کے شرقی جانب ایک چبوترہ بنانے کا حکم دیا جو بیس گز سے بیس گز مکسر ہو اور جس کی بلندی تقریباً دس گز ہو۔ اس کے لیے سیڑھیاں بنائی گئیں جن سے اس پر چڑھا جاتا تھا۔ المکتفی نے مدینۃ السلام واپس آنے کے وقت اپنے لشکروں کو محمد بن سلیمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہمراہ الرقہ میں چھوڑ دیا تھا۔ محمد بن سلیمان نے القرمطی کے اُن سرداروں اور قاضیوں اور پولیس والوں کو جو اس نواح میں تھے سمیٹ کے گرفتار کر لیا اور اُن کے بیڑیاں ڈالدیں۔ سردار جو اس کے ہمراہ رہ گئے تھے، فرات کے راستے سے مدینۃ السلام کی طرف روانہ ہوئے۔ شب پنجشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل کو باب الانبار پہنچا۔ ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت بھی تھی، جن میں خاقان المفلحی اور محمد بن اسحاق بن کنداجیق وغیرہما تھے۔

قرامطی سرداروں کی اسیری

اُن سرداروں کو جو بغداد میں تھے محمد بن سلیمان کے استقبال اور اُس کے ہمراہ آنے کا حکم دیا گیا۔ وہ بغداد میں اس طرح داخل ہوا کہ اُس کے آگے آگے کچھ اوپر ستر قیدی تھے۔ الثریا گیا تو اُسے خلعت دیا گیا اور سونے کا طوق پہنایا گیا اور سونے کے دو کنگن پہنائے گئے۔ ساتھ آنے والے تمام سرداروں کو بھی خلعت دیے گئے، طوق اور کنگن پہنا کے اپنے اپنے مکانوں کو واپس کیے گئے۔ قیدیوں کے لیے قید خانے کا حکم دیا گیا۔

صاحب الشامہ سے مذکور ہے کہ جب وہ المکتفی کی قید میں تھا تو اُس نے اُس دسترخوان سے جو اس کے پاس داخل کیا جاتا تھا ایک پیالہ لے کے توڑ ڈالا اور اُس کی ایک کرچ لے لی اور اُس سے اپنے جسم کی کوئی رگ کاٹ ڈالی جس سے بہت سا خون نکلا، جسے اپنے ہاتھ سے بند کر دیا جب وہ شخص اس سے واقف ہوا کہ اُس کی خدمت کے لیے مقرر کیا گیا تھا تو اُس نے دریافت کیا کہ یہ اُس نے کیوں کیا۔ اُس نے کہا میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا تھا تو میں نے اُسے نکال دیا پھر اُس نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ تندرست ہو گیا اور اُس کی قوت واپس آ گئی۔

قرامطیوں کی طلبی

جب ۲۳ ربیع الاوّل دوشنبے کا دن ہوا تو المکتفی نے سرداروں اور غلاموں کو اُس چبوترے پر حاضر ہونے کا حکم دیا جس کے بنانے کا اس نے حکم دیا تھا۔ مخلوق کثیر حاضر ہونے کے لیے نکلی، احمد بن محمد الواثقی جو اُس زمانے میں مدینۃ السلام کی پولیس کا والی تھا اور محمد بن سلیمان کاتب لشکر چبوترے پر بیٹھ گئے۔ اُن قیدیوں کو جنھیں المکتفی اپنے ہمراہ الرقہ سے لایا تھا اور جنھیں محمد بن سلیمان لایا تھا، اور اُن قرامطہ کو جو قید خانے میں تھے اور جو کوفے میں جمع کیے گئے تھے اہل بغداد کی ایک جماعت کو جو قرامطہ کی رائے پر تھی، باقی شہروں کے بدمعاشوں کی ایک جماعت کو جو قرامطہ نہ تھے اور بہت تھوڑے تھے اونٹوں پر سوار کیا گیا، وہ چبوترے پر حاضر کیے گئے، اپنے اونٹوں پر ٹھیرائے گئے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن میں سے ہر شخص پر دو خادم مقرر کیے گئے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لوگ تین سو بیس سے کچھ زائد تھے اور کہا گیا ہے کہ وہ تین سو ساٹھ تھے۔

www.KitaboSunnat.com

قرامطیوں پر عتاب

الحسین بن زکرویہ القرمطی عرف صاحب الشامہ کو بھی لایا گیا۔ اُس کے ہمراہ اُس کا چچا زاد بھائی عرف المدثر بھی ایک خچر پر ایسی عماری میں تھا جس پر پردہ لٹکا دیا گیا تھا۔ اُن کے ہمراہ پیادہ و سواروں کی ایک جماعت بھی تھی۔ اُن دونوں کو چبوترے پر چڑھایا گیا اور دونوں کو بٹھایا گیا۔ ان قیدیوں میں سے چونتیس آدمیوں کو آگے کیا گیا اور یکے بعد دیگرے اس طرح اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور گردنیں مار دی گئیں کہ آدمی کو پکڑا جاتا تھا، پھر اُسے منہ کے بل ڈال دیا جاتا تھا، پھر اُس کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا اور اُسے نیچے پھینک دیا جاتا تھا، پھر اُسے بٹھایا جاتا تھا، پھر اُس کا سر کھینچا جاتا تھا اور اُس کی گردن مار دی جاتی تھی۔ سر اور لاش کو نیچے پھینک دیا جاتا تھا۔ ان قیدیوں میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو چلا رہے تھے، فریاد کر رہے تھے اور قسم کھا رہے تھے کہ وہ قرامطہ میں سے نہیں ہیں جب ان چونتیس آدمیوں کو قتل کر دیا گیا جو بیان کیا جاتا ہے کہ القرمطی کے معزز ساتھیوں اور اُن کے بڑوں میں سے تھے تو المدثر کو آگے کیا گیا۔ اُس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، گردن مار دی گئی۔

الحسین بن زکرویہ کا قتل

پھر القرمطی کو آگے کیا گیا۔ اُسے دو سوتازیانے مارے گئے، پھر اُس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور داغا گیا، پھر اُسے بیٹھا کر دیا گیا، پھر ایک لکڑی لی گئی اور اس میں آگ لگائی گئی اور اُس کے دونوں کولہوں اور پیٹ پر رکھا گیا، وہ اپنی پلکوں آنکھیں کھولنے لگا اور پھر بند کرنے لگا، جب اُنھیں یہ اندیشہ ہوا کہ مر جائے گا تو اُس کی گردن مار دی گئی، اُس کا سر ایک لکڑی پر بلند کیا گیا۔ جو لوگ چبوترے پر تھے اُنھوں نے بھی تکبیر کہی اور باقی لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔

قرامطیوں کے سروں کی تشہیر

جب وہ قتل کر دیا گیا تو سردار اور وہ لوگ جو یہ دیکھنے کے لیے آئے تھے کہ القرمطی کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے، واپس ہو گئے اور والی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اُسی مقام پر عشاء کے آخر وقت تک ٹھیرا رہا، یہاں تک کہ باقی قیدیوں کی گردنیں بھی ماری گئیں، جو چبوترے پر حاضر کیے گئے تھے۔ پھر وہ واپس ہوا۔ جب دوسرا دن ہوا تو مقتولین کے سر مصلیٰ سے الجسر روانہ کیے گئے۔ القرمطی کا بدن بغداد کے الجسر الاعلیٰ کے ایک کنارے لٹکا دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار شنبہ کو مقتولین کی لاشوں کے لیے چبوترے کے کنارے کنویں کھودے گئے، وہ اُس میں ڈال دیے گئے اور کنویں پاٹ دیے گئے۔ کچھ دن کے بعد چبوترہ حکماً منہدم کر دیا گیا۔

قرمطی مبلغ ابو احمد کو امان

۱۴ ربیع الآخر کو القاسم بن سیما اپنے طریق الفرات کے عمل سے واپس ہو کر بغداد آیا اُسکے ہمراہ بنی العلیص کا ایک شخص تھا جو صاحب الشامہ القرمطی کے ساتھیوں میں سے تھا اور اُس کے پاس امان میں داخل ہوا تھا، وہ القرمطی کے مبلغین میں سے تھا۔ اس کی کنیت ابو محمد تھی۔ اُس کے امان میں داخل ہونے کا سبب یہ ہوا کہ حکومت نے اُسکے پاس قاصد بھیجا اور اُس سے احسان کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ امان میں داخل ہو جائے۔ یہ اس لیے کہ شام کے نواح میں رسوائے قرمطہ میں سے اُسکے سوا کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ اور وہ بنی العلیص کے موالی میں سے تھا۔ جنگ نے اُسے کسی دشوار علاقے میں پوشیدہ کر دیا تھا جس سے وہ بچ گیا۔ اپنی جان کے خوف سے اُسے امان اور طاعت میں داخل ہونے کی رغبت ہوئی، جو اُس کے ساتھ تھے مدینۃ السلام پہنچے۔ وہ سب کچھ اوپر ساٹھ آدمی تھے، اُنھیں امن دیا گیا، احسان کیا گیا اور وہ مال دیا گیا جو اُن کے پاس روانہ کیا گیا تھا۔ اُسے اور اُس کے ہمراہیوں کو القاسم بن سیما کے ہمراہ مالک بن طوق کے میدان کی طرف روانہ کر دیا گیا اُن کے لیے تنخواہیں جاری کی گئیں۔

قرامطی جماعت کی بدعہدی و قتل

جب القاسم بن سیما اپنے علاقے تک پہنچ گیا اور وہ لوگ بھی اُسکے ہمراہ ایک مدت تک رہے تو اُنھوں نے اُس کے ساتھ بدعہدی کرنے پر اتفاق کر لیا اور اُسکے متعلق آپس میں مشورہ کیا۔ قاسم اُن کے ارادے سے واقف ہو گیا، اُس نے سبقت کر کے تلوار چلا دی، اُنھیں ہلاک کر دیا اور اُن کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جو بنی العلیص باقی رہ گئے وہ نکال دیے گئے اور اُنکی عزت جاتی رہی، وہ ایک مدت تک ارض السماوہ اور اُسکے نواح میں نظر بند کر دیے گئے یہاں تک کہ خبیث زکرویہ نے اُن سے مراسلت کی اور یہ لکھا کہ اسکے پاس وحی آئی ہے کہ "الشیخ اور اُس کا بھائی قتل کیے جائیں گے اور اُس کا وہ امام جس پر وحی آتی ہے وہ اُن دونوں کے بعد ظاہر ہوگا اور وہ نفع مند ہوگا۔"

۹ جمادی الاولیٰ یوم پنجشنبہ کو المکتفی نے اپنے بیٹے محمد کا جسکی کنیت ابو احمد تھی ابو الحسین القاسم بن عبید اللہ کی بیٹی سے ایک لاکھ دینار مہر پر نکاح کیا۔

علاقۂ جبی میں سیلاب

اسی سال آخر ماہ جمادی الاولیٰ میں جیسا کہ بیان کیا گیا جبی کے علاقے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ جبی اور اس کے متصل کے علاقے میں کسی وادی (دامن کوہ) میں الجبل سے سیلاب آیا جس سے تقریباً تیس فرسخ علاقہ غرق ہو گیا جس میں مخلوق کثیر غرق ہو گئی مویشی اور خچر بھی غرق ہو گئے۔ مکانات اور دیہات ویران ہو گئے۔ ڈوبنے والوں میں سے بارہ سو آدمی نکالے گئے، جو نہ ملے اُن کے علاوہ تھے۔

محمد بن سلیمان کی روانگی

یکم رجب یوم یک شنبہ کو المکتفی نے کاتب لشکر محمد بن سلیمان کو اور بڑے بڑے سرداروں کی ایک جماعت کو خلعت دیا جن میں محمد بن اسحاق بن کنداجیق اور خلیفہ بن المبارک عرف ابوالاقر اور کیغلغ کے دونوں بیٹے اور بندقۃ بن کشجم اور دوسرے سردار بھی تھے۔ انھیں محمد بن سلیمان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ محمد بن سلیمان خلعت پہن کر نکلا باب الشماسیہ میں اپنے خیمے میں اُترا وہیں پڑاؤ کیا اور سواروں کی جماعت نے بھی اُس کے ہمراہ پڑاؤ کیا۔ اُن کی یہ روانگی دمشق و مصر کے ارادے سے ہارون بن خمارویہ کے اعمال پر قبضہ کرنے کے لیے ہوئی تھی۔ اس لیے کہ حکومت کو معلوم ہو چکا تھا کہ مصر ضعیف ہو چکا ہے، اہل مصر قرمطی سے لڑنے آئے تھے مگر یا تو قتل ہوئے یا جان بچا کر چلے گئے۔ محمد بن سلیمان اور جو اس کے ساتھ تھے تقریباً دس ہزار آدمی تھے، انھوں نے ۱۰ رجب کو باب الشماسیہ سے کوچ کیا۔ اُس نے رفتار میں تیزی کا حکم دیا۔

ترکوں پر اچانک حملہ

۲۷ رجب کو مدینۃ السلام کی دونوں جامع مسجدوں میں وہ عریضہ پڑھ کر سنایا گیا جو خراسان سے اسماعیل بن احمد کی جانب سے آیا تھا، جس میں یہ ذکر تھا کہ ترکوں نے بہت بڑے لشکر اور مخلوق کثیر کے ساتھ مسلمانوں کا قصد کیا۔ اُن کے لشکر میں سات سو ترکی تھے تھے۔ قبہ اُن کے رؤسا کے سوا کسی کے لیے نہیں ہوتا۔ اُس کے سرداروں میں سے ایک شخص کو لشکر کے ہمراہ اُس کی طرف روانہ کیا گیا۔ لوگوں میں کوچ کا اعلان کیا گیا تو رضا کار مجاہدین میں سے بہت سے لوگ نکلے صاحب لشکر مع اُن لوگوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے ترکوں کی جانب روانہ ہوا۔ مسلمان اُن کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ وہ لوگ غافل تھے۔ صبح ہوتے ہی اُن پر حملہ کر دیا۔ مخلوق کثیر قتل کر دی گئی اور باقی بھاگ گئے، لشکر لوٹ لیا گیا، مسلمان اپنے مقام پر صحیح و سالم اور مال غنیمت لے کے واپس ہوئے۔

اسی سال کے شعبان میں یہ خبر آئی کہ شاہ روم نے دس صلیبیں جن کے ہمراہ ایک لاکھ آدمی تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرحدوں کی جانب روانہ کیں۔ اُن کی ایک جماعت نے المحدث کی جانب قصد کیا۔ لوٹا اور جن مسلمانوں پر قابو پایا اُنھیں قید کیا اور آگ لگا دی۔

www.KitaboSunnat.com

قرمطیوں کے متعلق ابن سیما کا خط

اسی سال کے رمضان میں القاسم بن سیما کا الرحبہ سے عریضہ آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ "اُن اعراب بنی العلیص اور اُن کے موالی نے جو القرمطی کے ساتھ تھے اور اب خلافت سے اور اس سے امن لے لیا تھا اُنھوں نے عہد توڑ دیا اور بیوفائی کی، اُن کا ارادہ تھا کہ عید الفطر کے دن لوگوں کے نماز عید میں مشغول ہونے کے وقت وہ الرحبہ پر حملہ کریں گے اور جسکو پائیں گے اُسے قتل کریں گے، آگ لگا دیں گے اور لوٹ لیں گے۔ میں نے حیلے سے اُن پر حملہ کر دیا کہ کچھ قتل کر ڈالے اور ڈیڑھ سو کو گرفتار کر لیا جو اُن کے علاوہ تھے کہ دریائے فرات میں غرق ہوئے۔ میں قیدیوں کو لایا ہوں اُن میں ایک جماعت رؤسا کی بھی ہے اور جو قتل ہوئے اُن کے سر بھی۔"

غلام زرافہ کی کارگذاری

اسی سال آخر ماہ رمضان میں جیسا کہ کہا گیا الرقہ سے ابو معدان کی جانب سے طرسوس سے خبر رسانی کی ذیل میں ایک مراسلہ آیا کہ "اللہ نے ایک شخص غلام زرافہ کو اس جنگ میں ظاہر کیا جو اس وقت رومیوں نے شہر انطاکیہ میں کی۔ لوگوں کا یہ گمان تھا کہ دریا کے ساحل پر قسطنطنیہ اور یہ شہر برابر ہو گیا۔ غلام زرافہ نے اُسے زبردستی تلوار کے ذریعے سے فتح کر لیا۔ کہا گیا ہے کہ اس نے پانچ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور قریب قریب اتنے ہی قید کیے۔ مسلمان قیدیوں میں سے چار ہزار آدمیوں کو چھڑا لیا۔ رومیوں کی ساٹھ کشتیاں لے لیں، جن میں غلام اور سونا چاندی اور مال و اسباب غنیمت کو بار کیا۔ ہر شخص کے حصے کا جو اس جنگ میں حاضر تھا اندازہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار ہوا۔ مسلمان اس سے خوش ہوئے اور میں نے اس عریضے کے بھیجنے میں اس لیے عجلت کی کہ وزیر کو اس کی اطلاع ہو جائے، یہ عریضہ ۱۰ رمضان یوم پنجشنبہ کو لکھا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک

اسی سال الفضل بن عبدالملک بن عبداللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کے لیے حج کا انتظام کیا

۲۹۲ھ کے واقعات

باغیوں کی گرفتاری

بصرے سے بغداد میں نزار بن محمد نے حکومت کے حضور میں ایک شخص کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ کیا جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا کہ اُس نے بغاوت کرنے کا ارادہ کیا اور واسط گیا تھا۔ نزار نے اس کی تلاش میں کسی کو روانہ کیا جس نے اُسے واسط میں گرفتار کر کے بصرے روانہ کر دیا۔ بصرے میں ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ انھوں نے اس سے بیعت کی ہے نزار نے ان سب کو ایک کشتی میں بغداد روانہ کر دیا۔ وہ لوگ قرنتہ البصریین (بصریوں کے گھاٹ) پر ٹھیرائے گئے۔ سرداروں کی ایک جماعت کو قرنتہ البصریین روانہ کیا گیا۔ اس شخص کو دو کو ان کے اونٹ پر سوار کیا گیا۔ اُس کے آگے آگے اُس کا بیٹا بھی جو بچہ تھا ایک اونٹ پر تھا۔ ہمراہ انتالیس آدمی بھی اونٹوں پر تھے۔ اُن کی ایک جماعت حریر کی لمبی ٹوپیاں اور حریر کی عبائیں پہنے تھی۔ اُن میں سے اکثر فریاد کر رہے تھے اور قسم کھا رہے تھے کہ وہ بَری ہیں، وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ اُس نے کس امر کا دعویٰ کیا۔ ان سب کو کھجور والوں اور باب الکرخ اور المخلد میں لے چلے یہاں تک کہ المکتفی کے محل تک پہنچا دیا۔ اُس نے اُن کے واپس کرنے اور نئے قید خانے میں قید کرنے کا حکم دیا۔

اسی سال محرم میں اندرونقش الرومی نے مرعش اور اُس کے نواح کو لوٹا۔ اہل مصیصہ اور اہل طرسوس بھاگ گئے۔ ابو الرجال بن ابی بکار پر مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ مصیبت آ گئی۔

محمد بن سلیمان کی مصر پر فوج کشی

اسی سال محرم میں محمد بن سلیمان، ہارون بن خمارویہ کی جنگ کے لیے حدود مصر کی جانب روانہ ہوا۔ المکتفی نے یازمان کے غلام دمیانہ کو بغداد سے روانہ کیا اور اُسے دریا کے سفر اور مصر جانے اور نیل میں داخل ہونے اور مصر کے لشکر کی رسد بند کرنے کا حکم دیا۔ وہ گیا اور نیل میں داخل ہو کے الجسر تک پہنچ گیا اور وہاں مقیم ہو گیا۔ اُس نے اُن پر تنگی کی۔ محمد بن سلیمان لشکریوں کے ہمراہ اُن لوگوں کی طرف خشکی کے راستے سے روانہ ہوا۔ الفسطاط کے قریب پہنچا تو سرداران شہر نے اُس سے خط و کتابت کی۔ سب سے پہلے جو شخص نکلا وہ بدر الحمامی تھا۔ وہ قوم کا رئیس تھا اُس کے اُس فعل نے اُن لوگوں کو توڑ دیا۔ پھر تو اُن مصری وغیر مصری سرداروں کا سلسلہ بندھ گیا جو اُس سے امان لے رہے تھے۔

آل طولون کی گرفتاری

جب ہارون نے اور اُسکے ساتھ کے بقیہ لوگوں نے یہ دیکھا تو وہ محمد بن سلیمان کی طرف بڑھے۔ اُن کے درمیان جیسا کہ بیان کیا گیا کئی لڑائیاں ہوئیں۔ بعض دنوں میں ہارون کے ساتھیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ اُنھوں نے آپس میں جنگ کی تو ہارون نکلا کہ اس کو ٹھنڈا کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے کسی مغربی نے ایک تیر مارا اور قتل کر دیا۔ محمد بن سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو وہ اور اُس کے ساتھی الفسطاط میں داخل ہوئے۔ طولون کے اہل و عیال و اعزہ کے مکانات پر قبضہ کر کے اُن سب کو گرفتار کر لیا۔ وہ دس سے کچھ زائد تھے۔ اُنھیں بیڑیاں پہنا کر قید کر دیا۔ تمام مال لے لیا اور فتح کی خبر لکھ دی۔ یہ واقعہ اسی سال کے صفر میں ہوا تھا۔ محمد بن سلیمان کو طولون کے اہل و عیال اور سرداروں کی روانگی کے متعلق لکھا گیا کہ اُن میں سے کسی کو وہ نہ مصر میں چھوڑے اور نہ شام میں، اُن سب کو بغداد روانہ کرے۔ اُس نے یہی کیا۔

الحسین بن زکرویہ کی لاش کا انجام

اسی سال ۳ ربیع الاوّل کو عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کے مکان کی شرقی جانب کی دیوار جو پہلے پل (الجسر الاوّل) کے سرے پر تھی۔ الحسین بن زکرویہ القرمطی پر گر پڑی جو اس دیوار کے قریب مصلوب (لٹکا ہوا) تھا۔ اُس نے اُسے اس طرح پیس دیا کہ پھر اُس میں سے کچھ نہ ملا۔

ابراہیم الخلیجی کی بغاوت

اسی سال ماہ رمضان میں یہ خبر آئی کہ مصریوں کا ایک سردار جس کا عرف الخلیجی اور نام ابراہیم تھا۔ حدود مصر کے آخر میں محمد بن سلیمان سے لشکر وغیرہ کی جماعت کے ہمراہ پیچھے رہ گیا جن کو اُس نے اپنی طرف مائل کر لیا تھا۔ سلطنت کا مخالف بن کر مصر کی طرف روانہ ہو گیا راستے میں ایک جماعت جو فتنے کو پسند کرتی تھی ساتھ ہو گئی یہاں تک کہ مجمع بہت ہو گیا۔ جب وہ مصر گیا تو عیسیٰ النوشری نے اُس سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا۔ عیسیٰ النوشری اس زمانے میں وہاں کی معونت پر عامل تھا مگر وہ الخلیجی کے ہمراہیوں کی کثرت کی وجہ سے عاجز رہا۔ وہ اس کے مقابلے سے الاسکندریہ چلا گیا اور مصر کو خالی کر دیا۔ الخلیجی داخل ہو گیا۔

فاتک اور بدر الحمامی کی روانگی مصر

اسی سال حکومت نے المعتضد کے مولیٰ فاتک کو مغرب کی حالت کی اصلاح اور الخلیجی کی جنگ کے لیے نامزد کر کے بدر الحمامی کو اس کا مشیر مقرر کر کے بھیجا۔ سرداروں کی ایک جماعت اور بہت سے لشکر کو اُس کے ہمراہ کیا۔ اسی سال ۷ شوال کو فاتک اور بدر الحمامی کو ان دونوں کی روانگی مصر کی نامزدگی پر خلعت دیا گیا اور انھیں بہت جلد روانگی کا حکم دیا گیا۔ اور ۱۲ شوال کو فاتک اور بدر الحمامی روانہ ہوئے۔

اسی سال نصف شوال کو رستم بن یردوا شہر طرسوس میں اُس پر اور شامی سرحدوں پر والی بنکر داخل ہوا۔

قیدیوں کا تبادلہ

اسی سال مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان فدیے کا معاملہ ہوا۔ اس کا پہلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن اسی سال ۲۴ ذی القعدہ کو ہوا۔ جن کو مسلمانوں کی طرف سے فدیے میں دیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک ہزار سے تقریباً دو سو زائد تھے۔ رومیوں نے بدعہدی کی اور پلٹ گئے۔ مسلمان بھی اُن رومی قیدیوں کو لے کر جو اُن کے ساتھ باقی رہ گئے تھے واپس ہوئے۔ فدیہ اور صلح کا عقد ابو العشائر اور قاضی مکرم کی جانب سے ہوا تھا۔ جب اندرون نقش سے مرعش کی لوٹ کا اور ابو الرجال وغیرہ کے قتل کا واقعہ سرزد ہوا تو ابو العشائر کو معزول کر دیا گیا اور رستم کو والی بنایا گیا۔ پھر فدیہ اس کے ہاتھ پر ہوا، جو شخص رومیوں کی جانب سے معاملۂ فدیہ پر مقرر تھا اُس کا نام اسطانہ تھا۔

امیر حج الفضل بن عبد الملک اس سال میں الفضل بن عبد الملک ابن عبد اللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

سنہ ۲۹۳ھ کے واقعات

۲۵ صفر کو خبر آئی کہ الخلیجی نے کہ زید دستی مصر پر غلبہ کر لیا تھا۔ احمد بن کیغلغ اور سرداروں کی ایک جماعت سے العریش کے قریب جنگ کی۔ اُس نے اُنھیں بہت ہی بُری شکست دی۔ اسکی جانب روانگی کے لیے اُن سرداروں کی ایک جماعت نامزد کی گئی، جو مدینۃ السلام میں مقیم تھے، جن میں ابراہیم بن کیغلغ بھی تھا۔ وہ لوگ روانہ ہو گئے۔

ابو قابوس کی امان طلبی اسی سال، ربیع الاول کو طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث الصفار کا ایک سردار جس کا عرف ابو قابوس تھا سیستانی لشکر کو چھوڑ کر طالب امان ہو کر مدینۃ السلام آیا یہ اس لیے ہوا کہ طاہر بن محمد سیر و شکار میں مشغول ہو گیا اور شکار و تفریح کے لیے سجستان کی طرف چلا گیا۔ فارس کی حکومت پر اللیث بن علی بن اللیث اور عمرو بن اللیث کے مولیٰ سبکری نے غلبہ کر لیا۔ اس نے طاہر کے عمل اور نام میں اپنے لیے تدبیر کی تو اُن میں اور ابو قابوس میں اختلاف ہو گیا۔ اس نے انھیں چھوڑ دیا اور حکومت کے دروازے پر چلا گیا۔ حکومت نے اُسے قبول کر لیا۔ اُسے اور اُس کی ہمراہی جماعت کو خلعت دیا، خوش آمدید کہا اور اُس کا اکرام کیا۔ طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث نے ابو قابوس کو اپنے پاس واپس کرنے کی درخواست کی کہ اُس نے اُسے بعض اعمال فارس میں کافی سمجھا تھا اُس نے مال وصول کیا اور اپنے ہمراہ لے گیا اگر اُسے واپس نہ کیا جائے تو یہ درخواست ہے کہ وہ مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارس جس کا اُس سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جسے وہ اپنے ہمراہ لے گیا ہے اُس کے لیے محسوب کر لیا جائے۔ مگر حکومت نے اُس میں سے کسی بات کو قبول نہ کیا۔

برادر ابن زکرویہ کا خروج

اسی سال کے اسی مہینے میں یہ خبر آئی کہ الحسین بن زکرویہ عرف صاحب الشامہ کا ایک بھائی ایک جماعت کے ہمراہ فرات کے راستے سے الدالمیہ میں ظاہر ہوا ہے۔ اس کے پاس اعراب کی اور چوروں کی ایک جماعت جمع ہو گئی ہے، وہ انھیں خشکی کے راستے سے دمشق کی طرف لے گیا۔ اُس علاقے میں فساد برپا کیا اور وہاں کے باشندوں سے جنگ کی اُس کے مقابلے کے لیے الحسین بن حمدان بن حمدون نامزد کیا گیا جو لشکر کی جماعت کثیر کے ہمراہ نکلا۔ القرمطی کی دمشق کی جانب روانگی اسی سال کے جمادی الاولیٰ میں ہوئی تھی۔

یلادیمن کی تاراجی

پھر یہ خبر آئی کہ یہ قرمطی طبریہ گیا تو لوگ اُس کے داخل کرنے سے رُکے۔ اُس نے جنگ کی اور داخل ہو گیا۔ وہاں جو عورتیں اور مرد تھے اُن میں سے اکثر کو قتل کر دیا شہر کو لوٹ لیا اور البادیہ کے نواح میں لوٹ گیا۔ ماہ ربیع الآخر میں یہ خبر آئی کہ وہ داعی جو یمن کے نواح میں تھا وہ شہر صنعاء چلا گیا۔ اُس سے وہاں کے باشندوں نے جنگ کی جس میں وہ اُن پر فتح مند ہوا۔ باشندوں کو قتل کر دیا۔ اُن میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا اور وہ یمن کے تمام شہروں پر زبردستی غالب آ گیا۔

ابو غانم عبداللہ بن سعید

محمد بن داؤد بن الجراح سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ زکرویہ بن مہرویہ نے اپنے بیٹے صاحب الشامہ کے قتل کے بعد ایک شخص کو جو بچوں کو پڑھاتا تھا قریہ الزابوقہ روانہ کیا جو الفلوجہ کے علاقے میں تھا۔ اس شخص کا نام عبداللہ بن سعید اور کنیت ابو غانم تھی مگر اُس نے اپنا نام نصر رکھ لیا کہ اپنا حال پوشیدہ رکھے۔ قبائل کلب پر گھوم کر انھیں اپنی رائے کی دعوت دینے لگا مگر کسی نے قبول نہ کیا۔ سوائے ایک شخص کے جو بنی زیاد میں سے تھا اور جس کا نام مقدام بن الکیال تھا۔ اُس نے اُس کے لیے اُن ـــــ کی چند جماعتوں کو جو فاطمیوں کی طرف منسوب تھے اور العلیصیین کے بیوقوفوں کو اور قبیلۂ کلب کی تمام شاخوں کے بدمعاشوں کو گمراہ کر دیا اور علاقہ شام کا قصد کیا۔ دمشق اور الاردن پر احمد بن کیغلغ عامل تھا جو مصر میں اُس ابن خلیج کی جنگ کے لیے مقیم تھا۔ جس نے محمد بن سلیمان کی مخالفت کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر کی طرف لوٹا اور اس پر غالب آگیا۔

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن سعید کی غارت گری

عبداللہ بن سعید نے اس موقع کو غنیمت جانا اور بصری اور اذرعات کی طرف چلا گیا جو حوران اور البثنیہ کے دیہات میں سے تھے۔ اُن کے باشندوں سے اُس نے جنگ کی پھر انھیں امان دی۔ جب وہ مطیع ہوگئے تو جوانوں کو قتل کر دیا، بچوں کو قید کر لیا اور مال و اسباب کو لے لیا۔ دمشق کے قصد سے روانہ ہوا تو بالمقابل مصریوں کی وہ جماعت نکلی جو دمشق کی حفاظت کے لیے مامور تھی۔ احمد بن کیغلغ ان کو صالح بن الفضل کے ساتھ چھوڑ گیا تھا وہ اُن پر غالب آگئے، اُن کی خونریزی کی، امان کا وعدہ کر کے انھیں دھوکا دیا، صالح کو قتل کر دیا، اُس کے لشکر کو توڑ دیا، شہر دمشق کا لالچ نہیں کیا حالانکہ وہ اسی کی طرف گئے تھے۔

اُردن کی تباہی

اُنھوں نے طبریہ کی طرف شہر جند الاردن کا قصد کیا۔ دمشق کے لشکر کی ایک جماعت بھی جو فتنے میں مبتلا ہو گئی اُن سے مل گئی تھی۔ یوسف بن ابراہیم بن بغامردی نے جنگ کی جو الاردن پر احمد بن کیغلغ کا عامل تھا۔ اُسے اُن لوگوں نے شکست دی اور اُسے امان دے کے بدعہدی کی اور اُسے قتل کر دیا۔ شہر الاردن کو لوٹ لیا، عورتوں کو قید کر لیا اور باشندوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ حکومت نے الحسین بن حمدان کے ساتھ بڑے بڑے سواروں کو اُن کی تلاش میں روانہ کیا۔ دمشق میں ابن حمدان ایسے وقت آیا کہ اللہ کے دشمن طبریہ میں داخل ہو چکے تھے جب اسکی خبر انھیں پہنچی تو السماوہ کا رخ کیا۔ الحسین بیابان سماوہ میں اُن کو تلاش کرتا ہوا اُن کے پیچھے پیچھے گیا حالانکہ وہ لوگ ایک دریا سے دوسرے دریا کی طرف منتقل ہو رہے تھے اور اُسے برباد کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے ان دونوں ندیوں کی پناہ لے لی جو الدمعانہ اور الحالہ کے نام سے مشہور تھیں الحسین پانی نہ ملنے کے باعث اُن کے تعاقب سے رُک گیا، اور الرحبہ لوٹ آیا۔

قریۂ ہیت کی تاراجی

قرامطہ اپنے گراد کے ہمراہ جس نے اپنا نام نصر رکھا تھا قریۂ ہیت کی طرف رات کے وقت روانہ ہوئے۔ وہ ۲۱ شعبان کو صبح کو طلوع آفتاب کے ساتھ ہی اس حالت میں وہاں پہنچے کہ باشندے غافل تھے۔ نصر نے قریۂ ہیت کو لوٹ لیا، اور باشندوں میں سے جس پر قابو پایا، قتل کر دیا۔ مکانوں کو جلا دیا اور اُن کشتیوں کو لوٹ لیا جو دریائے فرات میں سفر کے لیے تیار تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ شہر کے باشندوں سے تقریباً دو سو آدمیوں کو قتل کیا جن میں مرد و عورت اور بچے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس مال و اسباب پر قابو پایا سب کچھ لے لیا۔ کہا گیا ہے کہ تین ہزار کجاووں میں جو اس کے ہمراہ تھے تقریباً دو سو کھتے گیہوں کے دونوں طرف برابر کر کے بھر لیے اور گیہوں اور عطر اور دوسری سامان میں سے وہ تمام چیزیں جن کی اُسے حاجت تھی، وہاں جس دن داخل ہوا تھا اُس کے بقیہ حصے میں اُس کے بعد کے دن بھی مقیم رہا۔ وہاں سے بعد مغرب البریہ کی طرف کوچ کیا۔ یہ مصیبت جو اُس نے پہنچائی یہ صرف اُس شہر (ہیت) کے اطراف کے مکانات کو پہنچائی۔ باشندے شہر پناہ کی وجہ سے محفوظ رہے۔

محمد بن اسحاق بن کنداجیق اس قرمطی کے سبب سے سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہیت کی جانب روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد مونس خازن نے اُس کا تعاقب کیا۔

محمد بن داؤد کا بیان محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ قرامطہ صبح کے وقت ہیت اس حالت میں پہنچے کہ وہاں کے باشندے غافل تھے مگر اللہ نے اُس کی دیوار شہر پناہ کے ذریعے سے اُن کی اس سے حفاظت کی۔ حکومت نے عجلت کے ساتھ محمد بن اسحاق بن کنداجیق کو اُن کی جانب روانہ کیا مگر وہ لوگ اُس میں تین دن کے سوا نہیں ٹھیرے، یہاں تک کہ محمد بن اسحاق اُن سے قریب ہو گیا تو وہ اُن سے المائین کی طرف بھاگے۔ محمد اُن کی طرف روانہ ہوا۔ اُس نے اُنھیں اس حالت میں پایا کہ اُن لوگوں نے اُس کے اور اپنے درمیان کے دریا تباہ کر دیے تھے۔ دربار سے اُس کے پاس اونٹ اور بہت سا پانی اور کھانا روانہ کیا گیا۔ الحسین بن حمدان کو الرحبہ کی جانب سے اُن کی طرف روانہ ہونے کو لکھا گیا کہ وہ اور محمد بن اسحاق اُن لوگوں پر حملہ کرنے میں متفق ہو جائیں۔

عبداللہ بن سعید کا قتل جب کلبیوں کو معلوم ہوا کہ لشکر آ رہا ہے تو اُنھوں نے اللہ کے دشمن کے متعلق جس نے اپنا نام نصر رکھا تھا مشورہ کیا۔ اُنھوں نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے یکایک قتل کر دیا اور اُس کا قاتل اُن میں سے تنہا ایک ہی شخص تھا جس کا نام الذئب القائم تھا۔ جو کچھ اُس سے ہوا اُس کے ذریعے تقرب حاصل کرنے اور بقیہ لوگوں کے لیے امان طلب کرنے کے لیے باب حکومت روانہ ہوا، اُسے بہت انعام دیا گیا، تعریف کی گئی، اور اُس کی قوم کی تلاش کو روک دیا گیا۔ وہ چند روز ٹھیر کے بھاگ گیا۔ محمد بن اسحاق کے مخبر نصر کے سر پر کامیاب ہو گئے، اُسے کاٹ لیا اور مدینۃ السلام میں بھیج دیا۔ اس کے بعد قرامطہ نے آپس میں ایسی خونریزی کی کہ خون کے دریا بہہ گئے۔ مقدام بن الکیال وہ تمام مال بچا کر جو اس کے پاس جمع کیا گیا تھا علاقہ سلمیہ کی طرف چلا گیا۔ اُنھیں کا ایک گروہ کہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور کو ناپسند کرتا تھا، بنی اسد میں چلا گیا جو عین التمر کے نواح میں مقیم تھے، وہاں وہ ان کے پڑوسی بن گئے انھوں نے حکومت میں ایک وفد روانہ کیا، جو کچھ سرزد ہوا اس کی معذرت اور بنی اسد کے پڑوس میں رہنے کی درخواست کی۔ یہ درخواست قبول کر لی گئی۔ بقیہ فاسق جو دین قرامطہ میں بصیرت رکھنے والے تھے وہ المائین پر پائے گئے۔ حکومت نے حسین بن حمدان کو ان کی بیخ کنی کے لیے لکھا۔

زکرویہ کی ہدایات | زکرویہ نے اپنے ایک مبلغ کو ان کے پاس روانہ کیا جو السواد کے کسان، نہر ملحانا کا دہقان، القاسم بن احمد بن علی نام اور عرف ابو محمد تھا۔ اس نے بتایا کہ الذئب ابن القائم کے فعل نے اسے بیزار کر دیا ہے، ان پر سخت کر دیا ہے۔ وہ لوگ دین سے پھر گئے ہیں۔ ان کے ظہور کا اب وقت آ گیا ہے۔ کوفے میں چالیس ہزار آدمیوں نے اس سے بیعت کی ہے اور دیہات میں چار لاکھ آدمیوں نے ان کے وعدے کا وہ دن ہے جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے حکیم موسیٰ علیہ السلام اور اپنے دشمن فرعون کی شان میں ذکر کیا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ "تمہارے وعدے کا دن یوم الزینۃ (میلے کا دن) ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن لوگ دن چڑھے اکٹھے جائیں گے"۔ زکرویہ انھیں یہ حکم دیتا ہے کہ اپنا حال چھپائیں۔ روانگی شام کی جانب ظاہر کریں اور جائیں کوفے کی طرف، یہاں تک کہ یوم النحر کو۔ جو ۱۰ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۲۹۳ھ کو ہوگا۔ صبح کے وقت وہاں پہنچیں تو رکے نہ جائیں گے اور ان کے لیے وہ وعدہ ظاہر اور پورا ہوگا جس کو اس کے رسول ان کے پاس لاتے رہے اور القاسم بن احمد کو اپنے ہمراہ لے جائیں۔

قرامطیوں کا اہل کوفہ پر حملہ | لوگوں نے اس کے حکم کی فرمانبرداری کی، کوفے کے دروازے پر اس وقت پہنچے کہ اہل شہر اپنے عامل اسحاق بن عمران کے ہمراہ عیدگاہ سے واپس ہو چکے تھے جو اس روز کوفے کے دروازے پر پہنچے آٹھ سو سوار تھے یا اس کے قریب قریب جن کا سردار الذبانی بن مہرویہ تھا جو اہل السواد یا اہل جنبلاء میں سے تھا۔ وہ لوگ زرہ و جوشن اور عمدہ قسم کے آلات سے آراستہ تھے، ہمراہ ایک جماعت پیادہ بھی تھی جو کجاووں پر تھے۔ عوام میں سے جو ملا انھوں نے حملہ کیا، ایک جماعت کا مال و اسباب چھین لیا۔ تقریباً بیس آدمیوں کو قتل کر دیا، لوگ کوفے کی طرف دوڑے اور داخل ہو گئے۔ اور آپس میں ہتھیار ہتھیار کی ندا دینے لگے۔

قرامطہ کی مراجعت قادسیہ | اسحاق بن عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ قرامطہ میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریباً ایک ہزار سوار باب کندہ سے شہر کوفہ میں داخل ہو گئے۔ عوام اور سپاہ کی ایک جماعت جمع ہو گئی اُنھوں نے اُن کو پتھر مارے، جنگ کی اور اُن پر ڈھالیں ڈال دیں جس سے اُن کے تقریباً بیس آدمی مقتول ہوئے، اُنھیں شہر سے نکال دیا۔ اسحاق بن عمران اور اُس کے ساتھ کا لشکر نکلا۔ القرامطہ کے مقابلے میں جنگ کے لیے صف بستہ ہو گئے۔ اسحاق بن عمران نے اہل کوفہ کو پہرہ دینے کا حکم دیا کہ قرامطہ کو غفلت میں موقع نہ ملے جس سے شہر میں داخل ہو جائیں۔ یوم النحر کو عصر کے وقت تک اُن میں جنگ ہوتی رہی، قرامطہ القادسیہ کی طرف بھاگے۔ اہل کوفہ نے شہر پناہ اور خندق کو درست کر لیا۔ رات دن سپاہ کے ہمراہ کھڑے ہو کر اپنے شہر کی حفاظت کرتے رہے۔

اسحاق بن عمران کی امداد طلبی

اسحاق بن عمران نے حکومت کو لکھ کر امداد طلب کی۔ حکومت نے سرداروں کی ایک جماعت بھیجی جن میں طاہر بن علی بن وزیر اور وصیف بن صوار تکین ترکی اور الفضل بن موسیٰ بن بغا اور بشر خادم الافشینی اور جنی الصفوانی اور رائق الخزری تھے۔ الحجر وغیرہ کے غلاموں کی ایک جماعت کو اُن کے ساتھ کیا۔ اُن کا سب سے پہلا دستہ نصف ذی الحجہ یوم سہ شنبہ کو روانہ ہوا۔ اُن میں کوئی رئیس نہ تھا، ہر ایک اپنے ساتھیوں پر رئیس تھا۔ القاسم بن سیما وغیرہ رؤسائے اعراب کو کوہستانی میدانوں کے اعراب کو دیار مضر اور طریق الحضرات اور دقوقا اور خانیجار وغیرہ نواح میں جمع کرنے کا حکم دیا گیا کہ ان قرامطہ کی جانب روانہ ہوں کیونکہ سپاہی شام اور مصر کے علاقے میں پھیلے ہوئے تھے، اُن کے پاس مراسلے گئے اور وہ حاضر ہوئے۔ خبر آئی کہ جو لوگ اسحاق بن عمران کی مدد کے لیے روانہ ہوئے تھے، وہ اپنے آدمیوں کے ہمراہ زکرویہ کی جانب روانہ ہو گئے اسحاق بن عمران کو مع اُس کے ہمراہی آدمیوں کے کوفے میں چھوڑ دیا کہ اس کی حفاظت کرے ایک ایسے مقام تک گئے جس کے اور قادسیہ کے درمیان چار میل کا فاصلہ اور الصوار کے نام سے مشہور تھا جو بیابان میں ایک پہاڑی میدان تھا۔ وہاں پر زکرویہ اُن سے ملا۔ وہ لوگ ۲۱ ذی الحجہ یوم دوشنبہ کو اس کے مقابلے میں صف بستہ ہو گئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ جنگ ۲۰ ذی الحجہ یوم یک شنبہ کو ہوئی۔

زکرویہ کا حملہ

سپاہیوں کی ترتیب اس طرح رکھی گئی کہ اُن کے اور اُن کی آبادی کے درمیان تقریباً ایک میل رہ گیا اور وہاں سپاہیوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا۔ باہم شدید جنگ ہوئی۔ دن کے شروع ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قرمطی اور اُس کے ساتھیوں کو ایسی شکست ہوتی نظر آئی کہ قریب تھا کہ اُن پر فتح حاصل ہو جائے۔ زکرویہ نے پیچھے ایک لشکر کو پوشیدہ کیا تھا جسے وہ نہیں جانتے تھے۔ جب نصف النہار ہوا تو پوشیدہ لشکر نکل آیا، بستی لوٹ لی، سپاہیوں نے اپنے پیچھے تلوار دیکھی تو بُری طرح بھاگے قرمطی اور اُس کے ساتھیوں نے تلوار چلائی اور جس طرح چاہا انھیں قتل کیا۔ انجر کے غلاموں کی ایک جماعت نے جو خزر وغیرہ تھے صبر کیا، وہ تقریباً سو غلام تھے۔ ایسی جاں فروشی کے ساتھ لڑے کہ قرامطہ کو شدید طور پر زخمی کرنے کے بعد سب کے سب قتل کر دیے گئے۔

قرامطہ کی کامیابی قرامطہ نے بستی کو تمیر کے اُس پر قبضہ کر لیا، بجز اس کے کوئی نہ بچا جو اپنے گھوڑے پر تھا۔ چنانچہ وہ راستہ بھولا اور اُسے بچا دیا یا جو بہت زخمی ہو گیا اور اپنے آپ کو مقتولین میں ڈال دیا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد مشکل سے روانہ ہو کے کوفے میں داخل ہو گیا۔ تیز رفتار گدھے جن پر ہتھیار اور آلات تھے سپاہ کے ہمراہ روانہ کیے تھے اُن میں سے تین سو گدھے اور خچروں میں سے پانچسو خچر اس بستی میں لے لیے گئے۔ مذکور ہے کہ جو سپاہی اس جنگ میں مقتول ہوئے اُن کی تعداد پندرہ سو تھی۔ جو اُن کے غلاموں اور عملوں اور آبادی والوں کے علاوہ تھے۔

قرمطی اور اُس کے ساتھیوں نے جو کچھ اس جنگ میں لیا اس سے وہ قوی ہو گئے۔ وہ اُن خبروں میں آیا جو اُس کے ایک جانب تھے۔ چنانچہ اس میں سے اس نے غلہ اور جو لیے اور انھیں حکومت کے خچروں پر لاد کر اپنے لشکر لے گیا۔ مقام جنگ سے کوچ کر کے کوہی میدان میں تقریباً پانچ میل ایک ایسے مقام تک گیا جو نہر المثنیہ کے قریب تھا، اس لیے کہ مقتولین کی بدبو نے تکلیف پہنچا رکھی تھی۔

قرامطہ کی یجانب کوفہ پیشقدمی و پسپائی محمد بن داؤد بن الجراح سے مذکور ہے کہ وہ اعراب جن کے پاس زکرویہ نے قاصد بھیجا تھا اُس وقت کوفے کے دروازے پر پہنچے کہ مسلمان اسحاق بن عمران کے ساتھ اپنی عید گاہ سے واپس آ چکے تھے۔ وہ دونوں جانب پھیل کے کوفے کے مکانات میں داخل ہو گئے۔ القاسم بن احمد کے لیے جو زکرویہ کا مبلغ تھا قبہ بنایا تھا کہتے تھے کہ "یہ ابن رسول اللہ ہے"۔ اور یہ پکارتے تھے "یال ثارات الحسین" اس سے اُن کی مراد الحسین بن زکرویہ تھی جو علیہ السلام کے باب جسر پہ مصلوب تھا۔ ان کا شعار "یا احمد یا محمد" تھا، اس سے اُن کی مراد زکرویہ کے وہ دونوں بیٹے تھے جو قتل کر دیے گئے تھے اور انھوں نے سفید جھنڈے ظاہر کیے اور اُن کا انداز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھا کہ وہ کوفیوں کے چرواہوں کو اس سے گمراہ کر دیں گے۔ اسحاق بن عمران اور اس کے ہمراہیوں نے سبقت کی اور انھیں دفع کر دیا، اُن میں سے جو ثابت قدم رہا اُسے قتل کر ڈالا۔ ایک جماعت آل ابی طالب کی بھی آ گئی۔ اُنھوں نے اسحاق بن عمران کی ہمراہی میں جنگ کی۔ عوام کی بھی ایک جماعت آ گئی، اُنھوں نے بھی جنگ کی۔ قرامطہ نامراد واپس ہو کے اُسی روز ایک گاؤں میں چلے گئے جو العشیرہ کہلاتا تھا کہ طسوج السالحین و نہر یوسف کے اُس آخری علاقے میں تھا جو خشکی کے متصل ہے۔

زکرویہ بن مہرویہ اللہ کے دشمن زکرویہ بن مہرویہ کی جانب ایسے شخص کو روانہ کیا جو قریۃ الدیر میں زمین کے اُس گڑھے سے اُسے نکال دے جس میں وہ برسوں پوشیدہ رہا تھا۔ قریۃ الصوار والے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے، اُسے ولی اللہ کہتے تھے۔ جب اُسے دیکھا تو سجدہ کیا۔ اُس کے ہمراہ مبلغین اور مخصوصین کی ایک جماعت بھی حاضر ہوئی۔ اُس نے اُنھیں یہ بتایا کہ القاسم بن احمد کا اُن پر سب سے زیادہ احسان ہے۔ اُسی نے اُنھیں دین سے نکل جانے کے بعد اُس کی طرف لوٹایا ہے۔ وہ لوگ جب اُس کا حکم مانیں گے تو اُنھیں اپنی عید کا یقین کر لینا چاہیئے، وہ اُنھیں اُن کی مُرادوں تک پہنچا دے گا، کچھ خاص علامات مقرر کیں جن میں آیاتِ قرآنیہ کو جس بارے میں نازل ہوئی تھیں اس سے بدل کر بیان کر دیا۔

متبعین زکرویہ کا عہد زکرویہ کے لیے اُن تمام عربی اور مولی اور نبطی اشخاص نے جن کے دلوں میں کفر کی محبت جم گئی تھی اس امر کا اقرار کر لیا کہ وہ ان کا رئیس مقدم اور ملجا و ماوا ہے، مدد ملنے اور کامیاب ہونے کا یقین کر لیا۔ وہ اُنھیں اس طرح لے چلا کہ خود ان سے پوشیدہ تھا وہ سب اس کو "سیّد" پکارتے تھے اور اپنے لشکروں کے سامنے اسے ظاہر کرتے تھے۔ اُس کے بعد القاسم تمام امور کا والی تھا وہ انھیں فرات کے آبپاشی والے حصے کے آخر تک جو کوفہ کے علاقے میں تھا اپنی رائے سے چلاتا رہا۔ اُنھیں یہ بتایا کہ اطراف کوفہ کے کل باشندے اُس کے پاس آنے والے ہیں۔ وہاں وہ بیس روز سے زائد نہ ٹھیر کر اپنے قاصدوں کو باشندگانِ اطراف کوفہ کے پاس جنھیں وہ اپنی طرف منسوب کر چکا تھا بھیجتا رہا، مگر باشندگانِ اطراف میں سے سوائے اُن لوگوں کے کہ بدنصیبی جن کے شامل حال تھی اور کوئی اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ملا اور وہ بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ تقریباً پانچسو آدمی تھے۔

بغداد سے فوجی دستوں کی روانگی

حکومت نے یکے بعد دیگرے لشکر اُس کی جانب روانہ کیے۔ جو لوگ الانبار اور ہیت گئے تھے اُنھیں اس کے انتظام کے لیے اس خوف سے لکھا گیا کہ جو المائین میں مقیم تھے وہ کوفے جاتے وقت دوبارہ اُس پر حملہ نہ کر دیں۔ سرداروں کی ایک جماعت عجلت کے ساتھ روانہ ہوئی، جن میں بشر الافشینی اور جنی الصفوانی اور نحریر العمری اور امیر المومنین کا غلام رائق اور وہ چھوٹے غلام تھے جو الحجریہ کے نام سے مشہور تھے۔ ان لوگوں نے قریۂ الصوار کے قریب اللہ کے دشمنوں پر حملہ کیا۔ ان کے پیادہ اور سواروں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ ان لوگوں نے اپنے مکانات اُن لوگوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیے تو یہ اُس میں داخل ہو گئے اور اُسی میں مشغول ہو گئے۔ قرامطہ پھر پلٹ پڑے۔ اُنھوں نے ان کو بھگا دیا۔

زکرویہ کی پوشیدگی

ایک شخص سے مذکور ہے کہ وہ اس وقت محمد بن داؤد بن الجراح کی مجلس میں موجود تھا جبکہ اُس کے پاس قرامطہ کی ایک جماعت داخل کی گئی جس میں زکرویہ کا ہمزلف بھی تھا۔ جو کچھ اس نے اس سے بیان کیا اُس میں یہ بھی تھا کہ زکرویہ میرے مقام پر میرے مکان کے تہ خانے میں پوشیدہ تھا جس کا دروازہ لوہے کا تھا۔ ہمارا ایک تنور تھا جسے ہم منتقل کیا کرتے تھے۔ جب ہمارے پاس طلب آئی تو ہم نے تنور کو تہ خانے کے دروازے پر رکھ دیا اور ایک عورت ٹھیر کر اُسے گرم کرتی رہی۔ وہ اسی طرح چار سال رہا۔ یہ المعتضد کے زمانے کا واقعہ ہے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ میں اس حالت میں نہ نکلوں گا کہ المعتضد زندہ ہے۔ پھر وہ میرے ہاں سے ایک ایسے مکان میں منتقل ہو گیا جس میں مکان کے دروازے کے پیچھے ایک کوٹھری اس طرح بنائی گئی تھی کہ جب گھر کا دروازہ کھولا جاتا تھا تو وہ کوٹھری کے دروازے پر ڈھک جاتا تھا، اندر آنے والا اندر آتا تھا مگر وہ اُس کوٹھری کے دروازے کو نہیں دیکھتا تھا۔ جس میں وہ تھا۔ یہی حال رہا یہاں تک کہ المعتضد مر گیا۔ اُس وقت اُس نے مبلغوں کو روانہ کیا اور نکلنے کی تیاری کی۔ جب اس جنگ کی خبر حکومت کو پہنچی جو الصوار میں قرمطی اور خلافت کے سپاہیوں کے درمیان ہوئی، لوگوں نے اُسے بہت سخت جانا تو اُن سرداروں کی ایک جماعت کوفے کی روانگی کے لیے نامزد کی گئی جن کا میں نے ذکر کیا۔ سرلشکری محمد بن کنداج کو دی گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی شیبان و النمر کے اعراب میں سے تقریباً دو ہزار آدمی اُس کے ساتھ کیے گئے اور انھیں تنخواہیں دی گئیں۔ ۱۸ر جمادی الاولیٰ کو مکے سے دس آدمی کی ایک جماعت آئی۔ وہ خلافت کے دروازے پر گئے اور اپنے شہر کی طرف لشکر بھیجنے کی درخواست کی، اس لیے کہ انھیں علاقۂ یمن میں جس شخص نے خروج کیا تھا جس سے یہ خوف تھا کہ وہ اُن کے شہر کو کچل ڈالے گا۔ کیونکہ اُن کے خیال میں وہ اس کے قریب آ گیا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

بغداد میں قرامطہ کی شکست کا اعلان

۱۲ر رجب یوم جمعہ کو بغداد کے منبر پر وہ خط پڑھ کر سنایا گیا جو حکومت کے پاس آیا تھا کہ صنعاء اور یمن کے شہروں کے باشندے اس خارجی کے مقابلے پر جمع ہوئے جو زبردستی ان شہروں پر غالب آ گیا تھا۔ اُنھوں نے اُس سے جنگ کی اور اُسے شکست دی، اُس کے گمراہوں کو بھگا دیا۔ وہ نواح یمن کے کسی موضع میں چلا گیا۔ ۳ر شوال کو حکومت نے مظفر بن حاج کو خلعت دے کے اُسے یمن کا عہدہ دار بنایا۔ ۵ر ذی القعدہ کو ابن حاج نکلا اور اپنے عمل یمن کی طرف روانہ ہوا۔ اپنی موت تک وہیں مقیم رہا۔

اسی سال ۲۳ر رجب کو المکتفی کا خیمہ نکالا گیا، اور اس بنا پر اُسے باب الشماسیہ میں نصب کیا گیا کہ وہ ابن الخلیج کے سبب سے شام کی طرف روانہ ہوگا۔

فاتک اور الخلیجی کی جنگ

اسی ماہ کی ۲۴ر تاریخ کو مصر سے فاتک کا ایک خریطہ آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ وہ اور سردار الخلیجی کی طرف بڑھے۔ اُن کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ میں اُن کے اکثر ساتھی قتل کر دیے گئے۔ بقیہ لوگ بھاگے تو وہ اُن پر فتح مند ہو گئے، اُن کی چھاؤنی کو گھیر لیا۔ الخلیجی بھاگ کے الفسطاط میں داخل ہو گیا۔ کسی کے پاس وہیں چھپ گیا۔ وفادارانِ خلافت الفسطاط میں داخل ہوئے۔ جب ٹھیر گئے تو الخلیجی اور اُس شخص کو بتا دیا گیا جس کے ساتھ وہ پوشیدہ تھا اور جو اس کے پیروکاروں میں سے تھا۔ اس نے اُنھیں گرفتار کر کے اپنے پاس قید کر لیا۔

الخلیجی کی گرفتاری و روانگی بغداد

فاتک کو الخلیجی اور جو اس کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے، مدینۃ السلام بھیجنے کو لکھا گیا۔ المکتفی کے وہ خیمے واپس کیے گئے جو باب الشماسیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک روانہ کیے گئے تھے۔ اُس کے خزانوں کے واپس کرنے کو کسی کو بھیجا گیا اور وہ بھی واپس کیے گئے، وہ تکریت سے آگے بڑھ گئے تھے۔ فاتک نے الخلیجی کو اور اُس جماعت کو جو اُس کے ساتھ گرفتار کی گئی تھی محمد بن ابی الساج کے مولیٰ بشر کے ہمراہ مصر سے مدینۃ السلام روانہ کر دیا۔ جب اسی سال میں نصف رمضان کو پنج شنبہ کا دن ہوا تو وہ باب الشماسیہ سے مدینۃ السلام میں داخل کیا گیا۔ اُس کے آگے آگے اکیس آدمی تھے جو اونٹوں پر تھے لمبی ٹوپیاں اور حریر کی عبائیں پہنے تھے۔ اُن میں جیسا کہ کہا گیا بینک کے دو بیٹے تھے۔ ابن اشکال بھی تھا جو کمینہ عمرو کے لشکر سے یہاں امان لے کے آیا تھا۔ ایک حبشی غلام "صندل المزاحمی بھی تھا المکتفی کے پاس خلیجی پہنچا تو اُس نے اُس کی طرف دیکھا اور دار الخلافت میں اُس کے قید کرنے کا حکم دیا اور دوسرے لوگوں کو جدید قید خانے میں قید کرنے کا حکم دیا۔ انھیں ابن عمرویہ کے پاس روانہ کر دیا گیا جس کے سپرد بغداد کی پولیس تھی۔ المکتفی نے اپنے وزیر العباس بن الحسن کو اُس کی حسن تدبیر کا جو اس فتح میں ہوئی، خلعت دیا۔ بشر الافشینی کو بھی خلعت دیا۔

۵ رشوال کو نصر القرمطی کا سر ایک نیزے پر نصب کر کے بغداد میں داخل کیا گیا جس نے ہیت کو لوٹا تھا۔

رومیوں کا قورس پر حملہ

۵ رشوال کو مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ رومیوں نے قورس پر دھاوا کیا۔ باشندوں نے اُن سے قتال کیا۔ اُنھوں نے اُن کو شکست دی اور اُن کے اکثر آدمیوں کو قتل کر دیا۔ بنی تمیم کے رؤسا کو قتل کر دیا۔ بستی میں داخل ہو گئے۔ مسجد کو جلا دیا اور جس قدر باشندے بچ گئے تھے سب کو بھگا دیا۔

امیر حج الفضل بن عبد الملک

اس سال الفضل بن عبد الملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۴ھ کے واقعات

ابن کیغلغ اور رستم کی رومیوں پر فوجکشی

اوّل محرم میں ابن کیغلغ غازی بن کر طرسوس میں داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ رستم بھی روانہ ہوا۔ یہ رستم کی دوسری جنگ تھی، وہ سلندو پہنچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے انھیں فتح دی، آلس گئے۔ ان کے تعاقب میں تقریباً پانچ ہزار سر آئے۔ رومیوں کا قتل عظیم کیا اور صحیح وسالم واپس ہوئے۔

زکرویہ کا قافلہ حجاج پر حملہ کرنے کا منصوبہ

۱۲ محرم کو مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ زکرویہ بن مہرویہ قرمطی حاجیوں کے ارادے سے نہر المثنیہ سے کوچ کر کے ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا کہ اس کے اور واقصہ کے درمیان چار میل کا فاصلہ رہ گیا، اور محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ وہ لوگ خشکی میں مشرق کی جانب روانہ ہو کے ماء سلیمان پہنچے۔ ان کے اور بستی کے درمیان ایک صحرائے بے آب رہ گیا۔ وہ اسی مقام پر حاجیوں کے ارادے سے ٹھیر کر پہلے قافلے کا انتظار کر رہا تھا۔ قافلہ ۶ ربیع محرم کو واقصہ پہنچا۔ اہل منزل نے ڈرایا اور خبر دی کہ ان کے اور فنیم کے درمیان چار میل کا فاصلہ ہے، کوچ کیا اور ٹھیرے نہیں تو بچ گئے۔ اس قافلے میں الحسن بن موسیٰ الربعی اور سیما الابراہیمی بھی تھے۔ جب قافلہ بالکل روانہ ہو گیا تو قرمطی واقصہ گیا، قافلے کا حال پوچھا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ واقصہ میں نہیں ٹھیرا، اس نے ان پر الزام لگایا کہ تمھیں نے ان کو ڈرایا ہوگا، وہاں کے گھسیاروں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور گھاس جلا دی۔ باشندے اپنے قلعے میں محفوظ ہو گئے۔ وہ وہاں چند روز رہ کر زبالہ کی طرف کوچ کر گیا۔

محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ لشکر زکرویہ کی تلاش میں عیون السلع کی طرف گئے۔ جب انھیں اس کا سلمان میں ہونا معلوم ہوا تو وہاں سے واپس ہوئے۔ علان بن کشمرد تنہا سواروں کے ایک دستے کے ہمراہ مکے کے سیدھے راستے پر زکرویہ کی جانب روانہ ہوا۔ السیال میں اتر کے واقصہ کا رخ کیا، پہلے قافلے کے گزرنے کے بعد وہاں اترا۔ زکرویہ اپنے راستے میں بنی اسد کے گروہوں پر گذرا، اس نے انھیں اپنے ساتھ لے کے مکے سے واپس آنے والے حاجیوں کے ارادے سے براہ راست ان کو لوٹ لینے چلا۔

قافلہ حجاج پر حملہ

اسی سال ۱۶ محرم کو کوفے سے یہ منحوس خبر آئی کہ زکرویہ نے ۱۱ محرم یوم یکشنبہ کو خراسانی قافلے کو مکے کے راستے میں العقبہ میں روکا۔ ان لوگوں نے اس سے شدید جنگ کی۔ اس نے بڑی بدسلوکی کے ساتھ پوچھا کہ آیا تم سرکاری جماعت ہو؟ انھوں نے جواب دیا نہیں، ہم تو حاجی ہیں۔ یہ سن کر کہا۔ "اچھا تم لوگ جاؤ کہ میں تم کا قصد نہیں کرتا۔" جب قافلہ روانہ ہوا تو اس نے تعاقب کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس پر حملہ کیا۔ اُس کے ساتھی اونٹوں کے نیزے بھونکتے اور تلواروں سے اُن کا پیٹ چاک کرنے لگے، اونٹ بھڑکے اور قافلہ رُک گیا۔ خبیث کے ساتھی حاجیوں پر ٹوٹ کر جس طرح بنا قتل کرنے لگے۔ مردوں اور عورتوں کو قتل کیا، جن عورتوں کو چاہا گرفتار کر لیا اور جو کچھ قافلے میں تھا سب پر قابض ہو گئے۔

علان بن کشمرد کی مراجعت

قافلے میں سے جو شخص بچ گیا تھا وہ علان بن کشمرد سے ملا تھا۔ خبر دریافت کی تو اُس نے خراسانی قافلے پر جو کچھ نازل ہوا اُسے بتایا کہ "تیرے اور اُس قوم کے درمیان تھوڑا ہی فاصلہ ہے۔ آج رات کو یا کل دوسرا قافلہ پہنچے گا۔ اگر وہ شاہی جھنڈا دیکھیں گے تو اُن کے دل مضبوط ہو جائیں گے۔ اور اُن کے بارے میں اللہ ہی اللہ ہے"۔ علان اُسی وقت لوٹ گیا اور اپنے ہمراہیوں کو بھی لوٹنے کا حکم دیا کہ میں آدمیوں کو قتل کے لیے پیش نہیں کروں گا۔

حجاج کو احکامات

زکردیہ کے کی طرف چلا۔ دوسرا قافلہ بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ حکام نے دوسرے اور تیسرے دونوں قافلوں کے رئیسوں اور اُن دونوں کے سرداروں اور کاتبوں کو بن کے ساتھ قاصدوں کی وہ جماعت تھی جو سیدھے راستے سے ہٹ آئے تھے۔ فاسق کا حال اور حاجیوں کے ساتھ اس کا برتاؤ لکھ دیا تھا اور اُنھیں اُس سے بچ کے سیدھے راستے سے واسط اور بصرے کی طرف پلٹنے یا فید یا مدینے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا تھا کہ لشکر خلافت پہنچ جائے تو پھر برسیں۔ یہ احکام اُن کے پاس پہنچ گئے مگر اُنھوں نے نہ سُنا اور نہ قیام کیا اور نہ ٹھیرے۔

قافلہ حجاج پر قرامطہ کا دوسرا حملہ

دوسرے قافلے والے آگے روانہ ہوئے جس میں المبارک القمی، احمد بن نصر العقیلی اور احمد بن علی بن الحسین الہمدانی بھی تھے۔ یہ لوگ فاجروں کے پاس پہنچ گئے، جو واقصہ سے کوچ کر چکے تھے، وہاں کے پانی تباہ کر دیے تھے۔ حوضوں اور کنوؤں کو اُن اونٹوں اور گھوڑوں کی لاشوں سے پاٹ دیا تھا جو پیٹ پھٹے ہوئے اُن کے ہمراہ تھے۔ منزل العقبہ میں ۱۲ محرم دوشنبے کو اُترے تو اُن سے دوسرے قافلے والوں نے جنگ کی۔ ابو الحشائر مع اپنے ساتھیوں کے قافلے کے شروع میں تھا۔ مبارک القمی مع اپنے ہمراہیوں کے ساقہ میں تھا۔ باہم سخت لڑائی ہوئی۔ حاجیوں نے اُن کو بھگا دیا، قریب تھا کہ کامیاب ہوں، فاجروں نے اُن کے درمیانی حصے میں غفلت پائی تو اس جانب سے ان پر حملہ آور ہوئے۔ اپنے نیزے اونٹوں کی پسلیوں اور پیٹوں میں رکھ دیے اونٹوں نے حاجیوں کو کچل ڈالا۔ قرمطی اُن پر قابو پا گئے، خوب تلوار چلائی اور آخر تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کو قتل کر ڈالا۔ سوائے اس کے جسے انھوں نے غلام بنا لیا۔ العقیقہ کے چند میل اس طرف سواروں کو روانہ کیا جو ان لوگوں سے لے کہ تلوار سے بچ گئے تھے، ان کو امان دی، وہ لوٹے تو سب کو قتل کر دیا اور جن عورتوں کو پسند کیا انھیں قید کر لیا۔ مال و اسباب لے گئے۔ المبارک القمی اور اس کا بیٹا المظفر قتل کر دیا گیا۔ ابو العشائر قید کر لیا گیا۔ مقتولین کو جمع کر کے ایک کو دوسرے پر رکھا گیا یہاں تک کہ وہ بہت بڑے ٹیلے کے مثل ہو گئے۔ ابو العشائر کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں کاٹے گئے اور اس کی گردن مار دی گئی۔ وہ عورتیں رہا کر دی گئیں جن کی انھیں خواہش نہ تھی۔

حجاج کا قتل زخمیوں کی وہ جماعت بچ گئی جو مقتولین کے درمیان پڑ گئے تھے۔ وہ رات میں بدشواری کھسکے اور چلے گئے۔ ان میں سے کچھ مر گئے کچھ بچ گئے جو بہت کم تھے۔ قرامطہ کی عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ مقتولین میں گھومتی تھیں جو ان پر پانی پیش کرتے تھے۔ ان سے جو بات کرتا تھا اسے وہ اجازت دیتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ قافلے میں تقریباً بیس ہزار حاجی تھے جو سب کے سب قتل کر دیے گئے سوائے ان چند آدمیوں کے جو دشمن پر غالب آ کر بغیر زاد راہ کے بچ گئے یا جو مجروح ہو کر مقتولین میں پڑ گئے اور بعد کو بچ گئے، یا جس کو انھوں نے اپنی خدمت کے لیے غلام بنا لیا بیان کیا گیا ہے کہ جو مال اور قیمتی اسباب اس قافلے سے ان لوگوں نے لیے اس کی قیمت بیس لاکھ دینار تھی۔

بعض سکہ ڈھالنے والوں سے مذکور ہے کہ ہمارے پاس مصر کے سکے ڈھالنے والوں کے خطوط آئے کہ تم لوگ مالدار بن جاؤ گے کیونکہ ابن طولون کے احمد نے اور ان مصری سرداروں نے جو مدینۃ السلام روانہ کر دیے گئے اور جو ان کی طرح مالدار تھے انھوں نے اپنے مصر کے مال کو مدینۃ السلام منگا بھیجا تھا اور انھوں نے مال لے جانے کے لیے سونے اور چاندی کے برتن اور زیور ڈھلوا لیے تھے اور وہ مکے بھیجا گیا تھا کہ حاجیوں کے ساتھ اسے مدینۃ السلام لے جائیں۔ وہ مدینۃ السلام جانے والے قافلوں کے ساتھ روانہ کیا گیا پھر وہ سب جاتا رہا۔

قرامطہ کا خراسانی قافلہ پر حملہ مذکور ہے کہ جس وقت دوشنبے کو قرامطہ اس قافلے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر رہے اور لوٹ رہے تھے تو یکایک خراسانی قافلہ آ گیا۔ قرامطہ کی ایک جماعت اُن کی جانب نکلی اور اُن پر حملہ کر دیا، کیونکہ اُن لوگوں کا راستہ بھی یہی تھا۔ جب زکرویہ حاجیوں کے دوسرے قافلے سے فارغ ہو گیا، اُن کے مال لے لیے، اُن کی عورتوں کو تباہ کر چکا تو مویشیوں اور کتوں کو آدمیوں اور جانوروں کی لاشوں سے پاٹنے کے بعد اُسی وقت العقبہ سے روانہ ہو گیا۔

محمد بن جراح کاتب کی روانگی کوفہ

دوسرے قافلے پر اُس کی رہزنی کی خبر مدینۃ السلام میں ۱۹ محرم یوم جمعہ کو عشا کے وقت پہنچی تھی۔ یہ واقعہ تمام لوگوں پر اور سلطان پر بہت گراں گزرا۔ العباس ابن الحسن بن ایوب وزیر نے محمد بن جراح کاتب کو جو دفتر خراج و دفتر ضیاع مشرق اور دفتر لشکر کا متولی تھا کوفے روانہ ہونے اور قرمطی کے مقابلے کے لیے لشکر روانہ کرنے کے لیے، وہاں قیام کرنے کے لیے نامزد کیا وہ بغداد سے ۱۹ محرم کو نکلا اور اپنے ہمراہ لشکر کو دینے کے لیے بہت سامال لے گیا۔ زکرویہ زبالہ چلا گیا اور وہاں اُتر گیا۔ سپاہ مقیم قادسیہ کے خوف سے کہ کہیں وہ اُسے پا جائیں، اپنے آگے اور پیچھے مخبر روانہ کیے کہ اس تیسرے قافلے کی بھی امید تھی جس میں مال اور سوداگر تھے۔ الثعلبیہ سے الشقوق اور وہاں الشقوق اور البطان کے درمیان الرمل کے کنارے موضع الطلیح میں ٹھیر کر تیسرے قافلے کا انتظار کرنے لگا۔ اس قافلے کے سرداروں میں نفیس المولدی اور صالح الاسود بھی تھے اور اُس کے ہمراہ شمسہ دختانہ بھی تھا۔ شمسہ وہ تھا جس میں المعتضد نے نہایت عمدہ جواہر لگائے تھے۔ اسی قافلے میں ابراہیم بن ابی الاشعث بھی تھا جس کے سپرد مکہ و مدینہ کا محکمۂ قضاء اور راہ مکہ کا کام اور اُسکی اصلاح کا خرچ تھا۔ میمون بن ابراہیم کاتب بھی تھا جس کے سپرد خراج و ضیاع کی معتمدی تھی۔ احمد بن محمد بن احمد عرف ابن البزیج اور الفرات بن احمد ابن محمد بن الفرات اور الحسن بن اسماعیل جو العباس بن الحسن کا قرابتدار تھا اور حرمین کے ڈاک کے محکمے کا متولی تھا اور علی بن العباس النہیکی تھا۔

زکرویہ کا محاصرہ فید

جب اس قافلے والے فید تک پہنچے تو انھیں خبیث زکرویہ اور اسکے ساتھیوں کی خبر ملی۔ وہ لوگ فید میں حکومت کی جانب سے قوت پہنچائے جانے کے انتظار میں چند روز ٹھیرے۔ حالانکہ ابن کشمرد ان لشکروں کے ساتھ جنھیں حکومت نے اُس کے ہمراہ اور اس کے قتل و بعد بھیجا تھا راستے سے قادسیہ لوٹ گیا تھا۔ زکرویہ فید گیا۔ وہاں کے عامل کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام حامد بن فیروز تھا۔ حامد نے دو قلعوں میں سے ایک میں تقریباً ان سو آدمیوں کے ہمراہ جو اُس کے ساتھ مسجد میں تھے، پناہ لے لی۔ دوسرے قلعے کو آدمیوں سے بھر دیا۔ زکرویہ اہل قید سے مراسلت کر کے یہ درخواست کرنے لگا کہ وہ لوگ اپنے عامل کو اور وہاں کے لشکر کو اس کے سپرد کر دیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو میں اُنھیں امان دے دوں گا۔ مگر اُن لوگوں نے اس کی درخواست کو منظور نہ کیا۔ جب اُنھوں نے قبول نہ کیا تو اُس نے جنگ کی مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی جب اُس نے یہ دیکھا کہ اُسے باشندوں کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تو ہٹ گیا۔ پہلے انبار گیا پھر حضیرا بنی موسیٰ الاشعری کو روانہ ہوا۔

زکرویہ کا قتل | ماہ ربیع الاول کے شروع میں المکتفی نے وصیف بن صوار تکین کو روانہ کیا، اُس کے ہمراہ ایک جماعت سرداروں کی بھی تھی۔ وہ قاہ سیہ سے خفان کے راستے پر روانہ ہوئے۔ وصیف نے ۲۲ ربیع الاول یوم شنبہ کو اُس سے مقابلہ کیا۔ دن بھر خونریزی کی۔ رات اُن کے درمیان میں حائل ہو گئی۔ ان لوگوں نے پہرے کی حالت میں رات بسر کی۔ صبح کو جنگ دوبارہ چھڑی۔ لشکر نے اُن کا قتل عظیم کیا اور وہ اللہ کے دشمن زکرویہ تک پہنچ گئے۔ وہ پشت پھیرے ہوئے تھا کہ کسی لشکری نے اُس کی گدی پر تلوار کی ایسی ضرب ماری جو اُس کے دماغ تک پہنچ گئی۔ وہ اور اُس کا نائب اور اُس کے خاص لوگوں اور قرابتداروں کی ایک جماعت کو جن میں اس کا بیٹا اور اُس کا کاتب اور اُس کی بیوی بھی تھی گرفتار کر لیا گیا۔ لشکر شاہی نے جو کچھ اس کے لشکر میں تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ زکرویہ پانچ دن زندہ رہا پھر اُس کا پیٹ چاک کر کے اسی ہیئت میں اُسے روانہ کر دیا گیا۔ حاجی قیدیوں کو جو اُس کے ہاتھ میں زندہ بچ گئے تھے واپس کر دیا گیا۔

ایک بطریق کا قبول اسلام | اسی سال ابن کیغلغ نے طرسوس میں رومیوں سے جہاد کیا جہاں اُسے دشمن کے چار ہزار قیدی اور بہت سے گھوڑے اور مواشی اور اسباب ملا۔ ایک بطریق اس کی امان میں داخل ہوا اور اسلام لایا۔ طرسوس سے اس کی روانگی بغرض جہاد اسی سال کے اول محرم میں ہوئی تھی۔

اندرونقش بطریق کی امان طلبی | اسی سال اندرونقس بطریق نے خلافت سے بطلب امان خط و کتابت کی۔ وہ بادشاہ روم کی جانب سے سرحد والوں کی جنگ پر مامور تھا۔ اُسکی درخواست قبول ہوئی۔ وہ خود بھی نکلا اور اُس نے اپنے ہمراہ اُن دو سو مسلمانوں کو بھی نکالا جو اُس کے قلعے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قید تھے۔ بادشاہ روم نے کسی ایسے شخص کو روانہ کیا تھا جو اُسے گرفتار کرے۔ اُس نے اُن مسلمانوں کو جو قلعے میں قید تھے ہتھیار دیدیے۔ اُن کے ساتھ اپنے ایک بیٹے کو بھی نکالا۔ اُن لوگوں نے اس بطریق پر رات کے وقت حملہ کر دیا جو اُس کے گرفتار کرنے کے لیے روانہ کیا گیا تھا۔ اُس کے ہمراہیوں میں سے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا اور جو کچھ اُن کے لشکر میں تھا وہ سب غنیمت میں لے لیا۔

قونیہ کی تباہی رستم سرحد والوں کے ہمراہ جمادی الاولیٰ میں اندرونقش کے قصد سے نکلا تھا کہ اُسے رہا کرائے۔ چنانچہ اس جنگ کے بعد رستم قونیہ پہنچا۔ بطریقوں کو مسلمانوں کے اُن کی طرف جانے کا علم ہوا تو وہ واپس ہو گئے۔ اندرونقش نے اپنے بیٹے کو رستم کے پاس روانہ کیا۔ رستم نے اپنے کاتب کو اور بحرین کی ایک جماعت کو روانہ کیا۔ یہ لوگ قلعے میں سوئے۔ جب صبح ہوئی تو اندرونقش اور وہ تمام مسلمان قیدی جو اُس کے ہمراہ تھے اور جو اُن میں سے اُن کے پاس چلے گئے تھے اور جن نصاریٰ نے اُس کی رائے کی موافقت کر لی تھی سب نکلے۔ اُس نے اپنا مال و اسباب بھی نکال کر مسلمانوں کی چھاؤنی میں پہنچا دیا۔ مسلمانوں نے قونیہ کو تباہ کر دیا۔ وہ لوگ اور اندرونقش اور مسلمان قیدی اور وہ نصاریٰ جو اندرونقش کے ہمراہ تھے طرسوس کی طرف لوٹے۔

زکرویہ کی جماعت کا فرار اسی سال جمادی الآخرہ میں حسین بن حمدان بن حمدون کے ساتھیوں اور زکرویہ کے ساتھیوں کی اُس جماعت کے درمیان جنگ ہوئی جو اس جنگ میں بھاگ گئے تھے جس میں اُس پر جو مصیبت آنا تھی وہ آئی۔ اُنھوں نے شام کے ارادے سے فرات کا راستہ اختیار کیا تھا۔ اُس نے اُن پر ایسا حملہ کیا جس میں اُن کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ عورتوں اور بچوں کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔

رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ اسی سال بادشاہ روم کے قاصد نے ایک اُن میں سے اس کے بیٹے الیون کا ماموں تھا، بسیل خادم اور اُن کے ہمراہ ایک جماعت تھی۔ بادشاہ کی جانب سے المکتفی کے نام ایک خط لیکر لے کے باب الشماسیہ پہنچے جس میں اس نے اپنے شہر کے مسلمانوں سے بلاد اسلام کے رومیوں سے مبادلے کی درخواست کی تھی کہ "المکتفی اپنا ایک قاصد بلادِ روم روانہ کرے کہ وہ ان مسلمان قیدیوں کو جمع کرے جو اس ملک میں ہیں اور وہ اس کے ساتھ کسی ایسے امر پر مجتمع ہو جائے جس پر دونوں اتفاق کر لیں۔ بسیل خادم طرسوس میں رہے کہ اُسکے پاس وہ رومی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیدی جمع ہو جائیں جو سرحدوں میں ہیں کہ وہ انھیں مقام ندیہ و تیادلہ تک لے جائے"۔ وہ لوگ چند روز باب الشماسیہ میں مقیم رہے، پھر بغداد میں داخل کیے گئے۔ ان کے ہمراہ بادشاہ روم کی جانب سے ہدیہ اور دس مسلمان قیدی بھی تھے۔ اُن کا ہدیہ قبول کیا گیا اور بادشاہ روم کی درخواست منظور کی گئی۔

متفرق واقعات اسی سال شام میں اس خیال سے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا کہ وہ السفیانی ہے۔ اُسے اور اُس کے ہمراہ ایک جماعت کو شام سے حاکم کے دروازے پر روانہ کر دیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ وہ مجنون ہے۔

اسی سال مکّے کے راستے میں اعراب نے دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا، جن میں سے ایک کا عرف الحلو اور دوسرے کا المنتقم تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُن میں جو المنتقم تھا وہ زکرویہ کی بیوی کا بھائی تھا۔ اُن دونوں کو اُنھوں نے کوفے میں نزار کے حوالے کر دیا۔ نزار نے انھیں حکام کے پاس روانہ کر دیا۔ اعراب سے مذکور ہے کہ یہ دونوں اُن کے پاس جا کر انھیں بغاوت کی دعوت دیتے تھے۔

اسی سال الحسین بن حمدان نے شام کے راستے سے ایک شخص کو جس کا عرف الکیال تھا مع ساٹھ آدمیوں کے جو اُس کے ساتھیوں میں سے تھے حکام کے پاس روانہ کر دیا جنھوں نے اُس سے امن لیا تھا اور جو زکرویہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

اسی سال اندرونقش بطریق بغداد پہنچا۔

اسی سال الحسین بن حمدان اور کعب اور النمر اور اسد وغیرہ کے اعراب کے درمیان جنگ ہوئی جو اسی سال ماہ رمضان میں اُس کی مخالفت پر جمع ہوئے تھے۔ اُنھوں نے اُسے شکست دی اور باب حلب تک پہنچا دیا۔

اسی سال اعراب طے نے قید میں وصیف بن صوارتکین کا محاصرہ کیا۔ وہ امیر حج بنا کے روانہ کیا گیا تھا۔ تین دن تک اُس کا محاصرہ رہا پھر وہ نکلا اور اُن سے جنگ کی۔ کچھ بدویوں کو قتل کیا۔ اعراب بھاگ گئے۔ وصیف قید سے مع اپنے ہمراہی حاجیوں کے روانہ ہو گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک اسی سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۵ھ کے واقعات

ابن ابراہیم المسمعی کا خروج عبداللہ بن ابراہیم المسمعی نے شہر اصبہان سے کسی گاؤں پر خروج کیا جو چند فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ تقریباً دس ہزار کا لشکر اس کے شامل ہو گئے۔ بدر الحمامی کو اس کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔ اس کے ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت اور تقریباً پانچ ہزار آدمی لشکر کے کیے گئے۔

بدویوں کا قتل اسی سال حسین بن موسیٰ کا ان اعراب سے پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ ہوا جنھوں نے وصیف بن صوار تکین سے جنگ کی تھی۔ کہا گیا ہے کہ اس نے ستر بدویوں کو قتل کر دیا اور سواروں کی ایک جماعت کو قید کر لیا۔

ابو ابراہیم اسمٰعیل کی وفات اسی سال ۱۴ صفر کو ابو ابراہیم اسمٰعیل بن احمد عامل خراسان وماوراء النہر کی وفات ہوئی۔ اس کا بیٹا احمد بن اسمٰعیل بن احمد اس کا قائم مقام اور اپنے باپ کے اعمال کا والی بنایا گیا۔ مذکور ہے کہ ۴ ربیع الآخر کو دربار کیا۔ اپنے ہاتھ میں جھنڈا لے کے طاہر بن علی بن وزیر کو دیا، اسے خلعت سے مخلع کیا اور جھنڈا لے کے احمد بن اسمٰعیل کے پاس جانے کا حکم دیا۔

منصور بن عبداللہ کی معذرت اسی سال منصور بن عبداللہ ابن منصور کاتب کو عبداللہ بن ابراہیم المسمعی کے پاس روانہ کیا گیا۔ انجام مخالفت کا خوف دلایا گیا۔ وہ اس کے پاس روانہ ہو گیا۔ جب پہنچا تو اس سے گفتگو کی۔ وہ فرمانبرداری میں واپس آ گیا اور اپنے غلاموں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ ہو کے اپنے محل اصبہان پر کسی کو نائب بنا دیا۔ اس کے ہمراہ منصور بن عبداللہ بھی تھا، یہاں تک کہ باب خلافت پر پہنچ گیا۔ المکتفی اس سے راضی ہو گیا، انعام دیا اور اس سے اور اس کے بیٹے کو خلعت سے سرفراز کیا۔

متفرق واقعات اسی سال الحسین بن موسیٰ نے الکردی پر حملہ کیا جو زبردستی نواح موصل پر غالب آ گیا تھا۔ اس کے ساتھیوں پر فتح مند ہوا۔ اس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔ الکردی بچ گیا پہاڑوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پناہ لے لی اور اُس کا پتہ نہ لگا۔

اسی سال المظفر بن حاج کو یمن کے اُس حصے پر جس پر بعض خارجی غالب آ گئے تھے فتح ہوئی۔ اُس نے اُن کے ایک رئیس کو جس کا عرف الحکیمی تھا گرفتار کر لیا۔

اسی سال ۱۷ جمادی الآخرہ کو خاقان المفلحی کو یوسف بن ابی الساج کی جنگ کے لیے آذربیجان کی روانگی کا حکم دیا گیا۔ لشکر کے تقریباً چار ہزار آدمی اُس کے ساتھ کیے گئے۔ ۱۷ رمضان کو ابو مضر زیادۃ اللہ بن الاغلب کا قاصد بغداد میں داخل ہوا۔ اُس کے ہمراہ فتح الاعجمی تھا، تحائف بھی تھے جو المکتفی کو بھیجے گئے تھے۔

اسی سال ذی القعدہ میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان معاملۂ مبادلہ و فدیہ مکمل ہوا۔ جن عورتوں اور مردوں کا فدیہ دیا گیا وہ تیس ہزار تھے۔

المکتفی باللہ کی وفات

۱۲ ذی القعدہ کو المکتفی باللہ کی وفات ہوئی۔ جس روز اُس کی وفات ہوئی اُس دن وہ بتیس سال کا تھا۔ ۲۶۴ھ میں پیدا ہوا تھا۔ کنیت ابو محمد تھی، اُس کی ماں ترکی ام ولد تھی جس کا نام جیجک تھا۔ متوسط اندام، خوش رنگ، خوبصورت بال اور سر پر زلفیں اور بھری ہوئی ڈاڑھی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۸
خلیفہ المقتدر باللہ

بیعت خلافت | جعفر بن المعتضد باللہ سے بیعت کی گئی۔ بیعت کے بعد المقتدر باللہ کا خطاب دیا گیا۔ وہ اُس روز تیرہ برس ایک مہینے اکیس دن کا تھا۔ اُس کی ولادت ۲۲ رمضان شب جمعہ کو ۲۸۲ھ میں ہوئی تھی۔ کنیت ابوالفضل تھی۔ اُس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام شغب تھا۔

المکتفی باللہ کی تدفین | مذکور ہے کہ جس روز اُس سے بیعت کی گئی اُس روز بیت المال میں ڈیڑھ کروڑ دینار تھے۔ جب المقتدر کی بیعت ہو گئی تو المکتفی کو غسل دیا گیا، نماز جنازہ ادا کی گئی اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان میں ایک مقام پر دفن کر دیا گیا۔

متفرق واقعات | اسی سال حج بن حاج اور لشکر کے درمیان ایام منیٰ میں دوسرے روز (۱۱ ذی الحجہ کو) اُن لوگوں کے المقتدر کی بیعت کا انعام طلب کرنے کے سبب سے ایسی جنگ ہوئی جس میں ایک جماعت مقتول ہوئی اور ایک مجروح۔ جو لوگ منیٰ میں تھے وہ بستان ابن عامر بھاگ گئے۔ لشکر نے منیٰ میں ابی عدنان ربیعۃ ابن محمد کا خیمہ لوٹ لیا جو قافلوں کے اُمرا میں سے تھا۔ مکے سے واپس ہونے والوں کو راستے میں رہزنی اور پیاس کی ایسی شدید تکلیف پہنچی کہ کہا گیا ہے ایک جماعت پیاس سے مر گئی۔ میں نے بعض لوگوں سے سُنا جو یہ بیان کرتے تھے کہ آدمی اپنے ہاتھ میں پیشاب کرتا تھا پھر اُسے پی لیتا تھا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک | اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۶ھ کے واقعات

المقتدر کی معزولی کا منصوبہ

سرداروں اور کاتبوں اور قاضیوں کی ایک جماعت نے المقتدر کی معزولی پر اتفاق کر کے مشورہ کیا کہ کس کو بجائے اُس کے منتخب کیا جائے۔ اتفاق رائے عبداللہ بن المعتز پر ہوا۔ اُنھوں نے اس معاملے میں اُس سے گفتگو کی تو اُس نے اس شرط پر منظور کیا کہ خونریزی و جنگ نہ ہو۔ اُنھوں نے اُسے یہ خبر دی کہ حکومت بخوشی اُس کے سپرد کر دی جائے گی۔ تمام سردار اور لشکر اور کاتب جو اُن کے پیچھے ہیں سب اُس سے راضی ہیں آخر اسی شرط پر بیعت کر لی۔ اس معاملے میں سرگروہ محمد بن داؤد بن الجراح اور ابو المثنی احمد ابن یعقوب قاضی تھے۔ محمد بن داؤد بن الجراح نے سرداروں کی ایک جماعت سے المقتدر کے ناگہانی قتل اور عبداللہ بن المعتز کی بیعت کا تصفیہ کیا تھا

العباس بن الحسن کا قتل

العباس بن الحسن کی رائے بھی یہی تھی۔ جب العباس نے یہ دیکھا کہ اُس کا معاملہ المقتدر ہی کے ساتھ قابل اعتماد ہے تو اُس رائے بدل گئی اُس وقت دوسروں نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر دیا۔ جو لوگ اُس کے قتل پر مقرر تھے وہ بدر الاعجمی اور الحسین بن حمدان اور رصیف بن صوار تکین تھے۔

ابن المعتز کی بیعت

یکشنبے کا دن تھا کہ المقتدر کو سرداروں اور کاتبوں اور بغداد کے قاضیوں نے معزول کر دیا، عبداللہ بن المعتز سے بیعت کر لی اور اُسے الراضی باللہ کا خطاب دیا۔ وہ شخص جس نے سرداروں سے اُس کی بیعت لی اور اُنھیں حلف دینے پر اور اُن کے نام پکارنے پر مقرر ہوا وہ کاتب لشکر محمد ابن سعید الارزق تھا۔

اُسی روز الحسین بن حمدان اور دار الخلافت کے غلاموں کے درمیان صبح سے نصف النہار تک شدید جنگ ہوئی۔

ابن المعتز کی گرفتاری

اُسی روز وہ جماعتیں جنھیں محمد بن داؤد نے ابن المعتز کی بیعت کے لیے جمع کیا تھا اُس کے پاس سے منتشر ہو گئیں۔ اس لیے کہ وہ خادم جو مونس کہا جاتا تھا، اُس نے دار الخلافت کے کچھ غلاموں کو کشتیوں میں سوار کیا اور اُن کشتیوں کو جن میں وہ سوار تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجلے میں لے گیا۔ جب وہ لوگ اُس مکان کے مقابل پہنچے جس میں ابن المعتز اور محمد بن داؤد تھا تو وہ اُن پر چلائے اور اُنھیں تیر مارے۔ وہ منتشر ہو گئے۔ جو لشکر اور کاتب اور سردار اُس مکان میں تھے وہ بھاگے، ابن المعتز بھی بھاگا۔ بعض لوگ جنھوں نے ابن المعتز سے بیعت کی تھی المقتدر سے مل گئے اور اُنھوں نے یہ عذر کیا کہ اُنھیں اُس کے پاس جانے سے روکا گیا، بعض چھپ گئے جو گرفتار کر کے قتل کر دیے گئے۔ عام لوگوں نے ابن داؤد اور العباس بن الحسن کے مکانات لوٹ لیے، جو لوگ گرفتار ہوئے اُن میں ابن المعتز بھی گرفتار کر لیا گیا۔

بغداد میں برفباری

اسی سال ۲۶ ربیع الاوّل یوم شنبہ کو بغداد میں صبح سے نماز عصر تک برف گری یہاں تک کہ مکانوں اور چھتوں پر تقریباً چار انگل ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایسی برف بغداد میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔

اسی سال ۲۸ ربیع الاوّل یوم دوشنبہ کو محمد بن یوسف قاضی اور محمد ابن عمرویہ اور ابو المثنیٰ اور ابن الجصاص اور الارزق کاتب لشکر کو ایک جماعت کے ساتھ مونس خازن کے سپرد کیا گیا۔ ابو المثنیٰ کو اُس نے باب حکومت میں چھوڑ دیا اور دوسروں کو اپنے مکان لے گیا۔ بعض نے اپنا فدیہ دے دیا۔ بعض قتل کر دیے گئے اور بعض کی سفارش کی گئی تو رہا کر دیے گئے۔

طاہر بن محمد اور سُبکری کی جنگ

اسی سال طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث اور عمرو بن اللیث کے غلام سُبکری کے درمیان جنگ ہوئی۔ سُبکری نے طاہر کو گرفتار کر لیا اور اُسے اُس کے بھائی یعقوب بن محمد کے ہمراہ بارگاہ خلافت میں روانہ کر دیا۔

حسین بن حمدان کی امان طلبی

اسی سال ابو القاسم بن سیما کو سرداروں اور لشکر کی ایک جماعت کے ہمراہ حسین بن حمدان بن حمدون کی تلاش میں روانہ کیا گیا۔ وہ اس کام کے لیے قرقیسیا اور الرحبہ اور الدالیہ گیا۔ الحسین کے بھائی عبید اللہ بن حمدان بن حمدون کو اپنے بھائی کی تلاش کے لیے لکھا۔ اُس نے اور اُس کے بھائی نے ایک مقام پر جو الاعمی کے نام سے مشہور تھا اور دجلے کی غربی جانب تکریت اور السوقانیہ کے درمیان تھا مقابلہ کیا۔ عبید اللہ بھاگ گیا الحسین نے کسی کو بھیج کر امان طلب کی جو مل گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین بن حمدان کی بغداد میں آمد

اسی سال ۲۳ جمادی الآخرہ کو الحسین بن حمدان بغداد پہنچا اور باب حرب میں اُترا، دوسرے روز اسے خلعت دیا گیا اور قم اور قاشان کا عہدہ دار بنایا گیا۔ ۲۴ جمادی الآخرہ کو یوسف بن ابی الساج کے کاتب اور اُس کے قاصد ابن دلیل نصرانی کو خلعت دیا گیا۔ یوسف بن ابی الساج کو المراغہ اور آذربیجان کا عہدہ دار بنایا گیا۔ خلعت روانہ کیے گئے اور اپنے عمل کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔

مونس خادم کا جہاد

اسی سال نصف شعبان کو مونس خادم کو خلعت دیا گیا اور اُسے زمستانی جہاد کے لیے طرسوس جانے کا حکم دیا گیا۔ وہ اُس کے لیے روانہ ہوا۔ وہ بہت بڑے لشکر اور سرداروں کی ایک جماعت اور الجرمی کے غلاموں کے ہمراہ نکلا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک

اس سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۷ھ کے واقعات

مونس خادم کی کامیاب مہم

مونس خادم بہت بڑے لشکر کے ہمراہ بلادِ روم میں سرحد ملطیہ سے زمستانی جہاد کو چلا۔ اُس کے ہمراہ ابوالاغر السلمی بھی تھا۔ وہ روم پر فتحمند ہوا اور آخر ۲۹۶ھ میں کفار کو گرفتار کیا۔ اس کی اطلاع ۶ محرم کو آئی۔

اللیث بن علی کی سرکشی

اسی سال نافرمانی اللیث بن علی بن اللیث ایک لشکر کے ہمراہ فارس گیا اور زبردستی اُس پر غالب آ کے وہاں سے سبکری کو نکال دیا۔ طاہر ابن محمد کو گرفتار کر کے سلطان کے پاس بھیجنے کے بعد حکومت نے سبکری کو والی بنا دیا تھا۔ المقتدر نے اللیث بن علی کی جنگ کے لیے مونس خادم کو فارس کی روانگی کا حکم دیا۔ وہ اسی سال رمضان میں اُسکی طرف روانہ ہوا۔

اسی سال شوال میں المقتدر نے القاسم بن سیما کو بڑے لشکر کے ہمراہ بلادِ روم میں زمستانی جہاد کے لیے روانہ کیا۔

اللیث بن علی کی شکست

اسی سال مونس خادم اور اللیث بن علی بن اللیث کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں اللیث کو شکست ہوئی۔ اُس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت گرفتار اور قتل کی گئی۔ ایک بڑی جماعت مونس کی پناہ میں آ گئی۔ شاہی سپاہی النوبند جان میں داخل ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر اللیث نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔

امیر حج الفضل بن عبید الملک اس سال الفضل بن عبد الملک بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن العباس ابن محمد نے لوگوں کے لیے حج کا انتظام کیا۔

۲۹۸ھ کے واقعات

القاسم بن سیما نے روم میں زمستانی جہاد کیا۔

سبکری اور وصیف کامہ کی جنگ اسی سال المقتدر نے عمرو بن اللیث کے غلام سبکری کی جنگ کے لئے وصیف کامہ الدیلمی کو لشکر اور سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ کیا۔ اسی سال سبکری اور وصیف کامہ کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں وصیف کامہ نے اُسے شکست دے کے فارس سے نکال دیا۔ وصیف اور اُس کے ہمراہی فارس میں داخل ہو گئے۔ سبکری کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت امان میں آ گئی، سرلشکر "القتال" گرفتار کر لیا گیا۔ سبکری مع اپنے مال و ذخیرے کے بھاگ کر احمد بن اسماعیل بن احمد کے پاس گیا۔ اُس نے جو کچھ اُس کے ساتھ تھا لے لیا اور قید کر دیا۔

محمد بن علی بن اللیث کی گرفتاری اسی سال بُست اور الرُّخج کے نواح میں احمد بن اسماعیل بن احمد اور محمد بن علی بن اللیث کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں احمد بن اسمٰعیل نے اُسے گرفتار کر لیا۔

امیر حج الفضل بن عبد الملک اس سال الفضل بن عبد الملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۹ھ کے واقعات

ملیح الارمنی کا محاصرہ نواح طرسوس میں رستم بن بردوا نے زمستانی جہاد کیا جو بنی نفیس کی طرف والی سرحدوں کا والی تھا۔ اس کے ہمراہ دمیانہ بھی تھا، اُس نے ملیح الارمنی کے قلعے کا محاصرہ کیا، پھر وہاں سے کوچ کیا۔ بھیڑ بکری والوں کے مکانات جو بیرون شہر تھے جلا دیے۔

سجستان کی فتح اسی سال احمد بن اسماعیل بن احمد عریضہ لے کے آیا جس میں یہ خبر تھی کہ اُس نے سجستان فتح کر لیا اور اُس کے ساتھی اُس میں داخل ہو گئے اور اُنھوں نے نافرمان کے ساتھیوں کو نکال دیا۔ المعدل بن علی بن اللیث مع اپنے اُن ساتھیوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے اُس کی امان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا گیا۔ اُس روز المعلی زرنج میں مقیم تھا، پھر وہ احمد بن اسماعیل کے پاس چلا گیا جو بُست اور الرخج میں مقیم تھا۔ ابن اسماعیل نے اُسے اور اُس کے عیال کو اور اُس کے ہمراہیوں کو ہرات روانہ کر دیا۔ سجستان اور بُست اور الرخج کے درمیان ساٹھ فرسخ کا فاصلہ تھا۔ ۱۰ صفر یوم دوشنبہ کو اُس کے متعلق خریطہ آیا۔

اسی سال زکرویہ کا ساتھی العطیر امان لے کر بغداد پہنچا۔ اُس کے ہمراہ الافرمی تھا۔ وہ بھی زکرویہ کے سرداروں میں سے تھا۔

علی بن محمد بن الفرات پر عتاب

اسی سال ذی الحجہ میں ۴ تاریخ کو علی بن محمد بن الفرات پر عتاب ہوا۔ اُسے قید کیا گیا اور اُس کے اور اُس کے اہل و عیال کے مکانات پر پہرہ لگا دیا گیا۔ جو کچھ ملا سب لے لیا گیا۔ اُس کے اور اُس کے بھائی کے بیٹوں کے اور اُن کے اہل و عیال کے مکانات لوٹ لیے گئے۔ محمد بن عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزیر بنایا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک

اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

۳۰۰ھ کے واقعات

ایک خارجی کی سرکوبی

عامل برقہ کا قاصد بغداد میں اُس خارجی کی خبر لایا جس نے خروج کیا تھا۔ عمل برقہ، عمل مصر سے چار فرسخ پیچھے تک تھا۔ اس کے بعد عمل مغرب تھا۔ اُسے اُس کے لشکر پر فتح ہوئی۔ مخلوق کو قتل کر دیا۔ ہمراہ مقتولین کے ناک کان کاٹ لیے اور خارجی کے کچھ جھنڈے بھی تھے۔

بغداد میں امراض کی کثرت

اسی سال بغداد میں امراض کی کثرت ہوئی۔ مذکور ہے کہ جنگل کے کتے اور بھیڑیئے اس میں بدحواس ہو گئے۔ وہ انسانوں اور گھوڑوں اور جانوروں کو تلاش کرتے تھے۔ جب کسی انسان کے کاٹ لیتے تھے تو اُسے ہلاک کر دیتے تھے۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک

اس سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۱ھ کے واقعات

محمد بن عبید اللہ کی معزولی

المقتدر نے محمد بن عبید اللہ کو وزارت سے معزول کر کے اُسے مع اُس کے بیٹوں عبید اللہ اور عبد الواحد کے قید کر دیا۔ علی بن عیسیٰ بن داؤد ابن الجراح کو اپنا وزیر بنایا۔

بغداد میں وبا کی کثرت

اس سال بھی بغداد میں وبا کی کثرت ہوئی۔ ایک کی وبا وہ تھی جس کا نام لوگوں نے حنین رکھا۔ ایک قسم وہ تھی جس کا نام الماسرا رکھا۔ حنین میں سلامت تھی اور الماسرا ہلاک کرنے والا طاعون تھا۔

حسین بن منصور حلاج

اسی سال علی بن عیسیٰ وزیر کے مکان پر ایک شخص کو حاضر کیا گیا۔ جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ اُس کا عرف الحلاج اور کنیت ابو محمد مشعوذ ہے۔ اُس کے ہمراہ اُس کا ایک ساتھی بھی تھا۔ میں نے لوگوں کی ایک جماعت سے سُنا جن کا یہ گمان تھا کہ وہ رب (پروردگار) ہونے کا مدعی ہے۔ اُسے اور اُس کے ساتھی کو تین دن تک ہر روز شروع سے نصف النہار تک لٹکایا گیا۔ اُن دونوں کو اُتارا جاتا تھا اور اُن کے قید کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ وہ طویل مدت تک قید رکھا گیا۔ ایک جماعت اُس سے فتنے میں مبتلا ہو گئی جن میں نصر القشوری وغیرہ بھی تھے، یہاں تک کہ جو اُس کی بُرائی کرتا تھا لوگ اُسے بددعا دیتے تھے اور اُس پر غل مچاتے تھے۔ اُس کا معاملہ پھیل گیا اور وہ قید سے نکالا گیا، اُس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے گئے۔ پھر اُس کی گردن ماردی گئی، پھر اُسے آگ میں جلا دیا گیا۔

الحسین بن حمدان کی فتوحات

اس سال الحسین بن حمدان بن حمدون نے زمستانی جہاد کیا۔ طرسوس سے ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اُس نے بہت سے قلعے فتح کیے اور رومیوں کی مخلوق کثیر کو قتل کیا۔

احمد بن اسمٰعیل کا قتل

اسی سال احمد بن اسماعیل ابن احمد جو خراسان و ماوراء النہر کا حاکم تھا قتل کیا گیا۔ ایک ایسے ترک غلام نے قتل کیا جو اُس کا خاص غلام تھا۔ اُس نے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کے ساتھ دو غلاموں نے جو اُس کے خیمے میں گھس گئے اُسے ذبح کر دیا۔ پھر اس طرح بھاگے کہ اُن کا پتا نہ لگا۔

نصر بن احمد اور اسحٰق بن احمد میں اختلاف

اسی سال نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد اور اس کے باپ کے چچا اسحٰق بن احمد کے درمیان اختلاف ہوا۔ نصر بن احمد کے ساتھ اُس کے باپ کے غلام اور اُس کے کاتب اور اُس کے سرداروں کی جماعت اور مال و اسباب و ہتھیار تھے، وہ اپنے باپ کے قتل کے بعد بخارا چلا گیا۔ اسحاق بن احمد سمرقند میں نقرس سے علیل تھا۔ اُس نے سمرقند کے لوگوں سے خواہش کی کہ اُسے اپنا سردار بنالیں۔ اُن دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے لیے اسماعیل بن احمد کے عمل کی درخواست کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسحاق نے اپنے عریضے عمران المرزبانی کو روانہ کیے تاکہ وہ اُنھیں پہنچا دے۔ نصر بن احمد بن اسمٰعیل نے حماد بن احمد کو بھیجے۔

جنگ باب بخارا

اسی سال ۱۹ شعبان کو نصر بن احمد بن اسمٰعیل اور اُس کے بخارا والے ساتھیوں اور اُس کے باپ کے چچا اسحاق بن احمد اور اُس کے سمرقند والے ساتھیوں کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں نصر اور اُس کے ساتھیوں نے اسحاق اور اہل سمرقند کو اور اُن کو جو اُس نواح کے باشندوں میں سے اُس کے ساتھ ہو گئے تھے شکست دی اور وہ سب بھاگ کر اُس سے جدا ہو گئے۔ یہ جنگ اُن کے درمیان باب بخارا پر ہوئی تھی۔

اسحٰق بن احمد کی گرفتاری

اسی سال اہل بخارا نے اسحاق بن احمد اور اُس کے ہمراہیوں کو شکست دینے کے بعد اہل سمرقند پر دھاوا کیا۔ اُن کے درمیان یہ دوسری جنگ تھی، جس میں اہل بخارا کو اہل سمرقند پر فتح ہوئی۔ اُنھوں نے اُس کو پسپا کر دیا۔ اُنھیں تلوار کے گھاٹ اُتارا اور زبردستی سمرقند میں داخل ہو گئے۔ اسحاق بن احمد گرفتار کر لیا گیا اور جو کام اُس کے سپرد تھا اُس پر عمرو بن نصر بن احمد کے ایک بیٹے کو والی بنا دیا۔

متفرق واقعات

اسی سال ابن البصری کے ساتھی جو اہل مغرب میں سے تھے برقہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوئے۔ وہاں سے اُنھوں نے عامل کو نکال دیا۔ ابوبکر محمد بن علی بن احمد ابن ابی زنبور الماذرائی کو اعمال مصر اور اُس کے خراج کا والی بنایا گیا۔

اسی سال ابوسعید الجنابی کو قتل کیا گیا جس نے نواح بحرین میں خروج کیا تھا۔ کہا گیا ہے کہ اُس کا خادم اُس کے قتل کا مرتکب ہوا۔

اسی سال بغداد میں بیماریوں کی کثرت ہوئی۔ باشندوں میں موت پھیل گئی۔ الحربیہ اور شہر کے بیرونی مکانات کے باشندوں میں اس کی کثرت تھی۔

اسی سال ابن البصری کا ایک سردار بربریوں اور مغربیوں کے ہمراہ الاسکندریہ پہنچا۔

اسی سال عامل تکین کا مصر سے عریضہ آیا جس میں اُس نے مدد کی درخواست کی تھی۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

۳۰۲ھ کے واقعات

ابن عبدالباقی کی کمک علی بن عیسیٰ وزیر نے ابن عبدالباقی کو اسی سال دو ہزار سواروں کے ہمراہ تابستانی جہاد میں ابن ابی الساج کے خادم بشر کی مدد کے لیے جو طرطوس کا والی تھا طرطوس روانہ کیا۔ انھیں تابستانی جہاد کا موقع نہ ملا تو اُنھوں نے سخت سردی و برف میں زمستانی جہاد کیا۔

الاطروش کا حسن انتظام اسی سال الحسن بن علی العلوی الاطروش طبرستان پر غالب آنے کے بعد آمل سے ہٹ کے سالوس جا کر وہیں مقیم ہو گئے۔ حاکم الرے صعلوک نے لشکر بھیجا مگر اُس کا لشکر وہاں ٹھیر نہ سکا۔ الحسن بن علی وہاں پلٹ آئے۔ لوگوں نے الاطروش کا سا عدل اور اُسکی سی حسن سیرت اور اُس کا سا ساتھی کو قائم کرنا نہیں دیکھا۔

جباسہ کا اسکندریہ پر غلبہ اسی سال ابن البصری کا ساتھی جباسہ الاسکندریہ میں داخل ہو کے اُس پر غالب آگیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ دو سو بحری کشتیوں کے ساتھ وہاں وارد ہوا۔ اسی سال ابن البصری کا ساتھی جباسہ ایک مقام پر پہنچا جو فسطاط مصر سے ایک منزل پر تھا جس کا نام سفط تھا۔ وہاں سے لوٹ کے ایک منزل میں اُتر گیا جو الفسطاط اور الاسکندریہ کے درمیان تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال مونس خادم جباسہ کی جنگ کے لیے مصر روانہ ہوا۔ اُسے آدمیوں اور ہتھیار اور مال سے قوت دی گئی۔

الحسین بن عبداللہ کی گرفتاری

اسی سال ۲۳ جمادی الاولیٰ کو الحسین بن عبداللہ عرف ابن الجصاص اور اُس کے دونوں بیٹوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اُسکی تمام اشیا چھین لی گئیں، اُسے قید کیا گیا اور بیڑیاں پہنا دی گئیں۔

اسی سال ۲۴ جمادی الاولیٰ کو مصر میں سپاہیوں اور جباسہ اور اُس کے ساتھیوں کے درمیان ایک جنگ ہوئی جس میں فریقین کی ایک جماعت مقتول اور ایک جماعت مجروح ہوئی۔ ایک دن بعد دوسری ہوئی جو ویسی ہی ہوئی جیسی اُس دن ہوئی تھی۔ اس کے بعد تیسری اسی سال جمادی الآخرہ میں ہوئی۔ اسی سال ۱۶ جمادی الآخرہ کو اس جنگ کے متعلق خط آیا جو اُن کے درمیان ہوئی تھی۔ جس میں سپاہیوں نے مغربیوں کو شکست دی۔

رومی اسیروں کی تعداد

اسی سال عامل طرسوس کا ایک عریضہ آیا جس میں اُس نے اپنے جہاد روم کا اور جتنے وہاں قلعے فتح کیے اور جو مال غنیمت پایا اور گرفتاریاں کیں اُس کا ذکر تھا۔ اُس نے ڈیڑھ سو بطریق گرفتار کیے۔ گرفتاری کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔

مغربیوں کی شکست

۱۹ رجب کو مصر سے یہ خبر آئی کہ سپاہیوں نے جباسہ اور اُن مغربی لوگوں کا مقابلہ کیا جو قتال کرتے تھے۔ مغربیوں کو شکست ہوئی۔ اُنھوں نے اُن کے سات ہزار آدمیوں کو قتل و قید کیا، باقی لوگ ہزیمت اُٹھا کے بھاگ گئے۔ یہ جنگ پنجشنبہ ختم جمادی الآخرہ کو ہوئی۔

جباسہ کی مصالحت کی کوشش

اسی سال جباسہ اور اُس کے مغربی ساتھی اسکندریہ سے مغرب کا رخ کر کے واپس ہوئے۔ جباسہ نے جیسا کہ بیان کیا گیا عامل مصر سے امان میں داخل ہونے کی گفتگو کی تھی اور اس بارے میں اُن دونوں کے درمیان خط و کتابت ہوئی تھی۔ اُسکی واپسی اس اختلاف کی وجہ سے ہوئی جو اُس کے ساتھیوں میں اُس مقام پر پیدا ہوا جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔

یانس خادم کی غارت گری

اسی سال یانس خادم نے وادی القرّاب کے نواح اور جو اس مقام کے قریب تھا وہاں کے عربوں پر حملہ کیا۔ اُس نے اُن کا قتل عظیم کیا۔ مذکور ہے کہ اُن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات ہزار آدمی قتل کیے، اُن کے مکانات لوٹ لیے۔ مکانات میں اُسے تجار کا وہ مال و اسباب ملا جس کو اُنھوں نے رہزنی کر کے جمع کیا تھا، جس کی کثرت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶ ذی الحجہ کو المامون کی آزاد کردہ باندی ہلاک ہو گئی۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال ۲۲ ذی الحجہ کو اعراب نے الحاجر سے تین فرسخ پر البر کے مقام سے واپس آنے والوں پر خروج کیا اور رہزنی کر کے اُن کے ساتھ کا مال لے لیا۔ اُن کے اونٹ جس قدر جی چاہا ہنکا لے گئے کہ کہا گیا ہے کہ دو سو اسی (۲۸۰) آزاد عورتیں گرفتار کر لیں۔ یہ اُن لونڈیوں باندیوں کے علاوہ تھیں جو اُنھوں نے لی تھیں +

تمت

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 01389.....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ دہم



خلافتِ بغداد کا دورِ انحطاط

تصنیف :- ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ترجمہ :- علامہ عبداللہ العمادی

نفیس اکیڈمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ